

* حسبى الله ونعم الوكيل *

* یہ کتاب *

* ۱۰ ایٹ و سعادت انتساب *

تنبیہ الغافلین

* خاکسار نجیب اللہ کی سعی سے *

* اور تصحیح سے مولیٰ غلام نبی خا نصائب کی *

* اور اہتمام سے انجمنی بشارت اللہ صاحب کے *

* سنہ ۱۳۷۰ھ بمطابق ۱۹۵۰ء قہرہ کرمہ

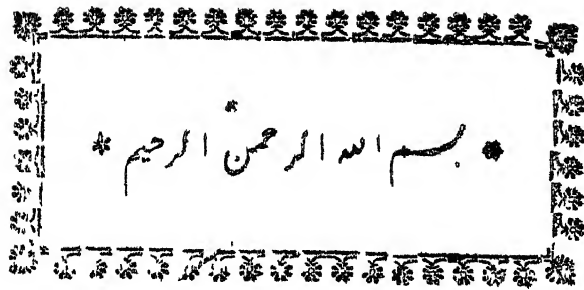
* ریحون روضہ کرمہ *

* جو واقع محالہ برتنہ *

* سن محاسب شہر کاکہ *

* ہی ہنگان نمبر ۱۹ *

* چھاپا گریہ *



اچھی اچھی تعریفیں اور مصفتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہیں جو بندگان
مگر نیوالا اور پالنے والا تمام عالم کا ہی * اور قدرت مارنے اور بنانے
وہ متمنہ کرنے اور فقیر بنانے عزیز کرنے اور ذلیل بنانے ثابت
کرنے اور گمراہ بنانے ہشت بیٹن لیجانے اور دوزخ میں ڈالنے کی
آسیکی ذات پاک سے بلا شرکت و دوسرے کی عاقلہ رکھتی ہی * اور صاف
اور درود اُس کے تمام بیٹے بروں برخود صامیہ نام محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ
خاتم الانبیاء سرور اعدیاء دنی گمراہوں کے شفیع گنہگار و نیک عالم پر اور
انکی جمیع اولاد اور اصحاب اور انکی امت کے تمام پرہیزگاروں
اور نیک کاروں پر *

صالحان بھائیوں کو معاون ہووے کہ اس کتاب بیٹن جس کا نام
تہذیب الناعالین ہی قرآن مجید کی آیتیں اور ۱۱۱ کی حد پیش اور

مشایخ کی نصیحتیں کہ جس سے پندہٗ خذالت گوش ہوش سے دور اور نور
ایمان سے قابو ہو مان صادق سمور ہو جاوے مذکور ہمیں * اور اس
کناہ کو ادا بلکہ بین کس سے جس نے پس بابلون بین قاری سے ہندی
کیا صحا پھر حاشی عبد العزیز مرحوم و مغذر نے برقی کو شش و محنت
شافہ سے اس سے درست کر کے کئی بار و تہہ پایا اور خلاق کو قلع عظیم
پہنچایا * بالحدیث یا ریم تو مالک اور خاندانی دین و دنیا کا اپنی تفصیلات
اور عنایات سے اس کتاب کے پڑھنے والوں اور سننے والوں کو
وہن محمد بن سعید ہی اور مضبوطی راہ عنایت فرما * اور اس کے
صحیح و مہتمم کو اپنی تفصیلات سے مطالب دارین کو پہنچا کر مت
سعید ناو شفیعہ و نبی محمد و آلہ و اصحابہ ارحمیں * اب یاتا چاہئے کہ سب
سے زیادہ مسلمانوں کے حق بین ایمانی دولت ہی * جس شخص کا ایمان
درست ہو اور عقیدین کمال کو پہنچا اس شخص کا ہر ایک کام دین
اور دنیا کا تھیکا ہو گیا اور اہتمام بنا * کہو گئے یہ برقی نصرت ہی اور دونوں
جسہانکی دولت * پس لوگو کو چاہئے کہ رات دن ایسی باتوں
میں جس سے ایمان اور ایمان توت بگرتے اور خوب مقصود ہو جاوے
گئے رہیں کہ آخرت میں اپنے خاوند کے پاس سرخروئی حاصل کریں
اور برے دور کو پہنچیں پھر جن باتوں سے اللہ و رسول کی راہ سے
دور ہو جاوےں بچتے رہیں کہ شیطان اور نفس آدمی کو ہمیشہ بری راہ

مین میمانی اور نیک راہ سے بد راہ کرتا ہی * جس سے انسان خدا
 موت کے خدا اب الہی مین گرفتار ہوتا ہی * اُس وقت سوائے حسرت
 اور افسوس کے کچھ کام نہیں آتا * ۱۸۵ کتاب مین پچیس باب ہیں
 اور خاتمہ * پہلے باب مین ایسا نکا بیان * دوسرے باب مین کسی سنتوں
 پر چلنے اور بدعتوں کو چھوڑنے کا بیان * تیسرے باب مین علم کا بیان
 * چوتھے باب مین دنیا کی دوستی کا بیان * پانچویں باب مین باہمین قیامت کا بیان *
 ۱۹۶ ۲۱۲ تھتے باب مین دوزخ کا بیان * ساتویں باب مین ہشت کا بیان * آٹھویں
 باب مین ما اور باپ اور ہمسائے کے حق کا بیان * نویں باب مین
 سو دکانیو اور لو نکا بیان * دسویں باب مین زکوٰۃ کا بیان * گیارھویں
 باب مین نشا پینے والوں کا بیان * بارھویں باب مین نماز کی فصیلت
 کا بیان * تیرھویں باب مین قرآن پڑھنے کی فصیلت کا بیان * چودھویں
 باب مین ماہ رمضان المبارک کا بیان * پندرھویں باب مین حج
 کا بیان * سولھویں باب مین جو رواد اور خاوند کا بیان * سترھویں باب
 مین چھوٹے اور کذب کی برائی کا بیان * اٹھارھویں باب مین باہمین غیبت
 اور سخن چینی کے عیب کا بیان * انیسویں باب مین لوگوں کے دکھانے
 کو جو نماز کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اُسکا بیان * بیسویں باب
 مین غرور اور تکبر کا بیان * اکیسویں باب مین احلاق نیک اور غصہ
 کھانے کا بیان * بائیسویں باب مین نیک لوگوں کی باتوں کا بیان * تیسیسویں

باب بیّن ابو شحمرہ کا بیان * چویدہ دین باب بیّن مانم کرنیو الو نکا بیان
 * پچیسو من باب بیّن کئی فصایین ہین * ہما باب ایمان کے ہا سمین
 * ایمان شرع بیّن کہتے ہین قبول کرنے اور اعتقاد لانے کو ان جزو
 کے اوپر کہ بیٹھمبر خدا ﷻ تھالی کے پاس سے لائے اور بند و نکو
 پہنچایا اور انکے لئے پر خوب یقین کرنیکو * اور قبول کرنا خواہ اجمال
 ہو جیسا کہئے کہ جو کچھ محمد ﷺ خدا کے پاس سے لائے ہین سب حق ہی *
 خواہ تفصیلاً یعنی حد احد اہر ایک حکم بر جو حضرت نے فرمایا اور جو جو لائے
 ایمان لاوے * ایمان اجمالی مو من ہو نیکو کفایت کرتا ہی لیکن در حد
 ایمان تفصیلی کا کامل ہی * اب چانا چاہئے کہ ایمان حاصل ہو نیکو صرف
 بیٹھمبر وقت کو صحیح ماننا اور حق پہنچانا بس نہیں کرتا جب تک
 تصدیق کے مرتبہ کو جسے تھیک ماننا اور صحیح ماننا دل سے کہنے ہین
 نہ پہنچے * اور اُسیر دل قرار نہ پاتے اور خاطر کو سکین نہوے *
 پس حقیقت ایمان کی یہی تصدیق قلبی ہی اور اقرار کرنا زبانی *
 یہاں سو اصرار ہے کہ جب اُس نے اقرار کیا تو شرعی احکام اُس پر جاری
 ہووے پھر بخشی باتن ایسی ہین کہ باوجود اقرار اور تصدیق کے
 ان ماتو کے کرنے سے کافرون بیّن کنا جاتا ہی * جیسا ب کو سجدہ
 کرنا یا جزیو و النہ * اور جو جو اس قسم کی باتن ہین انکا مؤذہ کرنے
 والا بھی شرع کے حکم سے کافر ہی * لیکن عاں تک اور ایمان کی حقیقت

عین داخل نہیں * بلکہ اُس کے کمال کی شرط ہی * ایمان ہے عمل ناقص
 چوتھی * چنانچہ وہ شخص مومن فاسق کہلاو لگا پر ایمان کی حد سے باہر نہیں
 تولا * در صورتیکہ وہ گناہ کو جھوٹا بنائے اور حلال نہ سمجھے اگرچہ مغیرہ
 ہو * اہل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہی * صحابہ اور اگلے علما اسی
 اعتقاد پر تھے * فاسق کو مومن کہتے تھے اور اسلام کے احکام اُس پر
 جاری کرتے تھے اور مسلمانوں کے مقبروں میں اُسے گاترتے تھے * اور بعض
 علماء اور تابعین وغیرہ سے نقل کی گئی ہے کہ اَلْاِیْمَانُ تَصَدِیْقُ
 بِالْقَلْبِ وَ اِفْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ * یہاں مراد ایمان کا ماں
 سے ہی اور محدثین اور محققین سے بھی وہ نہیں نقل کرتے ہیں اگرچہ
 بعض عبادت انکی ظاہر میں لوگوں کو اُسکے خلاف پروہم ہیں والہی ہی
 * خوارج گناہ کبیرہ بلکہ مغیرہ کے بھی کر نبوالے کو کافر کہتے ہیں اور
 سمجھتے کہ کافر کہیں نہ مومن * دونوں کے بیچ میں ایک مرتبہ ثابت کرتے
 ہیں * اور بعض آیت اور حدیث کو جسکی ظاہر میں یہ بات پائی جاتی
 ہے دلیل کرنے ہیں اور دوسری آیتوں اور حدیثوں میں جنسے اہل
 سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہی تاویل بیان کرتے ہیں * اور حقیقت
 میں آیتوں اور حدیثوں کی مراد وہی ہی جسکو پہلے اگلوں نے جو دین کے زبان
 دان اور شریعت کے مطلب رس اور انداز اور قرینوں کے واقف
 گذر تھے سمجھا تھا * اگرچہ ظاہر میں اُسکے خلاف ہو بھجا جاوے اور یہ برآ

ایک قاعدہ مضبوط ہی دلیلوں کے سمجھنے کو اور اُسکی مراد بوجھنے کو *
 اور جس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بجاوے وہی ہے * تفصیل
 ایمان کی بہہ ہی * ایمان لاوے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے موجود ہی
 اور سب چیزیں اُس کے پیدا کرنے سے پیدا ہوئی ہیں * اور اپنی
 پیدائش اور قائم رہنے میں وہ اُسکی ذات کے محتاج ہیں * اور وہ
 کسی چیز کا محتاج نہیں اکیلا ہی ذات بین اور صفات بین اور افعال
 بین کسی کا کسی کام میں اُس کے ساتھ ساتھ ہیں * اور حیات و جود اُس کا
 اور وہی کے وجود و حیات کے موافق ہیں * اور نہ علم اُس کا کسی کے مطابق
 اور اُس کے سمیع اور بصیر اور ارادے اور قدرت اور کلام کو مخلوقات
 کے سمیع اور ارادے اور قدرت اور کلام کے ساتھ ساتھ ہے * ہر نام
 کے کسی طرح کی شرکت اور مناسبت نہ ہے * اللہ تعالیٰ کی ذات جس
 طور بے مانند ہی اُسی طور پر اُسکی صفیں اور کلام بھی بے مانند
 ہیں * مثلاً اُس کے علم کی صفت ایسی ایک صفت قدیم ہی کہ جس کے
 مسبب ازل اور اند کے کاموں کا اُسکی تھی رقی بہت اچھی بری تمام
 حقیقت کو جس طرح جس وقت بین جس قدر موجود ہو گا ایک آن بین
 دریافت کر لیا ہی کہ زید قائلے وقت بین زندہ اور قائلے وقت بین
 مردہ ہی * ایسا ہی کلام اُس کا ایک بیٹے نرالا اور پھیلا دُرکھنے
 والا ہی کہ تمام کتابیں حنازل ہوئیں ہیں اُسکی تفصیل ہیں * اور

خلق اور بنکو بن ایک صفت ہی خاص اللہ تعالیٰ کی کہ جمیع ممکنات کو کیا جوہر کیا عرض کہا بندوں کے اختیاری کام سب کو اُس نے پیدا کیا ہی * اسباب اور وسیلوں کو اپنے فعل کا پر وہ بنایا ہی * بلکہ اپنے کاموں کے ثابت ہونے کی دلیلیں تھہرائی ہیں * جیسا کہ عقل مند لوگ جمادات یعنی بغیر برہنے والی چیزوں کی حرکت سے حرکت دینے والے کو سمجھ لیتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ حرکت اس چیز کے لاین الین ہی اس کا کوئی حرکت دینے والا سوائے اس کے ہی * خصوصاً دے ہو شہار جنگی آنکھیں شرع کے سرے سے روشن ہوئیں ہیں بوجھتے ہیں کہ ممکن یعنی ہونے والا اپنے بنانے میں یاد و سرے کے ہوا وہ جوہر خواہ عرض یعنی ذات ہو یا صفت متدور الین رکھتا * ہاں قدرے فرق جمادات یعنی آن برتھم چیزوں کی حرکات ہیں اور افعال اختیاری ہیں ثابت ہی * اور ایمان لانا امپر واجب ہی کہ حق تعالیٰ نے بند و بنکو ایسی صورت قدرت اور ارادے کی دی ہی اور عادت اللہ کی اس پر جاری ہی کہ جب کوئی بندہ کسی کام کا قصد کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُس کام کو پیدا کر دیتا ہی * سو اسی ارادے اور قدرت کے سبب بندے کو کسب کرنیوالا کہتے ہیں یعنی حاصل کر لے والا * اور بھائی برائی ثواب خدا اب اُس پر تھہراتے ہیں * جمادات اور حیوانات یعنی غیری روح اور جاندار کی حرکت میں فرق نہ

سمجھنا کفر ہی خلاف شرع اور خلاف عقل * اور صواسے اللہ تعالیٰ
 کے دوسرے کو کسی چیز کا پیدا کرنا والا جاننا بھی کفر ہی اس لئے
 پیغمبر ﷺ نے فدیرہ کو اس امت کا بھوس فرمایا ہی * اور اللہ
 تعالیٰ کسی چیز میں نہیں پیتھتا اور کوئی چیز اُم میں نہیں پیتھتی اور
 وہ سب چیزوں پر محیط ہی یعنی گھیر رکھا ہی اُم میں اپنی ذاتی گھیرے
 سے * اور نزدیکی اور ملاپ سب چیزوں سے رکھتا ہی * نہ وہ گھیرا
 اور نزدیکی اور ملاپ جو ہماری عقل میں آوے کہ وہ اُس کے جناب
 پاک کے لائق نہیں * اور جو کچھ کشف اور شہود سے یعنی کھل جانا
 اور دکھائی دینا چھپی چیز کا محنت کی قوت سے معلوم کریں وہ اُسے
 پاک ہی * ایمان غیب پر لایا جائے اور جو کچھ کشف اور شہود سے
 سمجھا جائے وہ اُس کی تصویر اور نقل ہی اُس پر خیال نہ رکھا جائے بلکہ
 اُس کو نیست جانا پائے جو نہیں بزرگوں نے فرمایا ہی * ایمان لانے
 ہمیں ہم کہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو گھیر رکھا ہی اور سب سے نزدیک
 ہی * اور معنی گھیر رکھنے اور نزدیک ہونے اور ساتھ ہونے کے
 نہیں سمجھتے ہمیں کہ کیونکر ہی * اور ایسا ہی مطلب لفظ استوا کا
 یعنی برابر ہونا عرش پر * اور سمانا اُس کا موسن کے دل میں اور اُترنا
 پہچانی رات کو در آسمان پر کہ حدیثوں میں اور کلام الہی میں آیا
 ہی * اور ایسا ہی مطلب ہی لفظ ساتھ اور ساتھ کا کہ کلام الہی اُس

پر ولایت کرتا ہی ان سے پہچان لایا چاہئے اور ظاہر کے منہ اُن
 لفظوں کی نہ لیا چاہئے اور اُسکی تحقیقات میں نہ پرتا چاہئے * بیان اُسکی
 حقیقت کا اللہ تعالیٰ کے عالم پر چھوڑا چاہئے تاکہ جو غیر حق ہی وہ حق
 نہ سمجھا دے * اور صفات اور افعال الہی میں آدمیوں کو
 بلکہ فرشتوں کو سوائے حیرت اور نادانستگی کے اور کچھ حاصل نہیں *
 نص یعنی دلیل شرعی قطعی کا انکار کرنا کفر ہی * اور تا وہی یقین بیان
 تمہرا لینا محض نادانی * اور ایک ملاپ اور نزدیکی اللہ تعالیٰ کی
 دوسری طرح برہی کہ پہلی طرح کے ساتھ سوائے ہمسام ہونے کے کسی
 طرح کا میل نہیں رکھتی * ایسی نزدیکی اگرچہ خاص بندوں کی قسمت
 میں ہی جیسے فرشتے اور انبیاء اور اولیاء پر عوام و منہن بھی اس طرح
 کسی نزدیکی سے نصیب نہیں * مگر اس نزدیکی کے بیشمار درجے
 ہیں * نیکی اور بدی جو موجود ہوتی ہی اور کفر اور ایمان اور فرمان
 برداری اور نافرمانی جو کچھ بندے سے ظاہر ہوتی ہی اللہ تعالیٰ کے
 ارادے اور تقدیر پر مے ہی * لیکن اللہ تعالیٰ کفر اور گناہ کے کاموں
 سے راضی نہیں اور اُسکے واسطے اُس نے مزا نہیں تمہرا نہیں ہیں اور
 فرمان برداری اور ایمان کے عوض اچھا بدلہ دینے کے وعدے کئے
 ہیں * ارادہ اور ہی اور رضا اور ہی * اور ہزاروں طرح کی رحمت
 اور درود پیغمبروں علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر شمار

وہ جیو * اگر لیے لوگ نہ بکھیرے جاتے تو یہ ایک کی راہ کھدیکو منام
 نہونی اور سب عالم اور نیک بائیں آدمیوں سے پوشیدہ رہ جاتیں سب
 نبی و حق ہیں * اول سب کے حضرت آدم اور آخر اور افضل
 سب ہیں محمد مصطفیٰ ہیں علیہم السلام * اور معراج اور
 صیرا کی مکے سے مسجد اقصیٰ ہیں اور وہاں سے ساتویں آسمان سدرۃ المستوی
 تک حق ہی * اور آسمانی کتابیں جو نبیوں پر اتری ہیں جیسی تورات
 اور انجیل اور زبور اور فرقان یعنی قرآن مجید اور صحیفہ جو حضرت
 ابراہیم علیہ السلام اور پیغمبروں پر نازل ہوئے ہیں حق ہیں
 سب نبیوں پر اور سب کتابوں پر ایمان لانا چاہئے * مگر گنتی ان کی
 سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی شخص کے معلوم نہ ہو کیوں کہ یہی دلیلیں ہیں
 ثابت ہیں ہوئی * اور سب نبی برحقے اور ہدف کے گناہوں سے
 پاک ہیں * اور پیغمبر کی باتیں جو مفہوم دلیلیں ہیں معلوم ہوئی
 ہیں سب پر ایمان لانا چاہئے * اور ایمان لاوے کہ فرشتے بندے اللہ
 کے پاک ہیں گناہوں سے نہ امر و نہی و نہ عزت نہ کد و بین
 نہ پاد و نہی و نہی لائق ہیں عرش کو اقامت سے ہیں * اور حکام پر
 مقرر ہیں اسکا انجام دیتے ہیں پیغمبر اور فرشتے اگر بہ اور
 مخلوقات سے افضل اور مقرب ہیں تو بکھری دوسری خلقت کی طرح
 عام اور قدرت ہیں رکھتے مگر جتنا اللہ تعالیٰ نے انکو عالم اور قدرت دیانی

اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر نیکی مسلمانوں کی طرح ایمان رکھتے
 ہیں اور اُس کے بھید و ریافت کرنے سے عاجز اور اپنی طاقت اور وسعت
 کے موافق اُس کی بندگی کے حقون کے ادا کرنے میں توفیق الہی سے
 سبب شکر گزار رہا کرتے ہیں * اللہ تعالیٰ کے خاص بند و نکو اُس کی
 واجب ملتون میں شریک جانتا کفر ہی * جیسا کہ دو مصرعے کا فریہ نمبر ونسے *
 منکر ہو کر کافر ہونے لسی طرح نصارا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا
 کا بیٹا اور عرب کے مشرک فرشتوں کو اُس کی بیٹیاں سمجھا کر اور اُس سے
 کہ اُن کو غیب کی باتوں کا عالم جانتے تھے مشرک ہونے * اور فرشتوں
 اور نبیوں کو اللہ تعالیٰ کی صفات میں اور دوسروں کو نبیوں کی صفات
 میں شریک بنانے * اور عصمت کی مصلحت یعنی سب عیون سے پاک
 ہونا سوائے انبیاء اور فرشتوں کے دوسروں میں اعتقاد نہ کرے اور
 متابعت انبیاء کی ہر کام میں منظور رکھے * اور جن باتوں کی خبر یہ نمبر
 نے دی ہے انہیں ایمان لاوے اور عمل کرے اور جن باتوں سے منع
 فرمایا ہے اُن سے دور بھاگے * اور کسی کے قول اور فعل کا جو یہ نمبر
 کے قول اور فعل سے ایک بال بھر بھی فرق رکھتا ہو اعتبار نہ رکھے
 * اور یہ نمبر نے جو ضروری ہے کہ دو فرشتے منکر تکبر قبر میں مردوں
 سے سوال کریں گے اور کافر و نکو اور بے ایمان گناہ گاروں کو خدا اب
 قبر کا ہوگا صحیح ہی * اور بعد موت کے پھر زندہ ہونا قیامت کے دن

اور مور یعنی نر صیگے کا چہلی دفع پھونکا جانا سب کی موت کے واسطے
 اور آسمانوں کا پھٹنا اور ستاروں کا ٹوٹ کر گرنا اور پہاڑوں کا اڑنا
 اور دوسری دفع کے مور سے مروء کا نافر سے زندہ ہو کر نکلنا اور نئے
 سر سے بھرنا تمام جہان کا پیدا ہونا حق ہی * اور حساب قیامت کا اور
 سگو اہی ہر ایک جسم کی اور تو لا جانا عمل کا اور بار ہونا پل صراط سے
 جو دوزخ کی پلٹھ پر تلواد سے تیز اور بال سے مار بک بھی بھنے۔ بلی
 کی طرح بھنے ہو اکی طرح بھنے چالاک لکھوترے کی طرح بھنے آہستہ
 آہستہ پار ہو گئے اور بھنے دوزخ میں گر پڑینگے حق ہی * اور سفارش
 کرنی انبیاء اور اولیاء اور نیک لوگوں کی گنہگاروں کے حق میں صحیح ہی *
 اور حوض کوثر صحیح ہی پانی اُسکا دو وہم سے سفید اور شہد سے میتھا
 آسپر کوڑے دھرنے ہیں جیسے آسمان میں تارے * جو کوئی اُسکا پانی
 پیئے پھر کبھی وہ پیاسا نہ ہووے * اور اللہ تعالیٰ اگر چاہے برے بھاری
 گناہ کو بے توبہ اپنے کرم سے بخش دے اور چھوٹے گناہ پر خدا ب
 کرے * اور جو کوئی اخلاص یعنی سچی نیت سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ
 کے وعدے کے موافق البتہ بخشاجا دیگا * اور کافر لوگ ہمیشہ دوزخ
 میں گرفتار رہینگے * اور مسلمان گنہگار اگر دوزخ میں ڈالے بھی جاویں
 آخر کو تھوڑے یا بہت دنوں میں البتہ دے دوزخ سے خلاصی پا کر
 بہشت میں داخل ہونگے پھر ہمیشہ وہیں رہینگے * اور مسلمان برے

گناہوں سے کافر نہیں ہوتا اور ایمان سے نکال نہیں جاتا اور دوزخ کے ہر قسم کے عذاب جنکی خبر یہی ممبر صاحب نے دی ہی اور قرآن میں لکھا موجود ہی جیسے سانپ اور بچھو اور زنجیریں اور طوق اور بھڑکی اور دھاتی آگ اور گرم پانی اور خاردار درخت اور زقوم یعنی سینہندہ کے درخت اور کافر کے بدن کی پیپ اور کچھو سچ ہی * اور اسی طرح پر بہشت کی سب نعمتیں کھائے پینے کی اور حور و قصور اور لباس و پوشاک وغیرہ سچ ہی * اور سب صبر برتی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہی کہ مومن کو بہشت یقین ہے پروہ بے جہت اور بے مثال میسر ہو دیکھا * اور ایمان کہتے ہیں دل سے سچ جاننے اور مان لینے کو اور زبان سے اقرار کر لے کو اور زبان کا اقرار کرنا کبھی ضرورت کے وقت جیسا ظالم کے جبر سے حساب میں نہیں آتا * اور جانے کہ یہ ممبر خدا کے اصحاب سے نیک اور عادل تھے اگر کسی سے کبھی کوئی قصور ہوا تو پھر وہ توہ کر کے پاک ہو گیا * قرآن کی اکثر آیتیں اور بہت سی حدیثیں انکی تعریف میں گواہی دیتی ہیں * اور بہت بھی قرآن سے ثابت ہے کہ وہ آپس میں محبت اور مروت رکھتے اور کاروں کے حق میں سخت تھے * سوجھ کوئی انکو آپس میں مخالف اور بے الفت سمجھے وہ قرآن کا سرکہ ہوا * اور جو کوئی ان سے عداوت اور بغض رکھے گا وہ قرآن کی حکم سے کافر بنا * وہ امانت دار ہیں وحی کے

اور مگہبان ہمیں وہیں کے اور قوی کر نیوالے ہمیں اسلام کے اور
دور کر نیوالے ہمیں کفر کے * جو کوئی اُن سے منکر ہو وہ قرآن اور
سب ایمان کے احکام سے خارج ہوا * اور صحابہ کے اجماع اور
ہماری دلیاؤں سے ثابت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور اصحابِ بوسے افضل
ہمیں * اُن کے بعد عمر رضی اللہ عنہ * سب اصحابوں نے حضرت ابو بکر کو
افضل جان کر اُن سے بیعت کی پھر اُن کے اشارے اُن کے پیچھے حضرت
عمر کی خلافت پر اُن کی فضیلت کے سبب اجماع کیا * اور حضرت
عمر کے بعد تین دن تک آپس میں صحابہ نے مشورت کر کے حضرت
عثمان کو افضل جان کر خلیفہ کیا اور اُن سے بیعت کی * اور بعد حضرت
عثمان کے سب صحابہ مہاجرین اور انصار نے خود اپنے اپنے میں
حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ بیعت کی * اور جسے علی
مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے جھگڑا کیا اُس نے خطا کی * مگر بدگمان اصحابوں سے
ٹرکھا چاہئے اور اُن کے آپس میں کسی ناموافقت پر خیال بد نہ لیجا یا چاہئے
* اور انہیں سے ہر ایک کے ساتھ محبت اور اعتقاد سے پیش آیا
چاہئے * اور اسی طرح کئی اصحاب جو اصحابِ کبار کے سوا قطعی
بہشتی ہمیں اُن کو نیک جائے * چنانچہ عبدالرحمن و طلحہ و زبیر و ابو عبیدہ
و سعد و سعید اور حضرت حسنین اور اُن کی مائیں بی فاطمہ اور بی خدیجہ
اور بی عایشہ رضی اللہ عنہم * اور جنتی بی بیان اور بی بیان حضرت

کی تھیں سب کو بہتر اور افضل دوسروں سے یقین کرے اور انکی
 محبت دل سے رکھے اور اسے اور انکی اولاد کے ساتھ بہ تعظیم و
 توقیر پیش آوے * اور ایسے عمل کرتے حضرت پیغمبر ﷺ کی
 محبت اور ناصداری سے طافہ رکھتے ہیں * پھر جو کوئی برخلاف اسکے
 کرے اسنے گویا حضرت سے ہوا تنگی * اہل حق کے یہی عطا ید ہیں
 ج. بیان بنی آئے * عَنْ دُورِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا
 نَحْنُ مِنْهُ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ
 الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يَرَى عَلَيْهِ أَثَرًا اسْفِرًا وَلَا يَعْرِفُهُ
 مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمْسَكَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ
 وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ
 قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
 وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ
 إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجَبْنَا لَهُ بِمَا لَهُ وَيَصْدَقُهُ
 قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تَوْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ
 كُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ
 صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كُلَّكَ
 تَوَاضِعًا لِمَا تَكُنُ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْمُسَامَحَةِ
 قَالَ مَا الْمُسْتَوَلُ فِيهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِي مِنَ

أَمَّا رَاتِنَا قَالَ أَنْ تَلِدَ إِلَّا مَذْرَبَتَهَا رَأَى تَوَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ
رَهَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبَنِيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَأَيَّتُتْ مَلِيًّا
ثُمَّ قَالَ لِي يَا عَمْرُو أَنْذِرِي سَيِّئَاتِي قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ عَالِمٌ
قَالَ فَإِنَّهُ جَبْرِئِيلُ أَتَاكُمْ يَعْلَمُكُمْ وَيُنَكِّمُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ
أَبُو هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيهِ إِذَا رَأَيْتَ الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ
الْبُكْمَ مَلُوكَ الْأَرْضِ فِي خُمُسٍ لَا يَعْمَلُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ قَرَأَ
إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ الْآيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ *

م * عمر خطاب کے بیٹے راضی ہو اسے روایت کرتے ہیں
کہ اس وقت ہم تھے رسول خدا ﷺ کے نزدیک کہ ایک دن جب
آیا ہمارے پاس ایک شخص جس کے نہایت صغیر کپڑے (بوسکہ
سیاہ بال ہیں) معام ہو تا تھا اس پر نشان صفر کا اور ہمیں پہناتا تھا
اسکو ہم یقین سے کوئی یہاں تک کہ بیتھا وہ رو برو نہی ﷺ کے پھر
لگا دے اپنے زانوؤں کو حضرت کے زانو سے اور رکھے اپنے ہاتھ

اپنے زانوؤں پر اور کہا اے محمد صبح و بخور اسلام سے یعنی اسلام کی
حقیقت فرمائے حضرت نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ کواہی دے تو سپر
کہ ہیں ہی کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد صبح و بخور اللہ کا ہی اور پرہیز
سکر تو نماز اور دبتارہ زکوہ اور روزے رکھا کر رمضان کے اور حج
کر اللہ کے گھر کا اگر مقصد وہ ہو بخور اللہ روئی کا یعنی زاد و را علیہ اور

امن ہو راہ کا کہا اُس شخص نے کہ سچ کہا تو نے * بس تعجب کیا ہم نے اُس شخص سے کہ ہو جھٹتا ہی حضرت سے پھر سچ مان لیتا ہی اُسکو * کہا اُس شخص نے بتلا تو مجھ کو ایمان کی حقیقت * فرمایا حضرت ﷺ یہ کہ ایمان لا دے تو اللہ پر اور اُسکے فرشتوں پر اور اُسکی کتابوں پر اور اُسکے رسولوں پر اور پچھلے دن پر * اور ایمان لا دے تو تقدیر پر اُسکی بھلائی اور برائی کے ساتھ * کہا اُس مرد نے سچ کہا تو نے * کہا بتلا تو مجھ کو احسان کی حقیقت فرمایا یہ کہ بندگی کرے تو اللہ تعالیٰ کی اسطرح پر کہ گویا دیکھتا ہی تو اُسکو پھر اگر ایسا نہیں ہی کہ دیکھتا ہی تو اُسکو تو ایسا جان کو تحقیق وہ دیکھتا ہی مجھ کو * کہا اُس نے کہ جردے تو مجھ کو قیامت کب ہو گی * فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے زیادہ خردار نہیں قیامت کے آنے سے * کہا بتلا تو مجھ کو اُسکی علامتیں فرمایا قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ جنے کو مذی اپنی مالکہ کو اور یہ کہ دیکھے تو ننگے پاؤں والوں اور ننگے بدن والوں مفلسوں بکری چرانہ والوں کو برسی برسی ہمارے بنائے * کہا روایت کرنے والے نے پھر چلا گیا وہ شخص اور تھہرا رہا میں ویر تک * پھر فرمایا حضرت نے مجھ کو آیا جانتا ہی تو امی عمر کوں تھا یہ پوچھنے والا * کہا میں نے اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں * فرمایا تحقیق وہ جبریل تھا آیا تمہارے پاس کہ سکھلاوے تم کو

فقہار ادریس * روایت کی اس حدیث کو مسلم نے * اور روایت
 کی اسی حدیث کو ابو ہریرہ نے کچھ اختلاف کے ساتھ انکی روایت
 یون یون ہی اور جب دیکھے تو ننگے پاؤں والوں نگے بدن والوں ہرون
 گوناگوں زمین کے ماک * عالم قیامت کا داخل ہی بانچ جزون ہون کہ
 انکو کوئی نہ ہو جانتا مگر اللہ * پھر پتھی حضرت نے یہ آیت بیشک
 اللہ کہ اسکے پاس ہی علم قیامت کا اور مبینہ کے بہ منے کا آیت کے
 آخر تک * روایت کی اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے *
 ومن ابی ہریرۃ رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم اَلَا یَٰمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً مَا فَضَّلَهَا قَوْلُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ
 وَادْنَا مَا اَصَاطَهُ الْاَذْنِیُّ مِنَ الطَّرِیقِ وَالْحَبِیَاءُ شُعْبَتٌ مِنْ
 اَلَا یَٰمَانٍ متفق علیہ * روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا اُنھوں
 نے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے ایمان کی ستر اور کئی شاخیں ہیں
 * سو بہتر اور اول اُن میں کلمہ طیب لا الہ الا اللہ کا پڑھنا * اور
 ادنا اور کسمتر انکا دور کرنی تکلیف کی چیزیں راہ سے جیسے کانٹے
 لگناں پتھر نجاست کی چیزیں انکو راہ سے دفع کرنا * اور شرم کرنا
 بری اور ناگاہی باتوں سے یہ ایک بڑا شعبہ ہی ایمان کا * ف * جانا
 چاہئے کہ ایمان کی شاخیں اخلاص اور اعمال اور واجبات اور سنن
 اور مستحبات اور آداب کی رو سے بے شمار ہیں کہ اسکے بعد

کو حوالے شارح کے کوئی نہیں جانتا * شاید اصول حکموں کے اور
 قاعدے ایمان کے اُس حد تک پہنچ ہوں * اور بعض یوں کہتے ہیں کہ
 ایمان حدوں کے بیان سے تعین کچھ مراد نہیں بلکہ کثرت مراد ہی *
 کیونکہ ستر کا حد و محاورہ کی رو سے کثرت پر دلالت کرتا ہی *
 غرض ایمان کی شاخیں باوجود اسکے کہ حد اُسکی شمار سے باہر ہی
 کلمہ رکھائی اُنھیں نئے ایک اصل کو وہ کیا کہ گاموں کر نافس کو اچھے
 نیک کاموں سے جو اس جہان اور اُس جہان کے کام آویں اور یہ
 حاصل ہوتا ہی اللہ اور رسول کے احکام کے عام سے اور اُنکو ہمیشہ
 بجالانے سے * اور اعتقاد کی صحت سے * جیسا قرآن شریف میں
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہی * **إِنَّ الْإِنِّیْنَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا ***
 یعنی جن لوگوں نے کہا کہ پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر اسی پر قائم
 رہے * اور حدیث میں آیا ہی * **قُلْ أَمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ** یعنی
 کہہ ایمان لایا میں اللہ پر پھر اُسپر قائم رہو * اور بعض علماؤں نے
 اُن شاخوں کو بیان کیا ہی ۱۔ سطر ح پر کہ ایمان لانا اللہ پر اور اُسکی
 صفات پر اور ایہ اعتقاد کرنا کہ جو سوا ہے اللہ اور اُسکی صفات کے
 ہی سو حادث یعنی نئی چیز ہی قدیم نہیں * اور ایمان لانا خدا کے فرشتوں
 پر اور اُسکی کتابوں اور پیغمبروں پر اور اُسکی تقدیر پر ایک ہو
 یا بد * اور قیامت کے دن ہر ۱۔ س میں داخل ہی خدا ب ہونا

بدکار و نکا اور آرام سے رہنا ایک کار و نکا * اور یہ کہ قیامت کے دن حساب
 ہوگا * اور لوگوں کے عمل ترازو میں تولے جائیں گے * اور اعمال کا نام
 نیکو و نیکو دہنے ہاتھ میں اور بد و نکو بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا * اور پھر اس
 پر سے سب کو گزرنا ہوگا * اور اللہ تعالیٰ کا دیدار مومن کو نصیب
 ہوگا * اور بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں والے جائیں گے *
 اور ہمیشہ وہاں رہیں گے کبھی باہر نہ آئیں گے * بہشتیوں کو نعمت اور راحت
 ہمیشہ ملے گی * اور دوزخیوں کی ہر اہر طر کے خدا سے ہمیشہ ہوا کرے گی *
 اور یہ بھی شیعہ ایمان کا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنی اور اُسکی
 دوستی سے * اور بغض رکھنا اُسکے دشمنوں سے * اور محبت رکھنی
 پیغمبر ﷺ سے یعنی اُنکی تعظیم کرنی اور اُنہر و دوسرے کھینچنا اور اُنکے یاروں
 سے دوستی رکھنی * اور اُنکی آل و اولاد کے ساتھ محبت
 کرنی * اور اُنکی سنتوں کی پیروی کرنی یعنی اُنکی طریق پر چلنا اور
 اُنکا رواج دینا * یہ سب رسول کی محبت میں داخل ہی * غرض
 اللہ و رسول کی محبت ایسی رکھے کہ ایک مقام میں سارا جہان ایک
 طرف ہو اور اللہ و رسول کی متابعت ایک طرف تو اللہ و رسول کی
 جو محبت ہی ہے پر وہاں کو کسی کی رعایت نہ کرے جس میں اللہ و
 رسول کی رضامندی سمجھے اُسی کو عمل میں لاوے * وہی تو سچا
 محب ہی * اور جس نے یہ نہ کیا اور جس قدر اُنکے احکام سے اُس نے چشم

پوشی کی اُسی قدر اُسکے ایمان بینِ خالص پر آ اور دوستی کے دعوے
 بین۔ چھوٹا چھرا * اور شیعہ ایمان کا یہہ ہی کہ جو ہمیں کرے اللہ کی
 رضا مندی کے واسطے کرے دوسرے کی طرف نگاہ نہ رکھے یا دکھاوے
 کو نہ کرے * خواہ وہ ہمیں ہاتھ لگا ہو یا بدن کا یا زبان کا یا اعتقاد
 کا * اور شیعہ ایمان کا ہی گناہ کے کاموں بینِ خدا سے دُورنا * اور
 نیک کاموں بینِ اُسے امید رکھنی * اور شیعہ ایمان کا ہی توبہ کرنا
 گناہوں سے جب گناہ ہو جاوے تبھی توبہ کرے ہرگز توقف نہ کرے
 * اور شکر کرنا نعمت پر * مثلاً اللہ اولاد دے تو عقیقہ کرے نکاح
 کرے تو طعام و لیمہ کھناوے ختم قرآن ہو تو خوشی کرے اور مال ہو
 تو زکوٰۃ دے صدقہ فطر دے قربانی کرے * اور شیعہ ایمان کا ہی
 حہمہ کو دُور کرنا یعنی جو قول کرے اُسکو پورا کرے * اور مصیبت
 پر صبر کرنا * اور گناہوں سے دور بھاگنا * اور نقدیر پر راضی رہنا *
 اللہ پر توکل کرنا * چھوٹوں پر مہربانی کرنی برتن کی خدمت کرنی تعلیم
 بخالانی * بری باتوں سے بچنا * جیسے طمع اور بخل اور کبر اور حسد
 اور عجب اور کینہ اور غصب وغیرہ اور شیعہ ایمان کا ہی کلمہ
 توحید پڑھنا اور قرآن تلاوت کرنا * اور عام وین سکھانا * اور دعا
 مانگنی اور استغفار کرنا * بیہودہ کاموں سے بچنا * جسم کو پاک
 رکھنا ظاہر اور باطن کی ناپاکی سے * نماز پڑھنی فرض ہو پانچوں *

شرم گاہ تو ہانکنی * صدقہ دینا فرض ہو یا نفل * آزاد کرنا غلام لونڈی
 کا * سخاوت کرنی * مہمان داری کرنی * روزہ رکھنا فرض ہو یا
 نفل * احکامات کرنا * شب قدر کو تو ہندھنا * حج کرنا * غمرہ لانا *
 طواف بیت اللہ کرنا * ہجرت کرنی کافروں کے ملک سے اور اس
 ملک سے کہ جہان ظلم اور فسق فحش و بدعت و رواج پاوے *
 پچانا اپنے دین کو بد باتوں سے * اللہ کی نذر ادا کرنی * گناہوں کا
 کد مار دینا * حرام کاری سے بچنا * حق ادا کرنا اہل و عیال کا
 مقدمہ ور کے موافق * ماباپ کی تابعداری کرنی بشرطیکہ خلاف شرع
 نہ ہو * نیکی کرنی انکے ساتھ مال اور خدمت اور ابھھی باتوں سے *
 تمہایت کرنی اولاد کو اسلام کے طریق پر * سلوک کرنا نانے داروں
 سے * فرمان برداری کرنی مسلمان مرد و ار کی اگر خلاف شرع حکم نہ کرے
 * لونڈی غلام سے نرمی کرنی * اپنی بی بیوں میں برابری رکھنی * جماعت کی
 متابعت کرنی * مسلمانوں میں صلح کروینا * باغیوں کو اور جو اسلام سے
 پھر جاوے اُحد کو مار دینا * نیکو دیکھی اور دین کے نیک کاموں میں
 مدد کرنی * حکم کرنا اچھے کاموں کا * باز رکھنا برے کاموں سے * صرا
 وینا بدکار و نکو * جہاد کرنا کافروں اور بدعتوں سے ہتھیار سے اور
 زبان سے * ادا کرنی امانت * باپچوان حصہ دینا غنیمت کا * ادا
 کرنا قرض اور حق ہمسائے کا * معاملہ کرنا لوگوں سے خبیثوں کے

ساتھ * جمع کرنا اور کسب کرنا مال وجہ حلال سے * خرچ کرنا مال اچھی
 جگہ جیسے یتیموں سکینوں مستحقوں کو دینا * سب جہد خالقہ مدد سے
 بل مہمان مراد وغیرہ کی عمارت میں پیسا لگانا * مال بیجا خرچ نہ کرنا *
 بھار کر اسلما علیکم کہنا * جواب سلام کا اور پھینکنے والے کا جو الحمد
 سے کہہ دینا * بچ رہنا کلیل اور تماشہ سے اور لوگوں کے ایداد میں
 سے * ہٹا دینا راہ سے اس چیز کا جس سے لوگ اذیت پاویں * دعوت
 قبول کرنی بشرطیکہ وہ ان کوئی بات خلاف شرع نہ ہو * جنازہ کی نماز
 پڑھنی اور اُس کے ساتھ جانا * بیمار پر مہی کرنی * ہر مہینے میں تین دن
 روزے رکھنے تیر ہو بین چودھویں پندرہویں کو * وہن انس رض
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ
 مِنْ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَيْهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ متفق علیہ * روایت کی
 انس بن مالک نے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ ایمان دار نہیں
 ہوتا کوئی تم میں کا یعنی مومن کامل نہیں ہوتا جب تک وہ زیادہ دوست
 نہ رکھے بھگوا اپنے باپ اور بیٹے سے اور سب لوگوں سے * ف *
 محبت پیغمبر خدا کی یہی ہے کہ دین کے امور میں اور ان کی سنت
 کی پیروی میں ان کی رضا مندی لحاظ رکھے * اور اپنی ذات اور
 اہل و عیال اور ما باپ اور دولت اور مشہرت پر کہ دنیا میں
 محبوب چیزیں یہی ہیں ان کی متابعت کو غالب جانے اور ترجیح دے

* مثاباں و مال سب گنودے پر انکا حکم اور حق قائم رکھے ہاتھ جسے
 دے * وَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَ
 بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُولًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ * کہا عباس رض
 عبدالمطلب کے بیٹے حضرت کے چچا نے * فرمایا حضرت نے کھا
 مزا ایمان کا اُس نے جو خوش ہوا اللہ سے پروردگار ہو نے پر اور خوش
 ہوا اسلام سے اپنا دین ہو نے پر اور محمد ﷺ سے پیغمبر ہو نے پر *
 * ف * سبے تیون چیزیں آدمی کے دل کی نیاریکودفع کرتی ہیں اور
 گناہ کی ناہاکی سے پاک کر بہشت کے رہنے کے لایق بناتی ہیں۔ فقیر
 ۱۔ ان تیون چیزوں کے آدمی سخت مصیبت میں گرفتار ہو کر شیطان کا
 دوست بن کر دوزخ کے قابل ہو جاتا ہے * وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْفِتْنَةُ نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَسْمَعُ
 فِي أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ
 يُؤْمِنْ بِاللَّهِ أَوْ رَسَلَتِ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنَ أَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 روایت کی ابی ہریرہ رض نے فرمایا ﷺ نے قسم اُسے ادا کی
 جس نے قبضہ قدرت میں محمد کی زندگی میں نہ سنا میرے احوال کو
 کسی ایک شخص نے ۱۔ اس امت سے یہودی ہو وہ یا نصرانی پھر
 مر گیا وہ ایمان نہ لائے اُس دین کی طرف کہ میں بھیجا گیا ہوں مگر ہو گا

وہ دوزخ میں سے * ف * حضرت آخر زمان کے نبی ہیں۔ بھیجے گئے
 ہیں تمام جن و انس کی طرف * اب جو کوئی ان لوگوں سے موسوی
 ہو خواہ عیسوی وغیرہ ان پر ایمان ملا کر مر گیا۔ شک وہ دوزخ
 میں پرے نکا * وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ
 لَهُمْ أَجْرٌ أَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَأَمِنَ بِمُحَمَّدٍ
 وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ كَانَتْ
 عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَاعُهَا نَادِيًا بِهَا فَاحْسَنَ تَأْدِيبُهَا وَعَلَّمَهَا نَافِعًا خَسَنَ
 تَعْلِيمِهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ مُتَعَقَّ عَلَيْهِ * کہا ابو موسیٰ
 اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ﷺ نے تین شخص ہیں جنکے لئے دہرا
 ثواب ہے * ایک وہ شخص اہل کتاب سے کہ ایمان لایا اپنے نبی
 موسیٰ یا عیسیٰ علیہما السلام پر اور ایمان لایا محمد ﷺ پر * دوسرا وہ
 بندہ جو ایک شخص کی ملک میں ہے جب ادا کیا اُس نے حق اللہ تعالیٰ
 کا اور حق اپنے مالک کا * تیسرا وہ شخص کہ بھی اُسکے پاس ایک
 لونڈی صحبت کرتا تھا اُسکے ساتھ پھر آداب سکھانے لے اُسکو
 اچھے آداب اور تعلیم کی اُسکو نیک تعلیم بعد اُسکے اُسکو آزاد
 کر کے اپنے نکاح میں لایا سو اُس مرد کے لئے دہرا ثواب ہے * ف *
 ظاہر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دو جہاں کے صیب دہرا ثواب ملا *
 لیکن حقیقت یوں ہے کہ ایک جہاں کے بدلے دہرا ثواب ملا * مثلاً

۱۔ ان تینوں میں سے جو کوئی ایک روزہ رکھیگا دوزخ کا نواسہ
 پاویگا متفق علیہ * عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَوْلَهُ
 صَاحِبُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَ
 لَا تُشْرِقُوا وَلَا تُزْنُوا وَلَا تَعْمَلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا نَأْتُوا بِبَهْتَانٍ
 تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ
 وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ
 بِهِ فِي الْكَذِبِ نَهَى كَذِبًا رَأَى لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ
 فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَى عِنْدَهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْتَاهُ عَلَى ذَلِكَ

متفق علیہ * کہا عبادہ رضی صامت کے بیٹے نے کہ فرمایا رسول
 ﷺ نے اور گردانے جماعت تھی اصحاب کی بیعت یعنی عہد کرو
 مجھ سے ۱۔ مہر کہ شریک نہ کرو اللہ کے ساتھ کسی کو یعنی بت پرستی
 نہ کرو اور اس کی صفت خاص میں کیونہا اور چوری نہ کرو اور زنا
 نہ کرو اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو جیسا جاہل کرتے تھے مفلسی کے دور
 سے اور کسی پر بہتان نہ کرو کہ بنایا ہو اسکو اپنے ہاتھ اور پاؤں سے یعنی
 اپنی ذات سے * یا اپنے دل سے بدگمانی کر کے بھو تھم بناوے اور
 وہ آدمی ان باتوں سے پاک ہو * یا بی بیائی سے منہ پر عیب لگاوے
 * اور نافرمانی نہ کرو مشہور کاموں میں یعنی جہد کا حکم شرع میں مشہور
 ہی * سو جو کوئی و فاکر یگانگم میں سے اس بیعت کو اسکا اجر اللہ پر

ہی یعنی اللہ ثواب و ینگا * اور جو کوئی پہنچا نہیں سے کسی جز کو یعنی
عمل کیا حوالے شرک کے بس سزا پاویگا وہ دنیا میں اور وہ کفارہ
ہی اُسکے واسطے یعنی معاف ہوتے ہیں گناہ پاک ہوتا ہی وہ * اور

جس نے کیا انہیں سے کوئی کام بھرا تجھ یا اُسکو تو اُس کا حکم اللہ پر ہی
چاہے بخشے چاہے سزا دیوے * پھر بیعت کی ہم نے اُسے ان باتوں

پر * روایت کی غاری اور سالم نے * وَ عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ فِي الْحَدِيثِ

قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَصْحَابِي أَرْفَطَرًا إِلَى أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ فَزَعَتْنِي

النِّسَاءُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيْتُكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ

النَّارِ فَقُلْنَ بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَكِثْنَ أَلْفَمْنَ وَنَكْفُرْنَ أَلْفَ شَيْءٍ مَا رَأَيْتُ

مِنْ نَاقِصَاتٍ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِدَبِّ الرَّجُلِ أَهْوَ زِمَ مِنْ

أَحَدٍ لَكُنَّ قُلْنَ وَمَا نَقْصَانٌ بَيْنُنَا وَعَقْلُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ

أَلْمَرَّةِ مِثْلُ نَصِيبِ شَهَادَةِ الْوَجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ

نَقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا أَحَاضَتْ لَمْ تَصِلْ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ

بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نَقْصَانِ دِينِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ * کہا ابو سعید

حدی رضی اللہ عنہ کے بارگاہِ نبوی ﷺ عید قربانی کے دن یا عید فطر کو عید گاہ

کی طرف بھر آئے عورتوں کی جماعت کے پاس * فرمایا آپ نے کہ امی گروہ عورتوں کی

خیرات کرو یعنی کچھ دوا اللہ کی راہ میں * کیونکہ میں آگاہ کیا گیا ہوں

کہ تم میں سے اکثر دوزخی ہوں گی * پوچھا عورتوں نے اُس کا کیا سبب

باوجود * فرمایا کہ تم بہت کو سا کرتی ہو اور گالی دیا کرتی ہو اور ناشکری
 کرتی ہو اپنے خاوند و نکی * یعنی سو طرح کی بدگالی اور مبالغہ وہ تم سے
 کرتا ہی اگر ایک بات میں کچھ فرق آگیا اُن سے سادہ کو تم خاک میں
 ماتی ہو اور ناشکری کرتی ہو * نہیں دیکھا میں نے کہ ایک کم عقل اور
 ناقص دین کہہ دے ہو شیاد مرد کی عقل کو تم سے زیادہ * پوچھا
 عورتوں نے کہ ہمارے عقل میں کسی اور دین میں عقل ناقص ہی یا اللہ *
 فرمایا کیا نہیں ہی عورتوں کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر * کہنا
 اُنہوں نے البتہ * فرمایا پس یہ بات اُن کی عقل کی کمی کے سبب ہی
 فرمایا حضرت نے کیا یوں نہیں ہی کہ جب حیض ہوتا ہی عورت نماز
 و روزے باز رہتی ہی * کہ البتہ * فرمایا سو یہی ہی اُن کی دین کا
 نقصان * ف * کو سنا اور پھٹکار کر نا بہت برا ہی اُن کے سبب سے
 آدمی گنہگار ہوتا ہی کیونکہ بچا ہے کہ کسی کو پھٹکار کرے * یعنی اللہ کی
 رحمت سے دور جانے * کیونکہ کسی کا خاتمہ معلوم نہیں کیا ہوگا * ۱
 واسطے حکم ہی کہ جب تک آدمی کے خاتمے کا حال معلوم نہ ہو پھر لعنت
 نہ کرے * اگر کریگا اور وہ اُس قابل نہیں تو وہ لعنت اُس پر اُلٹ
 پڑے گی * اگر کوئی کہے کہ عورتوں کی عقل اور دین کا نقصان خدا کی
 طرف سے ہی اُن کے کسب سے نہیں پھر اُن کا کیا قصور * جواب اللہ نے
 ۱ اسی قصور کے سبب اُن کے درجے کو مرد کے درجے سے کم کیا اور یہی

منظور تھا * اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عذر تو نیکو عبادت کی کمی کا ثواب
 بھی نہ ملے گا جیسا مرد و نیکو بیماری اور صغیر کے عذر سے ملتا ہی کیونکہ مرد
 کی نیت میں ہی کہ عبادت ہمیشہ کیا کرے * اور انکی بہن انکی
 عالم کے موافق روایت کی بخاری اور مسلم نے * وَعَنْ مَعْنِ بْنِ
 جَبَلٍ قَالَ نُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ رَيْبًا عَدَنِي
 مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لِمَسْئُورٌ عَلَى مَنْ يَسْرُءُ اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ تَعَبُّدَ اللَّهِ وَلَا تَشْرُكَ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيْمَ الصَّلَاةَ وَارْثِي
 الزَّكَاةَ وَتَصُومِ رَمَضَانَ وَتَحْجِ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى
 أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمِ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْحَطِيئَةَ كَمَا
 تُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ
 تَلَا تَجَاوِي جَنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوهُمْ رَبُّهُمْ خَوْفًا طَمَعًا
 حَتَّى بَلَغَ يَعْلَمُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَمَوْدٍ
 وَذُرَّةِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَ
 مَوْدُ الصَّلَاةِ وَذُرَّةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ
 بِمَلَاكٍ ذَلِكُمْ قُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَخْبَنِي بِمَا أَنَّهُ وَقَالَ كَفَّ
 عَلَيْكَ هَذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَأَنَا مَوَاضِعٌ وَمَا تَكَلَّمُ بِهِ
 قَالَ تَكَلَّمْتُ أَمَّا يَا مَعْنُ وَذَلِكَ يَكُوبُ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى
 رُجُومِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَاةً أَلَسْنَتِهِمْ رَدَاةً أَحْمَرُ

وَالْتُرِيدِي رَأْسِي مَا جَاءَ * کہا سناذ بن عجل رض نے * عرض کیا
 میں نے یا ﷺ بتلاؤ مجھے ایسا کام کہ داخل کرے وہ مجھے ہشت پہنچ
 اور باز رکھے مجھ کو دوزخ سے * فرمایا حضرت نے کہ یہہ برآ سوال کیا
 تو نے بیشک یہہ کام آسان ہی اُچھیر چھپرا لہ آسان کرے * پھر
 بتلایا کہ عبادت کر اللہ کی اور شریک مت کر اُسکے ساتھ کسی چیز کو
 اور پرتھ نماز اور دے زکوٰۃ اور روزے رکھ رمضان کے اور حج
 کر کے * پھر فرمایا کیا بتلاؤں میں تجھ کو نیکی کے دروازے * روزہ
 رکھنا دتھال ہی یعنی برے کاموں کو روکنا ہی نفاس کے کم زور ہونے
 سے * اور خیرات کرنی تھہ تھاکرتی ہی گناہ کی گرمی کو جیسا جھاتا
 ہی پانی آگ کو * اور نماز پرتھنا آدمی کا آدھی رات کو ایسا ہی *
 پھر برتھی آپ نے یہہ آیت تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ كُو
 يَعْلَمُونَ نَكَ * جسکے معنی یہہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کے اُتھنے
 والو نی تعریف کرتا ہی کہ جو لوگ حق تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے
 اپنی راحت کو چھوڑتے ہیں اور آرام کے وقت بسترون سے
 اُتھتے ہیں اُمکے لئے نیگ مقرر ہی ایسا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ
 کسی کان نے سنا * پھر فرمایا حضرت نے کیا نہ بتلاؤں میں تجھ کو دین کے
 کام کا سراور دین کے گھر کا ستون اور انچائی اُسکے کو ہانکی * کہا معاذ نے
 بلے فرمائیے یا ﷺ * فرمایا کہ سر دین کے کام کا اسلام ہی اور کھنبا دین

کے گھر کا ناز ہی اور اُنچائی اُسکے کو ناکی دھا دی * یعنی کافروں اور
 مشرکوں کو مارنے سے دین کا مرتبہ بلند ہوتا ہی * پھر فرمایا کیا نہ بتاؤں
 میں، بھکو وہ چیز جس سے اُن سب باتوں کی درستی ہو * کہا میں نے مان
 فرمائے یا ﷺ * پس پکرتی آپ نے زبان اپنی اشارہ کیا اُسکا بطن
 اور کہا کہ اُسکو صبحاں رکھ * میں نے پوچھا تعجب کر کے یا ﷺ ہم
 پکارتے جائیگے اُن باتوں کے سبب جو زبان سے نکالتے ہیں * فرمایا روئے
 تجھ پر تیری مامی سنا دیا نہیں گراوینگے آدمیوں کو اوندھے منہ دور
 چین یا ناک کے بل اُنکی زبانوں کی کھاس کو ترے یعنی بیہوش وہ باتیں
 * احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی * وَعَنْ جَابِرٍ رَضِ
 قَالَ قَالَ ﷺ ثَنَتَانِ مَوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا ﷺ مَا الْمُوجِبَتَانِ
 قَالَ مَنْ مَاتَ بِشِرْكٍ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا شِرْكَ
 بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رواہ مسلم * روایت کی جابر رض نے
 کہا کہ فرمایا ﷺ میں نے دو چیزیں ہیں کہ دو چیزوں کو واجب کرتی ہیں
 * پوچھا ایک شخص نے وہ دو چیزیں کیا ہیں * فرمایا آپ
 نے کہ جو کوئی مرے شریک کر کے اللہ کے ساتھ کسی کو داخل ہو گا
 جہنم میں * اور جو کوئی موائے اس حال میں کہ اُس نے شریک نہ کیا
 اللہ کے ساتھ کسی کو داخل ہو گا وہ بہشت میں * روایت کی
 مسلم نے * وَمَنْ أَبِي أَمَّا مَةَ رَضِ أَنْ دَجَلًا مَاءً رَوَى عَنْهُ

مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّكَ حَمَمَتُكَ وَسَا نَدَكَ هَيْبَتُكَ فَانْتَ
 مَوْثِقٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا حَالَكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعَهُ
 رواه احمد * روایت کہی ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہ کسی شخص نے پوچھا
 رسول اللہ ﷺ سے ایمان کی تھیک ہو گئی کہی کیا ہے! مت ہی * فرمایا اگر خوش
 کرے تجھ کو تیرا نیک عمل اور غمگین کرے تجھ کو تیرا برا عمل تو تو
 مومن ہی * سوال کیا اُس شخص سے کہ برا کام کس کو کہتے ہیں * فرمایا
 آپ نے جب کوئی چیز تیرے دل میں خاش توالیے یعنی تجھ کو تردد
 ہو جائے اور تیرے دلو اس کام میں سرسرت نہ ہو تو تجھ کو تردد
 اُسکو کہتے ہیں یہی نشانی ہے اسکی کہ اُس میں سرائی ہے * ف * و * یہ
 نظام میں حضرت نے فرمایا ہے کہ جس کام میں تو متروک ہو تو اپنے
 دل سے فخر و غلبہ کر * اُس کا مطالبہ یہ ہے کہ مومن متقی کا دل ایمان کی
 نور سے مثل آئینہ کے ہوتا ہے جب کسی بات میں حکم قرآن اور
 حدیث اور اجماع است کا پایا یا بجاوے اور قول علما کا فتاویٰ ہو تو
 مومن اپنے دل سے صلاح کرے جو وہ حکم کرے عمل میں لاوے
 مگر یہ حال ہر مسلمان کا نہیں ہے * وَعَنْ هَارِثِ بْنِ عَبَسَةَ قَالَ أَتَيْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَدَى هَذَا الْأَمْرِ قَالَ حُرُوفُ عِبَادٍ
 قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ طَيْبُ الْخُلُقِ وَالطَّيَّامُ الطَّامَّاتُ قُلْتُ
 مَا الْإِيمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَا حَةٌ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ

أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ
 الْإِيمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خُلِقَ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ
 قَالَ طَوْلُ الْقَنُوتِ قَالَ قُلْتُ أَيُّ الْحَجَرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ
 مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ قُلْتُ فَأَيُّ الْعِبَادَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ مَضَى جَوَادُهُ
 وَأَهْرَيْقُ دَمُهُ قَالَ قُلْتُ أَيُّ السَّاعَاتِ أَفْضَلُ قَالَ جَرَفُ
 اللَّيْلِ الْآخِرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ عَرَبٍ رَضِيَ عَنْهُ
 آباؤُنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَے پاس یعنی جب وہ مکہ معظمہ میں تھے * پھر پوچھا
 میں نے یا رسول اللہ کون ہی تمھارے ساتھ ۱۔ سکام میں * یعنی تم سے
 موافق دین اسلام میں * فرمایا حضرت نے ایک مرد آزاد اور ایک
 بندہ یعنی ۱۔ سکام میں میرا ساتھی ہی ابوبکر اور مال * اور بعض کہتے
 ہیں کہ صرے مراد جمیع مرد آزاد اور عہدے مراد جمیع عہدے
 یعنی ۱۔ اس دین کے کام میں دونوں قسم کے لوگ سیرت شریک ہونگے
 پوچھا میں نے اسلام کیا چیز ہے * فرمایا خوبی اور نرمی کلام میں اور
 کھانا کھانا آدرا میوں کو یعنی تواضع اور سخاوت کہ دونوں وصف کامل
 ہیں اسلام کے * ایک اپنی ذات سے علاقہ رکھتا ہی ایک دوسروں
 کی * کہیں اور حفتوں کو بھی ۱۔ سلام کہ حق میں آپ نے بیان
 کیا ہی ۱۔ اسکا سبب یہ ہی کہ جو وقت جس شخص کے حق میں جو صفت
 مناسب جانی وہ کہہ دی کہ اُس پر اسکو زیادہ اُن کا ظاہر * اور اُس میں

وہ کمال حاصل کرے جیسا طبیب ہر شخص کے مرض کے موافق علاج بنا تا ہی جس سے وہ جاتا رہے * پوچھا میں نے کیا چیز ہی ایمان فرمایا صبر اور سماعت پیچہ گناہ کے کاموں پر صبر کرنا اور فرمان برداری کے کاموں میں حائر و ی کرنی * کہا پوچھا میں نے کہ کو نسا کام اسلام میں افضل ہی کہ مسلمانوں کو کرنا چاہئے * فرمایا ایسا کام کرنا کہ اُس کی ہاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچے * کہا پوچھا میں نے کو نسا کام ایمان کا بہتر ہی * فرمایا خالق نیک * سچ ہی اس صفت پر غماز کرنا نفوس کے توڑنے اور خالق کے نفع پہنچانے کو بہت سخت ہی * کہا پوچھا میں نے کون سی نماز افضل ہی یعنی نماز کے رکعتوں میں کو نسا رکعت * فرمایا درازی قیام کی یعنی دیر تک کھڑے ہو کر قرآن پڑھنا * کہا پوچھا میں نے کو نسی ہجرت افضل ہی * فرمایا یہ کہ چھوڑ دینا اس چیز کو جسے برا جانا تیرے پروردگار نے * کہا پوچھا میں نے پس کو نسا جہاد بہتر ہی * فرمایا وہ شخص کہ کونج کاٹے جاوین اُس کے گھوڑے ایک اور خون بہا جاوے اُس کا * یعنی گھوڑا اور آپ دونوں جہاد میں کام آویں کہ وہ دنیا کے فائدوں سے بے نصیب جاوے * کہا پوچھا میں نے کون وقت افضل ہی * فرمایا پچھلی رات کا بیچ * روایت کی کہ اسکو احمد نے وَعَنْ عَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ دُبْعَ نَخْلٍ وَتَعْمَلَ

لَسَا نَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلْمَاسِ
مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتُكْرِهَ لَهُمْ مَا تُكْرِهَ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
روایت کی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہ اُس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایمان کی اچھی چیز سے فرمایا دوستی کرنی اللہ کے واسطے اور دشمنی
کرنی اللہ کے واسطے اور نکاح رکھنی اپنی زبان کو اللہ کی یاد میں * پوچھا
معاذ نے وہ کیونکر ہوتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا دوست رکھے تو آدمیوں کے واسطے
وہی خود دوست رکھے اپنے واسطے * اور ناپسند رکھے تو اُن کے لئے جو
ناپسند رکھے * پیتے لئے * یعنی سب کا چر خواہ رہے کسی کی بد خواہی
نہی رہے روایت کی اس حدیث کو احمد نے * .

فصل شرک اور کبیرہ گناہوں کے بیان میں *

مٹھواری حقیقت شرک اور کبیرہ گناہوں کی یہاں ایمان کے باب
کے پیچھے مناسب ہوا کہ کھا جائے تو مسلمان ان مانتوں کو برا جان کر
مٹھواریں اور اپنے ایمان پر قائم رہیں * نہیں تو خلیل آبادیگا
اور اُن کا ایمان جاتا رہیگا * کبیرہ آسمان کو کہتے ہیں کہ شرع میں جس کے
واسطے حد مقرر ہوئی ہے یا اس پر وعید واقع ہوئی ہے قرآن شریف
یا حدیث صحیح کی رو سے * یا ممانعت ہوئی ہے دلیل قطعی سے یعنی
حکم اللہ یا رسول کا یا اجتماع امت * یا حدیث میں کرنے والے کو
اُس کے کانر کہا ہے * یا اُس کا فساد اور اس کی برائی پہنچ جاوے اُن

گناہوں کے برابر جن کا شرع میں صاف حکم ہی * جو اُسکے سوا اے ہی
 صغیرہ ہی اور صغیرہ اُسکو کہتے ہیں کہ جسکو شرع میں برا کہہا ہی * یا جو
 چیز شرع میں مقرر ہی اُسکے برخلاف ہو کہ اُسکے کرنے سے اُمین میں جو
 طریقہ مقرر ہی اُسکے جاوے * اور کبیرہ کے درجن میں تفاوت ہی
 بعضا بعض سے سخت تر ہی حشرہ گناہ جو حدیث میں آئے ہیں وے
 لیے ہیں * چار گناہ دل سے تعلق رکھتے ہیں * ایک شرک اللہ کا
 اُسکی کئی صورتیں ہیں * پہلی صورت اللہ کی ذات کے واجب
 ہونے میں یعنی اللہ کے سوا اے سب حادث ہیں اور ممکن * دوسری
 عبادت میں یعنی اللہ کے سوا دوسرے کی عبادت کرے یا ایسی
 تنظیم جس میں عبادت پائی جادے مانا وے * تیسری وہ جانیے
 میں یعنی مشکل کے وقت دوسری کی مدد نہ کرے * چوتھی عالم میں یعنی
 حاضر غائب کا عالم برابر سوا اے اللہ کے دوسری کی ذات میں نکالتے *
 پانچویں قدرت میں یعنی ایسی قدرت جو عقل سے باہر ہی سوا اے
 اُسکے دوسرے کی ذات میں نہیں * چھٹی حکم چلانے میں یعنی
 اُسکے حکم کو نہ کوئی وک سکتا نہ روک سکتا * ہانویں پیدا ایش میں
 یعنی اُسکے سوا اے کسی کو پیدا کرنے کی طاقت نہیں * آٹھویں
 دکا رے میں یعنی ہر کسی کی دکا رہ جگہ سے وہی من سکتا ہی * نویں
 قول میں * دھوپ میں نام رکھوئے میں جیسے پیر بخش اور امام بخش *

گیارہویں ذبح میں یعنی دوسرے کے نام سے جانور ذبح کر کے یا ذبح میں
 دوسرے کی قربت چاہے * بارہویں نذر میں یعنی کسی مطلب پر دوسرے
 کی نذر مانے * تیسرے ہونے کو ان کے کاموں کے سپرد کرنے میں جیسے کسی
 کو امام یا پیر کی حمایت میں چھوڑنا * دوسرا کبیرہ گناہ پر ہت کرنے
 کی نیت کرنی تیسرا ناامید ہونا اللہ کی رحمت سے چوتھا بے پروا ہونا
 اللہ کے مکر سے * اور چار گناہ زبان سے علاقہ رکھتے ہیں پہلا چھوٹھی
 گواہی دینی دوسرا زنا کی تہمت لگانا ایک مرد یا ایک عورت کو تیسرا
 چھوٹھی قسم کھانی چوتھا جاو و کرنا * تین گناہ پیت سے علاقہ رکھتے ہیں
 پہلا شراب پینا دوسرا یتیم کا مال کھانا تیسرا سود لینا * دو گناہ آگے
 پیچھے کے سوراخ سے علاقہ رکھتے ہیں * پہلا زنا دوسرا لواطت * اور
 دو گناہ ہاتھ سے علاقہ رکھتے ہیں * پہلا ناحق کسی کو مار ڈالنا دوسرا
 چوری کرنی اور ایک پانوسے علاقہ رکھتا ہی بھاگنا کافروں سے لڑائی
 میں اور ایک گناہ تمام بدن سے علاقہ رکھتا ہی نافرمانی کرنی ماباہکی اور
 دکھ دینا انکو * سوائے ان کے اور بھی گناہ کبیرہ ثابت ہیں *
 جاننا کاہن یعنی جو میون کو * گالی دینی رسول کو * بد کہنا قرآن کو *
 پر اکھنا فرشتوں کو اور انکار کرنا ان سے اور تھتھا کرنا ان سے * منکر
 ہونا دین کی ضرور باتوں سے * ترک کرنا نماز کو اور زکوۃ کو اور
 روزہ اور حج کو * پڑھ لینی نماز وقف سے پہلے یا پیچھے بلا ضرر شرعی *

لڑائی کرنی مسلمانوں سے ناحق * مسوئہم باندھنا پیغمبروں پر * بدگمانی
 اصحاب اور اہل بیت پیغمبر کر * گواہی چھپانی ملاخذا * رشوت
 اپنی * حصہ گمراہ الناجور و اور خاوند ہیں * چھلی کھانی سردار کے پاس
 * مال لینا کسی کا ایک دینار کے انداز پر یا اسے زیادہ * رمضان
 کا روزہ توڑنا بلا عذر * اپنائیت کے رشتے کو توڑنا * چوری کرنی تول
 ہیں * بار رہنا امر معروف اور نہی منکر سے قدرت رکھتے * بھلا وینا
 قرآن پڑھنے اور یاد کر نیکی بعد تلاوت ناجادار کا آگ سے * نامرمانی
 کرنی عورت کو خاوند کے حق ہیں * محفاتی عالم و کی * سو رکا گوشت
 کھانا * نشہ کی چیز کھانی یا پینی * نکاح کرنا محارم سے یعنی حرم و عورات
 شرع کے حکم سے حرام ہیں * جاکھیلانا * نحر ت ناری کفار کے
 ملک سے دوستی اور بھرتا ہی کرنی کافرو کی * بدکہہ بابا کو * چھوڑ
 بیچنا جہاد کا باوجود اس کے کافرو نکالنا ہو اور اپنے تئیں قدرت *
 نہت کے مال میں سے چوری کرنی * عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِ
 قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُو
 لِلنَّارِ أَوْ تَخْلُقَ تَالِ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تَقُولَ رَدِّكَ خَشْبَةً أَنْ
 يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ فَوَ أَنْزَلَ
 اللَّهُ تَصَدَّقْ يَتَّخِذُهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقُومُونَ
 أَنْفُسَ الْبَنِيِّ حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ إِلَّا بِمِثْلِ مَا

روایت کی عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے * پوچھا ایک شخص نے
یا رسول اللہ ﷺ کو نسا گناہ سب صحیح برآ ہی اللہ کے نزدیک فرمایا یہ کہ تمہارے
توالد کی واسطے اُسکا مانند حالانکہ اُس نے پیدا کیا ہی بھکاو * پوچھا
اُس نے پھر کو نسا گناہ * فرمایا یہ کہ مار ڈالے تو اپنے رت کے کو اس
دور سے کہ کھاوے گا وہ تیرے ماتم * پوچھا پھر کون گناہ * فرمایا
یہ کہ بدکاری کرے تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے * پس بھئی اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت ان حکمون کے بھیج کر نے کو * جو لوگ ہمیں پکار تے
ہمیں اللہ کے ماتم و دھرم کے معبودوں کو اور ہمیں قتل کرتے ہمیں
اُسکو جس کے قتل کو اللہ نے منع کیا مگر حق پر * اور نہ بدکاری کر تے
ہمیں آیت کے آخر تک * ف * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
کلام الہی ہمیں مطلق قتل اور زنا کے بیان کا مطلب ہی اور یہ قیدیں
جو نگاہیں ہمیں سو ان چیزوں کی زیادہ برائی اور سختی ظاہر کرنی منظور
تھی یا سائل کے احوال کو لی ظکر کے یوں فرمایا کہ اُسکو فائدہ بخشے
بخاری اور مسلم نے روایت کی * وعن ابی ہریرۃ رضی قال
قَالَ ﷺ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُفْتَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هُنَّ قَالَ
الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ الْإِبْرَءُ وَالْأَخْصِي
وَأَكْلُ الْبَرِّ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالْتَوَلَّى يَوْمَ الْزَحْفِ وَقَدْ
رَأَى الْمُحْضَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَاوَاتِ مُتَفَقٍ عَلَيْهِ * روایت ہی

ابڑ ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دور دورہ سات خصائص میں ہلاک کر دیو ایو سے پوچھا عیسیٰ نے یا اللہ وے کیا ہیں * فرمایا شرک کرنا اللہ سے * اور جادو کرنا * اور قتل کرنا کسی آدمی کا کہ جس کو اللہ نے حرام کیا ہی مگر حق پر * کھانا سو دکا * کچھ نہایتیم کے مال کا * پیتھہ و نیا لڑائی کے دن کافروں سے * تہمت لگانا کی نیک ذات مسلمان ہو ر تو نکاد جو واقف نہیں ایسے کام سے * ف * جادو سکھانا بھی جادو کرنے کے برابر ہی * بھٹے کہتے ہیں کہ سیکھنا جائز ہی دفع شرکی نیت سے * اور خیالی نے شرح عقاید کے حاشیہ میں لکھا ہی کہ سحر کرنا کفر ہی بالاتفاق * صی نو مکی ایک جماعت نے جادو گر کو قتل کا حکم کیا ہی * اور بھٹے کہتے ہیں کہ اگر سحر حادث ہو وے کفر کا تو مارتدالا چاہئے کر نیوالے کو اگر تو بہ نکر سے * اور قال دیکھ کر غیب کی بات کہنی * اور نجوم کے علم سے کچھ بتانا * اور پوچھنا قال کھولنے والے اور نجومی اور زمال اور شہیدہ باز سے * اور نے علم سکھانے * اور ان عاموں سے کھائی کھانی سب حرام ہی مسلمان کو ہرگز نہ کیا چاہئے اگرچہ کوئی چیز بے تاثیر نہیں اور سب اسکی تقدیر سے ہی پر مومن موحہ کو لازم ہی کہ ہر چیز میں تاثیر پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ کو جانے اور ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھے دوسری طرف نہ بھٹکے * وعن عبدہ

اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال لا یزنی النبی الزانی حین یزنی

وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا
 يَشْرِبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ
 النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارُ هُمْ حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَغْلُ
 أَحَدٌ كُمْ حِينَ يَغْلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاكُمْ مَتَّقُوا عَلَيْهِ *
 وَفِي رِوَايَةِ بَنِي عَبَّاسٍ وَ لَا يَقْتُلُ حِينَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ
 حَكَمَةُ قُلْتُ لَا بَنِي عَبَّاسٍ كَيْفَ يَنْزِعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ قَالَ هَكَذَا
 وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ قَابَ مَا دَامَ إِلَيْهِ هَكَذَا
 وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَقَالَ أَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ لَا يَكُونُ هَذَا مَوْمِنًا
 قَامًا وَلَا يَكُونُ لَهُ نُورٌ الْإِيْمَانُ هَذَا الْفِطْرَةُ الْبَخَارِي * ابومريرہ سے
 روایت ہے کہ فرمایا ﷺ نے نہ ناہین کرتا کوئی زنا کرنا یا لاجب
 زنا کرنا ہی اور وہ مومن ہی * اور چوری نہیں کرنا کوئی چور جب چوری
 کرتا ہی اور وہ مومن ہی * اور شراب نہیں پینا کوئی شرابی جب
 شراب پینا ہی اور وہ مومن ہی * اور لوتا نہیں کوئی لوت کہ اٹھا دین
 لوگ اپنی نگاہوں کو اُسکی طرف جب وہ لوتا ہی اور وہ مومن ہی *
 اور چوری نہیں کرتا ہی لوت کے مال سے خم میں گا کوئی جب وہ
 چوری کرتا ہی اور وہ مومن ہی * سودور رکھو دور رکھو اپنے تئیں ان
 گناہوں سے * بخاری اور مسلم نے نقل کیا * اور ابن عباس کی روایت
 میں یہ عبارت بھی آئی ہے * اور نہیں مار داتا کوئی جب

مارتدالتی اور وہ مومن ہی * پوچھا کہ میں نے ابن عباس کو کیونکر ملنا
کیا جاتا ہے اس شخص کا بیان * کہا : سطرچ اور دال دین ایک
ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں پھر نکالا انکو * پس
اگر نوہ کیا پھر پلتا اُسکی طرف : سطرچ * پھر دالین انگلیاں ایک
ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں اور کہا ابو عبد اللہ نے
یہ بخاری کی کنیت ہی * نہیں رہتا ہی وہ شخص مومن کامل اور ہمین باقی
رہتا ہی اُسکے واسطے ایمان کا نور * اور یہی مذہب ہی سنت و
جماعت کا * وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ
اِذْ هَبْ بِنَا اِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا نَقْدُ نَبِيٍّ اِنَّهُ لَوْ
سَمِعَكَ لَكَانَ لَهُ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ فَاتِيًّا بِسُلْطَانٍ لَا عَنْ تَشْعِ آيَاتِ
بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَلَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوْا وَلَا تُرْبُوا
وَلَا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا فِيْ بَرِّيْ
اِلَىٰ ذِي سُلْطٰنٍ لِّيَقْتُلَكَ وَلَا تَسْجُرُوْا وَلَا تَاْكُلُوْا اَلرِّبْوٰا وَلَا تَقْذِفُوْا
مُحَصَّنَةً وَلَا تَوَلُّوْا لِلْغِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَمَا يَكُمُ خَاصَّةً اِلٰهِيْهُدِ
اَنْ لَا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبِلَا يَدَيْهِ وَرَجُلَيْهِ وَقَالَ نَشْهَدُ
اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْعَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَ اِنْ دَاوُدَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ دَمَا رَبُّهُ اَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ
تَبْعُنَا اَنْ يَقْتُلَنَا الْيَهُودُ رَاٰهُ اَلْتَّوْمِنِيْ وَابُوْدَاوُدَ اَلنَّسَائِيْ

۱۰ اہت ہی صفوان حمال کے بیٹے سے کہہا ایک یہودی نے
 اپنے یار سے لے چل مجھکو اس نہی کے پاس * جواب دیا اُسکو اُسکے
 یار نے مت کہہ اُسکو نہی اُسوا سطح کے اگر وہ سنئے تیرے اُس کلمے
 کو بیشک ہو جاوین اُسکی چار آنکھیں یعنی غمش ہو جاوے با
 اُسپدار ہو کہ ہم اُس سے بے ایت پاوینگے * پھر آئے وے و ونون
 کے پاس اور پوچھا اُنھوں نے نو جلا متونسے حوش ہو ر ظاہر تھیں
 * سو بتایا ﷺ نے کہ شریک نکر و اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور
 چوری نکر و اور زنا نکر و اور قتل نکر و کسی کو کہ اللہ نے جسکو منع کیا
 ہی مگر حق پر اور نہ پہنچاؤ نیک کار کو حاکم پاس اُس لئے کہ وہ مار توالے
 اُسکو اور نکر و جاو اور نکھو و سود اور ند گالی زنا کی نیک عورت
 کو * اور پیچھ نکر و بھاگنے کو کرائی کہے دن * اور لازم ہی تمپر جو یہود
 ہو کہ بیجا کلام نکر و سنیں پھر کے دن * کہہا صفوان نے کہ جو لبان و ونون
 ہئے ہاتھوں اور پاؤں کو حضرت نیکے اور کہہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں
 کہ بیشک تو نبی ہی * فرمایا حضرت نے پھر کون سی چیز ہی کہ وہ
 باز رکھتی ہی نکو میری متابعت سے * کہہا لبان و ونون نے کہ دعا
 کی داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اُس بات کی کہ ہمیشہ
 ہو کہ نہ اُسکی اولاد میں سے نبی اور ہم دور ہتے ہیں کہ اگر ہم مان
 لیں تمہارا حکم تو بار دہا لینگے ہمکو یہود * روایت کی اُس حدیث کو

عزیزی اور ابو داؤد اور نسائی نے * ف * یہ کہنا ہی دیوں گا کہ
 حضرت داؤد نے ایسی دعا کی ہی محض فقر اور بھوک تھم ہی یہ
 کیونکہ عقل بین آدمی کہ حضرت داؤد کے تو رات اور زبور بین یہ
 پڑھا ہو کہ محمد علیہ السلام خاتم النبیین ہونگے اور انکا دین سب دینوں
 کو باطل کرے گا پھر ایسی دعا کریں * اور بعض کہتے ہیں کہ یہود قابل
 تھے کہ حضرت عرب کے نبی ہیں اسی پر حضرت کو نبی الایمن کہتے تھے
 * سو اپنی اس بات پر بھی وہی لازم تھم نے ہیں کیونکہ یہ تسمیر
 کی طرف تھم نسبت دینی ہرگز مناسب نہیں اس طرح کہ حضرت
 نے دعویٰ کیا ہی کہ میں تمام لوگوں پر بھیجا گیا ہوں انکو لازم ہی کہ
 اسکو صحیح جانیں اور اسپر ایمان لائیں * وَعَنْ مَعَاذٍ قَالَ اَرَضَانِي
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِعَشْرَ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ دِيْمًا اِنْ قَتَلْتَ اَوْ حَرَقْتَ
 وَلَا تَعْقَنْ رَاِلِدِيكَ وَاِنْ اَمَرَكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ
 وَلَا تَتَوَكَّنْ صَلَوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا اِنْ اَنْ تَرِكَ صَلَوةً مَكْتُوبَةً
 مُتَعَمِّدًا اَفَقَدْ بَوَّيْتُ مِنْهُ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا تَشْرِيَنَّ خُمْرًا قَاتِلَةً رَأْسَ
 كُلِّ فَاَحْشَةَ وَاِيَالَعَا وَاَلْمَعْصِيَةَ فَاَنْ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللَّهِ وَ
 وَاِيَاكَ رَاَلْفِرَارٍ مِنَ الرَّحْفِ وَاَنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ
 النَّاسُ مَوْتَ وَاَنْتَ فِيهِمْ فَاتَّبِعْ وَاَنْفِقْ عَلَى مِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ
 وَلَا تَرْفَعْ مِنْهُمْ مَصَاكَ اَدْبَا وَاَخِفْهُمْ فِي اللَّهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ *

* روایت ہی معاذ رض سے کہہا کہ نصیحت کی مجھ کو رسول خدا ﷺ نے دس باتوں کی فرمایا شریک نہ کیجو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اگر چہ قتل کیا جاوے یا جلایا جاوے تو * اور نافرمانی نہ کر اپنے ماباپ کی * دکھ نہ دے انکو اگر اچہ دے کہہا میں کہ حد اہو جا تو اپنے قبیلہ سے اور اپنے مال سے * اور ترک نہ کرو فرض نماز کو جان بوجھ کر کیونکہ جس نے ترک کیا نماز فرض کو دیدہ و دانستہ پس تحقیق الگ ہوا اُس سے عہد اللہ کا * اور ہرگز نہ ہی نہا کیونکہ نشاپینا سر ہی سب گناہوں کا * اور دور رکھ اپنے تئیں گناہ سے بیشک گناہ کرنے سے اترتا ہی غضب اللہ کا * اور پکار لکھ آپ کو بھاگنے سے کافر و کفری کرائی میں اگر چہ مارے جاوین لوگ * اور جب پہنچ جاوے آدمی کو موت اور تو اُس میں ہو تو تھہرا رہو بان * اور زیادہ دین اپنے اہل و عیال کو حق و اجسی پر * اور نہ اُتھالے اپنی لاتھی اُن پر سے اوٹ کے لئے * اور ذرا انکو اللہ کے حکم و نئے * روایت کی ۱ مشکوٰۃ احمد نے * رَعَنَ حَدَّثَ يَفَّةَ قَالَ اِنَّمَا اَلنِّمَاقُ كَانَ عَلٰى مَهْدٍ ﷺ فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ وَالْاِيْمَانُ رَوَاةُ الْبُخَارِيِّ * روایت ہی حدیثہ رض سے جو پیغمبر خدا کے راہ والین ہیں اور وہ جانتے تھے منافقوں کو * کہا اُنھوں نے کہ نفاق پیغمبر خدا کی وقت میں تھا * اب یعنی ہمارے وقت میں نہیں ہی مگر کفر ساتھ آیا ہے * ف *

حضرت کی وقت بین لوگ تین قسم کے تھے مومن کا فرمانا فق اور منافقوں کا
 حکم اس زمانے میں یہ تھا کہ انکو مسلمان کہتے تھے کچھ روک تو ک
 نہ تھا اور یہی اسوقت مصالحت جانتے تھے * اب وہ حکم نہ دیا اگر کسی
 پر ثابت ہو کہ وہ ظالمین مسلمان ہی اور پھپھا کر کفر کے کام کرتا ہی
 تو اسکو قتل کرنا چاہئے * کفر کے حکم اسپر جاری ہونگے نقاب کیا بخاری
 نے * اور اسی طرح کبیرہ ہی تصویر کا بنانا اور عالم دین دیکھ کر اسپر عیان
 کرنا * مسجد کو خراب کرنا طہارت نماز پر تھنی * کتنا پاکر نافرمان
 اور بد ختیونکی بے خوف و فتنہ تعظیم و توقیر و خوشامد کرنی * بغیر علم فتوا
 و نیاہد و ن مہارت طبابت کرنی * عورت کو مرد کی صورت اور مرد کو عورت کی
 صورت بنا * عورت عورت سے مسافقہ کرنا یعنی چپٹی کرتانی * کسیکے غم میں گریبان
 پہنا کر نا چھاتی کوتنی * قبر و تنکی تعظیم کے لئے روشنی کرنی * کافر و نیکے رسومات
 بالائے * نسب سے خارج ہونا یا داخل ہونا * بنی کسی حدت کو سبک
 با سہل جانکر دار ہی مندانی * بیوہ عورت کو نکاح ثانی سے باز رکھنا
 برادری اور قومیت کے رنگ اور عار سے *

* فصل نقدیر کے بیان میں *

اب تقدیر پر ایمان لائے کا مطلب تھوڑا یہاں بیان ہوتا ہی مسلمانوں
 کو لازم ہی کہ ایمان لا دین لا سپر کہ جو کچھ جہان میں ہوتا ہی یکن پابدی
 کو گوئیے عاں سے خواہ اور کچھ سب اللہ کی تقدیر سے ہی * اود

حق تعالیٰ نے تمام موجودات کو ازل میں تقدیر کیا اور سب اُسکے
 مخلوق ہیں * باوجود اُسکے بند و نکو اُنکے کام میں ایک اختیار ہی جہت
 ثواب اور عذاب مانتا ہے * اور اُس سے ملنے کا بیان مفصل عام کلام
 کی کتابوں میں لکھا ہی یہاں جہت رکھا چاہئے یہ کہ بلاشبہ آدمی
 کی ذات میں ایک صفت رکھی ہی جسکو اختیار کہتے ہیں کہ جان
 بوجھ کر اپنے شوق کی خواہش کو یا کر اہیت طبیعت کو ایک کام
 کے کرنے یا نہ کرنے پر ایک جانب کو غالب کر لے * برخلاف اُسکے
 جسے تھمر تھری کا مرض ہو کہ اُس میں اپنا کچھ اختیار نہیں * اُس
 تقریر سے جریہ کا مذہب جو کہتے ہیں کہ آدمی کی حرکات میں مثل ہتھ
 کی حرکات کے ہیں باطل ہوا * اور یہ تو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ سب
 چیزیں ازل میں مقرر ہو چکی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خواہش اور
 ارادے سے پیدا ہوتی ہیں * پس اُس تقریر سے قدریہ کا مذہب
 بھی جو کہتے ہیں کہ آدمی اپنے افعال کا آپ پیدا کرنے والا ہے
 اور وہ اپنے کام میں مستقل ہی تھو تھا تھہرا * پس حقیقت حال
 ہر اور قدر کے درمیان ہی چنانچہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ نے فرمایا * لَا جَبَرَ وَلَا قَدَرَ لَكِنَّ أَمْرًا بَيْنَ أَضْرَائِهِ *
 حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے چیزوں کے پیدا کرنے میں اسباب اور
 مشرط موافق جاری ہونے عادت کے پیدا کئے ہیں * جیسا آگ

١٠
 ١١
 ١٢
 ١٣
 ١٤
 ١٥
 ١٦
 ١٧
 ١٨
 ١٩
 ٢٠
 ٢١
 ٢٢
 ٢٣
 ٢٤
 ٢٥
 ٢٦
 ٢٧
 ٢٨
 ٢٩
 ٣٠
 ٣١
 ٣٢
 ٣٣
 ٣٤
 ٣٥
 ٣٦
 ٣٧
 ٣٨
 ٣٩
 ٤٠
 ٤١
 ٤٢
 ٤٣
 ٤٤
 ٤٥
 ٤٦
 ٤٧
 ٤٨
 ٤٩
 ٥٠
 ٥١
 ٥٢
 ٥٣
 ٥٤
 ٥٥
 ٥٦
 ٥٧
 ٥٨
 ٥٩
 ٦٠
 ٦١
 ٦٢
 ٦٣
 ٦٤
 ٦٥
 ٦٦
 ٦٧
 ٦٨
 ٦٩
 ٧٠
 ٧١
 ٧٢
 ٧٣
 ٧٤
 ٧٥
 ٧٦
 ٧٧
 ٧٨
 ٧٩
 ٨٠
 ٨١
 ٨٢
 ٨٣
 ٨٤
 ٨٥
 ٨٦
 ٨٧
 ٨٨
 ٨٩
 ٩٠
 ٩١
 ٩٢
 ٩٣
 ٩٤
 ٩٥
 ٩٦
 ٩٧
 ٩٨
 ٩٩
 ١٠٠

علیہ * روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے حدیث فرمائی رسول
خدا ﷺ نے * وہ یہیں پہنچے اور پہنچے گئے گئے کہ خلقت ہر ایک کی تم
بین جمع کی گئی ہی اُسکی باکے پیدت بین چاہیں وہ صورت لفظہ کے
* پھر ہوتا ہی وہ علقہ یعنی لہو جمع ہوا اتنی مدت تک * پھر ہوتا ہی وہ
مغضہ یعنی پکڑا گوشن کا جمع کیا ہوا اتنی مدت تک * پھر بھینچتا ہی انہ
تھالی اُسکی طرف ایک فرشتہ چار باتوں کے ساتھ * سوکھتا ہی وہ
فرشتہ عیاں کو بندے کے کہ کیا کیا کام کرے گا اور اُسکی عمر کو کہ کتنی مدت
جیے گا اور اُسکی روزی کو کہ کیا کیا چیزیں کھائے پیئے گا * اور وہ شخص
بند بخت ہی یا ایک بخت * تس پہنچے پھر نکلتا ہی آسمان روح
* پس قسم اُسی خدا کی جسکے سوا کونسی بھی تحقیق تم جن سے

ایک شخص عمل کرتا ہی بہشتیوں کے عمل یہاں تک کہ وہ جاتا ہی درمیان
 اُسکے اور بہشت کے ایک بالشت کا ورق * پس صفت لے جاتی
 ہی اُس پر کتاب یعنی اُسکی سرنوشت سو عمل کرنے لگتا ہی
 دوزخیوں کے عمل داخل ہو جاتا ہی دوزخ میں * اور تحقیق نم میں
 کوئی عمل کرتا ہی دوزخیوں کے عمل یہاں تک کہ وہ جاتا ہی اُسکے اور
 دوزخ کے درمیان ایک بالشت کا ورق * پھر بکرتبتی ہی اُسکو کتاب
 یعنی اُسکی قسمت کا لکھا * پھر عمل کرنے لگتا ہی بہشتیوں کے عمل پس
 داخل ہو جاتا ہی بہشت میں * ف * اس حدیث سے یہ بات معلوم
 ہوئی کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ قادر ہی کہ کسی چیز کو ایک دم میں پیدا کرے
 مگر درجہ بدرجہ کے برتھانے میں برقی حکمت ہی کہ وہ ایک دفعہ کے
 پیدا کرنے میں نہیں ہوتی * اور بندوں کو بھی گویا تعلیم ہو گئی کہ
 کوئی کام جلد ہی کا خوب نہیں مانتگی اگر ہو تو اپنی مراد کو پہنچے * خواہ
 مرتبہ دنیا کے ہوں خواہ دین کے * اور معلوم ہوا کہ نجات ہر کسی کی
 خاتمے پر موقوف ہی اور خدا ب بھی * اگرچہ رحم اور کرم سے
 اللہ تعالیٰ کے نیک کاروں کا برا ہو جانا بہت کم ہی اور بدکاروں کا
 نیک ہو جانا بہت زیادہ * بعضے اس حدیث کی رو سے اپنے عمل
 میں حسرتی کرتے ہیں یہہ سمجھ کر کہ اگر ہم معید ہیں تو خاتمہ ہمارا
 نہ * اور اگر شقی ہیں تو یہہ سعی اور عبادت ہماری کچھ کام

نہ آدیگی * چنانچہ بعضے احادیث میں بھی یہ صحیح تھا * حضرت نے
 انکو درمیاں کئے جاؤ ہر شخص کو اُسکے کام کی توفیق دی گئی ہی *
 اور قضا قدر کی بات سنکر وہاں کا انکار کرنا چاہئے * علاوہ شکو ظالمین
 شریعت کے احکام بھلے اور برے سلوک ہو چکے * پس اب اُس پر
 اسی نظر کر کے وہاں کر دیکھو کہ اگر ایسا نہ ہو تو امر اور نہی کا فرمانا اور یہ نمبروں
 کا بھیجنا یہ نائد تھہرے * یہ بھی بہت مشکل ہے کسی کی عقل و دان
 نہیں پہنچ سکتی * بندے کو فرمان برداری چاہئے باقی اللہ تعالیٰ مالک
 ہی جو چاہے کرے * اپنی ملک میں جو طرح چاہے تصرف کرے *
 جسے چاہے جہان لیبی وے * اور کہتے ہیں کہ اس میں ترغیب ہی
 ہمیشگی کی عبادت پر اور پختہ رہنا گناہوں سے اس دہشت کے
 سبب کہ شاید وہی دم دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو جاوے اور
 یہی بات ابھی ہی * برخلاف اُنکے جو تقدیر کا حال سنکر وہاں سے دست
 بردار ہوتے اُسمیں سستی کرتے ہیں * اور فرمایا ﷺ نے صبح
 ہی یہ کہ نہ وہاں کرتا ہی اب دوزخینکے اور حالانکہ وہ بدو جب حکم
 ازل کے ہستیوں سے ہی * اور وہاں کرتا ہی اب ہستیوں کے اور حالانکہ
 وہ حقیقت میں دوزخین سے ہی * نہیں ہی اعتبار ہماون کا مگر خاتمہ
 پر * یعنی جس عہد پر خاتمہ ہوا اسی کا اعتبار ہی * نقل کیا بخاری
 اور مسلم نے * روایت ہی بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا نے

کہہ بلائے گئے پیغمبر خدا ﷺ انصار کی لڑائی کے حنازائے میں کہ نماز
 پڑھیں * بس کہائیں نے یا رسول خدا ﷺ خوشحال اس لڑائی کے یہ جہاد
 بہشت کی جہاد ہے * اُسے کچھ برائی نہیں کی اور نہیں پہنچی اسکو
 برائی * پھر فرمایا حضرت نے یہی واقعہ ہی جو تو کہتی ہی یا سوا سے
 اُسکے اور کچھ * یعنی تھیک حکم اُسپر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ جہاد
 یہ ہی اسی عیشہ * معجہ ہی کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو
 واسطے بہشت کے اور پیدا کیا اُنکو اُسکے لئے جس حال میں کہ وہ
 اپنے باپوں کی پیٹھ میں تھے * اور پیدا کیا دوزخ کے لئے ایک گروہ
 کو اور پیدا کیا اُنکو اُسکے واسطے جس حال میں کہ وہ اپنے باپوں کی
 پیٹھ میں تھے نقل کیا مسلم نے * اس حدیث کے ظاہر سے یہ معلوم
 ہوا کہ بہشت اور دوزخ کا حنا برائی اور نیکی پر موقوف نہیں اللہ تعالیٰ
 کی تقدیر سے علاقہ رکھتا ہے * اگرچہ کسی نے بدی نہیں کی لیکن اگر
 وہ دوزخی ہی ازلی تو دوزخ میں جاوے گا * اور کسی نے نیکی
 نہیں کی اگر وہ بہشتی ہی ازلی تو بہشت میں جاوے گا * غرض کسی کے
 حق میں تھیک حکم نہیں ہو سکتا * مگر اہل دین کے اجماع سے یوں
 معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں کے لئے کہ بہشت میں جاویں گے * اور کافروں
 کے لئے کہ دوزخ میں جاویں گے * یہاں کہ دوزخ میں والے جائیں گے
 کہونکہ ما باپ کے مثال جھوٹا ہیں * دوسرا یہ کہ توقف ہی *

تیسرا یہ کہ بہشت میں رہینگے بہشتیوں کے خدمت گزار ہو کر *

وَعَنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا رَدَّ كُتُبَ مَقْعَدٍ مِنَ الْمَارِ وَمَقْعَدٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا

فَتَكُلُّ عَلَى كُنَا بِنَا وَنَدَّحَ الْعَمَلِ قَالَ أَعْمَلُوا فَكُلُّ مِيعَرٍ لِمَا

خَلَقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَسِيرُ لِعَمَلِ أَهْلِ

السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَسِيرُ بِعَمَلِ أَهْلِ

الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ مَا مَعْنَى أُعْطِيَ وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى

فَسَيَسِيرُ لِلْعُسْرَى وَأَمَّا مَنْ يَخْلُ وَاسْتَعْطَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى

فَسَيَسِيرُ لِلْعُسْرَى مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ * روایت ہے علی مرتضیٰ ہم سے

کہا انھوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * ہمیں یہی کوئی تم میں کا ایسا کہ

ہمیں لکھا گیا گھر اُس کا دوزخ میں اور گھر اُس کا جنت میں * یعنی ہر ایک

کے واسطے جگہ بہشت میں اور دوزخ میں لکھی گئی ہے * عرض کیا

معاذ نے بس کیا ہم اعتماد تکرار میں اپنی کتاب پر اور ترک تکرار میں

اپنے عمل * یعنی جب عمل کہ پہلے ہماری جگہ مقرر ہو چکی تو عمل کا

کیا فائدہ * فرمایا حضرت نے عمل کرتے رہو ہر کسی کو تو فقیہ دی

گئی ہے اُس چیز کی جو چیز اُسکے واسطے پیدا کی گئی ہے * مگر جو نیک

بختوں سے ہے بس تو فقیہ دی ہے اُسکو نیک بختوں کے عمل کی *

اور جو بد بختوں سے ہے تو فقیہ پائی ہے اُسے بد بختوں کے کام کی *

پھر پر تھا آپ نے اس آیت کو * ترجمہ * جو صنیہ و یا یعنی جو حق
 اسپر مال کا یا عبادت کا تھا اُسکو ادا کیا اور سچ جانا بھلی مات کو
 یعنی کلمہ 'تو عید کو یا دین اسلام یا کلام اللہ کو * صحیح صحیح پہنچا دیں گے ہم
 اُسکو آسانی میں * یعنی ایسے عمل اُسے کروا دیں گے جس سے اُسکو
 بہشت ملے * اور حسنہ مذبا یعنی مال یا عبادت یا نلایا اور ر جھو تبہ
 جانا بھلی بات کو * صحیح صحیح پہنچا دیں گے ہم اُسکو بخشتی میں * یعنی اچھے
 کاموں سے منہ موڑا اور دنیا کی لذتوں پر بھول کر کلمہ 'تو عید یا اسلام
 یا قرآن سے منکر ہوا توفیق دیں گے ہم اُسکو برے عملوں کی جس سے
 وہ دوزخ میں پڑے * ف * اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ
 پہلے مقرر ہونا ان کاموں کا اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں عمل کے ترک کرنے
 کا باعث نہیں ہے * کیونکہ اُس پروردگار نے اپنی خاوندی کی رسم
 کرنے اور نکرے کا حکم جاری کیا * بند و نکو بند سے ہونے کے سبب
 اُس کا قول کرنا لازم ہوا * اور ہمیں کوشانی مقرر کسی ہی بد بختی اور
 نیک بختی کی اور یہ بھی اُس کی تقدیر میں داخل ہے * پھر جس کی
 تقدیر میں کھا ہی کہ وہ عمل کرے گا کرتا ہی اور جس کی تقدیر میں کھا
 ہی کہ نکرے گا وہ نہیں کرتا * باقی ثواب اور خذاب یہ اُس مالک
 کا تصرف ہی اپنے مالک میں * پس یہاں یہ بات کسی کی کہ عمل
 کیونکر ہیں تھیک نہیں * حن ابی خنز امۃ عن ابیہ قال قلت

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رُقِّيَ نَسْتَمِرُّ فِيهَا وَدَرَاءَ نَتَدَّ أَوْ نِيَّ دَنَقَا لَا نَنْقُيْهَا
 مَنْ قَرَدَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ رَأَى أَحَدُ وَ
 الترمذی و ابن ماجہ * الی خزامہ رض اپنے باب سے یوں
 روایت کرتے ہیں کہا اُنھوں نے کہ پوچھا میں نے یا رسول اللہ بتلاؤ ہم کو
 مسترون کا احوال جو پڑھواتے ہیں ہم اُسکو اور دو اکا جو کرتے ہیں
 ہم اُسکو اور بچاؤ کا کہ بچتے ہیں ہم اُسے * کیا رکرتی ہیں یہ چیزیں
 اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے کچھ * فرمایا آپ نے یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی
 تقدیر سے ہیں * روایت کی اُسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
 * ف * ۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر
 سے الگ نہیں * اگر تقدیر میں ہی اور اللہ نے چاہا ہی کہ بیماری
 اچھی ہوگی اور بچاؤ ہوگا تو اُسکا احباب بھی درست ہو جائیگا یہ
 سب چیزیں شرطیں اور احباب ہیں اور یہ سب تقدیر میں لکھی
 ہیں * اور رقی کہتے ہیں بھونک دینے کو اور تعویذ کو جسے باز دیا
 گئے ہیں باندھتے ہیں * حکم اُسکا یہ ہی کہ اگر وہ پھونک کر آ کی آیت با
 دعا کے ماثورہ سے ہی تو درست ہی نہیں تو حرام * دعا کے ماثورہ
 کہتے ہیں اُسکو جو بزرگوں سے نسبت رکھتی ہی مگر اُس میں کوئی
 لفظ خلاف شرع نہ ہو یعنی استعانت بحدوت پری دیو وغیرہ سے
 نہ ہو * عن ابی ہریرۃ قَالَ خَرَجَ مَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَتَنَازَعُ

فِي الْقَدَرِ نَضِيبَ حَنَى أَحْمَرٍ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَهُمَا فَنِي أَبِي وَجْهَتِي
 حَبُّ الرُّمَّانِ نَقَالَ أَبْنَاءُ الْأَمْرِ أَمَ بِهَذَا أُرْسِلَتْ إِلَيْكُمْ إِنَّمَا
 هَلَكَ مَنْ كَانَ فَبَلَّكُمْ حَيًّا — تَنَازَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ
 عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَنَازَعُوا فِيهِ رَأَى الشُّومِي وَ

ابن ماجہ * کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ آئے پیغمبر خدا ﷺ
 ہمارے پاس اور ہم مباحثہ کرتے تھے قضا اور قدر کے مسئلوں میں
 * سو غصہ کیا حضرت نے یہاں تک کہ سرخ ہو گیا چہرہ مبارک
 جیسا کہ سینے انار کے دانوں کو آپ کے رخساروں پر توڑا ہو *
 پھر فرمایا کیا اس کا ٹکڑا حکم ہوا ہی یا اس کام کو میں بھیجا گیا ہوں
 تمھاری طرف * ہلاک ہوئے دے لوگ کہ تم سے پہلے تھے ان
 باتوں کی بحث کے سبب * قسم دیتا ہوں میں ٹکڑا قسم دیتا ہوں میں
 ٹکڑا سبب میں کہ نہ بحثوں اس مقدمے میں * روایت کی ترمذی اور
 ابن ماجہ نے * ف * اس حدیث سے منام ہوا کہ مومن کو
 چاہئے کہ تقدیر پر ایمان لاوے اور جانے کہ کوئی چیز اسے تمنا کی
 تقدیر سے خالی نہیں سب کچھ وہاں لکھا ہوا ہی * اور اس میں
 گفتگو اور بحث نہ کرے * کیونکہ یہ اسرار الہی ہی آخر کو ایمان میں
 خلل آجائے گا غضب الہی میں پڑ جائے گا * یا اسے اپنے فضل اور کرم
 اور آخر زمانے کے نبی برحق کی عزت اور طفیل سے ہمکنار اور سب

مومن اور مومنہ کو اسلام کی ان اعتقادی باتوں پر خوب قائم رکھنے اور گمراہوں کی گمراہی اور مخالفتوں کی مخالفت سے بچا آئین ہم آئین *
 * دوسرا باب حنت کے بیان میں *

مرد و مسلمان کو چاہئے کہ ایمان اللہ اور رسول پر لا کر پینہ نہ دھونڈھے کہ اس دین میں کون کون کام کرنا چاہئے جس سے اللہ اور رسول کی رضا مندی حاصل ہو * اور یہ باتیں قرآن شریف سے اور پیغمبر خدا کی حدیثوں اور احادیث سے دین کے کلام سے بخوبی متاوم ہوتی ہیں خود انکو پڑھئے سمجھئے یا کسی سے انکے معنی پوچھئے اور یاد رکھئے اور انہیں اعتقاد لاوے اور عمل کرے * اور ہر کام میں پیروی اپنی ہی کی مقدم رکھئے اور بد باتوں سے اور بری رسموں سے جو پیچھے لوگوں نے نفس کی خواہش اور شیطان کے ورغائن سے نکالی ہیں اگر چہ باپ دادا یا دوست آشنا یا پیرو مرشد اسے کرتے ہوں دور رہو اور بھاگے * کیونکہ قیامت کے دن رسول ہی کی پیروی کی پرکشش ہوگی اور رسول کی گواہی اسکے حق میں احبات پر لی جاگی نہ ذات کام آویگی نہ خاندان * بے دنیا کے ہیں سب نام و نشان * وہن جابر رضی اللہ عنہما قال **أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْإِحْدِثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْإِهْدِثِ عَمْدِي مُحَمَّدٌ وَشَوْالُ مَوْرٍ مَّحْدٌ ثَاتَهَا وَكُلُّ بَدْعٍ ضَلَالَةٌ** ردالہ مسلم * کہنا جابر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول خدا ﷺ نے فرمایا

خطبہ یمن محمد اور صاوۃ کے بعد سب باتون یمن بہتر اللہ کی کتاب ہی
یعنے قرآن شریف اور سب طریقوں یمن بہتر طریق محمد ﷺ کا ہی اور
سب کامون یمن برا کام نئی مات دین یمن نکالنی اور سب نئی بات
گمراہی ہی * ف * جانا چاہئے کہ جو چیز پیغمبر خدا ﷺ کے بعد پیدا ہوئی
بدعت ہی اس یمن جو کچھ انہی سستونکے قاعدونکے موافق ہی اور کلام اللہ
اور حدیث رسول اللہ کے ساتھ قیاس کی رو سے ملتی ہی اس کو
بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو ان دونوں صورتوں سے باہر ہی
بدعت ہی اسی کو ضالالت کہتے ہیں * اس میں خلفائے راشدین
یعنے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان
ذی النورین اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وقت
یمن جو کام دین یمن برہا اگرچہ وہ پیغمبر خدا کے وقت یمن نہ تھا لیکن
حضرت کے فرماتے سے وہ بدعت حسنہ نہیں سنت میں داخل ہی *
فرمایا ہی کہ لازم پکڑو تم ای لوگو میری سنت کو اور میرے خلفاء کی *
عن ابن عباس رضی قال قال ﷺ أَبْغَضَ النَّاسُ إِلَيَّ اللَّهُ
ثَلَاثَةً مَلَأَهُ فِي الْحَرَمِ وَمُتَّبِعٌ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ
مُطْلَبٌ دِمَ أَمْرٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُفْهَرِ يَقْدَمُهُ رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ
* ترجمہ * فرمایا رسول خدا ﷺ نے آدمیوں کے گرد میں سے تین
شخص بہت برے ہیں اللہ کے نزدیک پہلا وہ جس نے منہ پھیرا حق

سے ماطل کی طرف یعنی گناہ کے کام کئے حرم کی زمین میں * جیسا
 قتل کرنا اور ترائی کرنی اور شکاوت کرنا وغیرہ * حضرت ابن عباس
 نے فرمایا ہے کہ جس طرح عبادت کے کام کاڑا یہاں دونا ہوتا ہے اسی طرح
 گناہ کے کاموں کا خدا ب بھی دونا کیونکہ ادب کے مقام میں بے ادبی
 کرنی بہت بری ہوتی ہے * دوسرا وہ جس نے اہتمام میں کفر کی رسموں کو
 جاری رکھا جیسا میں کر کے رونا منہ پیتنا گریساں پھاڑنا روئے کے
 لئے اور قال بد لینا جانوروں سے اور بہت باتیں اس قسم کی
 کرنی جو بیستمبر خدا اور ان کے اصحاب کے وقت میں تھیں وہ ہیں *
 تیسرا وہ جو کسی مسلمان کا مائع خون کرنے یا اسے صرف مار ڈالنا
 اس کا مطلب ہو دوسری کچھ غرض نہ ہو * اگرچہ مطلق خون کرنا
 بھی لیکن یہ بدتر ہے * اب جانا چاہئے کہ خون کرنے کے قصد
 کرنا والے کا حب یہ خال ہی پھر خون کرتا ہے اس کا کیا حال ہوگا
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ أُمَّةٍ يَنْخَلُوعُ
 الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قِيلَ وَمَنْ أَبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ
 الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ * کہا ابو ہریرہ
 رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا ﷺ نے سب امت میری بہشت میں داخل
 ہوگی مگر جس نے سرکشی کی * پوچھا تو گوئی نے وہ کون ہے جس نے
 سرکشی کی * فرمایا آپ نے جس نے فرمان برداری کی میری اور پیروی کی

کتاب اور سنت کی داخل ہو گا جنت میں * اور جس نے نافرمانی کی سیری اور بد عنوان کو اختیار کیا اور تابع ہوا نفس کا اور ماباب جور و لڑکون آشنا و ستونہی خاطر سنت کو بھوٹا اور بدعت برہلا * پس بے شبہ وہی سرکش ہو اہرگز وہ جنت میں داخل نہوگا *

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوا إِنَّ لَصَاحِبِكُمْ هَذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَفْطَنُ فَقَالُوا مَثَلَهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا رَجَعَلَ فِيهَا مَا دَبَّةٌ وَبَعَثَ دَاوَمًا فَمِنْ أَجَابِ الدَّائِمِ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَآكَلَ مِنَ الدَّابَّةِ وَمَنْ لَمْ يَجِبِ الدَّائِمَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَآكَلَ مِنْ الدَّابَّةِ فَقَالُوا وَلَوْ هَا لَهُ يَغْفُهَا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَفْطَنُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالِدَاؤُهَا مُحَمَّدٌ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا أَفَقَدَ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا أَفَقَدَ عَصَى اللَّهَ وَ

مُحَمَّدٌ فَرَقَ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ * کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ آئے فرستے پیغمبر ﷺ کے پاس اور آپ سوئے تھے * کہا فرشتوں نے آپس میں تحقیق تمہارا رے صاعب کے لئے ایک کہاوت ہی * صاعب کہا ۱۔ سوا سطلے کہ پیغمبر ﷺ کو صحبت رہتی تھی اور ہی لب تک فرشتوں کے ساتھ * پس بیان کرو

۱۔ سکے واسطے کہاوت تاکہ جالے اور اپنی امت کو خبر کرے *
 کہا بھوننے اُن میں سے کہ وہ سوتا ہی * اور بھون نے کہا کہ آنکھیں
 اُسکی سوتی ہیں اور دل جاگتا ہی * یہ حال حضرت کا ہمیشہ تھا
 کہ سوتے وقت دل اُنکا ہوشیار رہتا تھا * پھر کہا فرشتوں نے اُس
 کہاوت کو کہ کہاوت اُنکی یعنی حال عجیب اُنکا ایک مرد کی مانند
 ہی کہ جس نے ایک گھر بنایا اور مقرر کیا اُس میں کھانا کھانا اور بھجیا
 بلانیو الا لوگوں کے کھانے کو * پھر جس نے مانی بلانیو اے کی بات وہ
 داخل ہوا گھر میں اور کھایا کھانا * اور جس نے مانی اُسکی بات
 نہ داخل ہوا گھر میں اور نہ کھایا کھانا * پھر کہا فرشتوں نے آپس
 میں کہ بیان کرو تم اُسے اُسکے لئے تاکہ اُسے وہ سمجھے * پھر کہا
 بھون نے کہ وہ سوتا ہی اور کہا بھون نے آنکھیں اُسکی سوتی
 ہیں اور دل ہوشیار * پھر شرح کی اُنھوں نے اُسکی * مراد اُس
 گھر سے جو بنایا گیا بہشت ہی اور بلائے والا کھانے کے واسطے محمد ﷺ
 * اور اُس کھانے کی شرح بھی جو بہشت کی نعمتیں ہیں کیونکہ اُنکا ہونا
 بہشت میں مشہور ہی * اور جس نے وہ گھر بنایا اُسکا بھی ذکر نہ کیا کیونکہ
 پہلے کہہ چکے تھے کہ ایک مرد نے گھر بنایا اب حق تعالیٰ پر مرد کے
 لفظ کو جاری کرنا بے ادبی سمجھے * پس جس نے اطاعت کی محمد ﷺ کی
 جو بھیجے اللہ تعالیٰ کے ہیں تحقیق اُس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی * اور

جس نے حکم نہ مانا محمد ﷺ کا پاس تحقیق آسنے حکم نہ مانا اللہ تعالیٰ کا * اور وہ جدا کرنے والے ہیں آدمیوں کو یعنی مومن کو کافر سے اور فرمان بردار کو نافرمان سے * چنانچہ حضرت کے ناموں سے ایک نام توریت و انجیل میں ہی یعنی فرق کرنے والے حق اور باطل میں * اس جو زانے کتاب ابو الوفا فی الاجار المصنفی میں ابن قتیبہ سے روایت کی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا کہ میں جاتا ہوں اور میرے پیچھے فارقلیط آتا ہے کہ روح حق ہے * وہ باتیں ہیں کرتا اپنی طرف سے اور کچھ نہیں کہتا مگر جو کچھ کہا جاوے اُسے * اور وہ گواہی دے گا مسیحائی پر اور خبر دے گا اُسکی جو کچھ موجود کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے * اور دوسری جگہ کہا یوحنا نے جو حواریوں میں سے تھے کہ مسیح عم نے فرمایا کہ فارقلیط نہ آوے گا جب تک میں نہ جاؤں گا اور جب وہ آوے گا خبر دے گا لوگوں کو اُنکے گناہوں کی اور کچھ بکے گا اپنی طرف سے اور مراد دے گا انکو حق پر * اور بتا دے گا انکو آنے والی اور غیب کی باتیں * اور ہر چیز کے بھید سے واقف ہو گا * اور بیان کرے گا ہر چیز کو صحیح صحیح اور وہ گواہی دے گا میرے لئے جس طرح میں اُسکے لئے گواہی دیتا ہوں اور میں بتاتا ہوں انکو کہاوتوں سے اور وہ تفصیل اور شرح کے ساتھ کھول کر ہر چیز کو تم سے بیان کرے گا * عن مائشہ رض قالت قال ﷺ سَمِعْتُ لَعْنَتَهُمْ وَلَعْنَتُهُمْ

اور ذیلیاں جانتے رہیں * حقیقت میں ایسے لوگ اللہ و رسول سے
خدا اور مخالفت رکھتے ہیں * چوتھا وہ جو حلال رکھتا ہی زمین و ہرم
میں اُن چیزوں کو جنہیں اللہ نے حرام کہیں جیسے شکار کھیلنا و رخت
کاتنا وغیرہ * اور بہہ بھی معنی بہنوں نے کھا ہی کہ اللہ تعالیٰ کے
خاموں کو حلال جاتا ہی * پانچواں وہ جس نے حلال کیا میری اولاد
اور میری قوم اور میرے رشتہ داروں کے حق میں اُس چیز کو
جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہی * جب سے ایذا دینی اُنکو اور انکی
عظیم نمانی اور اُنکے حق سے اُن کو باز رکھنا اگرچہ کسی مومن کے
حق میں بے باتیں مناسب نہیں مگر اُن کو گوئیے حق میں جائز رکھنا
بسبب قرابت ﷺ کے زیادہ برا ہی * اور انھوں نے اس کے
معنیوں کو لکھے ہیں کہ جو کوئی میری اولاد میں ہو اور قرابت دار
کہلا کر برے کام کرے عوام کی نسبت اُسکی دو چند صزا ہو گی *
جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں پیغمبر خدا کی ازواج
مطہرات کے حق میں تنبیہ فرمائی * پس کوئی بزرگ زادہ ہو کہ
چاہئے کہ برے کام نہ کرے اُن کی رشتہ داری پر ہرگز مغرور
نہو جاوے * پھٹھا وہ جس نے میری اچھی چال بھڑائی اور بری چال
اختیار کی * ف * اگر کوئی ﷺ کی چال کو صباک اور ہلکا جانے ترک
کہ لگا کافر ہو گا * اور جو چوک اور سستی سے نہر لگا تو دگنہا

ہو گا * مثلاً اس زمانے میں دائرہ ہی کا سند آنا اور پایکاہ وغیرہ کو
تخنون سے سمجھ لیکنا اور بیوہ عورت کا نکاح نہ کر دینا یا اس کام پر
متوجہ نہ ہونا اور محولی اس میں مدعی نہ کر نی بلکہ جو کوئی کرے یا کر دے
اس کو برا جانتا اور اس صبر ہنسنا * انھیں کاموں پر اور باتوں کو
جو جو لوگوں میں رایج ہوئیں ہمیں قیاس کیا چاہئے * اسی طرح جو کوئی
بدعت کو اچھا سمجھے اگر وہ اس طرح پر اچھا سمجھتا ہی اور اس کے
کرنے پر بہت رکھتا ہی کہ بغیر اس کے جس شرعی نیک کام میں وہی
اس کام کو ہرگز ہمیں نہیں لاتا اور درست نہیں جانتا * مثلاً
ناج کروانا یا صبرا باندھنا یا مہندی لگانی مرد کو شادی نکاح وغیرہ میں *
یا ثواب پہنچانے میں مرد کو جب تک ہندوؤں کی طرح نائے بائون
میں نہ پکھاوے یا پھولی پانی پان کھانیکے ساتھ نہ لھے اور خدمت
برات کو روضی نہ کرے اور دتی نہ پکھاوے اور اس صبر کوئی کھڑا ہو کر
کچھ نہ پر تھے تب تک اپنے اعتقاد میں جانے کہ اس کھانے کا ثواب
مردوں کو نہیں پہنچتا یا نکاح وغیرہ درست نہیں ہوتا تو البتہ ایسے
شخص پر اندیشہ کفر کا ہی * اور اگر ایسا نہیں سمجھتا مگر اس کام
کو اتکار رکھتا ہی تو بے شبہ برا گنہگار ہو گا * امی بھائیو جب ۱۱ کی
جنت کے چھوڑنے سے اور بدعت کو لازم کر لینے سے یہ حال
ہو تا ہی تو اے انکے حال پر جو مسلمان کہلا کر نماز اور روزے اور حج

اور زکوٰۃ کو چھوڑ بیٹھے ہمیں * کبھی ہلکا جاکر کبھی غفلت اور
مستی کو حیلہ سمجھ کر محل میں بیٹھ لاتے * اور دنیا کے کاموں میں
اور نفس کی خواہشوں میں رات دن دوڑ دھوپ کرتے پھرتے
ہیں اور اس عمر عزیز کو گواتے ہیں * قبر میں اور حشر کے میدان
میں اُنکا کیا حال ہوگا * وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ
مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّتِهِ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ فِي أُمَّتِهِ حَوَارِثُونَ
وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُقُ مِنْ
بَعْدِهِمْ خَافِقُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يَوْهَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِبَيْدَةٍ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ
بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ جَبَّةٌ خَرَدَلٍ
رواہ مسلم * نقل کیا حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فرمایا ﷺ
لے رہے تھے سر کے ساتھ مجھ سے پہلے جسے بھیجا اللہ تعالیٰ نے اُسکی
امت میں تھے حواری اور اصحاب یعنی دوست مددگار کہ اختیار
کرتے تھے اُسکے طریق کو اور چلتے تھے اُسکے حکم پر * پھر یہ مجھے اُنکے
پیدا ہوتے ہیں ناخلف کہتے ہیں لوگوں کو جو آپ نہیں کرتے اور
جسکا انھیں حکم نہیں ہوا وہ نہیں کرتے * یعنی بعد اصحابوں کے جو
دین کے مددگار اور پیروکار تھے بدکار تھے جو تھے دغا باز لوگ پیدا
ہوتے ہیں * پس ہمارے انھیں اپنے ہاتھوں سے وہ مومن ہی *

اور جو بازار کھلے اُنہیں سخت باتیں کہہ کر وہ بھی مومن ہی * اور جو بد جائے اور نفرت کرے اُنسے اپنے دل سے وہ بھی مومن ہی کم درجے کا اسکے نیچے اور کوئی مرتبہ ایمان کا مرسون کہے دائے برابر بھی نہیں * عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنَّ تَصْحَحَ رَمْسِي وَلَيْسَ فِي قَلْبِكَ خُشٌّ لَّأَحَدٍ فَأَفْعَلْتُ ثُمَّ قَالَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ذَاكَ مِنْ صُنْتِي وَمَنْ أَحَبَّ صُنْتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ رِزَالَةُ التَّرْمَذِي * کہا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ﷺ نے اُمی میرے لڑکے اگر تو صبح اور شام کر سکتا ہی اس حال میں کہ کسی کی طرف سے تیرے دل میں کینہ نہ ہو تو ایسا کر * پھر فرمایا کہ اُمی میرے لڑکے ایسا کرنا میری سنت ہی اور میری خوشی کا کام ہی * اور جس نے دوست رکھا میری سنت کو تحقیق اُس نے دوست رکھا مجھ کو اور جس نے دوست رکھا مجھ کو وہ رہیگا میرے ساتھ جنت میں * خلاصہ یہ کہ سوکھی پیرویسے آدمی کو اللہ تعالیٰ بہشت میں یعنی اپنی رضامندی کے کھر میں داخل کریگا اور جو اُنکے طریق پر نہیں جاتے وہ ہرگز اُس کھر کے جائیکہ لایق نہیں * چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن شریف میں تیسرے سیارہ کے ستر ہو بن رکوع میں فرمایا ہی * مَنْ يَتَّبِعْ خَيْرَ الْأَسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ حَتَّى * ترجمہ * جو کوئی اختیار کرے حوائج اسلام کے اور دین سے قبول نہ ہوگا * خلاصہ

یہ بھی کہ جو کوئی اس آخر زمانے کے پیغمبر اور اس قرآن پر ایمان
 نہ لاوے گا اگر ہزاروں طرح کی نیکہی کے کام کرے گا کچھ ثواب
 نہ پاوے گا قیامت کے دن نہ راج و پیشیان ہوگا * مگر اُسکی نیکی کا بدلہ
 اللہ تعالیٰ اس جہان میں اُسکو دے گا اور لا دے گا اور دولت دے گا دنیا
 کی خواہشوں کو بر لاوے گا * کیونکہ کسی کی محنت وہ برباد نہیں کرتا
 کسی کو ایمان دیتا ہی کسی کو ایمان * کسی کو تھوڑا ایمان اور بہت
 ایمان * سو ہم سامان تہمدار اسے مات کے امیدوار ہیں کہ وہ
 وعدوں کا سچا ہم سے یہی ساد کرے گا * عن العوباض رضی قال
 صَلَّى بِنَا ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّحَةً فَوَعظَنَا
 مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْبُيُوتُ دَوَّجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ
 رَجُلٌ كَانَ مِنْ مَوْعِظَةِ مَوْدِعٍ فَأَوْصِيَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى
 اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْكُمْ أَحَبُّ شَيْئًا فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ
 مِنْكُمْ بَعْدِي فَسِيرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ
 الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَضُوا عَلَيْهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
 إِيَّاكُمْ وَمُحَدِّثَةً فَإِنَّ كُلَّ مُحَدِّثَةٍ بَيْنَ عَمَّةٍ وَكُلِّ بَيْنَ عَمَّةٍ ضَلَالَةٌ
 رواه احمد وابوداؤد والترمذي وابن ماجه * عرباض رضی
 کہتے ہیں کہ نماز پڑھیں ایک دن ﷺ نے ہمارے ساتھ پھر چہرہ
 کہہ کے ہماری طرف نصیحت کی یہی اثر بھری کہ ہم نے نکالے اُن سے آنسو

اور کانپ گئے اُن سے کیلج * پوچھا ایک شخص نے یا رسول اللہ نصیحت
 جدا کرنے والی معاوم ہوتی ہی سو وصیت کرو ہمکو * پس فرمایا
 آپ نے کہ وصیت کرتا ہوں بیٹوں تمکو کہ ڈرتے رہو اللہ تعالیٰ سے
 اور سنتے رہو اُسکے حکم کو * اور بجالایا کرو اگر نہ حکم کرے تمکو شرعی
 باتوں کا غلام حبشی * کیونکہ ہمہ ہونے والا ہی کہ جو عیتار ہیگا میرے
 بعد وہ دیکھیگا بہت اختلاف * پس چاہئے کہ اُس وقت لازم کرو
 اپنے اوپر میری سنت کو اور میرے خلفائے راشدین کی جو
 ہدایت پاچکے ہیں * چنگل مار داسپراور دانٹو نہ پکڑو اُسکو
 اور اُلگ رہو نئے کاموں سے کیونکہ سب نئے کام بدعت ہیں * اور
 جو بدعت ہیں وہ گمراہی ہی * ف * اس حدیث سے معاوم ہوا کہ
 پیروی خلفائے راشدین کی عین پیروی رسول کی ہی * اور جن کاموں
 نے رواج پایا اُنکے ایام میں وہ حضرت ہی کی سنت ہی اگرچہ
 اُنکے نام سے وہ مشہور ہوئی * اور یہ بھی معاوم ہوا کہ حضرت کو
 پہلے ہی سے معاوم ہو چکا تھا کہ میرے خلیفوں کی سنت پر لوگوں کو شبہ
 پر لگانا گستاخانہ کیلئے اور ہلکا جاوینگے * اس لئے اول ہی سے سنا دیا
 اور خبردار کر دیا کہ ایسا مت کیجود اُنکی پیروی عین منہمہ نہو تریو *
 اب جو کوئی خلاف اُسکے کریگا یعنی اُنکی سنت کو بھوڑ دیکھیا اور
 اور کام اپنی خواہش سے نیک کاموں میں زیادہ ترھاوے گا جیسے نکاح

کسی مجلس میں گانا یا گانا ج کروانا اور شب براء کی رات کہ پیراغان
 کرنا لہو اور لعب میں نعرہ و فربہا و شرع کی بیروی اور نبی
 کی حکم برداری سے محروم رہیگا * عن عبد اللہ بن مسعود رض
 قال خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطَابًا ثُمَّ قَالَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا
 عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَ قَالَ هَذَا سَبِيلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ
 يَدْعُو إِلَى الْيَةِ وَقَرَأَ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا
 السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْأَرْمِيُّ * ابن
 مسعود رض کہتے ہیں کہ لکھنچی ﷺ نے ایک سیدھی نکیر
 ہمارے لئے اور فرمایا کہ یہی اللہ کی راہ ہے * بھر لکھنچی کی نکیر میں
 دہنے بائیں اُسکے اور فرمایا ہے راہیں ہیں کہ ہر راہ پر اُسکے شیطان
 بیٹھا ہی بلاتا ہی وہ نکاد اپنی طرف * اور پرتہ ہی وہ آیت کلام اللہ
 کی جگہ ترجمہ ہے * یہ میری راہ سیدھی مضبوطی ۱ سپر جاو
 اور پخلو و وسری راہوں پر کہ دور پر جاؤ تم منزل مقصود سے *
 تفسیر مدارک میں ۱ اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہی کہ حضرت نے
 پہلے ایک سیدھی نکیر لکھنچی پھر ۱ دھرا دھرا سکے چھ چھ
 نکیر میں اور لکھنچی پھر فرمایا کہ وہی سیدھی راہ حق تعالیٰ کی ہی
 اور لے راہیں شیطان کی ۱ ان راہوں سے بچتے رہو * کہا صاحب
 مدارک نے کہ اُن بارہو نکلی ہر ایک راہوں میں سے پھر چھ چھ

زائیں نکلیں یہ سب بہتر ہوئیں * اور شرح موافق ہیں کہا
 ہی کہ برتے گروہ ۱ سلام کے آتھہ ہیں * معتزلہ شیعہ خوارج مرجیہ
 نجاریہ جبریہ مشبہ ناجیہ * پھر معتزلہ ہیں بیس فرقے ہوئے اور شیعہ میں
 مائیس اور خوارج میں بیس اور مرجیہ میں پانچ اور نجاریہ میں
 تین اور جبریہ اور مشبہ میں تفریق نہیں کیا ہے بہتر ہوئے * اور
 ایک فرقہ ناجیہ وہ فرقہ سنت و جماعت کا ہی * چنانچہ رسول خدا
 نے خبر دی ہی کہ میری امت میں تہتر فرقے ہونگے بہتر دوزخ میں گریں گے
 اور ایک جنت میں رہیں گے * اب ہر فرقے کے لوگوں کو یہہ و عوامی کہ وہ
 فرقہ جنتی ہم ہی ہیں اور ہمارا بھی مذہب حق ہی * لیکن یہہ و عوام انکا
 بغیر دلیل کے ثابت نہیں ہوتا دلیل چاہئے * سواہل سنت و جماعت
 کے ناجی ہوئے پر اور اس مذہب کے حق ہونے پر یہ دلیلیں ہیں
 اول یہہ کہ دین نقل کی رو سے ثابت ہوا ہی صرف عقل ہی اس
 میں کفایت نہیں کرتی * اور پنی و رہی کی خبر و نسو یون معلوم
 ہوا اور پیغمبر خدا ﷺ کی حدیثوں سے یقین کو پہنچا کہ اگلے نیک
 لوگ اصحاب رضی اللہ عنہم کے اور بعد انکے جو اچھے لوگ ہوئے اسی اعتقاد پر تھے
 جو جو اختلاف دین میں پیدا ہوا سو ان پہاؤں کے پیچھے ہوا کہ لوگوں
 نے اپنی خواہشیں اس میں ملائیں اور دنیا کی طمع سے ایک کے
 خلاف دوسرا چلا * جسے سبب سے اس میں محبت کم ہوئی دشمنی

برہم گئی * پہلے اگاونکے مخالف ہونے برا کہنے لگے محمد مین جہدن
 لے برہمی برہمی محنتوں نے رسول خدا کی حدیثوں کو تحقیق کر کے جمع کیا
 جنہیں صحاح ستہ وغیرہ مشہور ہو رہی اور اسلام کے حکموں کی جردہی
 ہی * اور چاروں مذاہب کے امام جہکا طریق تمام مانوں مین رد م
 شام بلخ غاراہند وستان عربستان مین پھیلا، وہی اسی طریق پر تھے *
 اوپر اشاعرہ اور ماترید بہ جو ائمہ اصول ہیں انھوں نے بھی اگلے
 بزرگوں کے طریق کو ثابت رکھا * بلکہ عقلی و لیاو نے ﷺ اور
 اُنکے اصحابوں کی سنتوں کو اور اگلے اچھوں کی جماعت کی اعتقاد دی
 بانوں کو خوب قائم اور مستحکم کیا * اسی واسطے اُنکا نام اہل سنت
 رسول اور جماعت مشہور ہوا * کہ بے لوگ ﷺ کی اور اُنکے اصحابوں
 کی سنتوں پر تھیک تھیک چلتے ہیں * اور بعد اُنکے جو امام پیشوا
 ہوئے جہکو اچھا جانتے ہیں اور اُنکو مانتے ہیں اُنکی راہ اختیار کرتے
 ہیں * دوسری یہ کہ جتنے اولیا اہل اللہ صاحب شریعت اور
 صاحب طریقت گذرے جن مین نفسانیت نہ تھی ہمیشہ وے اپنے
 خاوند کی تابعداری مین رہتے کسی سے کچھ کام نہ رکھتے لاکھوں ہزاروں
 آدمی اُنسے فیض یاب ہوئے اللہ کے سیدھے راستے کو پہنچ
 مقرب درگاہ الہی ہوئے سو اُن سبھوں کا بھی یہی طریق اور
 مذہب تھا * چنانچہ اُنکی کتابوں سے ظاہر ہی * تیسری یہ کہ

اور مدینہ جو اللہ اور رسول کا گھر کہلاتا ہی اور اہل بیت نبوی اور
 اہل باب مصطفوی و ہمیں رہے سبھی اُنکا مذہب اور اُصو ق تھے
 آج تک جو جو دکان رہتے آئے وے سب یہی مذہب رکھتے ہیں
 * اللہ تعالیٰ اُنکے مذہب کا نگہبان اور مدو گار ہی کہ بگارتے ہیں
 ویتا * جو تھی یہ کہ جتنے حافظ کلام اللہ کے کہ وہ نور ازل ہی
 ہوتے ہیں اسی مذہب میں ہوتے ہیں کیونکہ یہ چیز پاک اور
 مقدس ہی وہ ناباک حداوت اور بغض بھرے دل میں کیونکر صفا
 جاسکتا ہی * حصو صا جنکا دل رسول کے اہل باب باوقار اور یار و قادر
 اور ازواج و طہرات اور بنات مقدسات اور ذریات مبارکات
 کے بغض سے بھرا ہوا * پس اگر کوئی تعصب کو چھوڑ کر قرآن
 شریف اور پیغمبر خدا ﷺ کی حدیثوں اور پیشواؤں کی کتابوں کو
 حوام جہان بین مشہور ہو رہی ہیں جمع کر کے دیکھے اور اللہ و رسول
 کے لہر کے طریق کو خیال کرے اور انصاف کرے تو غیب کھل
 جاوے کہ سوائے اس مذہب حقیقہ کے جتنے مذہب ہیں اسکے
 برخلاف ہیں * سو امی بھائیو اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اور رسول
 ﷺ کے پاس صرخ رو ہو اور سلطان ہو سے کا قایدہ اُٹھاؤ تو اپنا
 اعتقاد اہل سنت و جماعت کے طریق کے موافق درست کرو * اور
 جن جن باتوں کا پہلے اپانکے باب میں ذکر آیا ہی اُن باتوں پر ایمان

لاؤ اور بری چالوں اور بد خصلتوں کو بھڑکادو اور بد عتوں سے جو
 شادی غمی بین لوگوں نے اپنی خواہش سے ہندو وغیرہ قوم کے رسومات
 دیکھا کر اُسے کر لے گئے اور اپنے نادہی محمد رسول ﷺ کے طریق کو
 جو ایسے کاموں میں مقرر کر دئے ہیں بھڑک کر ٹی باتیں ملا کر بدعتی
 بنے دور رہو سرکشی اور دھتھالی نہ کرو اُس سے بچو * اور جب تک
 اعتقاد شہیک نہ ہو گا اور شرع کے حکم نہ کو خوب نہ پکارو گے کوئی
 نیکی اور عبادت کے کام ٹھہارے ہرگز مقبول نہ ہونگے * من علی
 رض اللہ عنہ قال قال ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَانِي بَعْدَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ
 وَالْمَوْتِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَرَوَاهُ الترمذی وابن
 ماجہ * روایت ہی علی مرتضیٰ ہم سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ
 نے مومن ہیں ہوتا ہی کوئی بندہ جب تک ایمان نہ لاوے چار چیزوں
 پر * اول اس کا یہ کہ ایمان لاوے اللہ کی وحدانیت پر یعنی کسی کو
 اس کا شریک نہ مانے اور ایمان لاوے کہ میں رسول ہوں اللہ کا بھیجا
 نام خلقت کی طرف راستی سے * دوم یہ کہ ایمان لاوے کہ
 موت حق ہی ہے یعنی سب چیز کیا بھڑکتی کیا برتی سب فنا ہوگی یا یہ معنی
 کہ اعتقاد کرے کہ موت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی نہ طبیعت کے بگاڑنے
 اور اُس میں بین فساد ہر جانے سے * تیسرا یہ کہ مرنے کے بعد پھر

چینا حق ہی بیشک * چوتھا یہ کہ تقدیر اللہ تعالیٰ کی حق ہی یعنی
 ابتدا سے انتہا تک ہر قسم کا جو کام ہونے والا ہی تمام موجودات
 میں اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے * ف * 1 اس حدیث سے یہ معلوم
 ہوا کہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے کوئی مومن مسلمان نہیں
 ہوتا جب تک رسول پر اس زمانے کے ایمان نہ لائے * اور
 یہ بھی سمجھا گیا کہ یہ کہنا نادان لوگوں کا کہ آدمی بھی مثل
 درخت اور گھاس کے پیدا ہوا کرتا جاتا ہی محض غلط ہے *
 بدو ن مرضی خاوند برحق کے کوئی چیز نیست و نابود نہیں ہوتی کیونکہ
 مسبب اس کے حکم سے بنے ہیں پھر اس کے حکم سے بگڑ گئے * بی بی عائشہ
 حدیثہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یہاں رسول ﷺ نے اس
 آیت کو ہوا الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات
 من ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین فی قلوبہم زیغ
 فیتبعون متشابہ منہ ابغاء لغتہ وابتغاء تاویلہ وما یرام ذوالہ
 الا اللہ والراۓخون فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند
 ربنا وما یندکرا لا ادرلوا لالباب قالت قال ﷺ فاذا راۃ
 الذین یتبعون متشابہ منہ فارلک الذین مما ہم اللہ فاما
 الذین فی قلوبہم زیغ فاخذوہم مشفق علیہ * ترجمہ * اللہ وہ
 ہی جس نے اتاری تمہر کتاب اس میں بعض آیتیں ہکی ہیں جو صحت

ہمیں کتاب کی اور دوسری ہمیں کئی طرف مٹی سو جن کے دل پھرے
 ہوئے ہمیں دے اپنی تڑپ والیون سے گتے ہمیں تلاش کرتے گمراہی
 اور تلاش کرتے ہمیں انکی کل بیٹھانی اور ان کی کل بیٹھانی کوئی
 ہمیں جانتا سوائے اللہ کے * اور جو مفسر طعالم والے ہمیں دے کہتے
 ہمیں ہم آ صبر یقین لائے سب کچھ ہمارے ربکی طرف سے ہی * اور سمجھائے
 وہی سمجھتے ہمیں جنکو عقل ہی * پھر گمراہی کی عایشہ و ض نے کہ فرمایا
 رسول خدا ﷺ نے جب دیکھو تم ایسوں کو جو پیروی کرنے ہمیں
 اُس چیز کی جو کتاب سے مٹی ہی * یعنی یہی وہ قرآن سے گار معنی
 اُسکے ایک طرح کے ہمیں جنکا ذکر کیا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب
 میں فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ * پس الگ ہو جاؤ اُسے
 اور پرہیز کرو انکی صحبت سے * ف * اُس حدیث سے مناوم
 ہوا کہ اللہ نے جس طرح اور باتیں آزمائش کی مقرر کی ہمیں اُسے
 طرح قرآن شریف میں بھی بعض کلام ایسے کہے ہمیں کہ جنکو معنی
 بیٹھانے میں عقل کی اور دل کی راستی اور کبھی ظاہر ہو دے *
 حوا یا نذا ر عاقل اور آیتوں کے ساتھ جوابان اور اعتقاد کی حرا
 ہمیں ماکرویسے ہی معنی اُسکے لیتے ہمیں * اور جو گمراہ ہمیں دے اپنی
 گمراہی کی دلیل تھہراتے ہمیں * چنانچہ تفسیر میں لکھا ہی کہ اُس آیت
 میں اللہ تعالیٰ کو منظور ہی کہ نصار اکو ہو شیار کرے کہ دے حضرت

مریم کو خدا کی عورت کہتے تھے اور حضرت عیسیٰ عمو کو خدا کا بیٹا
 * اور وہ بیکے تھے اس پر کہ اللہ کی مہربانی کے الفاظ اُنکے حق میں
 سنتے تھے جس میں اُنکی دانست میں بندہ ہو نیکی حد سے زیادہ
 مرتہ پایا جاتا ہی اور اب بھی کتاب والے عوام مسلمانوں کو
 بہکانیکے واسطے ایسی باتیں اپنے دھپکی قرآن سے من جن کر آسکے
 معنی خلاف حق کے بیان کرتے ہیں * جس میں کم عقل بہکین اور
 اسلام کی راہ سے دور جا پرت ہیں * مگر جنہیں اللہ تعالیٰ نے عقل
 اور ایمان کی آکھ دی ہی وہ ہرگز نہ بہکیں گے * اور کیا بہکانا اُنکے
 کام نہ آوے گا اور اس دھوکے کے جال میں نہ پھسینگے * مسلمان بھائیو
 یہ وقت بہت سخت آیا ہی ایمان داروں پر تکلیف اور مصیبت
 بے ایمانوں کو آرام اور فراغت نفس کی خواہشوں کا دردازہ کھلا
 ہی شیطان مردود نے قابو پایا ہی بھائیوں میں محبت نہ رہی یارو بکی
 دوستی گئی اور دوست دشمن ہوئے دشمن ہنسے لگے * اللہ کا تور دلسے گیا
 حاکم شرع کا خوف نہ رہا * اس وقت میں مسلمان رہنا اور اعتقاد اپنا
 تھیک رکھنا اور نیک طریق پر چلنا بہت مشکل ہی سیکی خبر
 ہمارے پیغمبرِ مخبر صادق نے پہلے ہی سے دی ہی * میں ابی ہریرۃ
 رضی اللہ عنہما سے کہتا ہوں کہ اَخِرَ الزَّمَانِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ
 يَأْتُونَكُم مِّنَ الْأَحْصَانِ يَتَّبِعُكُم بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَأَيُّكُمْ

اِيَّاهُمْ لَا يَضِلُّوْكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْكُمْ رواۃ مسلم * ترجمہ * فرمایا رسول
 خدا ﷺ نے کہ آہر زمانے میں جھوٹے رکار لوگ پیدا ہونگے سناویگے
 تمکو ایسی باتیں جو تمہارے باپ دادا نے ہمیں سنیں * سو دور
 رہو تم اسے اور دور رکھو انکو کہ گمراہ نکار ہیں تم کو اور بلا ہیں نہ
 پھنساویں * ف * یہہ جبرطام ہی ایسے لوگ سلمان کے پروے
 ہیں ہوں خواہ دوسری قوم ہو ۱ سوقت میں دونوں کی کثرت ہی
 * اللہ ہی فضل کرے اور بناء دے تو دیندار کا دین قائم رہے *
 اب یہاں اگر تھوڑی بہت دینداری ہی تو غریبوں خدا پر حقوں
 ہیں ہی کہ انہوں نے دین کی باتیں سن کر اگلے رسوم کفر کے ترک
 کئے شرع کی راہ پر آنے * دولت و حشمت پر دنیا کی طمع کم رکھتے
 ہیں اللہ و رسول و قیامت کے خدا اب سے ڈرتے ہیں * اب
 وہ سچی حدیث پیغمبر خدا کی اپنے تھکائے پر آگئی جو فرمایا تھا
 آپ نے * بَكَ اِلَّا سَلَامٌ غَرِيبًا وَ هَيَّعُوْنَ كَمَا بَدَا فَطَوُّوْا بِيْ لِلْغَرِيبِ
 رواۃ مسلم * یعنی پہلے دین اسلام تنہا غریب و بے کس تھا پھر بھی ویسا
 ہی ہوگا جیسا آگے تھا * پس خوبی اور خوشی غریبوں کے نصیب
 ہی * ف * سو جنہوں نے ایسے وقت میں دنیا کم دولت حشمت
 پر خیال نہ کیا، تھے کھانے اچھے پہنے پر ذل نہ ڈرایا مفلسی لا چاری ہیں
 نہ ۱ اور قرآن وحدیث کے احکام پہلے * دین اللہ کے خاصہ ہند سے

تمہارے ﷺ کے محبوب ہوئے * اور اس حدیث کے مصداق بنے *
 قَالَ ﷺ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مَا دُرَّةُ
 شَهِيدٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ * یعنی جو کوئی مضبوط پکڑے اور میں کرے
 میری سنت پر جس وقت کہ فساد اور فحاشی پڑ جاوے میری امت
 میں * یعنی تمام خلق میں اختلاف پڑ جاوے ہر کوئی ایک نیا مذہب
 اختیار کرے کفر اور بدعت کی باتیں ظاہر ہونے لگیں مھو تھے ہر کار
 اپنی اپنی دوکانیں لگا دیں * کوئی مسلمان کے پردے میں جاہلون کو
 بھسکا کر عزت اور دولت حاصل کرے * کوئی اس سچے دین میں
 حیب لگا کر نادانوں کو گمراہ بناوے * ایسا شخص سنت پر چلنے والا
 ثواب پاوے گا سو شہیدوں کا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشی
 چاہ کر اس دین میں اپنے مال اور جان کو تصدق کیا * مرنے دم
 اس سیدھے رستہ کو چھوڑا * عَنْ الْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدٍ يَكْرِبُ قَالَ قَالَ
 ﷺ أَلَا أَنِّي أَوْثَيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ الْآيُوثُ شَكَّ رَجُلٌ
 شَبَعًا عَلَى أَرْبَعَةِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهِ الْإِنْقِرَاءُ فَمَا رَجَعْتُ ثُمَّ
 فِيهِ مَرَّةٌ حَلَالٌ فَاحْلُولُهُ وَمَا رَجَعْتُ ثُمَّ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرْمُهُ وَ
 أَلَا حَرَمَ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ رِوَاةُ ابْنِ مَاجَةَ * ترجمہ * کہا
 مقدم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ﷺ نے لوگوں کو جانو دیا گویا مجھے قرآن اور
 اسکی مانند اسکی مانند کہ حدیثیں ہیں یعنی جس طرح قرآن اللہ کی

طرف سے وحی ہوتا ہی ۱۔ محیط طرح حدیث بھی وحی ہوتی ہی * و ﴿ ۱ ﴾
 جانی ہی یہہ خفی متلو و غیر متلو خروار رہو قریب ہی کہ ایک شخص
 آسودہ بے پروا اپنے تخت پر بیٹھا ہوا کہتا ہی * اختیار کرو اپنے
 واسطے ۱۔ اس قرآن کو *۔ پس جو چیز پاؤ تم اُس میں حلال اُسکو حلال
 جانو اور جو کچھ پاؤ تم اُس میں حرام اُس کو حرام جانو *
 تحقیق جو چیز کہ اُسکو حرام کیا ﷺ نے ویسی ہی ہی جیسا حرام
 کیا اُسکو اللہ نے * ب * ۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس
 بات کو منع کیا رسول نے یا جس چیز کو حرام کیا رسول نے مومن کو
 چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے منع اور حرام کے برابر اُسکو جانے اور اپنے
 تدبیریں اُس سے بچا دے * ایسے حکم رسول کے گویا حکم اللہ کے ہیں
 وَعَنِ ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرُونَ النُّورَةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ
 وَيَفْسِرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لَا أَهْلَ الْأَسْلَامِ فَقَالَ ﷺ لَا تَصْنَعُوا
 أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَكُنْ بُوْهُمُ رَقَوًا أَسْنَأَ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا
 وَمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعِيسَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ * ترجمہ * ابو ہریرہ
 رض نقل کرتے ہیں کہ یہو د پر تھتے تھے توراة کو زبان عبرانی میں
 کہ انکی وہی زبان تھی اور بیان کرتے تھے اُسکو عربی میں مسلمانوں کے
 واسطے * پس فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ صحابہ! جانو تم کتاب والوں کو
 اور نہ جھٹھاؤ اُنکو * یہی کہو کہ ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور جو اُنار اُگیا

ہم پر اور حواتار اگیا موصی اور عیسیٰ پر * یعنی ہر بات اُنکی صحیح بخانو شاید
اُن میں کچھ ملا یا ہو اور کم و بیش کیا ہو * اور سب باتیں اُنکی جھوٹھم بخانو
کہیں نہ شاید وہ بات حق ہو کہ اصل میں تو ریت حق اور صحیح ہی * اور
۱ صی ہر انجیل کو قیاس کیا جائے ۱ سو اسطرح کہ اُنھو نے اُنڈونون کتابوں
میں بعض مقام میں اُلٹ پلٹ کیا ہی اور جایا بنایا ہی اور بہت کچھ
ہر تھاپایا ہی * اب جو وہ کہتے ہیں اُن میں کچھ اور صحیح ملا ہو
ہی * مخلصی ۱ صی میں ہی کہ اُنکی باتوں پر بخاؤ مجھ مایمان اُد پر کی باتوں
پر لاؤ * اب توراۃ اور انجیل میں یہود اور نصاریٰ نے حذف اور
تخریب اور تغیر اور تبدیل کم و بیش کے بعد جو باقی چھوڑا ہی
اور اس سے ہمارے پیغمبر ﷺ کی نبوت ثابت ہوتی ہی یہاں اُنھیں
آیتوں کا ذکر کیا جاتا ہی تاکہ جو گمراہ ہیں وہ ایاں کی رو سے زیادہ
قوت پادین * توراۃ میں اس تشنا کے تین تیسویں باب کے درمیان
ہی کہ تجلی کی اللہ تعالیٰ نے کوہ سینا پر اور روشن ہوا سا عیر سے
اور ظاہر ہوا فارانہ * سینا ایک پہاڑ کا نام ہی کہ اُسکو طور سینین
کہتے ہیں تجلی کی اللہ تعالیٰ نے اُس پر اور کلام کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام
سے اور بھیجا اُن پر توراۃ * اور سا عیر ایک پہاڑ ہی کہ وحی بھیجی
اُس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور ظاہر ہوئی اُس میں اُنکی نبوت اور
قانون ہوئی اُس میں اُن پر انجیل * اور فاران عہد انی لفظی اور

بنی ہاشم کے پہاڑ و نکانام ہی مکے میں کہ انہیں جسے ایک میں حضرت یحییٰ عیسیٰ علیہ السلام
 عبادت کرتے تھے اور اُن میں اُنکو وحی آئی * وئے تین پہاڑ
 ہیں * ایک بوقریس کہ مکہ اُسکے نیچے آباد ہی اور مقابل اُسکے قلعہ عمان ہی
 لطن وادی تک * اور پورب طرف اُسکے متصل قلعہ عمان شعب
 بنی ہاشم ہی جسمیں حضرت یسید اہوئے * ابن قتیبہ نے جو اس اُس
 کے عمارت ہی اُسنے اگلی کنائیں پر تھیں اور ترجمہ کیا اعلام النبوة میں
 لکھا ہی کہ اس مقام میں کچھ شبہ نہیں اور خوب ظاہر ہی اُسپر جو کوئی
 غور اور ناماں کرے کہ کیونکہ جو ثابت ہوا ہی تجلی کر ماخذ تعالیٰ کا سینا
 سے سو وہ یہی ہی کہ اُتار اُسنے تورات کو حضرت موسیٰ پر * اور جو
 ثابت ہوا ہی روشن ہونا اُسکا سا عیر جسے وہ اُتارنا ہی انجیل کا حضرت
 عیسیٰ پر اور دوسرے علیہ السلام رہتے تھے ساعیر میں ارض خلیل
 کے درمیان ایک گانوں میں جسکو ناصر کہتے ہیں ۱ جسی سبب اُنکے
 تابعوں کا نام رکھا گیا ناصر ۱ * ۱ سبطر چہر ظاہر ہونا اللہ تعالیٰ کا فاران
 سے یعنی نازل کرنا قرآن کا محمد ﷺ پر ثابت ہوا * اور وہ پہاڑ کے کا ہی
 * اگر کوئی کہے کہ فاران کہے کے سوا اور کوئی جگہ ہی تو یہ اُسکا افترا ہی
 * ہم کہتے ہیں کیا تورات میں نہیں آیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے
 بسایا ناصر اور اسمعیل علیہ السلام کو فاران میں چنانچہ پیدائش کے
 ایک سو میں باب میں ہی * پس ہم کہتے ہیں کہ تم بتاؤ ہمکو کہ وہ دوسری

جگہ ہی جہان سے اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اور نام اُسکا فاران ہی *
 اور بعد حضرت مسیح کے اللہ تعالیٰ نے کس پینسمبر پر کتاب نازل کی
 * اور بتلاؤ ہم کو کونسا دین ایسا ظاہر ہوا اور روشن ہوا اور پھیلا
 جس طرح جسے دین اسلام ظاہر ہوا اور پھیلا * بھلا کوئی دین ۱۔ سطرچ مشرق
 سے منتر ب تاک پہنچا ہی جس طرح یہ دین پہنچا * اور تو رات بین
 استشنا کے اٹھا زہودین باب کی بندر ہو میں آیت بین لکھا ہی * فرمایا
 حضرت موسیٰ ہم نے یہودہ نیر اخذ اتیرے لئے تیرے ہی درمیان
 سے تیرے بھائیوں بین سے میری مانند ایک پینسمبر قائم کریگا تم اُسکی
 طرف کان دھریو * پھر سسر ہو میں اور اٹھا زہودین آیت بین اُسکی
 بانی * اور یہودہ لے مجھے کہا کہ اُسٹھو نانے جو کچھ کہا اٹھا کہا میں اُسکے
 لئے اُنکے بھائیوں بین سے تجھ سا ایک نبی قائم کروں گا اور اپنا کلام اُنکے
 جتنہ بین ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے فرماؤں گا وہ اُنسے کہیگا * اور جو کوئی
 نہ سکی اطاعت نہ کرے صزا دوں گا میں اُسکو * اس کلام بین پوری دلیل
 بھی ہمارے پینسمبر محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت پر * کیونکہ موسیٰ ہم اور
 قوم اُنکی کہ بنی اسرائیل ہیں بیٹے اسمعیل ہم کے ہیں اور بھائی اُنکے
 بیٹے اسمعیل ہم کے * اور یہ نبی جسکا وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسمعیل
 کے بیٹوں بنی اسرائیل سے ہو تو وہ اُسٹھیں بین سے ہوا نہ اُنکے بھائیوں
 سے * اور اگر وہ یہ کہیں کہ بنی اسرائیل بھائی ہیں بنی اسرائیل

کے پس بھائی کہنا اُنکو درست ہی * تو اس نقد یرمئن ہم کہتے ہیں کہ تو تمہنے جھوٹا یا تو راۃ کو کیونکہ تو راۃ یرمئن مذکور ہی کہ قائم نہوا بنی اسرائیل یرمئن کوئی پیغمبر موسیٰ کی مانند * اور دوسری جگہ تو راۃ یرمئن آیا ہے کہ کھرا نہوا گا ہی اسرائیل یرمئن ہرگز کوئی مثل موسیٰ کے * پس یہہ وعدہ انقض ہو دکا بھی باطل ہوا جو کہتے ہیں کہ اس نبی وعدہ سے مراد یوشع بن نون ہم تھے کیونکہ یوشع حضرت موسیٰ عم کے کزن اور اُنکے مانند نہ تھے بلکہ اُنکے خادم تھے اُنکی زندگی یرمئن * اور اُنکے موت کے بعد اُنکی وعدہ تکمیل نہ دگا ہوئی * پس متعین ہوا کہ مراد اس نبی وعدہ سے محمد ﷺ ہیں کہ کفر اور مثل موسیٰ کے تھے یعنی دعوت کے نصاب کرنے یرمئن اور حد و نیک باندھنے یرمئن اور معجزوں کے ظاہر کرنے یرمئن اور شرایع اور احکام کے جاری کرنے یرمئن اور اگلی شرح کے نسخہ کرنے یرمئن اور گمراہوں کو سزا دینے یرمئن کوئی ایسا نہوا * سوائے ان باتوں کے اُنہ معجزے اور دلیلیں اُنکے ہی آخر الزمان ہونے پر ہیں کہ کسی طرح کا شبہ اور شک نہ سمیٹیں یرمئن * جو کوئی اُنکی خوبصورتی اور عادت شریف اور اخلاق نیک اور معجزات قویہ سے واقف ہوگا ہرگز اُسکے دل یرمئن کچھ بھی شبہ نہہیگا * اور اگر کہئے کہ حضرت عیسیٰ عم ہیں تو بھی یرمئن ہو سکتا کیونکہ نصار اُنکو خدا کا بیٹا یا خدا کہتے ہیں * اور حضرت موسیٰ عم اور جو اُنکی مانند ہو گا وہ بندہ اور عبد ہوگا * اور

عربی بچھاپے میں تو رات کے یوں کھا ہی کہ تیرے بھائی کے بیٹوں میں
 جسے تجھ سے ایک نبی پیدا کرونگا * پھر خمالوں نے بیٹے کے لفظ کو
 ہندی اور فارسی کے ترجمے میں اُس مقام سے نکال ڈالا لیکن تو
 اس سے زیادہ تر ہمارا خطاب حاصل ہوتا اور بالکل احتمال اور شبہ
 ناقص ناقص حقائق نکالتا جاتا * اور جو کہتا کہ اُس نبی کے احکام کا منکر مہر
 پاویگا * سو حضرت عیسیٰ کے احکام کے منکر کو مہر اہلین ہوئی بلکہ ہمارے
 پیغمبر نے حضرت موسیٰ کی طرح منکر و ن اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو
 مہرادی * سوائے اسکے اگر اپنی دھوکے مقدمے میں چھوٹے ہوئے
 تو ہرگز نہ ہو اور نصارا سے یہ نہ کہتے کہ تم تو رات اور انجیل لاؤ اور دیکھو
 کہ کیونکر ہماری خبر اور صفت اُس میں ہے لیکن کبھی ہی * مگر اُنھوں نے
 ہرگز * حبات پر کمر نہ باندھی اور مقابلہ نہ کیا * علاوہ بموجب مضمون
 یسوع اور اکیسویں آیت اسی آیت کا ہوا میں باب کے بیشک
 قتل کئے جانے اور اُنکی بیش گوئی کبھی سچی نہوتی اور اُن کا دین
 ہرگز قائم اور دائم نہ رہتا * اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا کلام اُسکے
 منہ میں ڈالونگا اس سے ظاہر ہوا کہ مقصود اس بیان سے ذات پاک
 سعید نامہ محمد ﷺ کی ہی * کیونکہ معنی اُسکے یہہ ہیں کہ وحی کرونگا اُسکی طرف
 اپنے کلام سے اُس سے وہ باتیں کریگا جس طرح منیگا اور صحف اور اوراق
 اُسکی طرف نہ اتار دنگا * اس لئے کہ وہ اُمی ہی یعنی آن پڑھا کتاب

ہمیں برہمہ سمجھنا * اور یوحنا کی انجیل میں جو وہو میں باب کی سولہویں
 آیت میں ہی کہ حضرت عیسیٰ عم نے یون فرمایا کہ میں اپنے باپ سے
 درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا وکیل دیگا کہ ابد تک تمہارے
 ساتھ رہے * پھر تھیبیسو میں آیت میں اسی باب کی ہی * لیکن وہ
 وکیل روح قدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمہیں سب
 چیزیں سکھاویگا اور سب چیزیں جو کچھ کہہ میں نے تمہیں کہی ہیں تمہیں یاد
 دلاؤں گا * پھر اسی مائکی تیسو میں آیت میں ہی * بعد اُسکے میں تم سے ہر کلام
 کروں گا اس لئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور اُسکی جھم میں کوئی
 چیز نہیں * اور سولہویں باب کی ساتویں آیت سے چودھویں
 آیت تک یون ہی کہ حضرت مسیح عم فرماتے ہیں * لیکن میں
 تمہیں حق کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی سود مند ہی کیونکہ اگر
 میں جاؤں وکیل تم پاس نہ آویگا اگر میں جاؤں میں اُسے تم پاس بھیج
 دوں گا اور وہ جب آوے تو جہان کو گناہ سے اور راستی سے اور
 حکم سے مارزم کرے گا * گناہ سے اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان لائے *
 راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر
 نہ دیکھو گے * حکم سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی * ہنوز بہت
 سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں برابر تم انکی برداشت نہیں کر سکتے
 * لیکن جب وہ روح صدق آوے وہ تمہیں عاری سچائی کی راہ

بتا دیا گیا کہ وہ اپنی نہ کہہ گا لیکن جو وہ سنیکا سو کہہ گیا اور تمہیں
 آئندہ کی بھرتی دیگا * وہ میری ستائش کریگا ۱۔ سنیکا کہ وہ میری چیزوں
 سے پائیکا اور تمہیں دکھائیگا * اور پسند رہو میں بابکی بھبی سو میں آیت
 میں ہی * پر جب وہ وکیل جسے میں تمہارے لئے باپ کی طرف سے
 بھیجا تھا یعنی روح مدنی جو باپ سے نکلتا ہی آوے تو وہ میرے
 لئے گواہی دیگا اور نعم بھی گواہی دو گئے کیونکہ ہم ابتدا سے میرے
 ساتھ ہو * امی بھائیو ابھی راہ کے دو ہونڈھنیو اور اغور کر کے
 انصاف سے اوپر کی عبارتوں پر جن میں حضرت موسیٰ اور حضرت
 مسیح عیسیٰ نے آخری زمانے کے پابندوں کے لئے کی خوشخبری دی ہے
 نظر کرو خوب سوچو جس حد تک دل سے نکال کر اپنی عاقبت کی راہ
 کو درست کرو سنو اور * ایسا نہ ہو کہ حشر کے میدان میں اُس حکم الہی کے
 کے اور ان کے رسولوں کے رد پر تمہارے کار اور جس کی باتیں کھل
 جاویں بھرو ہاں رسوائی اور پشیمانی اٹھاؤ * بھلا دیکھو تو اس سے
 اور کیا زیادہ کوئی کہہ گیا اور گواہی دے گا جہاں فرمایا ہے حضرت
 مسیح کے کہ میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں
 دوسرا وکیل دے گا جو بد تمہارے ساتھ رہے * اس عبارت
 سے صاف معلوم ہوا کہ پہلے وکیل حضرت مسیح عیسیٰ تھے دوسرا وکیل
 وہ جواب آوے گا پس دو نو کی شان برابر چاہئے کیونکہ دوسرا ہمیں

ہو تا بغیر پہلے گئے * بس جو لوگ اس وکیل سے حضرت جبریل عم
مراد رکھتے ہیں وہ محض غلطی پر ہیں * اس لئے کہ حضرت جبریل تو
ہمیشہ حضرت مسیح کے ساتھ رہنے نہیے اور اس عبارت سے
معلوم ہوا کہ وہ وکیل آکے کبھی نہیں آیا اب آویگا اور ہمہ تن رہے گا
* یعنی اس کا دین اور اس کا حکم ہمیشہ جاری رہے گا دو مرتبے دیں گے
احکام منسوخ ہونگے * سوائے ایسی صفاتیں سوائے ہمارے پیغمبر کے کہ اس
میں ہیں اور وہ کون ایسا وکیل آیا کہ جس میں بے او صاف ہائے تاتے
ہیں * اور فرمایا کہ جہان کا مردار آتا ہی کہ اس کی محکمہ میں کوئی چیز
نہیں * اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہوا کہ وہ ایسا ایک شخص
آئے والا ہی کہ جہان کی سرداری اور حکومت کے لگا اور اس میں ایسا
وصف ہیں جو حضرت مسیح میں نہیں * سوائے اس شخص سوائے
ہمارے پیغمبر کے کون ہی کیونکہ حضرت جبریل با اور کوئی جسے روح
صدق کہئے جہان کا مردار اور حکومت کرنے والا نہیں ہو سکتا *
یہ تو پیغمبر ہی کی شان ہی * اور بعد حضرت مسیح کے کوئی سوائے
ہمارے پیغمبر کے پیغمبر نہیں ہوا * اور فرمایا کہ اگر بن بنادون وہ
وکیل تم پاس نہ آویگا اور وہ جب آویگا تو جہان کو گناہ سے اذو
راستی سے اور حکم سے لازم کریگا * اس عبارت سے معلوم ہوا کہ
وہ شخص ایسا ہی کہ لوگوں کو گناہ کے کاموں پر لازم کرے لگا اپنے بن اور کون

نے اللہ کی مرضی پر کام نہ کیے یا بت پرستی کی یا حضرت عیسیٰ کو نبی بنانا
یا انھیں خدا کا بیٹا کہنا ایسوں کو صراحتاً دینگا * اور راستی سے ملزم کرینگا
* یعنی ایسی سچی باتیں کہیں گے اور سچے معجزے دکھلا دیں گے کہ منکر لوگ
بے شبہ پشیمان اور ملزم ہوں گے * اُسمیں ایک بات یہ بھی ہے کہ مخالف
کہیں گے کہ حضرت مسیح جھوٹے تھے اور قتل ہوئے اور وہ اُنکو جھوٹا
بنا دیں گے * حضرت مسیح کی پیغمبری پر اور انکی حیثیاتی اور انکی زندگی
پر گواہی دیں گے اور ملزم کریں گے منکروں کو حکم پر کیونکہ وہ سردار ہی
محمودت رکھتا ہی اگر کوئی اُسکی نافرمانی کریں گے صراحتاً دینگا * اور منی کی
انجیل کے تیسرے باب کی گیارہویں آیت میں حضرت یحییٰ
ہم فرماتے ہیں * کہ فی الواقع میں تمھیں توبہ کے واسطے پانی سے
اصطباغ دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے بعد آئے والا ہی جھوٹے قوی تریں
کہ میں اُسکی حوٹیاں اُتھانے کے لایق نہیں وہ نیکو روح قدس اور
آگ سے اصطباغ دیں گے * نصار اس آیت کو حضرت عیسیٰ عم کے مبعوث
ہونے پر دلیل لانے میں مگر وہ غلطی کیونکہ حضرت عیسیٰ کا اور
حضرت یحییٰ کا ایک زمانہ تھا اور وہ شخص جسکی خوش خبری
حضرت یحییٰ نے دی وہ بعد اُنکے مبعوث ہوگا * علاوہ حضرت عیسیٰ
نے حضرت یحییٰ سے اصطباغ پایا چنانچہ اُسی بابکی سولہویں آیت
میں ثابت ہے * سو اگر وہ قوی تر ہوتے تو کیونکر اپنے ضعیف تر

= اصحاب باغ پاتے * بلکہ دے حضرت عیسیٰ کو اصطباغ دینے *
 سوائے اسکے آگ سے اصطباغ دینا اس سے مراد ہی کہ وہ شخص
 ظالموں کو قتل کر لگا سو یہہ حضرت عیسیٰ ہم سے نہیں ہوا * ہاں
 ہمارے پیغمبر نے ظالموں اور گمراہوں کو اللہ جل جلالہ کے حکم سے
 قتل فرمایا * بس صاف معلوم ہوا کہ یہہ تعریف ہی آخر الزمان
 محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی * سو اب اوپر کی سب دلیاؤں سے
 یقین ہوا کہ یہ تعریفیں اور توہیفیں سوائے ہمارے پیغمبر کے
 دوسری کی نہیں ہمارے حضرت نے علما کے بنی اسرائیل کو بھڑکھڑکھایا
 پر اور جوق ماتیں بھڑکھاتے تھے اُس پر اُنکو کیسا قایل کیا اور جب مانا
 تو پھر کیسی مرزادی کہ مشہور اور معروف ہی * اور دجہان کو سرکشوں
 بیہ بنوں اللہ کے خخالوں سے پاک فرمایا * سوائے اسکے زبور کے
 ایک سوا پنا سون باب یقین ہی کہ یہ وہاہ یعنی اللہ تعالیٰ کی ستائش
 کرو یہ وہاہ کے لئے نئی گیت گاد اور مدحیں پاک لوگوں کی اُنکلیوں میں پڑھو
 اسرائیل اسکی بات جیسے اُسے خلق کیا شادمان ہووے بنی صیہون
 اپنے بادشاہ کے لئے خوشی کریں وے اُسکا نام لئے کے ناہیں وے
 میں اور بربط پکاتے ہوئے اُسکی منقبتیں پڑھیں کیونکہ یہ وہاہ اپنے
 لوگوں سے راضی ہی وہاں کیونکہ اپنی نجات سے زینت بخشا ہی پاک
 لوگ ہرزگواری پر فتح کریں اور اپنے بستروں پر پڑے ہوئے

ترجمہ کریں انکا منہ نہ خدا کی سنایشون ہے ہر ہزار سہ دودھاری تار
انکے ہاتھوں میں ہوتا کہ غبرگرو ہو جسے انتقام لیوین اور لو کو کو سزا
دین اے بادشاہ کو زنجیر و زنجیر اور انکے اسیر و نکو لو سے کہی بہر تان
توال کر پکارتیں تاکہ جو انکی پندیرین لکھا ہوا تھا انھیں پہنچے کہ اُسکے
پاس لوگوں کی یہ کچھ عرت ہی * یے صفیں جو اوپر کسی گنہگارین
صاف صاف اُمت محمدی میں باقی باقی ہیں خوف خیال کرو انصاف
سے سوچو بوجھو * اور حضرت اشعیاسی کی زبانی فرمایا اللہ تعالیٰ کے
صحنہ میں انکے ساتھ ہوں، باب میں حرم کہ مسلمان کی تسلی کے واسطے
جب اُسنے اپنے پروردگار سے شکوہ کیا کافروں کے ظلم اور بتوں کے
رہنہ سے وہاں * اُنہم اور روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور یہ وہ
کے جلال نے تجھ پر طوع کیا اور دیکھ تار یکی زمین پر چھا باگی اور
لوگوں پر شدت کی تاریکی ہو گی یہ یہ وہ تجھ پر طاع ہو گا اور اُسکا
جلال تجھ پر حاوہ گر ہو گا اور عوام تیری روشنی میں اور بادشاہ
تیرے طوع کی تجلی میں جاہنگ آئیں گے اُنکے اُٹھا کر چاروں طرف نگاہ کر اور
دیکھ کہ سبکے سب فراہم ہوتے ہیں وے میری طرف آتے ہیں تیرے
پیچے دور سے آدینے اور تیری بیٹیاں تیری گوہرین پائی جاہنگی تب
نور دیکھ بیگی اور سمست کے جاری ہو گی اور تیرا دل دور یگا اور کشادہ
ہو گا کیونکہ تیرے پاس دریا کی فراوانی پھر یکی اور عواموں کی تو چین

تبصرہ پاس آویں گی اُونٹوں کی قطاریں اور مدیانی اور ایفانی ساندقیان
 تیرے گردِ بیشمار ہوئیں گی * وے سب شیا سے آویں گے اور سونا
 اور حستو بیاں لاون گے اور یہو اہ کی تعریفوں کی بشارتیں ہوئیں گی
 قیدار کے سارے لگی تیرے حضور آئے جمع ہونگے اور ناباؤث کے
 سارے میند تھے تیری خدمت کریں گے اور وے رضامندی کے ساتھ
 میرے مذبح پر چڑھیں گے اور میں اپنی شوکت کے گھر کو دستور دگی بخشوں گا
 * اور اسی طرح اُنجا سو میں اور چودھو میں باب میں لکھول کر لکھا ہی
 اُسے دیکھنے سے ظاہر ہوگا * اور اکیسویں باب میں اُنجا بھی ہمارے
 پیغمبر اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے مبعوث ہو چکی خوش خبری
 دی گئی ہے * اور انجیل میں اشارات بھی بہت ہیں * یوحنا کے
 بارہو میں باب کی مینتالیسویں آیت میں ہے * اگر کوئی شخص میری باتیں
 سنے اور اعتقاد نہ کرے میں اُس کا فیصلہ نہیں کرتا کیونکہ میں اُسے نہیں آیا
 کہ جہانِ ناد مجرم کروں مگر اُسے کہ جہانِ کو ربائی بخشوں سولہ اسکے لئے جو میری
 تحقیر کرتا ہے اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا ایک ہی جو اُسے مجرم
 کریں گا کلمہ حوین نے کہا ہے وہی اُسے پچھلے دن مجرم کریں گا * سولہ ان
 لفظ نہر خوب غور کرو کہ حضرت عیسیٰ کی کیا مراد ہے * اور وہ کلمہ یعنی اللہ
 تعالیٰ کا حکم کہ ہر پندہر کے ساتھ ہی کون ہے کہ حضرت عیسیٰ کے مسکرون
 کو ملزم کریں گا سزا دیں گا * پر جتنی دلیلیں اُدھر لکھی گئیں ایسی ہیں کہ

ف * قیدار اور ناباؤث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیغمبر ہیں

اکثر یہود اور نصاریٰ کی دانست اور عقل میں اُن کے لئے جو
لکھے لکھے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں بسبب کچھ فہمی کے ہو۔ تھیں نہیں آتے
* جیسا حضرت عیسیٰ ہم کی نبوت کی ولیدین اور اُن کے معجزات اور اخلاق
بسبب طمع دنیا اور حسد کے یہود و انکی عقل اور سمجھ میں نہیں آتے
سچ ہی کہ یہ بات موقوف ہی ہدایت ازلی کی استمداد پر جسکی
قسمت میں ہو وہی وہ سمجھ پاتا ہی * چنانچہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت
کی انھوں نے ہرگز اس سمت سے چشم پوشی نہ کی * و کے ولیدین جو
اصل تو رات اور انجیل اور زبور اور صحف انبیاء میں ہمارے حضرت کی
نبوت اور اوصاف اور اخلاق میں تھیں دیکھ کر اور مطابق باکریاں
لائے * جیسے عبد اللہ بن سلام جو یہود و ان کے برتے علماء و ن میں سے تھے
بعد اُن کے ابو علی یحییٰ بن عیسیٰ بن حزقیاہ الہلبی جس نے نصاریٰ کے رد
میں کتاب لکھی ہی * اور تو رات وغیرہ کی عبارت جو رسول خدا
کے اوصاف اور ظہور کی کیفیت میں تھی بیان کی * علاوہ اُن کے بہت
لوگ ایمان لائے * اور بہتوں نے دنیا کی مرداری اور اپنے اگلے
دین کی حکومت پر خیال کر کے اُن صاف ولیدین کو اصل کتاب سے
نکال دالا * مگر اللہ تعالیٰ جو حافظ ہی اپنی مرضی کے کاموں اور کلاموں کا
بائیکل اُن ولیدین کو دور کر سکے جس قدر ماقی رہا آئے بھم ہدایت
مانیوا لوگو ہدایت نصیب ہوئی اور ہوتی جاتی ہی * اور بھوننے

جان بوجہ کر اس دولت ابدی سے منہم پھیر لیا کیونکہ وے ازلی
بے نصیب تھے کہو مگر انھیں یہ نعمت میسر ہو * اشاء اللہ تعالیٰ بعد
۱ اسکے مفصل ۱ ان باتوں کی حقیقت اور حیرت کے معجزات اور احاطہ
کو دوسری علامہ ایک کتاب میں لکھو نگاہان ۱ مقدر بس ہی *
* من ابی امامہ قال النبی ﷺ ان الله بعثني رحمة
للْعَالَمِينَ وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ دَامَ نَبِي رَبِّي بِمَحْوِ الْعَارِفِ
وَالْغَافِلِ الْمَيِّتِ وَالْأَوْتَانِ وَالصَّالِبِ وَالْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ
ترجمہ * مشکوٰۃ کے باب بیان النجۃ میں لکھا ہے کہ کہا ابی امامہ رض
نے کہ فرمایا میں نے کہ تحقیق مبعوث کیا اور بھیجا اللہ تعالیٰ نے
مجھے باعث رحمت واسطے تمام جہان کے اور سبب راہ نائی تمام
عالم کے * یعنی میری پیروی کے سبب سے اول آخر کی بھلائی اور
۱ اس جہان اور اُس جہان کی نیکی ہر کسی کو حاصل ہوگی * گویا وجود
ضریف حضرت کارِ رحمت ہی سے لے لے ہا تک کہ کافر اور منکر بھی
انکے طفیل سے خیمہ اور مسیح اور غرق کی آفت اور خدا سے جیسا
اگلی اُمتوں کو ہوتا تھا محفوظ رہیں * بلکہ اور چیزوں کو بھی شامل ہی *
چنانچہ پاک ہونا خاک کا اور مسجد ہونا آسکا ہر مقام میں اور دور
کرنیو الا ناپاکی کا ہونا پانی کا ہر قسم کی نجاست کو خواہ بدن میں ہو خواہ
کپڑوں میں اور نہو ناؤ نکا سبب خدا و ہمالک * اور مدد کا باعث

ہونا ہوا کا واسطے اہل دین کے * اور پاک ہونا آسمان کا شیا ہیں
 کے چھٹھنے کی برائی ہے * کہ اگلے زمانے میں دے آسمانی خبر کو فرشتوں
 سے سنکر آسمان کم و بیش کر کے اپنے تابعدار و نسے کہہ کر بزرگی
 حاصل کرتے تھے * اور اپنی پرستش سے انکو جہنمی بناتے تھے * اور
 حکم کیا میرے پروردگار نے دور اور دفع کرنے کو باجوئے جیسے * ہو کاب
 اور طبلہ اور سازگی ستار بانسلی اور مرناسے وغیرہ * اور دفع
 اور دور کرنے اور توڑنے کو بتوں کے خواہ صورت ڈالے ہوں
 جیسی تصویریں پتھر کمرتی کاغذ وغیرہ کی جسے عربی میں صنم کہتے ہیں
 * خواہ بے صورت جیسے مہادیو کا لنگ اور شہ علم وغیرہ جسے
 وشن کہتے ہیں اور انکی پرستش کرتے ہیں * اور دفع کر دیکو
 صلب یعنی چلیپا کے جمع نصار حضرت جیسی ہم کے دور کی صورت *
 شہر اکرا انکی مصیبت کے یاد کرنے کو ایسے پاس رکھتے ہیں * اور
 باطل اور دور کر دیکو تمام مومات اور عادات جاہلیت کے * یعنی
 کفار و فتنے جو جو رسم خلاف شرع کے نکالی ہیں اور اسکو اپنی شادی
 غمی میں عیاں یقین لاتے ہیں * اور دے عادات اور مومات جن
 کو اپنے مطالب اور خواہش نفسانی کے حاصل کر کے کو جاری رکھتے
 ہیں * اور جو تھے مسلمان بھی انکا فرونگی اور اگلے جاہلوں کی دلیلیں
 پکار کر اپنی لذت نفس باجوئے کون اور دوست آشناؤں کی خاطر

یا کسی بانی طمع کر کر کے آپ اُنکو عہد کرتے ہیں اور دوسروں کو
 بد راہ اور گنہگار بناتے ہیں اور عاقبت اپنی خراب کرتے ہیں *
 اور دنیا میں خدا اب الہی ہیں جیسے وہا اور قحط اور دین کی ذلت
 میں گرفتار ہوتے ہیں * پس اچھے مسلمانوں کو لازم ہی کہ شادی اور
 غمی اور ناز و روزہ و حج و زکوٰۃ اور جو کام اُنکے دین و دنیا کی
 بھلائی کے ہوں اُنکو پیغمبر خدا ﷺ کے فرمانے اور اُنکی آل
 و اصحابوں کے کہنے اور کرنے کے مطابق سچے دیندار اور واقفکار
 لوگوں سے جو کفار اور بے دینوں سے آمیزش اور صحبت نہیں رکھتے
 اور اُنکا دیا ہوا نہیں کھاتے اور اُن کی تابعداری اور خوشامدین
 نہیں لگے رہتے پوچھ کر اپنے عمل میں لاوین * اور کسی دنیا دار عالم
 یا مشایخ یا پیر زادے وغیرہ کی بات پر ہرگز اعتما و نکرین کیونکہ وہ
 خود گمراہ ہیں دوسروں کی کیا ہدایت کریں گے * اُن کو تو راستہ
 تو ان اپنے کام سے جس میں دولت برتھے نام و نشان دنیا میں نہ رہے
 پکارے کہ کب فرست ہی کہ اللہ و رسول کے حکم بجالاویں یا لوگوں کو
 اچھی راہ بتاویں * اللہ ایسوں کی ہدایت کرے * ہزاروں
 مسلمانوں کو ایسے گمراہوں کے گمراہ بنا رکھا ہی * ایسوں ہی کے
 اعمال اور عقیدے دیکھا کہ سیکاروں جاہل مسلمان بیچارے
 خدائی چہرے ہلاک ہوئے دین و ایمان لہو پیچھے * اور اب تو

اے اللہ تعالیٰ کے کرم و فضل سے جس قدر مسلمان کو اپنے پروردگار
 کی تابعداری بجالانے میں عمل کرنا ضروری اس کی تفصیل کتابوں
 میں لکھی گئی اور مشہور ہونے کو چھاپا ہوئی ہو، چھنے کی حاجت بھی باقی
 نہیں رہی * خصوصاً ترجمہ کلام اللہ اور ترجمہ حدیث رسول اللہ نے چھوٹے
 ہالسمون اور مشائخ و غیرہ کے تکبر اور بزرگی کے پر دیکو بھارت
 اور ان کے فریب اور حیلہ کی باتوں کو ظاہر کر دیا اور برائی اور بزرگی
 کو ان کی خاک میں ملایا * ادا مسلمان کی نظروں میں ان کا مرتبہ کچھ نہیں بلکہ
 ذلیل اور حقیر معلوم ہونے لگے * شرافت اور علمیت کے مرتبے
 چہرہ پرست کو دتے تھے اور اپنے نزدیک غریب نادار مسلمانوں کو
 اپنی عزتی اور حقارت کی نظروں سے دیکھتے تھے جاتے رہے * کیوں نہ ہو
 اللہ جل شانہ کے نزدیک شریف نجیب عالم فاضل لایق تعظیم و توقیر کے
 وہی ہی جو اللہ و رسول کے کہنے پر چلے ہر کام میں ان کی متابعت بجالا دے *
 اپنے نفس کی خواہش یا کسی کی خاطر کو ان کا منہ نہیں دھندلے
 اور شریعت کے جاری کرنے میں لگا رہے ہیں کہ بہشت کی نعمتیں
 انہیں کے واسطے ہیں اور دوزخ کی عاقبت ان کے لئے * دنیا کی حشمت
 اور نو نگاری قیامت کے مبدان میں کچھ کام نہ آدگی * اس منظم حقیقی
 کے خدا سے ہرگز نہ چھڑا دیگی * خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے کام کئی طرح کے
 ہوتے ہیں * ایک تو وہ کہ چہرہ میں آدمی کو چاہئے کہ اپنے مالک کا

تالہدار رہے اُسکی مرضی کے موافق اپنا کام کرے اپنی عقل کو اُس
 عین مطلق داخل نہ دے * اور ۱۔ سطر ح کے کئے میں ابانکی مضبوطی
 اور خاوندکی رضامندی پائی جاتی ہی * جیسے عبادت کے کام نماز روزہ حج
 زکوٰۃ عقد نکاح مرویکی تجہیز و تکلیفین جہاد کے امور صفر میں جانا سفر
 سے آنا ۱۔ نکامو نہیں جس جسطرح سے احکام شارع نے جاری کئے ہیں
 اُس جسطرح عہا میں لاوے * کیونکہ رسول ۱۔ صی و سومات کے دفع کرنے
 اور انکاموں میں جو جو باتیں ضرور ہیں سکھائے اور تعلیم کر نیکو
 آتے تھے * سووے مائیں ۱۔ سطر ح تعلیم کرویں کہ سب مسلمان چھوٹے
 بڑے آسانی سے اُسکو کر لیں * اور چھوٹے بڑے کا حاحہ نہو * اب جو
 کوئی ۱۔ نکاموں میں کچھ بھی اپنی عقل سے یا کسی کے کہنے سننے سے کم و بیش
 کرے گا تکیفات میں پڑے گا مطعون اور مروود ہو جائیگا * اللہ کے نزدیک
 وہ مقبول نہوگا * بلکہ اصل اس کام کا بگڑ جائیگا * عبادت نہیگی شیطان کا
 کھیل اور تماشا تھر جائیگی * فی الواقع شیطان ایسے کاموں میں مقرر اپنا
 دخل کر کے لوگوں کے دلوں میں وضا و سدا کا رویا کی رونق اور نام
 و نشان کو اُنکی آنکھوں میں اور دلوں میں جاوہ دیکر اُس نیک کام کو
 ضراب کر دیتا ہی * یا اُس بزرگ کام کے مرتبہ اور نوا کو چھوٹے
 کاموں کے عہا میں لائے سے لکھو دیتا ہی * مثلاً فرض نماز کے ادا کرنے
 کی وقت کبھی بہ خیال دل میں دالتا ہی کہ گیسطر ح جلد جلد ارکان نماز

گواہ اور گواہی پر بناوے یا دوکان میں جا بیٹھے یا لکھیت کھایان میں
 حاضر ہووے یا اور کسی کام میں دنیا کے مشغول رہے * اور کبھی
 یہ خیال ڈالتا ہی کہ فرض نماز کو جلد پڑھ کر وہ وظیفہ جو کسی فقیر یا پیر
 نے بتلایا جس صبح وین دینا کا بڑا نایدہ اس کے خیال خام میں گذرا
 ہی اور اس کے پڑھنے میں دو گھنٹہ کی گزر بکی اور اس کو اسی قدر فرصت
 ملتی ہی * اگرچہ نماز کو اچھی طرح ادا کرے تو اس وظیفہ میں خلل پڑتا
 ہی اور پیر فقیر کے کہنے میں فرق آتا ہی جلد تمام کر لے * یا عقد نکاح
 جسے مسلمان عبادت کی نیست سے کرنا ہی اسمیں یہ خیال ڈالتا ہی کہ
 سبکے مشہور ہونے کے واسطے اور اپنی اپنی وضع کے لوگوں کی خوشی
 کے لئے ناچ رنگ اور دھول نقار ابھی ہو تو بہتر ہی * یا یہ خیال
 کہ شادی کی خوبی تو تبھی ہی کہ سوہیا س مسلمان کو کھانا کھلائے انہوں
 بگوان کو مہمان بلائے * اور جب تک اس کا مقدمہ نہ ہو تو عقد نکاح موقوف
 رکھئے کہ لوگ نام رکھینگے شرم و نیکی * ۱ سیطرہ ہر کام میں قیاس
 کر لیا جائے کہ ہاتھ بیان کروں عاقل کو ۱ اشارہ بس ہی * اور دوسرا
 کام ۱ سیطرہ کا ہونا ہی کہ آدمی آپس میں خود مختاری جس میں آرام پاوے
 کرے * مثلاً گھر میں ایک دروازہ رکھے یا دو کھانا ایک وقت کھاوے
 یا دو وقت جو ایک کرے یا دو کپڑا موتی کم قیمت مقدمہ ہو تو
 ۱ بجائیں قیمت پرے * دال روٹی یا مقدمہ ہو تو نیلا ٹوٹا کھاوے

* اور ایک کام ۱۔ مضر عکا ہوتا ہی کہ اصل اُسکا نہ بگاڑے بلکہ ایسے کام کرے جس میں اُسکی زینت برتھے * اور وہ کام اچھا پکا ہو جاوے مثلاً گمراہوں کی ہدایت کرنے میں اگر کوئی مایع ہووے اُسکے مقابلہ میں وہ کام کرے ایسی چیزیں بناوے اور وہ تدبیر تہجد دے کہ جس میں وہ گمراہ ہر سمت پادے * جیسا اس زمانے میں توپ و سندوقی چھاپیوں کی قواعد کا دستور ہوا ہی اگرچہ آگے نہ تھا اب ایسی چیزوں کی بنانے اور عمل میں لانے کا کچھ منہایقہ نہیں * کیونکہ غرض اُسے مخالفوں کی شکست ہی جس فن و تدبیر سے حاصل ہو کرے * اگرچہ پہلے اُسکے ۱۔ اس خاکسار نے ایک چھوٹی سی کتاب بریکاموں کی تفصیل میں جس کا نام موضع الکبابہ و البدعات ہی لکھ کر ہدایت المومنین کے ساتھ چھاپا ہی * اب اس مقام میں بھی بعض چیزوں کا ذکر جو حرام اور ممنوع اور بدعت ہیں لکھنا مناسب ہوا * خصوصاً وہ بدعتیں جو اس ملک کے اکثر عوام جاہل اور بعض برتھے لکھنے عاقبت فراوش کرتے ہیں * دے بریکام یہ ہیں * دائرہیں جندانی * مونچھیں پرتھالی * سونے روپے کے باسن میں کھانا پینا * سونے روپے کا زیور * ریشمین کپڑا * زریکا جو تازیانت کے واسطے مرد کو پہنانا یا تھم پانوں میں رنگ اور دانٹوں میں مسی مرد کو لگانی * دھوک طنورا ہمارا و تارا طبلہ مرونگ بانسلی کرنا سے سارنگی وغیرہ * جانا * ان چیزوں کو قصداً سننا * انکی جانچنا * انکی کو انعام دینا * ناج دیکھنا * ناچنیوالے کو

کچھ دینا * جانجو الے اور ناچنیوا لو نکئی تعریف کرنی * شطرنج چو پر گنجیہ
 نرد گوتی بھوج بازی آنش بازی کھیدنا اچھے وقت کو ضایع
 کرنا * حرام چیر پر ہم اللہ کہنی * جھوٹی بات پر اللہ کو گواہ ماننا * لونڈی
 غلام کو حقیر جاننا اور اُنکے مقدور سے زیادہ اُنسے کام لینا * بلکہ مسلمان کو
 مناسب ہی کہ اگر کوئی کام سخت یا بھاری ہو تو آپ بھی اُنکا شریک
 ہو جاوے * بیعتی سے کسی کا نام لیکر پکارنا * رات و دن اچھے کھانے
 اچھے پہننے کی کار میں لگے رہنا * مقدور ہوئے پاپ اور حق دار و نکئی
 خدمت نہ کرنی * اُستاد پیر اپنے بزرگوں سے بے ادبی کرنی * حیض و
 نفاس کی حالت میں عورت کے پاس جانا * عورت کو نامحرم کے سامنے
 ہونے دینا * مقدور رہتے جو روت کو نکو کھانے پہنے کی تکلیف دینی *
 جو روت میں برابری نہ رکھنی * جو رو کو اپنے خاوند کی نافرمانی کرنی * خاوند
 کے بلا سے عورت کو حاضر نہونا * اُسکی وی ہوئی چیز کو اپنے تکبر اور
 بد مزاجی سے ناچیز سمجھنا * بے حکم خاوند کے نامحرم کے رو برو ہونا *
 خاوند کے مقدور سے زیادہ کھانے پہننے کی چیز وغیرہ مانگنی * اُسکے مالکی
 حفاظت نہ کرنی * عورت کو مرد کی صورت بنانا * مرد کو عورت کی صورت بنانا
 شرع یا تو نیکے ساتھ گنہگار کی قبر کا زیارت کرنی * عورت کو رتبع مصاحفہ
 کرنا * کھانے کو برا کہنا * کسی کے گھر میں بے اجازت گھس جانا *
 باوجود قدرت نصیحت کو ترک کرنا * لوگوں کے کھانے کو عبادت

کرنی * اپنی عبادت اور تقویٰ پر دعو اکرنا * گرائی کی نیت سے غلہ
 بند رکھنا * مردہ فروشی کرنی * کسی کی قبر کو مسجد یا طواف کرنا * سوائے
 اللہ کے کسی پستہمبر اور لیا شہید پیرو کی اپنی حاجت روائی کی واسطے
 ہنر منت مانتی * سوائے اللہ کے دوسرو کی قسم کھانی * حرام کے
 رو پیو نسے مسجد عید گاہ یا اور کوئی مکان عزت کا بنانا * عورت کو
 بار یک کپڑا جس سے بدن نظر آوے پہننا * باپا کی کسی حالت سے مسجد
 میں جانا * اور ایسی حالت میں اور بے وضو مصحف کو چھونا نماز
 پڑھنی طواف کعبہ کرنا * امام سے پہلے نماز میں کوئی حرکت کرنی رکوع
 مسجد وغیرہ * حرام چیز کے کاروبار سے کہانی کرنی * مشرک کو نکاح
 کرنا * عورت سے نکاح کر کر اسکو بد کام کی اجازت دینی یا اسپر
 راضی رہنا * جانور سے وطی کرنی * موقتہ مارنا * حد کے درمیان
 نکاح کرنا * مسلمان ہونے میں توقف کرنا * آزاد مرد یا عورت کو
 مول لینا یا بیچنا * نماز جمعہ کے وقت خرید فروخت کرنا * اللہ کی حدوں
 میں ورگزر کرنا یا سنا ریش کرنی * بان بوجھ کر قرآن میں غلطی پڑھنی *
 جاندار کی تصویر کا کھلونا بنانا * سلام کا جواب دینا * اپنی خوشی سے
 زہر کھانا یا اور کسی طرح سے جان دینا * ہمسایہ کو دکھ دینا * دعا کے
 وقت آسمان کی طرف دیکھنا جانور و نکلانا * مصابی کے آگے سے گزرنے
 چانا * شاریع عام کو تنگ کرنا * بغیر خوف جان اسلام کو چھپانا * رو پیے

ہرے کو یہ محاصرہ کرنا * شرع کے اور بین ہنسنا * کسی قسم کے
 غلے یا ٹک یا شکر یا اور کوئی * بچنے کی چیزوں میں بھاری ہونیکے
 واسطے پانی یا بالو وغیرہ ملانا * بچنے کی چیزیں جانے بوجھے نقصان
 کو ظاہر کرنا * مسلمانوں کے حیب دھونڈھنے مگر جو فاسق ہو اس میں نیت
 ہے کہ وہ منکر برے کام سے باز آوے * کسی مسلمان کو بغیر دریافت
 حال خاتمے کا دوزخی کہنا یا اُس پر لعنت کرنی * کبوتروں کا آ کرانا *
 مرغ لڑانے * کافروں کے دوزخی برائی کرنی * اور انکی رسوموں
 کے موافق کچھ کام کرنا * جیسا کہ دیاتالاب عبد گاہ قبر کے پاس
 اُسکی تعظیم کے واسطے جانور ذبح کرنا * جان دار کی تصویر گھر میں
 رکھنی * جس قبر میں لاش نہ ہو اُسکو سلام کرنا یا اُسکی زیارت کرنی -
 تعظیم بھالانی * کسی کے غم میں گریبان پھارتا نہیں کرنا * سبز و سیاہ و
 نیلے کپڑے محرم میں پہننے اور بدھی پہنی اور اس سے امام غم کے
 ساتھ تقرب حاصل کرنا بدعت سیئہ اور حرام ہی * اور نصارہ
 کی چال سے ہی کہ تعزیت کے ایام میں انکے یہاں بولہ میں متمول
 ہی اور روافض نے اُنسے سیکھا ہی * سو اس میں مشابہت کفار
 اور اہل بدعت سے ہوتی ہی * فرمایا پیغمبر ﷺ لے * مَن تَشَبَهَ بِقَوْمٍ
 فَهُوَ مِنْهُمْ * ترجمہ * جس نے مشابہت پیدا کی ایک گروہ سے پس وہ
 اُن میں کا ہی * سیاہ لباس پہنانا بہت میں صحت و جماعت کے مباح

ہی لیکن محرم کے ایام میں بسبب مشابہت ردافض کے بدعتِ حبشہ
 اور حرام * اور حجبِ یہودیہ کی ردافض کے مذہبِ یمن بھی آئمہ اظہار
 اور اُنکے فقہاء کی روایت سے ثابت ہی کہ پھر حرم لبس الثیاب
 اللہ و الا لعمامة والصفین * ابن بابویہ قمی نے اُسکی وجہ
 حضرت امام جعفر صادق عم وغیرہ ائمہ سے یوں بیان کی ہی کہ ایسی
 پوشاک جو ہمیونکے لباس سے مشابہت رکھتی ہی * ننگے سر ننگے پاؤں مرو کیے
 منہ ختم قبر پر جانا * شبِ برات میں بلا ضرورت نیا کھڑا نئے با صحن
 لانے چراغان کرنا کھانوں کا بجا بجا کرنا یوں کہ بہت افسوس کے واسطے اور
 یہہ وصول کے اور غلامی کے اور یہہ بی بی فاطمہ کی واسطے افسوس سوائے
 نیک ذنوب کے کوئی نہ کھاوے اور جہنم دو سرا خاوند کیا ہو وہ بھی نکھاوے
 * کھیر کھلائی ساگرہ متوالسے کی رسم ادا کرنی * خواجہ خضر کا بیر انکا لانا
 * بحرِ مین تمیزیہ بنانا * عام شد اسپر بیرقی نیزہ رکھنا کھڑا کرنا
 نیے سب نصب ہمین انکا اختیار کرنا بطور عبادت کے کفر ہی *
 اور کسی کی خاطر سے یا اپنی ہمدرد اور اپنی بزرگنی دکھانے کو کرنا کبیرہ
 ہی * اور اگر طلال جانکر کرے اور اسپر اصرار کرے تو کفر صریح
 ہی کھانے پینے کی چیزیں جیسا حلو امینہ شربت پلاؤ شیرینی بان وغیرہ
 تمیزیہ اور عام یا کسی کی سچی یا جھوٹی قبر یا کسی کے تھان یا آستانہ
 یادِ رخت کے پائس لپیٹنا حرام اور مہنوع ہی * اور دریا کے پاس

ایسی ناجیما روت دلیا خواجہ خضر رحم کا اور ۱۰ جزو ن کا کھانا بھی حرام
 نہیں * کیونکہ ۱۰ جزو نانہ ۱۰ کا نون سے ہند و تکے تھا کر گے پر شاد کی
 صورت پکرتی * اور یے چیزیں را فضیون کے مذہب میں بھی
 حرام ہیں چنانچہ ابن بابویہ قمی نے من لایحضرہ الفقہ فیمن تعزیت
 کے نو اور کے باب میں جنایز کے آخر کتاب میں لکھا ہے * مَنْ جَدَّ
 قَدَّارَ مَثَلٍ مَثَلًا فَهُوَ مَلْعُونٌ * ترجمہ * جس نے نئی قبر بنائی یعنی
 اپنی طرف سے اور اُس میں مردہ نہیں اور قائم کیا مثال کو یعنی ایسی
 چیز کو جو مانند نصب اور تصویروں اور بلند چیزوں کے ہی جو باتوں
 سے مشابہت رکھتی ہی تعظیم اور تکریم وغیرہ میں پس ایسا
 شخص ملعون ہی اور * دوسری روایت سے لکھا ہے کہ
 * فَقَدْ خَرَجَ عَنْ رِبْقَةِ الْإِسْلَامِ * ترجمہ * پس بیشک وہ شخص
 الگ ہو گیا مضبوطی سے اسلام کی * اور ظاہر ہی کہ جھوٹھی
 قبروں میں داخل ہی تعزیر اور ضریح * اور مثال و اصاب میں
 داخل ہی علم شدہ پیرقی اور جو اسکی مانند ہی * پھر ضریح اور
 تعزیر تو بے شبہ اُس میں داخل ہی * کافر و کئے پوجے کی چیز کھانی * کسی
 پیر یا غمخیز امام شہید دیوہری کے نام کی چوٹی رکھنی * سیتا یا اور کسی
 مریض کا پوجا کرنا شادی میں نہر اکنگنا باندھنا * گھٹ گان مقرر کرنا گھٹ
 رکھنا * چوکنہ دیری چوٹھی کرنی * مردے کا حیوم ڈسوان بیسوان

چالیسواں کرنا اُس مین پھول بان اُتھانا * پچھ ماہی برھنی مقرر کرنی
 * مردے کی روح نکالنی * کسی کے مرنے سے تین دن یا چالیس
 دن تک کھائے پینے پہرے مین کچھ فرق کرنا * باونی سکر ات روتی
 پیٹھا ہولی دوالی ویتا جتیا کرنا * مردے کے سرھانے چراغ جلانا اُسے
 کھاس ہر لٹانا * کسیکے مرے سے ہاندی یا باسن پرالے پھینک دینے
 * سر مین گئے مین سیندر لگانا * غلے کو ہتھیا کو زہین کو سلام کرنا * حال
 حال کا پو جا کرنا * سالار غازی بادشاہ ہند ارکی ہر سال شادی بھانی تھند
 لہبر لھڑا کرنا * حضرت غوث یا امام قاسم کی مہندی نکالنی * محرم
 مین حیدری چہر براقی یاد دل بنانا * لال بی بی اولی بی بی آسان بی بی
 نور بی بی وغیرہ کار وزہ رکھنا * سوا پھر کار وزہ حضرت مرتضیٰ علی
 رحم کے نام سے رکھنا * لال پری چہر پری شیخ سدوزین خان شاہ
 وزیرانچہ میان وغیرہ کے نام سے فاتحہ دینا بکر اچر تھانا منت ماننی *
 کیونکہ یہ لوگ فی الحقیقت جن ہمیں یا شیاطین کو گونہ بہکانیکو ایسے نام
 اپنے رکھ لئے ہیں * لکھا قاعدہ یہی ہی کہ جس کچے اعتقاد والیکو جسے
 اعتقاد ہوتا ہی اُسکی صورت پارت کر خواب مین آتے ہیں اور سر پر چڑھ
 کرا سے جاتے ہیں * نذر نیاز قبول کروا کر اپنا مرید بناتے ہیں *
 گانے گورو کو چاول دوپ دیکارتیکادینا * شگون اور فال بد پر اعتقاد
 کرنا * اپنا ستر دو سرورن کو دکھانا یا اور دکھا ستر دیکھنا * بے تہہ ہند

لگو تمارنا * بدن بیٹن گودنا گدانا * عورت کو سر کے بال چنے یا چلا
 ڈالنا * مرد کو پتا بھری گھیرا سر پر رکھنا * کافرون سے لباس اور وضع
 بیٹن مشابہت پیدا کرنی * اور جو جو مدین ۱ صطرح کی ہیں انکو بجالانا
 * صفر کے نیرہ دنکو مغوس جانا * شب برات کے چودہ روز تک
 شادی نہ کرنی * محرم کے نیرہ روز تک امام حسینؑ کو اپنے مرد و بکی
 طرح خیال کر کر زینت کی چیزوں کو اور کھانے پہنے بیٹن سے
 چیزوں کو ترک کرنا اور شادی نہ کرنی *

۱ لڑکے کا پیدا ہونے بیٹن اور بعد اسکے کیا کیا *

* کام کرنے مناسب ہیں آنکھ بیان *

جب لڑکا پیدا ہووے تو اُسکے دانے کان بیٹن اذان کہے اور بائیں بیٹن
 اقامت اور تالو بیٹن اُسکے خرماٹے * ساتویں دن حقیقہ کرے لڑکے کے
 لئے دو بکرا یاد و بکری اور لڑکی کے واسطے ایک اور ان جانور دیکھے
 عضو بیٹن جیسا قربانی بیٹن نقصان کا ہونا ماروہی اُسی طرح حقیقہ بیٹن
 بھی * نہ ذبح کرے نہ یہ نکو نہ توڑے تو بہتر ہی گدشت ہتھیوں سے
 نکال کر پکاوے اور نہ صلیا کو کھلاوے بابا بھی کھادین تو مضائقہ
 نہیں * اور نام ابھار کھے اول درجے بیٹن وہ نام جس میں عبدیت
 اللہ کی پائی جاوے * جیسا عبد اللہ عبد الحق عبد اکرم * دوم درجے
 میں جیسا محمد آدم ابراہیم داؤد موسیٰ جیسی *

محسوم قرعے میں بزرگوں کے نام جیسا ابو بکر عمر عثمان علی باقر جعفر کاظم رضا
 * اور سر کے بال سدھاکر اور مانجوان کتوا کر ان کے ہمو زین روپانو کا
 حد فہ کرے * اور اہتمام کرے کہ جب لڑکا پہلے کوئی لفظ زبان سے نکالے
 لا الہ الا اللہ کہے * دو برس تک حد آرہائی برس تک دو دھم پلاوے * پھر جب
 قابل تعلیم ہو بلا قید برس اور تاریخ کے پڑھائیے بتیساویہ * بعد ختم قرآن
 مقدور کے موافق اگر کچھ افریاد و ستونکو بہ نیت اداے شکر کھلاوے
 مضایقہ نہیں * الی سعید اور ابن عباس نے کہا فرمایا رسول خدا ﷺ
 نے جس شخص کا لڑکا پیدا ہو پس چاہئے کہ اُس کا اچھا نام رکھے پھر تعلیم
 اُس کو کرے * یعنی ایسے کام سکھاوے جو دین اور دنیا میں اُس کے
 کام آویں * اور جب بالغ ہو تو نکاح کر دے * پھر اگر وہ بالغ ہو جائے
 اور نکاح نہ کرے تو اُس کے سبب جو گناہ وہ کریگا اُس کے مابا پ پر پڑیگا
 م * اور فرمایا ہم نے کہ تورات میں کھائی کہ جب لڑکا کسی کسی
 بارہ برس کی عمر کو پہنچے اور وہ اُس کا نکاح نہ کر دے پھر کوئی
 گناہ اُس کے باعث اُس لڑکا کی منہ ہو تو وہ گناہ اُس شخص پر پڑیگا *
 م * سات برس کی عمر میں اولاد پر تاکید ناز کی کرے اور دس برس
 کی عمر میں اگر نہ پڑھے تو مارے پھر بالغ ہونے سے پہلے ختنہ کر دے اگر
 خنہ نہ ہو تو بعد اُس کے بھی مضایقہ نہیں * اور مسلمان کے لڑکے کو چاہئے کہ
 کچھ کسب حلال سیکھے جس سے معیشت کی طرف سے اطمینان ہو *

بعد اُسکے کسی دیندار عالم کے پاس رجوع لا کر ایسی باتیں سیکھے کہ جس سے
 عین اُسکا دین اور ایمان بکا ہو جاوے * بعد اُسکے اگر اللہ تعالیٰ توفیق
 دیوے تو اپنے پروردگار سے قرب حاصل کرنے کے طریقے کسی عارف
 کامل سے دریافت کرے کہ انسان ہونے کا یہی نتیجہ ہی * اور لڑکیوں
 کو سوائے قرآن اور علم نماز اور روزہ و حج و زکوٰۃ کے کچھ نہ پڑھاوے
 نہ سکھاوے * اور نام ادا کا بھی نیکار لکھے * نکاح کرنا سنت ہی اور
 واجب ہوتا ہی جسوقت ضرورت ہو * فائدہ * اگلے زمانے عین اچھے
 لوگ بہ نیت عبادت نکاح کرتے تھے * یعنی اُسکے حبیب شیطان
 کے شر سے محفوظ رہتے تھے اور اولاد صالح کی آرزو رکھتے تھے * مگر
 اُس زمانے عین اکثر بہ نیت عیش نفسانی اور دولت دنیا کر کے
 ہمیں اور اُسی حبیب سے جو روا اور خاوند عین موافقت نہیں ہوتی *
 بہتیرے لوگ عورتوں کی سرکشی اور بد مزاجی اور خلاف مرضی کے
 حبیب ایسے خذاب عین رہتے ہمیں کہ دین دنیا کے امور انکے ہاتھ سے
 جاتے ہمیں * پس اُس مقام عین مناسب یہی ہے کہ جب تک بہت ضرورت
 دامن گیر نہ ہو تب تک یہہ بار اپنی گردن پر نہ آٹھاوے اور در صورت
 ضرورت دیہات اور قصبات کی لڑکیوں سے کہ بہ نسبت شہر کے
 حاجب حیا و عفت و عصمت اور تابعداری اور خانہ داری کے
 طریقے ماہر ہوتی ہیں اور شریک رنج و راحت اپنے خاوند کے

رہتی ہیں یہ معاملہ عمل میں لاوے * خلاف شریعت کے کہ اکثر انکی
 ایسی جوہر ہیں رکھتی ہیں * اور نافرمانی اور آرام طلبی میں بے بدل
 ہوتی ہیں * عن ابی امامۃ عن النبی ﷺ أَنَّهُ يَقُولُ مَا اِمْتَفَادَ
 الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زُرْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا
 اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبْرَتْهُ وَاِنْ
 غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا رواہ ابن ماجہ * روایت
 کی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے اب ہمیں فائدہ مند ہوا
 مو من بعد تقوی اللہ تعالیٰ کے کسی بھلائی سے مگر ابھی تک بخت
 جو روسے * یعنی بعد تقویٰ کے مو من کے حق میں یہ بہت بہتر چیز
 ہی جب کچھ فرمایا مان لیا اُس نے * اور جب دیکھا مروئے اُسکی طرف
 اُلفت کی نظر سے خوش کیا اُس نے * اور جب قسم کھانی اُسپر لگا
 اُس نے اُسکو قسم سے * یعنی جس بات پر خاوند نے قسم کھائی عورت
 نے وہ گلام کیا اور اُسے پہچا بنایا * اور جب باہر گیا کھر سے خیر خواہ
 کی اُس نے اپنے نفس کی اور اپنے شوہر کے مال کی * یعنی زنا
 اور فسق سے اپنے تئیں بچایا اور خاوند کے مال کو نقصان سے *
 * نکاح کا حصہ * جہان مناسب جائے بات تھہرا کر طرفین کی رضامندی کے
 دونوں دولہ کو چاہئے کہ اچھے صاف کہرتے ہیں کرخو شبو لگا کر اپنے اقربا اور
 دوستوں کو ساتھ لیکر ذلہن کے محلے کی مسجد میں جاتے رہے *

یہ افضل ہی نہیں تو جہان و لہسن کے لوگ مقرر کرین وہاں * شب کو افضل ہی یاد نکو مجلس عقد کی مٹانیہ جماوے یہاں تک کہ اگر بے جھانجھ کا دھبہ بھی بجاوے تو مضایقہ نہیں پھر اُدھر و لہسن اچھے کپڑے پہنے سنواری جاوے ہاتھ پاؤں میں منہدی اور آکھون میں صرہ کپڑے و نمین خوشونگھاوے * پھر جو نکاح پڑھے اسکا لازم ہی کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد اور یہ شہر خدا ﷺ کی نعت ادا کرے اور کچھ آیتیں قرآن شریف پڑھ کر جو یاد ہوں پڑھے اور مہر معین پر نکاح باندھے یعنی آپس میں ایجاب اور قبول ہو جاوے گواہوں کے رو برو * اگر طرفین کی طرف سے یا ایک طرف وکیل ہو اور وکالت بگواہی ثابت ہو تو آسکا ایجاب قبول کرنا بجا ہے مرد اور عورت کے درست ۔

ہی * اُس مجلس میں اگر کوئی شکار بادام روٹے سے چھینتے اور
اہل مجلس میں تقسیم کرے مضائقہ نہیں فتاواے سراجیہ میں ولیمہ
کے باب میں لکھا ہے * پہلے عقد کے اگر یہ خطبہ پڑھے تو سب سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ لَا وَنُسْتَغِيثُ مِنْهُ
وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا
مَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ فَلَا مَضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّه فَلَا مَدْرِي لَهُ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ أَنْفُسٍ وَاحِدَةٍ

خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنَسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ
الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ * إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا *
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ
مُسْلِمُونَ * يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا
سَدِيدًا * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
مَنْ يَطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا * شَاكَاح كَرِي

والی اپنے حق میں یاد کیل اس کی طرف سے یوں کہے کہ زیدہ یعقوبہ
کی بیٹی کو دوسور و پٹے سکھ مرشد آبادی کے مہر پر مین نے تیر نے
نکاح میں دیا * دولہہ کہے کہ میں نے اسکو قبول کیا * اور اگر دکیل
کی جگہ پردلی ہو تو وہ مقام کے مناسب لفظ کہے * بھر بعد عقد نکاح
کے مرد کو یوں مبارکبادی دی جاوے * بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ
اللَّهُ عَلَيْكَمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ * اور یہ دعا پڑھی جاوے
اللَّهُمَّ اٰدَمَ بَيْنَهُمَا كَمَا اَدَمْتَ بَيْنَ اٰدَمَ وَ حَوَّاءَ اَللَّهُمَّ اَرِ
بَيْنَهُمَا كَمَا اَرَيْتَ بَيْنَ عَٰدِشَةَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اَللَّهُمَّ اَلْفَ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلْفَتْ بَيْنَ عَلِيٍّ
وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَاخِرُ جِ مِنْهُمَا الطَّيِّبُ الْكَثِيرُ *
بعد اسکے رسول ﷺ پر درود بھیج * جب مرد دلہن کو گھر میں لا دینے
آسمان یاد دوسرے دن یا تیسرے دن طعام دلیر کرے * یعنی

اپنے مقدور کے موافق کھانا پکوا کر اپنے اقربا اور ہمسایہ اور دوستوں کی ضیافت کرے * اس ضیافت میں لوگوں کو جانا مناسب ہی جیسے کچھ خذ ہووے تو سہزرت کرے اور وعائے خردیوے * مہر دس درم سے کم نہیں چاہئے * دس درم کے تین روپے ساقر ہے دس ماشے ہوتے ہیں * زیادہ اس سے مقدور کے موافق جہقدر کرے ناجائز نہیں مگر رسول خدا ﷺ کے اور اور بزرگوں کے قول اور چال سے معلوم ہو کہ نہو قرامہر کرنا بہت خوب ہی * چنانچہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بہترین عورتوں میں وہ ہے کہ جو مہر میں پچھٹائی رکھتی ہو اور خلق میں برائی * اور اپنے اپنی بیٹیوں کے نکاح میں چار سو درم سے زیادہ مہر مقرر نہیں کیا * جس کے حساب کی رو سے ایک سو بیس روپے ساقر ہے دس ماشے جو اس زمانے میں یہاں رائج ہیں ہوتے ہیں * فرمایا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھاری مت کر و مہر عورتوں کا اگر وہ بزرگی کا سبب ہو تا دینا میں اور اللہ کے نزدیک تقویٰ کا تو تم سب سے اسکا مہر بہتر تھے رسول خدا * اور میں نہیں جانتا کہ حضرت اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کا بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر کیا ہو * اوقیہ چالیس درم کا اس حساب سے ایک سو چالیس روپے ساقر ہے دس ماشے ہوتے صرف ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درم تھا سو بجا شہی حبش کے

یاد شاہ نے مقرر کیا تھا حضرت کی عزت اور شان پر لیا ظ کر کے *
 نقل ہی کہ ہارون رشید نے اپنی بیٹی کی شادی یمن پوچھا کہ حضرت
 فاطمہ کا کیا مہر تھا عاؤن نے کہا چار سو درم * کہا کہ وے وونون
 جہانکی شاہزادی تھیں میری لڑکی کا دس درم مہر باندھو تاکہ خاص
 و عام یمن تمیز اور فرق ہو * سنت کے موافق طریق مسلمانوں کا
 مرنے کے وقت * جب کوئی مسلمان مرے لگے یعنی موت کے آثار
 اُس کے ظاہر ہو لے لگیں تو اُس کے اپنوں یا بیٹا نو لے جو کوئی
 وہاں موجود ہو اُس کو لازم ہی کہ فریب اُس کے بیٹھ کر
 کلمہ شہادت پکار پکار کر جو پڑھے اور اُس کو تکلیف نہ دے * اور اگر
 سورہ یس اور سورہ رکع یاد ہو تو پڑھے کہ اسے جان کنہ کی تکلیف
 کم ہونی ہی * پھر بعد منارقت روح کے جس نخنے کو سات بار بخود
 کیا ہو اُس پر لٹا کر غسل دیوین * پھر سات عضو یمن خوشبو لگا کر کفن
 پہناوین * اور وہی اقربا وغیرہ جلد جنازے کو مقبرے یمن لےکاویں
 اور دفن کریں * اچھا طریقہ ثواب رسائی کا مردے کے حق یمن یہ ہی
 * قبل دفن کے جھک رہو سکے کلمہ یا قرآن مجید یاد رو دیا کوئی سورہ
 پڑھے کر اُس کا ثواب اُس مرد کو بخشیں کہ پہلی منزل کی سختی یمن کام
 آوے * بعد دفن کے اُسی دن یا دوسرے دن یا تیسرے دن
 اقربا اور دوست آشنا بعد نماز دفن کے صبح کو خواہ دوسرے وقت

سب بدین آکر اُس مردے کے واسطے کچھ پڑھیں اور خوشو شربت
تقدیم کریں تو مضائقہ نہیں * چنانچہ یہی رسم ہی ہر مہین شریفین کی *
عرب کے اکثر شہروں میں مرد کی نجات کے واسطے یہ معمول ہوا ہے
کہ پہلے دن یا دو صرے یا تیسرے دن مو تک جس وقت فرصت ہو چند
مسلمان مسجد میں بعد نماز کے یا دوسری جگہ بیٹھ کر کلمہ 'لا الہ الا اللہ
ایک لاکھ مرتبے سے پڑھ کر ثواب اُس کا میت کی روح کو بخشے
ہیں * اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اُس میت کو نجات دیتا ہے اگرچہ وہ
خدا اب کے لایق ہو * چنانچہ اس بات میں ایک حدیث بھی آئی
ہی * قال النبی ﷺ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِائَةً أَلْفَ مَرَّةٍ وَ
جَعَلَ ثَوَابَهَا لِمَيِّتٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَإِنْ كَانَ مُسْتَوْجِبًا لِلْعُقُوبَةِ *
اُنیس الواعظین میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں
کا کوئی مرے سو ہزار مرتبے اُس کی روح کے واسطے کلمہ 'لا الہ الا اللہ
پڑھو اللہ تعالیٰ اُس کو نجات دے گا * اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
فرمایا ہے کہ ہم لوگ پیغمبر خدا کے وقت میں یہی عمل کرنے تھے اور
جو کوئی مرتا تھا اس بات کی وصیت کر جاتا تھا * پھر خواب میں اُس کو
کوئی دیکھتا تو اچھی حالت میں وہ نظر آتا * یعنی بہشت میں داخل ہوا
ہی اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی برکت سے اُسے نجات دی ہے *
اور جناب پیغمبر ﷺ سے بھی ثابت ہوا ہے کہ میت کے حق ادا

کرنے میں آپ کی یہ عادت نہ تھی کہ خاص اُسکے واسطے سوا کے وقت نماز کے کہیں جمع ہووین اور قرآن وغیرہ پڑھیں نہ قبر پر نہ دوسری جگہ * بھر بہ سب جو ہندوستان میں رہیں تیسے کا اور چہارم کا شہر اور معمول ہو اسی میں لانا اور بغیر وصیت اُس شخص کے اُسکے مال سے خرچ کرنا اور اُسکے وارثوں کو اُس مال سے محروم رکھنا محض بدعت اور حرام ہی * اسی طرح پر معین کرنا روز کا دم اور بستم اور چہارم وغیرہ کے واسطے نامناسب * مگر ثواب پہنچانا مردوں کو بغیر مقرر کئے کسی دیکے نہ کھانا کھلانے سے خواہ نقد خواہ لباس دینے خواہ قرآن شریف وغیرہ کے پڑھنے سے البتہ بہتر اور جائز ہی جب جس کو جس چیز کے دینے کی اُس امر نیک میں توفیق ہو یا لاوے * اور اگر کھانا اور نقد اور لباس کی طاقت نہ ہو تو صرف سورۃ الحمد اور سورۃ اخلاص یا کلمہ جتنی مرتبہ ہو سکے پڑھے کر مردے کو وہ اپنا ہو یا لگانہ برابر کا ہو یا بزرگ ثواب پہنچا بہت خوب اور بے تکلف ہی * باقی رہا یہ رسم کہ کھانے کی چیزوں کو پکھا کر زمین لپ کر بان پھول وغیرہ دیان رکھے کرایک شخص جب تک فاتحہ نہ پڑھے کھانے کا ثواب فاتحہ دینے والوں کے اعتقاد میں مردے کو نہیں پہنچتا محض ناکاری بات اور مشابہ ہی کفنا ہونو کے * مسلمانوں کو اس طور سے احترام دینا واجب ہی کیونکہ کھانا کھانا

ایک چیز ہی اور قرآن شریف وغیرہ پڑھنا دوسری چیز ہے۔ ایک کو دوسری کا موقوف علیہ کر دینا یہی بدعت ہی کہ اپنی عقل سے لوگوں نے نئی رسم نکالی ہے * اگلے زمانے میں نہ تھا اب غیروں کا دیکھ کر ہمارے ناکب درست تھرا * رہا یہ کہ تسلی دینی اور ماتم پر صوم کرنی میت کے لوگوں کی تین دن تک البتہ درست ہے اور کھانا کھینا ایک دن اگر وہاں بین کر نیوالی عورت نہو مستحب ہے * اور تین روز تک صرف عورتوں کو سوگ کرنا بعد موت کے یعنی ترک کرنا زہانت کا اگر کرے تو جائز ہی زیادہ اسے حرام * اور عورت اپنے شوہر کی طرح چار مہینے دس دن یعنی اتنی مدت تک زہانت ترک کرے * پھر شرع کے حکم پر عمل کرے یعنی اگر جوان ہو اور لڑکے بالے نہوں تو جائز ہے کہ دو ہرا شوہر ضرور کرے * لیکن اس ملک کی عورتیں ہندوؤں کی قدیم رسم کو دیکھ کر اور اس کا اظہار بے حیائی سمجھ کر زبان سے نہیں نکالتی ہیں * اور ان کے رشتہ دار باوجود اسکے کہ اس کام کی قیامت اور برائی سے خوب واقف ہیں بلکہ آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ اس آٹکاؤ سے بعضی عورت زنا کار ہو جاتی ہیں پھر بھی کچھ اسکا ذکر فکر نہیں کرتے اور اس عورت کو ترغیب نہیں دیتے * بلکہ زن و مرد اس کے رشتہ داروں سے احباب کو معیوب اور ننگ خاندان اپنا سمجھ کر اس امر پر چین بدل و جان متوجہ نہیں ہوتے اور جو کہ نہیں

کسی عورت نے ایسا کیا تو اُسکو حقیر جانتے ہیں اور اُسکے حق
 یمن طعن و تشییع کرتے ہیں * سو وہ لوگ ان عموں کے حسب سے
 مورد غضب حق علی و علی اور مردود شفاعت جناب رسالت بنا
 ہوتے ہیں * کیونکہ قرآن شریف اور حدیث نبوی یمن جا بجا اُسکی
 تاکید ہی بلکہ اُسکو مستحسن بیان فرمایا * سو یہ اصل رسم ہندو کا
 ہی کہ لالچی اور جاہل مسلمان نے ابتداء سے عمارتِ اری یمن و سلام
 کی اُسے میل کرنے کی لالچ پر یہ وہاں آپس یمن رائج کیا * اور
 اپنے تئیں نفوس اور شیطان کا تابع بنا دیا * اور ایسا شخص
 پانچ سو خدائے کی شان کے بہ نسبت برتر ہے ادب ہوا کیونکہ اللہ
 تعالیٰ نے یہ طریق خاص کیا ہی اپنے رحوں مقبول کے حق یمن
 کر اُنکی بیوی نکاح انکے نکاح نہو کہ وہ مسلمانوں کی بجائے مائے
 اور ما سے نکاح ہیں ہوتا * سو ان مذہبوں نے گویا اپنی بہون بیٹیوں
 وغیرہ کو ویسا ہی جانا اور وہی مرتبہ دیا * اور اس نافرمانی کا نام نکاح
 شرف رکھا * لعنت پرے اُنکی سمجھ اور اُنکی شرافت پر * چنانچہ فرمایا
 ہی اللہ تعالیٰ نے * **وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلِّغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضِلُوهُنَّ**
أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ
بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَوْمَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكُمْ أَزْكَى لَكُمْ
وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ * ترجمہ * جب طلاق دو تم

ہو رتوں کو پھر پوری ہو جا دے حدت انکی پس منبع نکر و شتم انکو
 ۱۔ مہات سے کہ نکاح کر لیو میں شوہر و ن سے آپس یقین راضی
 ہوں موافق شرع کے حکم کیا جاتا ہی انکو جو ایمان لائے اللہ پر اور قیامت
 کے دن ہر * یہہ کام بہت پاک کرنے والا ہی ہو گو و رہت صاف
 رکھو لا * اور تم ہمیں جانتے * سرحد کہتا ہی اس آیت کے مضمون کا
 حوالہ یہہ ہی کہ جب کوئی اپنی عورت کو طلاق دے تو اس عورت کو
 چاہئے کہ تین حیض کنی مدت گذر لے تاکہ یا تین مہینے تک دوسرا نکاح
 نہ کرے * پھر جب یہہ مدت گذر جائے تو کسب کو نہیں پہنچتا کہ اسکو
 نکاح ثانی سے باز رکھے * اور اس آیت پر لیا گیا چاہئے کہ پہلے طلاق
 کا ذکر فرمایا اور اس میں کچھ برائی اور نازیبا ہی اسکی بیان نہیں کی
 * بعد اُسکے کئی وجہ سے نکاح ثانی کے واسطے رغبت و لوانی * اول
 وجہ یہہ کہ لوگوں کو وسیع فرمایا ہی روکنے سے * دوسری وجہ یہہ کہ فرمایا یہہ
 حکم اُسکے یقین ہی جو ایمان لایا اللہ پر اور آخر تکے دن پر * پس معلوم ہوا
 کہ جو کوئی اس حکم کو رد کرے اور اسکو قبول نہ رکھے اور اس پر عیاں نہ کرے
 اور اسکو اپنا عار اور ننگ سمجھے وہ شخص منافق ہی * تیسری وجہ یہہ
 کہ فرمایا نکاح ثانی بہت پاک کرتا ہی نکاح * سچ ہی کیونکہ جس طرح
 ہرنیک و بد قاصق اور صالح و مومن اور منافق کو کھانے پینے جاگنے
 سونے کی رغبت ہوتی ہی اور انکا دل انکی طرف ہمیشہ مایل رہتا ہی

حصو صابو وقت بھوک پیاس لگے اور کھانے پینے کی چیز سامنے دھری ہو * دیکھا چاہئے کہ کیسی خواہش اُسکو اُسدم ہوتی ہی * گدوہ چیز اُسکو بالذمل میسر ہونے والی ہوے یا نہ ہوے * بہر حال اُسکا دل اُسکی طرف نگار ہوتا ہی * اُسی طرح ہر ایک وند کے درمیان شہو کو پیدا کیا ہی * پس بشریت کے مقتضای سے ہر مرد کو دور کی طرف خواہش ہوتی ہی اور ہر عورت کو مرد کی طرف * پھر بیوہ جو جوان ہوتی ہی بالضرور اُسکی خواہش مرد کی طرف ہوگی * اور اُس میں اُسے صریح زنا کاری عیاں بین آویگی یا اُسکے لوازم کا دنا اُسکا نظر بازی کرنی اور شہوت انگیز بائین کہنی اور سننی ہی * اور اگر وہ عورت بہت صاحبِ حفت اور عصمت ہی اور اپنے نفس پر قادر نہ بھی بمقتضای بشریت کے البتہ شہوت کے کام اُسے ظہور بین آویگی اگرچہ بسبب حیا اور شرم کے زبان پر نہ لاوے * پس اُن برائیوں سے بغیر نکاح کر لینے کے پاک ہو ناہیں ہو سکتا * اور جب حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہہ تمہارے واسطے بہت پاک کرنے والا ہی پھر جو کوئی اُسکو رد کرے اور اپنا تنگ سمجھے تو وہ شخص کمال خبیث الباطن ہو ا کہ سو رکھی طرح نجاسیت سے مناجبت اور آلفت رکھتا ہی * اور وہ شیطان سمیرت اپنے شین اپنے پیش راؤن سے بھی دور کھینچتا ہی اپنی حیا اور شرم کو اُسے زیادہ جانتا ہی * سو

جو کوئی ایسا کرنا ہی اپنی زمین وادسی میں بتا لگاتا ہی اور صاف سنگبھڑ
 بے ایمان ہو جاتا ہی * حقیقت تو یوں ہی کہ جس قدر برائی اور فساد
 ناکہ خدا و ان کے کی سے کہ لے گیا ہی میتھی رہے ماحول ظہوتی ہی اور
 آسکے والی کو لوگوں کے طعن و تشنیع کا ڈر رہتا ہی اور رات دن آسکے
 فکر میں بے کل بھرتا ہی اُسے زیادہ بیوہ جواں دور تکی طرف سے
 سمجھا چاہئے * کیونکہ پہلی صورت بسبب آسکے کہ وہ مرد کی کیفیت
 سے واقف نہیں اور حیا کے باعث ہر طرح سے اپنے دکاو تھام رہتی
 ہی بادجو دیکھ جانتی ہی کہ ایک دن وہ خواہش آسکی بر آویگی * برخلاف
 بیوہ دور تکی کہ ہر قسم کی لذت سے واقف ہو کر سخت ظالمون کے پیچھے
 میں پھنسی ہی اپنے دل ہی دل میں گھٹتی ہی اور غم کھاتی ہی * آخر
 جب حیا پر نفس غالب ہوا اور شیطان کا دوسوا اس جی میں گھسا اور
 ظاہر میں کچھ قابو ملا وہیں جو نہیں کرنا تھا کر گذرتی ہی * اور اپنے والیوں کے
 منہ میں ڈاک لگاتی ہی * کبھی وہ حرکت آسکی مشہور ہوتی ہی
 کبھی چھپے چھپے افعال ناشائستہ کے سبب شرم اور حیا کے پردے کو
 بھارت کر گنہ گار بنتی ہی * اور والی آسکے دیدہ و دانستہ چشم پوشی
 کرتے ہیں بلکہ اگر کہیں حیا رہ گیا تو خود دوسے دیوٹ اس کے
 بھبانے کی فکر میں پرتے ہیں * چوتھی وجہ یہ کہ حق تعالیٰ نے فرمایا
 ہی کہ اللہ جاتا ہی اور تم نہیں جانتے یعنی آسکے فواید جتنے اللہ کو معلوم

ہمیں تم کو ہمیں * پھر حکم دے گا کہ تم اس میں قبضہ ظاہر کرے اور برائی دلائل لاوے
 تو گویا اس نے اپنے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم سے زیادہ جانا * اور اللہ
 تعالیٰ کے کلام میں خطا کا اور اپنے اذہان میں درستی کا قائل ہوا *
 اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ مَّيِّثَاتِ اَعْمَالِنَا * اور فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا
 غَيْرَہَا * ترجمہ * پس اگر طلاق دے وہ مرد اس عورت کو پس حلال
 نہیں وہ عورت اس مرد کو جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے دوسرے شوہر سے
 * مترجم کہتا ہے کہ اصل اسکا یہ ہے کہ جب مرد نے اپنی عورت کو
 تیسرے مرتبہ طلاق دیا تو وہ اس پر حلال نہیں جب تک وہ عورت
 دوسرے سے نکاح نہ کرے اور وہ مرد پھر اسکا طلاق نہ دے * ایسا
 ہو تو وہ عورت پہلے شوہر کے حق میں نکاح سے حلال ہوتی ہی * سو
 اس آیت سے نکاح ثانی کا حلال ہونا ثابت ہوا * اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 وَاتَّكِبُوا اِلَیَّ اَمْوَالِیْكُمْ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَا نُكُمْ اَنْ
 یَّكُونُوْا فُقَرَاءَ یَغْنِیْہِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ *
 * ترجمہ * اور نکاح کرو وہ عورتوں کا اپنے اقربا سے اور جو نیک
 ہوں تمہارے غلام اور لونڈیاں غلام لونڈیوں سے اگر وہ محتاج ہوں گے
 غنی کرے گا اللہ انکو اپنے فضل سے * اور اللہ صاحب سہائی والا دان
 ہی * مترجم کہتا ہے کہ اس آیت کا حاصل مضمون یہی ہی * اللہ تعالیٰ

حد و توبہ کے دلیوں کو احکم کر تاہی کہ اُنکا نکاح کر دین * پس اس آیت
 سے بھی نکاح ثانی کی حالت معلوم ہوئی بلکہ کئی وجہ سے ترغیب
 دلا نا نکاح ثانی کا ۱۔ ثبوت ثابت ہوا * پہلی وجہ کہ رانکھوا کا لفظ جو امر
 ہی اصل میں موضوع ہی واجب ہونے کے واسطے ہر چند وہ وجوب
 کے مقام میں نہ ہو * لیکن اس لفظ کے لانے سے پایا گیا کہ اس حکم میں
 تر احتیاط منظور ہی * دوسری وجہ یہ ہے کہ لفظ ان یکونوا فقراء
 یغنیہم اللہ من فضلہ میں اشارہ ہی تو ناکر کر دینے کے وعدہ لکھا اگر مفلس
 ہو * اُسی میں بھی اس کام کی تری خوبی منظور ہوئی کہ وہ برکت کا موجب
 ہی * یعنی اگر فقر سے دور نہ ہو تو اللہ غنی کر دیگا تم اس بات سے مت
 دور واور اللہ پر توکل رکھو پس نکاح ثانی ایسی چیز ہوئی کہ بادیہ
 مانع کے بھی اُس پر سبقت کیا چاہئے * اور اُس کے مانع کے دفع کر نیو اللہ
 تعالیٰ کا فضل دے دے نہ تھا چاہئے * اور یہ فضل اللہ تعالیٰ کا لفظ من فضلہ
 سے خوب ظاہر ہی کہ جو کوئی یہ کام کر لگا اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال
 ہوگا * اور یہ برتری عنایت ہی پروردگار کی کہ نکاح ثانی کے سب
 سے حاصل ہوئی * اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * يَا مَعْشَرَ النَّاسِ لَا تَوَدُّوْهُنَّ
 اَلْبَنَازَةَ اِذَا حَضَرَتْ وَ اَلصَّلٰوَةَ اِذَا جَاَتْ وَ اَلَا يَمُ اِذَا
 وَجَدَتْ لَهَا كُفُوًا * ترجمہ * فرمایا رسول خدا ﷺ نے * اے علی میں
 چہرہ عین کہ دیری مت کر اُسی میں * جنازہ جب حاضر ہو لینے اُسکی نماز میں

تاجزکمر * اور نماز جب اُس کا وقت آجائے پہلے وقت بیٹن پڑھنا
افضل ہی * اور بیوہ عورت جب پاوے تو کس کو اس کے لایق *
یعنی فی الفور اُس عورت کا نکاح کر دے * اور یہ رسم بد حضرت
ﷺ کی بیویوں اور حضرت مرتضیٰ عم کی بیویوں کے اور حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی کے اور ہست سی بی بیوں کے
عیکے برخلاف ہوئی * اور گد اُس شخص کے اُن بیویوں پر اور اُن کے
اقرباؤں پر عیب لگایا اور اسے تین اُسے افضل جانا * ہاں ایک
یہ بات علاحدہ ہے کہ اُس عورت کا بذاتہ اس کا کام کی خواہش نہ ہو ایسی
بی بی ہزاروں بیٹن ایک ہو تو وہ * خصوصاً اس زمانے میں کہان
کہ فسق و فجور کا بازار گرم ہی نہ کسب کا تو رہی نہ شرم ہی * یا رت کے
والی ہو اور وہ اپنے لئے کون کی خدمت گذاری میں اس قدر مصروف
ہو کہ اس کا ادھر کبھی خیال نہ آوے * تو البتہ ایسی عورت پر اللہ
تعالیٰ کا رحم ہوتا ہی اور وہی اُسکی عصمت کا محافظ رہتا ہی *

* جن بی بیوں کا نکاح ثانی ہوا ان کا بیان *

بی بی رقیہ پیغمبر خدا ﷺ کی بیٹی پہلا خاوند ان کا عتبہ بن ابی لہب * اور
دوسرے خاوند اُن کے حضرت عثمان رض * دوسری لڑکی حضرت عائشہ بی بی
آم کلثوم پہلا خاوند ان کا عتبہ بن ابی لہب * اور دوسرے خاوند اُن کے
سیدنا عثمان رض * اور آم کلثوم حضرت فاطمہ رض کی بیٹی کہ

اُنکو ہمار نکاح کرنے کا اتفاق ہوا * پہلے خاوند اُنکے حضرت عمر فاروق
 رض * بعد اُنکے جعفر طیار کے تین بیٹوں نے ایک دوسرے کے بعد نکاح
 کیا * پہلے عدون دوسرے محمد تیسرے عبداللہ * اور حضرت عیسیٰ بن یونس
 سوا سے حضرت عایشہ کے سب کو متعدد نکاح کرنے کا اتفاق ہوا *
 مثلاً حضرت خدیجہ رض کہ جو سب یمن بزرگ اور افضل تھیں اُنکو
 تین نکاح کرنے کا اتفاق ہوا * ۱۔ صی طرح حضرت حفصہ اور حضرت زینب
 اور حضرت میمونہ اور حضرت اُم سلمہ اور حضرت سودہ اور حضرت
 جویرہ اور حضرت اُم حبیبہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہن کے نائیں *
 غرض سب کا حال سوا سے حضرت عایشہ کے یو یمن تھا * کسیکو دو
 نکاح کیسے تین نکاح کا اتفاق ہوا * اور حضرت کمال بیت یمن سے
 حضرت امام ج. لی. زینب حضرت کی بیٹی کی بیٹی ہیں اُنکو دو نکاح کا
 اتفاق ہوا پہلے خاوند اُنکے سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور
 دوسرے خاوند اُنکے منیرہ بن نوفل کہ حضرت علی مرتضیٰ حم نے مرتے
 وقت ۱۔ صبات کی وصیت کی تھی کہ بعد میرے اگر میری ۱۔ س. لی. کو خواہش
 نکاح ہو تو منیرہ سے نکاح کروادینا * اور اشرافو نے عرب کے جن
 بی بیوں کا نکاح ہوا اُنکا نام اُم رومان حضرت عایشہ کی ماہیلا خاوند اُنکا
 عبداللہ بن سنجہ اور دوسرے شوہر اُنکے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق
 رض * اور ۱۔ صبات عیسیٰ بن ابی حضرت صدیق کی ماہیلا بن ابی بکر

کئی بہن حضرت میوندہ زوجہ حضرت ﷺ کی * اول شوہر اُنکی حضرت ہجۃ
 ابی طالب اور دوسرے خاوند اُنکی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے
 شوہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ * اور اُنھیں بی بی اسیائے حضرت
 فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل جنازے کا دیا تھا * یہاں غسل کا ذکر اس لئے کیا
 گیا کہ بعض مرد اور بعض عورتیں جو اللہ اور رسول کی مرضی کے کلام سے
 واقف نہیں یا اپنی بد باطنی حمیہ اُسکو برا جانتی ہیں اور جس عورت
 نے دوسرا نکاح کیا اُسکی پاک اور طاہرہ جوئے میں بھی شک لاتی ہیں
 * چنانچہ بی بی کا دانہ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نیاز جو کھانا پاکادین اُسکو
 نہیں کھاتیں * بلکہ اُسکو حشرات کی راہ سے دو خصمی عورت کہتی ہیں
 * ہو سب پر یہ بات کھل جاوے کہ ایسا سمجھنا ان لوگوں کا بہت
 برا ہی * اس لئے اُنکی ایمان میں خلل آنا ہی ہرگز ایسی بات زبانی
 نہ لکھ لایا جائے * بلکہ اُس بی بی کو کسی طرح ہر گز حقیر اور ذلیل نہ
 * اور بعد دفن کرنے کے کسی مسلمان کو نہ چاہئے کہ کسی مسلمان کی قبر کو
 پختہ بناوے اور اُس پر گزند اُٹھاوے اور پتھر لگاوے اور قبر
 کا مجاور ہو کر وہاں بیٹھے اور اُسکی تعظیم اور توقیر کے لئے مسجد
 میں گاترے یا قبر کو مسجد بناوے * رات کو پھر اغان کرے اور
 کسی مطلب کے لئے نذر منت مانے اور شہر بنی مالیدہ پڑھاوے کہ
 یہ سب حرام ہی اور ناجائز ہی * عَن جَابِرِ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالِیْ نَہِیَ

اَنْ يَجْهَضَ الْقَبْرَ اَنْ يَبْنِيَ عَلَيْهِ وَاَنْ يَقِفَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 کہا جا بر رض نے کہ منع فرمایا رسول ﷺ نے کہ پختہ کی جاوے قبر
 اور بنایا جاوے کچھ اُسپر عمارت ہو وہ یا خبیثہ اور کوئی بابتھے اُسپر
 روایت کی مسلم نے * اور روایت کی نسائی نے اسی طرح کہ منع
 فرمایا رسول ﷺ نے کہ بنایا جاوے کچھ قبر پر یا برٹھایا جاوے اُسپر
 یعنی مٹی پر اور کچھ زیادہ کریں اُسپر * جیسا حیدر شاریانہ جادریا بکری
 بنائی جاوے * اور موابب الرحمن مین اور فتاوا سے عالم گیری اور
 عینی اور شرح کنز اور مستفص اور بحر الرائق مین بھی ایسا ہی لکھا
 ہی * پھر کدئی خلاف ان حدیثوں اور ان روایاتوں کے ان کاموں
 کے جائز ہونے مین کچھ تقریر کرے اور لکھے تو وہ ہرگز مستبر ہیں *

* محرم کے مہینے مین جو کرنا جائز ہے اُسکا بیان *

جب چاند محرم کا دیکھا جاوے تو اس مہینے کو متبرک بنا کر بعد حد
 اور درود پڑھ کر خدا تعالیٰ کے اپنے عقبی اور دنیا کی بہتری کے واسطے
 دعا مانگے * اور عاشورہ کے دن کو یعنی دسویں تاریخ محرم کی رات کو
 اور دن کو نیک باتیں کہاں مین لاوے * جیسا روزہ رکھنا بتا رہے ہیں
 ہر گھنٹی * غسل کرنا * مسلمانوں مین مایہ کرنا اور کر دینا * بیمار کو پوچھنا
 * یتیم پر مہربانی کرنی * دیندار عالموں سے ملاقات کرنی اللہ تعالیٰ سے
 دین دنیا کی خیریت چاہنی * اہل و عیال پر کھانے پینے کی اور نوٹس

زباونی کرنی * اسے کئی راہ بین حد تروینا * اگلا * بین حد * لگانا * نرا آن
 ملاوت کرنا * اور یہہ وسوان دن محرم کا ہر شہ جسے مبارک رہا
 ہی اکثر انبیا اور اولیا کی ہندت اور کائنات رنج و غم اسدن دفع
 ہوا ہی * اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اُنکا درجہ اور جہاں پناہ حضرت
 آدم عم کی دعا قبول ہوئی * حضرت موسیٰ عم کی غرور کی ظلم سے بجات
 یابی * حضرت نوح عم کی کشتی کو جو بڑی ہر گاہ اور بارح حضرت امام
 حسین عم نے بھی اسی طریق قدیم بہ * اور ہندت اور شہادت لگا دیا
 یا ہل کیا * اور یہ ہمسرا آواز زمانہ * بینا * بینا * امام نے ماڈان بین کہ
 اور سب بزرگی وہاں موجود تھی مگر شہادت نہ تھی سو اُنکے سبب
 اُنکا درجہ بھی ناقص لگا * بالکل درجہ عادت اور ہندت اور عبدیت
 کے برتھم گئے * اور اس سبب بین مرتبہ ہمسرا اور شہادت اور استقامت
 کے پورے ہونے * اور دنیا دار فاسقوں اور ظالموں کا حال خوب
 نکال آیا * دیندار صالح شرع کی پیروی کرنے والوں کو نکالا * عقاب ظاہر
 ہوا * دونوں قسم کے آدمیوں کا امتحان وہاں بین آیا * ہر شاخو کی عمامہ سے
 تابہ ہوا ہی کہ اس شب اور روز کو اگر کوئی دو رکعت یا چار
 رکعت پڑھتا ہے سو وہ فائز کے پند رہا پچیس مرتبہ سورہ اخلاص ملا کہ
 اللہ حضرت امام عم کی طرف سے ادا کرے تو ہر ثواب پاوے * کھانا
 کھانا اور شربت پلانا غریبا اور مساکین کو اور قرآن پڑھنا اللہ امام بین عم

کی جانب سے اُن دنوں میں البتہ زیادہ اہر رکھتا ہی کیونکہ ایام نیک
 اور زمان متبرک میں نیک لکھنویوں اور دین سے زیادہ ہوتا ہی
 * باقی اور جنہیں رحیم بدھتی فرقے کیا حصی کیا شیعہ عہد میں لائق ہیں
 وکے و حنیف کے پرے سے ہیں امام ہم کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں *
 کیونکہ اُنہیں دینے جان تک دین پر بدھتی کی تابعداری نہی * اور بے عیا
 بدعت کے کام کر کے اسے دوستی پیدا کیا چاہتے ہیں اور رضا اور
 صبر کے مرتبہ ہیں اُنکے بتانگے ہیں * اور ظالموں کے ظلم اور بے ادبی
 کی حقیقت اور اُنکی بے کسی اور لاچاری کی کیفیت ہر سال نئی وضع
 سے تمام شہر و نکی کلیوں اور کوچوں اور بازاروں میں سوانگ بنانا کر
 تاجتے کو دتے بیان کرتے پھرتے ہیں * وہ مستقم حقیقی اسے اعمال
 کی عزت اُنکو دے جو ہمارے دین اور پیر و مرشد و نسے ایسا سلوک
 کرتے ہیں اور پھر وہ اہل بیت کی محبت کا کئے جاتے ہیں * شب
 برات میں بھی نیک کام جیسے غسل کرنا اور نازیر تھنی اور کھاتے
 کی زیادتی کرنی بلا تعین و شخصہ صاہل و خیال پر اور مرمرہ لگانا اور عبادت
 کرتی ہو ستر ہی * کیونکہ یہ شب بھی ایام متبرک سے ہی * آدمیوں کے
 تمام یہ س کے رزق اور اعمال وغیرہ کی تقسیم اور تقدیر اس شب
 کو ہوا کرتی ہی * اور لوح محفوظ سے ان کاموں کی فرمیں لکھی ہوئی
 فرشتوں کے حوالے ہوتی ہیں کہ اسکے موافق تمام سال میں وکے کام ہوا

کر میں نے سو اے اُمّی اور کلام جو جو بدعتوں نے نکالا بھی جیسا جبرائیل
 کرنا اور حاور و آتی ہی پکنا اور آتش مازی جھوٹا اور ماضی مدت
 بدون نئے بامین کے لکھنا اور پکنا اور جہاں ایک کے نام سے قاضی
 دینا بعض مشابہہ کفار کے مہنوں کے امین اور بعض اصحاب سے خالی
 نہیں * مومن کو چاہئے کہ ایسی باتوں سے پرہیز رکھے جو وہ دوسرے مشابہہ
 کی کتاب میں یوں لکھا ہے کہ جو کوئی شعبان کی رات ہو میں شب کو دو گانی
 سو رکعت نماز پڑھے اس طرح کہ بعد سو رکعت کے دس دس مرتبہ
 سو رکعت ایک رکعت میں ملاوے باد میں رکعت پڑھے
 اور بعد سو رکعت کے سو سو مرتبہ ایک رکعت میں سو رکعت پڑھے
 ملاوے تو برآؤ اب پاوے * اب اسی سہاٹیو اگر مہمان ہو، محمدی
 ہو اور اس امت میں داخل ہو کر گناہ سے بخت اور نادم تھا
 کی رضامندی کی دولت حاصل کیا پاتے ہو تو طریق اپنا شیعی کہ وہ
 باپ دادے کی راہ بھوڑ و باگہ جو کوئی کیسا ہی لائق اور بھائی
 اور سنت نبی کا پیر و نہو تو اس کو شیطان سے بدتر جانو ابھی ہم
 اور سب مومن اور مومنہ کو محمدی طریق پر چلنے اور نبی صاحب
 سنت اختیار کرنے کی توفیق دے * آمین یا رب العالمین بحرمت
 محمد وآلہ و اہلہ جمعین *

* تیسرا باب علم کے بیان میں *

قرابا اللہ تعالیٰ نے قُلْ هَلْ أَسْتَعِينُ بِاللّٰهِ اَوْ بِالْعَلَمِیْنَ لَا یَمْلِكُوْنَ کہہ دے اسی سے جسبھر لوگوں سے کیا مارا یعنی جاننے والے اور جاہل یعنی نادانہ والے برابر ہیں * یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے عالم اور اس کے احکام سے واقف ہیں وہ اور جو انسانوں سے آگاہ نہیں رہا رہیں * بسنک اگلا درجہ ان کے درجہ سے بہت برتر ہے * جیسا دوسرے مقام میں فرمایا ہے کہ * مَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ * انا ہمارا اور آنکھ والا برابر ہیں * یعنی جسکو سب کچھ ہی وہ نامعلوم نہ رہے کہ چلتا ہی اور اُسکی رہنمائی ہمیشہ کرتا رہتا ہے اور سب کو نظر نہیں رکھتا وہ دیکھتا رہتا ہے اور دنیا کے کاموں میں نہ رہتا * چاکس رہتا ہے * جس میں عیش و آرام حاصل ہو وہ نہ کر رہا ہے * اور قرابا اللہ تعالیٰ نے * اِنَّہٗ اَخْفٰی اَنَّ اللّٰہَ مِنْ قِبَالِہٖ اٰتٰہُ * کہہ کر دیا ہے کہ اللہ کے پاس سے نکل کر جو عالم ہیں * یعنی جو رتے ہیں عالم ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور عظمت کی شان اور اُسکی رہنمائی کے احکام اور فرمان سے ڈرتے ہیں اور نفس اور شیطان کی پیروی سے اسٹپٹ نہیں آگے رکھتے ہیں * دنیا کی دوستی اور اُسکی ناپایداری کو دیکھ کر ان پر نہیں بھولتے * اور ایمہ تعالیٰ کے دشمنوں کی تابعداری اور خوشامد میں لگے نہیں رہتے * اُنکی رہنمائی اور محبت کا دم شب و روز نہیں مارتے * اُنکے بھلے سے اپنا

ہاں پہنچ جاتے * اور انکی برائی سے بنی برائی نہیں سمجھتے * بر ملاں
 اُن علماؤں کے جو اپنا شیوہ ہدایت کا بھگوتا کر شیطانیکی ناپیے بنتے ہیں *
 ملکہ مسلمان دیندار دیکھی جس میں حقارت و اسکی پیروی میں لگے رہتے
 ہیں * ایت ہی عالمو کیے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ وہ گمراہ ہیں
 جن پر لدی ہیں گناہیں * سو اسے بوجھ اٹھانیکے اسے اور کچھ کام
 نہیں ہوتا * اور بحز فساد اور گمراہی کے اور اچھوں کو بد راہ کر نیکے
 کوئی شیوہ اچھوں میں سو بھٹاتا * اور کتابوں کی پڑھنے سے انھیں ہرگز
 فائدہ نہیں پہنچتا * بلکہ اپنے فن میں پکے ہوتے ہیں * دین کی دولت
 دنیا کی زینت حاصل کرنے میں لکھتے ہیں * اور علم ایسی چیز ہی کہ
 اگر نکھوڑا بھی آئے وہیں مل جاوے لو ہزاروں طرح کا فائدہ اپنے
 تئیں اور دوسروں کو پہنچے * اسی واسطے ہر مسلمان پر صیکھنا اسکا
 واجب ہے * چنانچہ فرمانبار سول ﷺ نے طلب العلم فریضۃ علی
 کل مسلم و مسلمہ * گا۔ علماؤں نے سب بات میں اختلاف کیا ہی کہ
 کہ بسا علم ہی متبعون نے کہا ہی کہ وہ علم کلام ہی کہ اللہ تعالیٰ کی
 معرفت اُسے حاصل ہوتی ہی * اور فقہانے کہا ہی کہ وہ علم فقہ
 ہی کہ حلال اور حرام چیز آسے پہچانی جاتی ہی * اور اہل حدیث کہتے
 ہیں کہ وہ علم کتاب اور سنت ہی شرع کا اہل علم وہی ہی * اور صوفی کہتے
 ہیں کہ وہ دل کے احوال کا علم ہی کہ بندگی واد حق تعالیٰ کی طرف دل

ہے ہوتی ہی * ہر حال جو کوئی مسلمان ہوا یا بالغ ہوا ایسے سب عالم
 اُسپر واجب نہیں ہوتے لیکن اُسوقت واجب ہوتے ہیں کہ جب
 کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے منہ سمجھے * اہل سنت و جماعت
 کے اعتقاد کی باتیں جو ایانکے باب میں لکھ چکے ہیں حاصل کرے *
 اور سب صفتوں پر حق تعالیٰ اور پیغمبر ﷺ کی اور آخر کی حالت پر ایمان
 لاوے اور جانے کہ حق سبحانہ تعالیٰ کے کچھ مطالب ہیں کہ زانیسے
 ﷺ کی لوگوں کو پہنچتے ہیں * جب یہ معلوم کیا تو وہ طرح کا عالم
 اُسپر واجب ہوا * ایک وہ جو دل سے علاقہ رکھتا ہی اور ایک وہ
 جو اعضا سے * ایک کرنے کا اور نکرے کا اور کرنے کا عالم ایسا
 ہی کہ دن پڑھے مسلمان ہوا اور ظہر کی نماز ادا کرنی پڑھری تو طہارت
 اور نماز کا عالم جمعد و فرض ہی اُسپر واجب ہوا اور جمعہ و سنت ہی
 سنت ہوا * پھر جب ماہ رمضان آگے آیا روزے کا عالم واجب ہوا
 * اور جب یس منقال سو نابریں بھر دیا و سو درم روپا اس
 مدت تک دیا گیا گے بھینس ماری اونٹ اُنکے فائدے کے موافق رہے
 تو عام زکوٰۃ کا واجب ہوا اور جب حج کے شرائط موجود ہوئے حج کا عالم
 واجب ہوا * ۱۔ سی طرح جو کام شرعی آگے آیا اُس کا عالم واجب ہوا
 * اور نہ کرنے کا عالم ہر کسی کے احوال کے موافق ہوتا ہی * ایک شخص
 ہی کہ وہ شیشی کپڑے پہنتا ہی یا شراب پینے والا کوئی نہ صحبت

رکھتا ہی اور کسب حرام سے مال جمع کرنے پر نگاہی تو عالموں برواجہ
 ہی کہ اُسکو اُن باتوں کا عالم سکھا دین کہ حرام چیزوں سے باز رہ * پھر
 جو داسے علاقہ رکھتا ہی وہ دو قسم پر ہی * ایک اُسکی حالات سے
 علاقہ رکھتا ہی اور دوسرا اعتقاد سے * جو حالات سے علاقہ رکھتا ہی اُسکی
 مثال یہ ہی * جانے کہ کبر اور حسد اور غضب اور بخل اور جو
 اخلاق و زیلہ ہیں لے حرام ہیں اُسکا عالم واجب ہی * اور جو اعتقاد
 سے علاقہ رکھتا ہی ایسا ہی کہ جب اُسکو کسی بات میں اعتقاد کی شک
 واقع ہو تو اُسپر واجب ہی کہ اُسکی حقیقت دریافت کر کے اُس شک
 کو دل سے نکالے * پس جب معلوم ہوا کہ ہر کسی کو اُصابت کا عالم جو
 اُسکے سامنے آوے واجب ہی تو عدم کو ہمیشہ اُسے خطر ہی *
 کیونکہ ایک کام انکے آگے آیا اور وہے پہنچ جانتے کہ اُس میں کیا
 حاسمت ہی * لیکن اُس جانتے سے معاف نہیں رہیں گے اور اُنکا ایسا
 بیجا خدشہ نجانگا * اوپر کی تقریر سے سمجھا گیا کہ آدمی کے حق
 میں کوئی چیز عام ہے بہتر نہیں * مگر جو لوگ عالم حاصل کیا کرتے ہیں
 اُسواصلے کہ دنیا کے کاموں کو رونق دین اور اُسے جاہ و دولت پیدا
 کر میں چنانچہ اُس زمانے میں ہزاروں عالم دیکھنے والوں کی یہی نیت
 ہی عیان راہ حاجت بیان * ایسوں کے حق میں بہتر ہی ہی کہ اُس نیت
 سے غم نہ دیکھیں بلکہ کسی کسب پر دل لگا دین * کیونکہ جو لوگ

اسی نیت سے عالم سبکدوش ہیں وہیں تیار عین الانس و تنے پہنچے
 ہزاروں آنسو شاگردی کر کے جہنم کے لائق بن گئے ہیں * اللہ تعالیٰ
 اسو سے سب لڑ گئے کو صفحہ ناز لکھے * چنانچہ اسی برائے ایک اقل یا آل
 کہ کسی برگزیدہ نے شیطان کو خواہ اب یقین اپنے کار بیٹھے دیکھا ہو یا تھا کہ
 تم تو گمراہی کے دھندھے ہیں رات دن گمراہی ہو تمہاری بیگاری
 کیا سبب * اُس نے جواب دیا کہ جب سے اس آخر زمانے کے
 حامی پیدا ہوئے ہر ایک میرے رشید شاگردوں سے بدبالی اور کٹر
 کے فن میں لگے ہو گئے * چنانچہ کرنا نہا لے سماء و مد فرزند سب
 و روز اُسی کی تدبیرات میں لگے رہتے ہیں میری حاش کے کام
 نچو ہا ادا کرتے ہیں اب میں جو شبان کرنا ہوں بے کار ہو کر انکی
 خیریت مناتا ہوں * پھر بوجھنا سنئے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہاں
 میں سے ناز ہر گھنٹے ہیں روز سے رگھتے ہیں موچیں میں سندھوانے
 ہیں تو اتر ہی برتھاتے ہیں عصا ہنہ میں سے کہہتے ہیں تو یہ صورت
 اہل شرع کی ہی کیونکر اسے ایسے کام ہوتے ہیں جنسے میری
 رضامندی حاصل ہوتی ہی * اُس نے جواب دیا کہ یہ بھی عین شاگردی
 اور پیروی میری ہی کہ ظاہر میں حاجی اور ملکہ اور عالم اور مشائخ کی
 صورت بنائے رہنا اور باطن میں برے درجے کے ضد اور باطن
 میں کچھ اور کام و غریب و بد خواہی اور طمع اور بد سماں کے رنگ

سے دیکھو صیبا رکھنا * کہ سبھی مسلمان جو دنیا کے کاموں میں ترے
 بے وقوف ہوتے ہیں انکو اپنے جال میں جھٹ پھڑھڑا لیں *
 اور انکے جان اور مال کو ایک دم میں تاراج کر دیں * کسی کا مال و جان
 لیں اور کسی کا جو ہر ایمان لیں * وعن ابی ہریرۃ قال قال ﷺ
 * اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ مِنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ صَدَقَةٍ
 جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يَنْتَفِعُ بِهِ وَاَوْدٍ صَالِحٍ يَدَّ مَوْلَاهُ رواہ مسلم *
 ترجمہ * ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب
 آدمی مر جائے گا تو اس کا عمل ختم ہو جائے گا سوائے اس کے کہ اس کا
 عمل سے جاری رہتا ہو * جیسا ماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ گارنتی عمل
 اسے باقی رہتا ہو * ایک صدقہ جاریہ یعنی وہ نیکی جو جاری اور قائم
 و دائم ہی جس طرح کسی مالک کا وقف کرنا اللہ کی راہ میں اور خلق اللہ
 کے نفع کے واسطے بنادینا جیسا کہ ان حوس مہمان خانہ ہل مسجد خانقاہ
 وغیرہ * یا ایسا علم جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے تعلیم اور تہذیب
 اور کتابت وغیرہ کی رو سے یا لڑکا نیک بخت نیک چال کہ دعا
 مانگتا ہو اسکے واسطے * م * وعنہ قال قال ﷺ مَنْ نَفَسَ عَنْ مَوْمِنٍ
 كَرْبَةً مِّنْ كَرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِّنْ كَرْبِ بَوْمِ
 الْقَيْمَةِ وَمَنْ يَسَّرْ عَلَى مَعْرِيٍّ دَرَاهِمَ مِائَةٍ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 وَمَنْ مَسَّ مَسْلَمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ

اَلْعَبْدَ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي مَوْنٍ اَخِيهِ وَمِنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ
 فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ مِنْ
 بَيْتٍ فِي بُيُوتِ اِبْلِىَّ يَنْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَذَكَّرُوْنَ بَيْنَهُمْ اِلَّا
 نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ
 وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عَزَبَ لَوْ مِنْ بَطْلَانٍ بِمَا عَمِلُوْهُ لَمْ يَسْخَرْ مِنْهُمْ نَسَخَ
 رُوَاهُ مُسْلِمٌ * ترجمہ * کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جس نے دور کیا دنیا کی فکر اور غم کو کسی مسلمان سے چھ حاکم عقبی
 کی جیسا کفر اور مصیبت دور کیا اللہ تعالیٰ اُسے عاقبت
 کی فکر و ناکہ * اور جس نے آسان کیا کام اس کا جو مشکل میں پڑا تھا جیسے
 قرض دار کو مہلت دی یا فرض اُس کا و اگر دیا آسان کریگا اللہ تعالیٰ
 اُس پر دنیا اور آخرت میں * اور جس نے چھپا یا عیب کسی مسلمان کا
 یاستر پوشی کی تک مسلمان کی چھپا دیگا اُس کے عیب اللہ تعالیٰ یاہنا دیگا ناصح
 کبریا اُس کو دنیا اور آخرت میں * اور اللہ صاحب مدد گاری میں
 متوجہ رہتا ہی اُس بندے کی جہتک وہ مدد گاری میں ہی اپنے بھائی
 کی نفع پہنچانے میں یا ضرر کے دفع کرنے میں * اور جو کوئی اختیار
 کرتا ہی ایک راہ اور طلب کرتا ہی اُس میں علم وین یعنی خود علم
 سیکھتا ہی یا سکھانے کے اسباب موجود کر دیتا ہی یا اور دن کو علم
 چیکھنے میں اُن کی حاجت روائی کرتا ہی کمال دیتا ہی واسطے اُس کے

اللہ تعالیٰ ایک راہِ جنت کی طرف * یعنی اُسے ایسے کام کروانا ہی
 جس سے بہشت میں جاوے * اور جمع نہیں ہوتے ہیں لوگ اللہ کے
 گھروں سے کسی گھر میں اس لئے کہ پڑھیں قرآن اور پھیر بھار کریں اُسکو
 آپس میں * یعنی سجدہ و نیت جمع ہو کر قرآن کے سیکھنے سکھانے کا پھر چا
 کریں اور اُسکے امرو نہی سے واقف ہوں اور واقف کریں * مگر
 نازل ہوتی ہی اُن پر لے پروائی اور اطمینانِ قلب کہ اُسے دنیا کی
 خواہشیں اُنکے دل سے دور ہوتی ہیں اور کسی کا وتر سوائے اللہ کے
 نہیں رہتا * اور اُسکے حضور کا لطف کہ حی میں ہی حاصل ہوتا * اور
 گھیر لیتی ہی اُنکو رحمت اور طواف کرتے ہیں اُنکے گرد فرشتے اور
 ذکر کرنا ہی اللہ تعالیٰ اُنکا اپنے مقربوں سے * یعنی اُنکی عبادت کی خوبیوں
 کا بیان فرماتا ہی جس سے آدمی کو فخر حاصل ہوتا ہی * اور فرشتوں کا
 طہین اُنکی مافرمائی پر محو آگے کیا تھارت جا با ہی اور جسکے عمان نے
 پہنچا کیا اُسے وہ ترہم نہیں جاتا ہی اپنے نسب سے * یعنی اگرچہ
 کوئی عالی نسب ہو اور اُسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے کام نہیں کئے
 تو صرف نسب کے سبب سے ہرگز اُسکو درجہ حاصل نہیں ہوتے *
 کثیر ابن قیس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * **وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَعْمِرُوا**
لَهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ وَالْحَيَّانَانِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ
وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ

الْكَوَاكِبَ وَالْعُلَمَاءَ وَدَنَقًا لَا نُبَيِّأُ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يَدْرُوا
 دُنْيَا رَأَوْنَاهُمْ وَإِنَّمَا دَرَرُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ
 وَافِرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتَّوَمَدِي وَأَبُو دَاوُدَ * ترجمہ * اور تحقیق
 عالم اُسکے واسطے مغفرت چاہتے ہیں آسمان اور زمین کے
 زمین والے اور پھیلیان جو پانی بین ہیں * اور تحقیق قرآنی عالم کی
 عابد پر جیسی قرآنی جو وہ وہیں رانکے چاند کو تارون پر * اور تحقیق عالم
 وارث ہیں انبیاء کے اور شک پیغمبر و نئے ہیں چھوڑا
 بعد اپنے درہم اور دینار اور چھوڑا ہی اپنے پیچھے علم * پس
 جسنے اسکو سیکھا پایا اسنے ترا حصہ * یعنی خوب عالم سیکھے تھوڑے
 پر قناعت کرے * روائی کی احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے *
 م * عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَسَ فِيهَا أَهْلَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ
 وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ مَنَّةٍ مِّنْ يُّحْيِي دَلَّهَا
 دَفْنَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ * کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ جانتا
 ہوں میں رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا تحقیق اللہ عزوجل بھیجتا ہی اس آیت
 کے واسطے ہر سو برس کے سرے پر ایک شخص کو کہ تازہ کرتا ہی وہ
 اس آیت کے لئے ان کے دین و آئین کا نفع ایسا شخص پیدا ہوتا ہی کہ دین
 کو قیامت پہنچا ہی اور نئے سرے اچھی باتوں کو زیت بخشتا ہی اور بد باتوں کو
 لوگوں سے دفع کرتا ہی * جیسے حضرت طہیخ احمد سرہندی مجد و الف

ثانی وغیرہ آگے گزرے اور اب حضرت پیر مرشد سید احمد دام
برکاتہ ہمیں * عن الحسن بن رضی عن مرسل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ يُخْتَلَى بِهِ الْإِسْلَامُ
فَبَيْتُهُ وَبَيْنَ النَّاسِ مِنْ دَرَجَةٍ رَاحِدَةٍ فِي الْجَنَّةِ رواه الدارمی
* ترجمہ * حسن رضی کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے جسکی آئی موت
۱۔ سماں میں کہ وہ طلب کرتا ہی علم کو ۱۔ مدینے کہ زندہ کرے اُسے
۱۔ سلام کو * یعنی دین کے علم کو حاصل کرتا ہی اُسے کہ مسلمان کی قوم پر ہے نہ
۱۔ مدینے کہ اُسے جہاد و مال دنیا کا اور لذات شہوات نفسانی پیدا کرے
مرتے دم تک * پس درمیان اُسکے اور نبینکے ایک درجہ ہوگا بہشت میں
یعنی بہت تصور افرق ہوگا * عن ابی الدرداء عن رسول اللہ ﷺ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا حَدَّثَ الْعِلْمُ الدَّيَّانَ إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ
كَانَ فَقِيهًا فَقَالَ ﷺ مَنْ حَفِظَ عَلَى أَمْتِي أَرْبَعِينَ حَدًّا يَثَافِي أَمْرَ
دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَافِعًا رَشِيدًا * ترجمہ *
کہا ابو دردائے سوال کیا کہ سنئے ﷺ سے کہ کیا حد ہی اُس علم کی
جسکے حاصل ہونے سے آدمی فقیہ ہوتا ہی * فرمایا آپ نے کہ جس شخص نے یاد
کیں میری اُمت کے فائدہ دین کے لئے چالیس حد پیشین آجھا دیگا اللہ تعالیٰ
اُسکو قیامت کے دن فقیہ * اور ہو نگا میں اُسکا شفاعت کرنیوالا
لنا ہوں پر اور گواہی دینے والا اُس کی عبادت پر * یعنی چالیس

حدیث بدیہ جیسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی * بھنے کہتے ہیں کہ جالیس حکم شریعت کے بھی اسے بوجھے جاتے ہیں * انس رض کہتے ہیں کہ فرمایا رسول ﷺ نے آیا جاتے ہو تم میں کون زیادہ ستر ہی اور بندیدہ بخشش اور سخاوت کی رو سے * کہا کو گوننے اللہ اور اُس کا رسول خوب جانتا ہی فرمایا اپنے اللہ تعالیٰ بخشش اور کرم میں سب سے کامل تر ہی بعد اُس کے آدمیوں میں سب سے زیادہ میں ہوں * اور اُن میں سے زیادہ بعد میرے وہ شخص ہی جس نے حاصل کیا عالم بھر بھیلایا اُس کو تعلیم سے یا تہذیب سے بلکہ کتابت سے بھی آویگا وہ قیامت کے دن تنہا مانند ایک امیر کی یا فرمایا کہ آہ اگادہ مانند ابک اُمت کی یعنی جیسے کوئی تراصر و ارشاد و شوکت سے آتا ہی اُس دن *
 عن ابی ہریرۃ رض قال قال ﷺ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مَنْ مِثْلٍ عَنْ حِلْمٍ حَلِمَتْهُمُ كَتَمَهُ الْجَمْعُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ
 رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن انس
 * ترجمہ * کہا ابو ہریرہ رض نے فرمایا رسول ﷺ نے بوجھا جاوے کسی کو
 اُس عالم سے کہ وہ جانتا ہی پھر بھپاوے وہ اُس کو نگام دیا جاگا وہ دوزخ
 کی آگ سے * یعنی ایک عالم ہی کہ اُس کو دین کے مسئلے یاد ہیں
 اور دوزخ و جہنم کے سوال کیا اور وہ ان دو سرا عالم نہیں ہی یا اور کوئی
 وجہ سے دل نہ جانتے ہی نہیں رکھتا پھر جو وہ سبیل کو نہ بتاوے تو وہ

ایسے صراحتاً فرمایا کہ وہ من کعب بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ
 مَنْ طَابَ الْعِلْمُ لِبَحَّارٍ رِيَّ بِهِ الْعِلْمَ وَأَزَاهِمَا رِيَّ بِهِ السُّفْهَاءَ
 أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وَجْهَهُ النَّاسِ إِلَيْهِ أَنْ خَلَّاهُ اللَّهُ النَّارَ رَوَاهُ
 الترمذی ورواہ ابن ماجہ عن ابن عمر * ترجمہ * کہہا لعبد
 بن مالک نے فرمایا کہ جس نے علم حاصل کیا اس لیے کہ
 بھگارت سے عام سے یعنی بحث کر کے اپنی شرائی پاس بیٹھا اسے اس طرح کہ
 نادانوں میں قضیہ لگا دے اور انکو شک میں ڈالے یا سانیہ کہ بھیرے
 اُسے آدمیوں کے منہ کو اپنی طرف * یعنی لوگوں سے اُس کے سب مال
 اور دولت لیکر اپنے نفس کی خوشی میں خرچ کرے * غرض ایسے
 مطلوب کے حاصل کرنے کو جو کوئی علم حاصل کریگا بیشک اللہ تعالیٰ
 اُسکو جہنم میں ڈالے گا * عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال
 رسول اللہ ﷺ إِنَّ النَّاسَ مِنْ أُمَّتِي يَتَفَقَهُونَ فِي الدِّينِ وَيَقْرُونَ الْقُرْآنَ
 يَقُولُونَ نَاتِي الْأَمْرَ أَهْلَهُ صَيِّبٌ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَيَعْنَرُ لَهُمْ بِهِ يُنْشَأُونَ
 يَكُونُ ذَلِكُ كَمَا لَا يَجْتَنِي مِنَ الْقِتَادِ إِلَّا الشُّوْكَ وَكَذَلِكَ لَا يَجْتَنِي
 مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ الصَّبَّاحِ كَانَ يَعْنِي الْخَطَّابَ رَوَاهُ
 ابن ماجہ * ترجمہ * کہہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے
 تحقیق کی ہوگی میری امت میں سے فقہ ہونگے دین میں اور پڑھیں گے
 قرآن مجید * کہیں گے جاتے ہیں ہم امیرون پاس پہنچیں گے اور لپنگ ہم

کچھ آنکی دنیا سے اور آگے رکھینگے ہم اُن سے اپنے دین کو اور ہمیں
 ہوتا ایسا * یعنی یہ دو چیز جمع نہیں ہوتی دین بطن لیاقت اور عزت
 پیدا کرنی اور امیر و نسیہ محبت رکھنی * جیسا ہمیں چنا جاتا کنہیجہ و رخصہ
 سے مگر کاتتا * ۱۔ سب طرح ہمیں حاصل ہوتا امیر و کی نزدیکی سے مگر گناہ
 و وبال و زیان کہ جسکی تقریر سے زبان عاجزی * کہا محمد بن صباح
 نے جو شیخ ہی بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور احمد کا کہ ۱۔ اس حدیث
 سے مراد ہی گناہ * یعنی قرب امرا سے حاصل ہمیں ہوتا مگر گناہ اور
 زبان * اور وہ ۱۔ اس قدر ہی کہ زبان اُسے کوتاہی * ۱۔ اس
 حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ عالم دیدار کو ہر گز امیر کی محبت
 سے سوائے نقصان و بین اور گناہ کے کچھ فائدہ ہمیں * یہ تو مسلمان
 امیر کا حال ہی * واکے اُن لوگوں کے حال پر جو ۱۔ اس زمانے میں عالم
 کہلا کر کفار و نسیہ محبت اور میل کسی آرزو رکھتے ہیں اور ہزار جان
 سے اُنکی غمی اور تعریف بطن رطب اللسان رہتے ہیں * اور اُنکی
 موافقت اور میل کو اپنا فتح جانتے ہیں اور اُنکی تابعداری کو اپنا مطلب
 خاص سمجھتے ہیں * عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ نعم الرجل
 اتقیت فی الدین ان احتسب الیہ نفع وان استغنی عنہ اذنی
 نفسہ و راد زین * علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے
 ۱۔ شاد کیا کہ جسکے مردی و رجوع فقیہ ہی دین میں * یعنی دین کے احکام کا

عالم ہی اگر احتیاج لا دین لوگ اُسکی طرف ۔

اور اگر بے غرض ہو دین لوگ اُسے بے غرض کرے وہ اپنے
 نفس کو اُنسے * یعنی عالم کو لایق یہی ہی کہ محتاج نہ کرے اپنے تئیں
 خلق کی طرف اور بے غرض خواہش نہ کرے اُن کی صحبت کی اور
 ظمع نہ کرے اُنسے فائدہ اُتھائے کی * لیکن اگر لوگ اُسکی طرف
 احتیاج لا دین اور مضطر ہوں اور دوسرا کوئی عالم نہ ہو کہ اُسے
 دین کے احکام دریافت کر سں تو اُس عالم کو لازم ہی کہ لوگوں سے
 صحبت رکھے اور اُنکو نفع پہنچا دے اور جو محتاج نہ ہوں اور لامتناہی
 نہ کریں تو اپنے تئیں الگ کرے اُنسے اور اللہ تعالیٰ کہہ عبادت میں
 مشغول ہو دے * اور دین کی کتنا لونگی مطالعہ اور تصنیف اور
 علم کے مشہور کرنے مقصد و فربہ * اور بی غایتہ رض
 نے کہا کہ میں نے سنا حضرت علیہ السلام سے یوں فرماتے تھے
 کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی میری طرف کہ جس نے اختیار کی راہ
 عامہ کے حاصل کر نیکی پس آسان کرونگا میں اُس کے واسطے راہ
 جنت کی * اور جس کی آنکھوں کی روشنی لے لیتا ہوں میں بدلا دیتا
 ہوں میں اُس کو بہشت * اور زیادتی علم کی تھوڑی بہتر ہی
 عبادت کی زیادتی سے * اور مضبوطی دین کی ورع ہی * یعنی
 پرہیزگاری اور نزدیک بغضونیک ورع کامر تہ تقویٰ ہے براہی * تقویٰ

پر ہیز کرنا حرام ہے اور ورع حج رہنا شبہہ کی بیرون سے * اور
 بعض کے نزدیک برعکس اس کے * م * اور فرمایا عابد السلام نے
 سکاٹا اور تذکرہ عالم کا ایک صاحب راہگو بہتر ہی تمام شے کے جاگنے
 سے یعنی عبادت میں کاتب سے و عن امی ہر یوقہ رضی قال قال
 ﷺ ان مما یلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته علما
 علامہ و نشرہ و رکن اصحابہ ترکہ او مصحفا و رثہ او مسجد او
 بنیاد او بیتا لابن السبیل بنیاد او نھر او اجراء او صدقہ او خرچہ او
 من مالہ فی صحبہ و حیاتہ تلحقہ من بعد موته رواہ ابن ماجہ
 و بیہقی فی شعب الایمان * م * کہا ابو ہریرہ رضی نے فرمایا ﷺ
 نے تحقیق جو چیز کہ بعد مرنے کے اس کے عمل اور نیکو نکات و اب پہنچتا ہی
 مومن کو وہ علم ہی کہ سیکھا اور کھنڈا یا یعنی پہنچا یا اس کو لوگو نہیں * اور
 ترکانیکہ اطوار کہ چھوڑ گیا اس کو * اور قرآن مجید کہ رکھ گیا اور ٹوٹ نہیں
 * یاد رفت کیا اپنی زندگی میں * یا بسبب محمد کہ بنایا اسے * یا مسافر خانہ یا نہر
 کہ جاری کیا اس کو * یا خیرات کہ لکھ لیا اس کو اپنے مال سے اپنی زندگی
 اور زندگی کے وقت * سوئے چیزیں سستی ہیں اس کو بعد مرجائیکے *
 یعنی اس کا ثواب پاتا ہے * عن عبد اللہ بن مسعود رضی قال لو ان
 أهل العالم صانوا العالم و وضعوه عند أهله لسا دوا به أهل
 العالم و لو لا أهل الدنيا لئلا لو ابه من دنياهم فها نوا

عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا رَاحِدًا لَمْ يَحِزْهُ
 كَمَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى هَمٌّ دَيَّانٌ رَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ أَحْوَالٌ لَدُنْيَا
 لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي آيٍ أَوْ دِينِهَا هَلَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ هَبَّاقٍ
 * م * کہہ ما عبد اللہ اس میں محمود رضی عنہ نے ان کو حفاظت کرین اہل
 عالم کی اور اُسکی قدر پہچانیں تو رکھیں اُسکو اُسکی لایق کے پاس *
 البتہ سردار ہو جاوین اپنے زمانے کے لوگوں میں لیکن دے دیا اُسے
 دنیا دار و ناکو کہ حاصل کریں دے اُسے دنیا کی چیز و ناکو پس
 ذلیل ہو دے دنیا دار و ناکو کے پاس * سنابین نے تمھارے پیغمبر
 ﷺ سے فرماتے تھے کہ جو کوئی اپنی ہمت مصروف کرے ایک طرف
 یعنی ہمت باندھے آخرت کی طرف بر لاتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکے مطالب
 دنیا کو اور جو کوئی بانٹتا ہی اپنی ہمت دنیا کے کاموں کی طرف پر و ا
 نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُسکے کچھ کہ دنیا کے کسی جنگل میں وہ ہلاک
 ہو جاوے * عن سفیان ان ممد بن الخطاب رضی عنہ قال الکعب
 مَنْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ بِمَا يَعْمَلُونَ قَالَ فَمَا خَرَجَ
 الْعِلْمُ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ * کہہ ما
 سفیان نے تحقیق عمر ابی الخطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کعب رضی
 عنہ کو ان ہی اہل عالم یعنی کسکو مولوی اور عالم کہئے * جو ابید یا کعب
 نے عالم کو ناکو کہئے جو عیاش گرتے ہیں اپنے عالم کے مطابق * پھر پوچھا

عمر رض نے کہ کون سی چیز ہے کہ نکالتی ہی عالمہ کے دل سے عالم کبھی
 برکت اور نور کو * کہا کعب نے کہ طمع * یعنی جس عالم کے دنیا
 کی دولت اور آرام اور جاہ و حشمت پر نگاہ کی اور اسے تلاش
 میں لگاؤ سے اپنا بھرم کھو یا * خصوصاً مسلمانوں کی نظر دن میں
 ذلیل اور عار ہوا * عَنْ الْأَخْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ
 رَجُلًا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْتَلْزِمْنِي مِنَ الشَّرِّ وَسَلُونِي
 مِنَ الْخَيْرِ يَقُولُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شَرُّ الْعُلَمَاءِ
 وَأَنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خَيْرَ الْعُلَمَاءِ رواه الدارمی * روایت
 کی احمد بن حنبل نے اپنے باپ سے کہ پوچھا ایک شخص نے
 پیغمبر خدا ﷺ کو شر سے یعنی بد آدمی یا برائی کی چیز سے * فرمایا
 آپ نے مت پوچھو تم مجھ سے شر سے اور پوچھو تم مجھ سے خیر سے * فرمایا
 اس کلمے کو تین بار تاکید * پھر فرمایا جانو کہ بد دن کے بد تر عالم یہ ہیں یا
 برائیوں میں تری برائی عالم کی ہی * اور پوچھو کہ اچھے عالم یہ ہیں یا
 بھلائیوں میں تری بھلائی عالم کی ہی * ف * اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ عالم خالق اللہ کے درمیان مردار اور مادی اور راہ کے دکھلائے
 والے ہیں * اور دوسرے عوام لوگ ان کے تابعہ اور ان کی بتائیں
 راہ پر جانے والے * حوا اگر عالم دیندار ہی اور شرع کے حکم پر قائم
 رہے گا تو اس کی خلقت بھی انکو دیکھ کر یکساں حیرت نیکب افوار

ہو جاگی شرع کی ابھی راہ ۱۰ غنیمت کر لگی * اللہ و رسول کے حکم و سن سے
 دریگی ایمان کے راستے پر قائم رہیگی * امی بھائیو اب تو زمانہ
 ایسا آیا ہے کہ عالم کہلاتے ہیں وے عوام ان پر تھے لوگوں سے
 زیادہ تر تہمت ہو کر بلا خوب و خطر علانیہ سبکے روبرو حرام و ناجائز
 و بدعت کے کاموں کو عمل میں لاتے ہیں مگر دُریب و حسد و بغض
 و حیلہ سازی اور جو جو برائی کی چالیں ہیں احتیاط کرتے ہیں * علم کو
 و نالکے حاصل کرنے کی تہی نہائی ہے * شرعی صورت اور لباس بنا کر
 آدمیوں کو فریب کے جال میں پھنسانے کی تدبیر سمجھائی ہے * دن
 رات اپنی بھلائی کی فکر میں لگے رہتے ہیں اور انکی برائی اور گمراہی
 سے کچھ اندیشہ نہیں کرتے * حرام اور حلال انکے پاس یکساں ہی
 دولت دنیا کے حاصل کرنے میں عقل انکی روز و شب سرگردان
 ہی * پس جب ایسے عالم ہوں تو جاہلون کا کیا حال ہوگا * اور
 جب پیر ایسی راہ پر چلے تو کہو پھر مرید پکارا کہا کریگا * سو یا وہیہ
 آخری زمانہ ہی ۱ سوقت کے عالموں کی خبر ﷺ نے آگے ہی
 دی ہے چنانچہ فرمایا ہے * من علی دض قال قال ﷺ یوشک ان
 یاتنی علی الفاس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی
 من القس ان الارحمہ مساجدہم عامرۃ رہی خراب من
 الہدی علماءہم شر من تحت اذیم اللہ ما من منہ ہم تخرج

الْفِتْنَةُ رَفِيعَةً تَعُوذُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبَةِ الْإِيمَانِ * کہ ما علی
 ہم نے کہ باقی نہ رہیگا دین مسلمانوں کے نام اس کا یعنی علم تو رہیگا پر علم
 ہیں * اور باقی نہ رہیگا قرآن سے گمان اس کا * یعنی الفاظ و
 حواشی ادا کریں بلا غور معنی * سب میں ان کی آمادہ ہیں اور وہ
 حقیقت میں اُجارتہ ہیں ہدایت کی راہ سے * یعنی لول اس میں
 جمع ہوتے ہیں دنیا کی غرض کو نہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دوسروں
 تدریس کو * عامانہ بدترین ظالمان زیر آسمان ہیں * ان کے نزدیک
 سے ظاہر ہو گا کہ * یعنی ہر طرح کی حجابی دین اور دنیا کی ان کی ذات
 سے پیدا ہو گی * کیونکہ ان کے اپنے طریق کو چھوڑ کر ظالموں کی
 مدد سے شرارت اور بیداری اختیار کی ان کی بری جان سے تمام خالق
 گمراہ ہوئی * اور انہیں کی طرف وہ فتنہ و فساد پلٹے گا * یعنی ان کی
 بدینیت اور بد باطنی سے وہی فساد اور ظلم اور گمراہی ان پر رہے گی یعنی
 پیچ اور بنیاد ان کی اللہ تعالیٰ ظالموں کے ہاتھ کھڑا دلیکا اور ان کو دین
 اور دنیا میں ذلیل اور سوا بنا دیگا * جیسی مثل مشہور ہے کہ جو کوئی
 اللہ کی خلقت کو آزار دیکر اس کا نقصان چاہ کر کسی مخلوق کے دکھ خوش
 کرتا ہے * اللہ تعالیٰ اس مخلوق کو ظالم کے ہاتھ اس کی مراد لاتا ہے
 اور بیعت کر دیتا ہے * چنانچہ ہر ایک مضمون اس حدیث شریف
 کا بیان ہے کہ جو دین عیان راہ بیان آئے ہو تو دیکھو کہ ان کو تو

سنو عقل ہو تو سمجھو * اللہ تعالیٰ اسے عالموں کی صحبت سے مومنوں کو دور رکھے اور اُن کی گمراہی کے پھندے سے بیکارے سب دھمے صحیح مسلمانوں کو بچادے عن ابی الدرداء رضی قال ان من اشوا اناس عند الله منبر لک يوم القيمة عالم لا ينتفع بعلمه رواه الدارمی * م *
 کہا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے غریق مدثرین آدمیوں سے نزدیک سے اللہ تعالیٰ کے درجے کی رو سے قیامت کے دن وہ عالم ہی کہ قابضہ ہیں اُٹھایا اس نے کچھ اپنے علم سے اور علم نکیا اُس پر * اور بعضوں نے یہ تنفع کہ مجہول کا پیغمبر تھا ہی یعنی وہ علم جسے علم دین اور شریعت کی راہ لوگوں کو نہ بتائی دھڑا نصیحت اور امر معروف سے منہ موڑا اور نہی منکر سے باز رہا دنیا کمانے میں رات دن دوڑنے لگا * چنانچہ یہی مضمون اگلی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے * عن ابی ہریرۃ رضی قال قال ﷺ مثل عالم لا ينتفع بعلمه کمثل کثیر لا ینفق منہ فی سبیل اللہ رواہ احمد والدارمی * م * کہا ابو ہریرہ رضی نے فرمایا رسول علیہ السلام نے مثل اُس علم کی جس سے قابضہ نہ پہنچے کسی کو مثل گنج کی ہی کہ خرچ نہیں کیا جاتا اُسے اللہ کی راہ میں * عن ابی ہریرۃ رضی قال قال ﷺ تعوذوا بالله من جب الحزن فالتوايا ما جب الحزن قال رادی فی جہنم یتعوذ منه جہنم کل يوم أربع مائة مرة وقيل یا رسول الله من یحلم قال القرآن المرأون

بَاَعْمَالِهِمْ وَإِنْ مِنْ ابْغَیْسِ الْقُرَآءِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الَّذِينَ
يَزُودُونَ الْأَمْوَالَ قَالَ الْمُصْحَارِيُّ بِعِنْيِ الْجَوْرَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
کہا ابی ہریرہ رض نے فرمایا ﷺ نے پناہ مانگو تم اللہ کے پاس
جب الحزن سے بیٹھے غم کے کوئے سے * پوچھا لو گو ن کے
کیا ہی جب الحزن * فرمایا ایک میدان ہی جہنم ہے پناہ مانگتا ہی
اٹتے جہنم ہر روز چار سو مرتبہ * پھر پوچھا اصحاب نے یا ﷺ
کون داخل ہو گا * فرمایا قرآن پڑھنے والے ایسے جو لوگوں کے
دلکھانیکو مہل کرتے ہیں * اور تحقیقی ترے دشمنوں سے اللہ کے دے
قاری ہیں جو ملاقاتیں کرتے ہیں اور محبت و میاں رکھتے ہیں اُمراء و
سے طمع اور مطلب دنیا کے سبب * کہہا ہی محارلی رح نے جو حدیث
کے راویوں سے ہی کہ مراد اُمراء سے اُمراءے جائز اور ظالم ہیں * ف *
سو سوائے دین اسلام کے جو دین اور فرقے رکھتے ہیں سب ظالم
اور بائیں ہیں کیونکہ کفر اصل ظلم ہی * اور قاری سے عالم و غابد
مراد ہی * زیادہ بن حدیر سے روایت ہی کہہا انھوں نے کہ فرمایا مجھ کو
عمر رض نے آیا جانتا ہی تو کیا چیز گرا دیتی ہی اسلام کی بنیاد کو * کہہا
جن نے ہیں * فرمایا گراتی ہی اسکو تو گنا عالم کا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ
کتاب کے اور حکم کرنا گمراہ مردار و نکلا * یعنی جب ظالم نے اپنی راہ
بھوڑی اور اُسنے بد راہی اختیار کی اور فسق و فجور اور بدعت

کے امور کرنے لگا تو اسلام کی جڑ لکھ لکھائی ۱۰ سی طرح جب جھوٹے مسلمان کلام اللہ کی آیتوں میں جھگڑنے لگے یعنی اپنے خاطر غرور و برزور صنی بکالنے لگے اور مسیحائے دیلات سے لوگوں کو شائبہ میں ڈالنے لگے اور حاکم ظالم اسی خواہش نفسانی کے موافق جبراً لوگوں پر حکم جلالیہ تو دین اسلام ویران ہو گیا * عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی فرمایا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ** کہ اللہ تعالیٰ کھینچ لیتا عالم کو بندونکے ہاتھ سے مگر کھینچتا ہی اُسکو مار ڈالتا ہے سے عالمونکے یہاں تک کہ کوئی باقی نہیں رہتا عالم * ۱ ختم کر کے ہمیں لوگ جاہل مردار و نکو * پھر پوچھتے ہیں وہ اسے اپنے مطالب * فتوا دیتا ہی وہ بغیر علم * پس گمراہ ہو جاتے ہیں آپ اور گمراہ کرتے ہیں لوگوں کو * بخاری اور مسلم نے روایت کی * م * ۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے آخری زمانے کی پہلے سے خبر دی ہی کہ اسوقت بہ حال ہو گا اب وہی ہوا * **عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَبِيثٍ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَالَ ذَٰلِكَ مِنْدَأُ وَأَنْ ذَٰهَبَ الْعِلْمُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَذَهَبَ نَقْرُهُ الْقُرْآنُ وَنَقْرُهُ الْبُيُوتُ وَنَقْرُهُ الْبَنَاءُ وَنَقْرُهُ الْبَنَاءُ نَاهِيًا لَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَقَالَ تَكَلَّمَ أَمْلَكَ زَيْدٌ أَنْ كُنْتُ لَا رَحْمَةَ لِي أَفْقَهُ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ أَوْلَيْتُ مِنْهُدَا لِيَهُودَ وَالنَّصَارَى يَقْرَعُونَ التَّوْرَةَ وَالْأَنْجِيلَ لَا يَعْلَمُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا وَارَاقَهُ رَابِعٌ مِمَّا**

والد مذی * والد ارمی من ابی امامۃ * م * کہا زیاد
 ابن لبیدہ رضی نے ذکر کیا یا یغصہ بنہ اصبغ نے کسی چیز کا پھر فرمایا
 کہ یہ اس وقت ہو گا جب علم نہ ہوگا * عرض کیا میں نے یا اصبغ کیونکر
 جانتا ہوگا علم ہم پر ہوتے ہیں قرآن اور جانتے ہیں اُسکے احکام اور
 پرہیزاتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور پرہیزاتے ہیں دے اپنے بیٹوں کو
 یہ طور ملا جا گا قیامت تک * پھر فرمایا حضرت نے دو سے تیری ما
 بھہر ای زیاد * سچ ہی کہ میں گمان کرتا تھا تم کو مدینے کے شہر
 میں برادانا * عجب ہی کہ تو نے میرے کلام کے معنی نہ سمجھے تو نے
 خیال کیا کہ علم اور قرآن سے مراد صرف جاننے اور پڑھنے سے ہی *
 یونہی بلکہ مراد اُسے یہ ہی کہ اس سب پر عمل کرے * کیا یہین
 ہیں یہود اور نصاریٰ کہ پڑھتے ہیں تورات اور انجیل کو اور عمل
 بہین کرتے اس چیز پر جو نفع دے اُنکو اس میں سے * ف * اس
 حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح یہود اور نصاریٰ اپنی کتابوں کو ظاہر بہین پڑھتے
 ہیں اور اُنکے احکام پر جیسا جاتے ہیں کرتے اس طرح تھو تھے
 مسلمان ظاہر بہین قرآن اور علم فرماتے پڑھتے ہیں لیکن اُس پر عمل بہین
 کرتے * نیت اُنکی اس پڑھنے سے صرف یہی ہی کہ جس طرح ہو دنیا
 حاکم بنے دو تسمد کہ ہلائے عیش و آرام کے ساتھ زندگی بسرے
 چاہتے ہوں اس میں اس نیت کے * ماقبت کی جرحہ ا جائے * اب تو

آرام سے گذرتی ہے * عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال
 حَفِظْتُ مِنْ صَلَواتِہٖ وَمَآئِینَ مَا أَحَدُهُمَا فَبَشَّرَنِي بِكَفِّ دَا مَا الْآخِرِ
 فَلَوْ بَشَّرَنِي قَطَعَ هَذَا الْبَلْغُومُ يَعْنِي مَجْعَرِي الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نگاہ رکھے میں نے رسول علیہ السلام سے
 دو باسن یعنی علم سے بھرے دو باسن پائے * سو ایک اُن دونوں
 سے بھیلایا میں نے اسکو تم میں * یعنی ایک علم کی باتوں کو کہ علم احکام
 اور اخلاق ہی جو خاص و عام سے علاوہ رکھتا ہے تم سے بیان کیا * اور دوسرا
 علم امرار ہی جو علمائے دین اور عرفائے اہل یقین سے علاوہ رکھتا ہے *
 سو اگر ظاہر کر ان اُسے تو کاتا جاوے یہ گلا یعنی رختا * اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ ایک علم حقایق اور امرار ہی کہ جسکو عوام کا فہم
 نہ یافت نہیں کر سکتا اور اسکے ثبوت کو پیچیدہ اور ادلیاؤں کی
 کلام میں اکثر مقام پر اشارے پائے جاتے ہیں * کَلِمَاتُ النَّبِیِّ عَلٰی
 قَدْرِ حَقِّهِمْ * یعنی کلام کو وہم آدمیوں سے اُنکی عقل کے انداز سے
 جیسی اُنکی سمجھ ویسی بات کہو * اسے بھی وہی بات سمجھی گئی
 * اور اسے امرار کی باتیں جب عوام کی عقل تک نہیں پہنچتی
 ہیں تو کہنے والے کو متہم کر کے اسکے آزار کے درپے دیتے ہیں *
 اور ظاہر میں دے اپنی سمجھ کے سبب اسے لگا رہے اور بعض
 حرکتیں جو اس کہنے والے کی طبیعت اسے علم میں آتی ہیں

صندور رہتے ہیں * اور یہی جب ہی پوشیدگی کا * اب ای بھائیو
 ہم کی حقیقت اور اسکی خوبی اور برائی سے خوب واقف ہونا چاہئے
 کہ وہی عام مسکھو اور مسکھاؤ اور اسی نیت سے عام پڑھو اور پڑھاؤ
 کہ ہدایت کا منصب ہاتھ آدے اور اللہ در رسول کی رضامندی کا
 درجہ نکو ملے * خیر خواہ خلائق بنو لوگوں میں مردار کہلاؤ * نہ ایسے
 ہو کہ شیطان اور کفار نکو دیکھ کر ہنس میں * اور فرشتے لعنت کا طوق
 چٹھارے گائے میں پہناویں * اللہ در رسول کے سامنے شرمندہ ہو *
 دوزخیوں کے مردار بنو * غضب الہی میں گرفتار ہو جاؤ * سبکدوشوں کے
 ایمان اور جان کو برباد کرو جس سے اللہ تعالیٰ کے غضب کا شعلہ لہک پڑے
 * اچھے برے ایک کو نہ چھوڑے * سب کو جلا کر خاک کر ڈالے *
 چنانچہ روایت معتبر میں ہی کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع
 بن نون ہم کے پاس کہ ہلاک کرتا ہوں جن تیری قوم سے چالیس ہزار
 نیک کار و نکو اور ساٹھ ہزار بدکار و نکو * عرض کیا یوشع ہم نے خداوند
 بدکار و نکو پر عزا ہوئی لیکن ینک کار و نکا کیا قصور ہی * فرمایا ہماری
 نافرمانی برہم ہے اُسے ناخوش نہوئے اور انکے ساتھ کھاتے پیتے بلے جے
 رہے اعدائے مفسدوں کے ہذا اب میں شریک ہوئے * الہی ہمکو اور جمیع
 مسلمانوں کو ایسے عام اور اعلیٰ نیت اور ایسے افعال سے ہمیں
 تیار رکھو کہ ہم ناخوشی ہو محقق نہ رہیں کہ ہم اللہ در رسول سے افعال

اور وہ نیت جس سے تیری اور تیرے (سول مقبول کی وضامندی
حامل ہو ہمارے نصیب کر اور ہمکو عنایت فرما * آمین یا رب
العالمین بفضلہ و کرم و بجز نہ سیدنا محمد و آلہ الطاہرین *

* جو صحابہ دیا کی دوستی کے بیان میں *
فرمایا اللہ تعالیٰ نے * اَعْلَمُوا اَنَّ مَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَ لَهْوَ
و زِينَةٌ وَ تَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ كَمَثَلِ
فَيْثَ اَحْبَبَ الْكُفَّارُ نَبَا تَهُ ثُمَّ يَهْجِعْ فَيَقُولُ مَصْفُورًا اَنْتُمْ يَكُونُ
حُطَامًا وَ فِي الْاٰخِرَةِ مَذَابٌ شَدِيدٌ * جان رکھو کہ دنیا کا جیسا بھی
ہی کھیل اور تاش اور بناؤ اور ترایان کرنی آپس میں اور
بہتایت دھونڈھنی ماکہی اور اولاد کی * جیسی کہادوت ایک
مہینہ کی جو خوش لگا کسانو کو اُنکا سبزہ اُگنا پھر زور پر آتا ہی پھر تو
دیکھے زرد ہو گیا پھر ہو جاتا ہی و دروندن اور پھلے گھرین سخت
خدا ہی * عبد اللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی اللہ تعالیٰ عنہما
رسول خدا ﷺ کے چچیرے بھائی نقل کرتے ہیں حضرت رسول
خدا محمد مصطفیٰ ﷺ سے رحمت اور سلام اللہ کا آنا ہر ہو جو * کہ جب روز
قیامت ہو گا اس زمین کو نیست و نابود کریں گے دو صریح نہیں بتائے اور
جو نے کی بناؤں گے یکنی بدی تولنے کی ترازو عرش کے نیچے گھڑی کریں گے *
پھر ہزار برس کی حفاظت کا پس دو زرخ کے اوپر بنایا جائیگا * وہیل

ہر اقبال سے زیادہ باریک اور تروار کی ڈھار سے زیادہ تیز

ہوگا * اور اُسپر اناوس کی اندھیری سے زیادہ اندھیری ہوگی *

دو زخا اُحدم جلی کی طرح کرتے کیگا اور شور مچائیگا * تمام لوگ اگلے

اور پھلے اکٹھے ہونگے * اور قیامت کے ہول اور تور سے سب

لے جا اس ہو کر مر آئیں یہی کر کے تنگے کھائے کھڑے رہیں گے یا نفسی یا نفسی

بکھارینگے اللہ تعالیٰ سے تری ماضی اور غریبی منت اور زاری کر کے

وہ مانگیں گے اور کہیں گے * اسی پروردگار تو ہی ہمارا مالک اور صاحب

ہی ہم پر تکرحم کی نظر کر * ایسے سخت عذاب سے جلد ہمارے

نجات دے کہ ہم مرے جاتے ہیں اور اس دکھ سے گھلے جاتے

ہیں جھٹلے اس جگہ سے بھاؤ اور کہیں لیا * میرے لڑکے بالوں اور

خویش و اقربا کے حق میں جو پاسے سو کر پر مجھ پر مہربانی فرما * اب

اسی غلام بے ہوش کو گواپنے اپنے دلوں میں خود کرو خوب سوچو

کہ اُس دن اللہ تعالیٰ آپ عدالت کریگا * عرض کے تحت پر اپنی

تجلی فرمادے گا * گھوس رشوت کسی سے نہ لیا سعی سفاک کسی شخص

کی نہ مانیکا * منت و ماضی پر لوگوں کی خیال نہ لھیکا * نہ دنان کہیں

جھپے کی جگہ ہی نہ بھاکت جائیگی قدرت * کہ اپنی جان بچا دے

اور عذاب سے بچھڑے باوئے * سوائے اسکے نہ سے لے جو

کچھ اپنی کھڑکی سے دیکھ لے کہیں لکھا یا پانی دیا یا پانی دیا

کراما کا تبیں اُسکے کندھوں پہر بیٹھے ہوئے رات دن ساعت بساعت
 سب حقیقت کہتے جاتے ہیں * اور حق تعالیٰ تو خود عالم الہی بے
 بھوئی تری سب مابین دل کے منہ سے * اور سب بدنام اُسکے نزدیک
 بچھپے ہیں * وہی کھا ہوا فرشتہ نکلا جسکو نامہ اعمال کہتے ہیں اسدن
 لوگوں کے ہاتھ میں دیوینگے * کسی کے داہنے ہاتھ میں کسی کے بائیں
 ہاتھ میں بیٹھ کی طرف سے * پیغمبروں اور نبیوں کو گونگا نامہ
 داہنے ہاتھ میں اور گنہگاروں اور منکر و نکامائیں ہاتھ میں دیا جائیگا
 ہزار افسوس! اُحد کی جمالت اور رسوائی پر * ہزار حسرت اور ندامت
 اُس روز کی ذلت اور پشیمانی پر * مسلمان بھائیو اپنی اس حیات کو
 غنیمت بوجھو اور اس دم کی فرصت کو برقی نعمت سمجھو * ابھی
 موت کے جھگ میں روح ٹھہاری پھنسائی ہیں گئے * باتو کی کرے
 سے زبان ٹھہاری بند ہیں ہوئی * مہر خاموشی ٹھہارے ابو نپردی
 ہیں گئی * دشمن منہ لاد دل لگاؤ اللہ تعالیٰ کی محبت اور فرمان
 برداری میں جالاک ہو جاؤ جو کرنا ہی سوا بھی کرلو * اب تک دروازہ
 توبہ کا کھلا ہی * اُسکی رحمت اور مہربانی کا دریاعش کھارہا ہی *
 مہر تھکاؤ تا بعد از بن جاؤ حکم احکام موافق اُسکی مرضی کے * جالاؤ *
 اپنے پیغمبر شفیع خیر خواہ کی بیٹھ نصرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی راہ
 اختیار کرو دنیا کی محبت بچھو آؤ * منافقوں و شمشوں کی بد راہی سے

پھر * دمایا اللہ صواب نے * **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن خُلِوْا فِي
 السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطْوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ**
 * ترجمہ * اے مسلمانو! داخل ہو جاؤ تم قرآن بردار ہی میں اللہ کی
 ایک بار یعنی سب کے ساتھ اور بیرونی نکار و شیطان کے قدموں کی بے شہد
 و، تمہارا دشمن ہی ظاہر * یعنی جس کام میں اللہ و رسول نے قاعدے
 مقرر کر دیئے ہیں اُن میں اگر تم کچھ مٹاؤ گے شیطان کی تابعداری
 ہوگی بلکہ اُس کام میں وہ تمہارا شریک ہوگا حصہ لیکر اور تم مفت
 گنہگار تمہارے مزا پائو گے * سو خوب ہو شیار رہو نفیس اور شیطان کو
 کسی کام میں داخل نہ د دنیا کی محبت اور عیش کو دل سے بھلاؤ * اور
 فرمایا ﷺ نے پھر اُس کے بعد ہر ایک کو حاضر ہونا حکم ہوگا * دربار
 میں سامنے کھڑے اگر نیچے * جس نے مال حلال جمع کر کے یادداشت کی
 رو سے پاکے حرام کام میں خرچ کیا ہی حکم ہوگا کہ اُس کو دوزخ میں
 ڈالو * پھر دوسرے کو لاؤ گے جس نے مال حرام جمع کر کے خیر خیرات
 کیا تھا اور اپنی گذران میں بھی اُس کو لگایا تھا حکم ہوگا کہ اُس کو بھی
 جہنم میں داخل کر دے * پھر اور کو حاضر کریں گے جس نے اپنے مال کو اچھی
 جگہ سمجھ کر خرچ کیا پر خیال نہ لگایا تھا کہ کس کا کس قدر حق ادا کرنا
 ضروری تھا * حکم ہوگا کہ اُس کو بھی دوزخ کی گرمی میں کھڑا کر داور
 حساب ہے کہ کتنا مال کہاں سے لایا تھا اور کس کو کتنا دیا تھا * سب کی

حقیقت ہو چھٹی جائیگی * شریعت کے حکم بموجب ذکر و نیات سے ماہی نہیں *
 مال یحیون اپنے تئیں تابعداروں غریبوں مسکینوں کا حق ادا کیا تھا
 یا نہیں * جو کوئی اس حساب سے پاک نکلا اُسکو شخصی و ملی حساب
 سے چھوڑتا * نہیں تو برقی سختی بڑی پراسیادوں غیر حکماء اب
 ہونے لگا * اسی مال کو گرم کر کے اُسکی بدن پر داغ دینگے * اثر نہ
 بنا کر گلے میں لٹکا دیگے کہ وہ دسا کرے اور اپنا زہر چکھایا کرتے * اور
 جن عورتوں نے مناسب مقدمہ و راور دستور کے سوا سے اچھی اچھی
 قسمی زیور بنا بنا کے اپنی پرائی دلکھا نیکو تدبیر کیا ہی اور پاس رکھے
 بھجھو ترا ہی اُن زیور و نکاسناپ ہدیگا ہدیہ اُنکے گلے میں دیا جائیگا *
 اُسوقت اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں کو یاد دلا دیگا * بہہ وہی روپا
 سونا زیور ہی کہ سکو دیکھ کر پھولا کرتے تھے منہ و رہوئے تھے
 غریبوں پر ہنسنے تھے * دنیا کی محبت سے دولت کی ظمیح کر کے
 میرے حکم کے بموجب ہرج مارتے تھے * برقی محبت اور پیار
 سے اُسکو پکائے رلھت تھے * اب اُس نافرمانی کا دڑا بکھوا اور طرح
 طرح کے خدا اب میں گرفتار رہو * سبحان اللہ آدمی اپنے معبود
 خالق کو معبود دنیا کی محبت میں کیسے بھنس گئے کہ اس ناپسندیدہ
 کو حیات ابدی سمجھ کر و مانگی سختی اور خدا اب کو دل سے بھا کر غافل
 ہو گئے جو دل میں آیا کرنے لگے خود بخود بن گئے * افسوس ہزار

افسوس ایسی سمجھ پر کہ تھو ترے دنیائی خوبی پر ہمیشگی کی خوبی اور
دولت اور نعمت کو چھوڑ دیا اور اپنے مالک کا کہنا مانا * پھر
وہان ذلت اور حجالت اُتھائی * اور اللہ تعالیٰ کی جناب سے دوری
حاصل کی پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں دنیا کے کار اور فریب
سے اللہ کے نزدیک پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھ کو اُسکے فریب
سے ہمیشہ بچا رکھے * اسی دوست و جس و نیا سے تمھارے پیغمبر
نے پناہ مانگی ہو تم کس امید پر ایسی چرکی آرزو میں اور اُسکے
حاصل کرنے میں خدا اور رسول کو بھول جاتے ہو اور اپنے
تئیں ایسی خرابی اور برائی کے کرتے ہو میں ڈالتے ہو * یہ بات
تمھاری عقلِ مدی سے بہت دور ہے * کہ تک اس دنیا کی محبت
میں پھنسے رہو گے اور خدا کی طرف سے غفلت اختیار کرو گے *
یہ جگہ آرام اور خوشی کی نہیں کچھ محنت اور دکھ اُتھا کے
خدا کی رضامندی حاصل کرو * پھر ابد الابد جنت میں آرام سے رہو
خوشیاں مناؤ * جس دنیا کی لکھو ج میں تم لگے رہتے ہو رات دن اُسکی
کار و تلاش میں مر گردان خاک بچھانے پر سے پھرتے ہو وہ تو خاطر
خواہ حاصل بھی نہیں ہوتی اور عمر تمھاری مفت برباد ہی جاتی ہے
اگر کچھ بہت سی پریشانی اور محنت اور بے عزتی اور پیغمبرِ قی سے
وہ مانگے آئی پھر بھی لب گویا تک کہ وہ عرصہ بہت قلیل ہے *

ایک روز بھی ہو سکتا ہی اور ہانچ اور دس اور کچھ زیادہ بھی
 * نہایت بے بنیاد جسکی کچھ امید نہیں * آخر کہ کچھ کام نہ آویگی *
 ہاں اب جتنے اس عرصے میں اچھے کام ہیں اللہ اور رسول کے
 فرمائے موجب عہد میں لاؤں وہی کام تمہارے حق میں فائدہ مند
 ہوگا * یہاں کے دوست اور اقربا بھائی برادر کوئی وہاں کچھ کام
 نہ آویگے جسکی خوبی اور آرام کے واسطے اپنے اوپر اس قدر رنج
 اور تردد اختیار کیا ہی * اور بھلے برے کا کچھ خیال نہیں کرتے *
 اللہ سے تو رسول اللہ سے شرفاؤ گور نزدیک حساب کتاب
 قریب جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے پھر پختا نے سمجھ فائدہ نہ اٹھاؤ گے
 * ہم نے تو خبر کر دی آگے تم محتار ہو * حضرت ابو ہریرہ رضی ہوا
 اللہ اُسے فرماتے ہیں کہ میں قسم کے آدمیوں کے حال پر میرے
 تئیں تعجب آتا ہی * ایک وہ شخص جو دنیا کی محبت میں اور اُسکی
 پیچھے رات و نشتوں دیا نہ رہتا ہی * اور دین آئین کے کام کو
 سب بھول جاتا ہی ساتھ اس بات کے کہ وہ خوب جانتا ہی کہ
 جھکو مرنا ہی ایک روز موت مقرر آویگی اور لکھینچ لیا آویگی * دوسرا
 وہ جو ایسا غافل ہو گیا کہ کچھ نہیں سوچتا * جو کچھ خاطر میں آوے کرے
 اور جو سامنے آوے کھاوے اور جہاں چاہے جاوے * ہر طرح سے
 بے ہوشی کے کام کرتا رہے ساتھ اس کے کہ وہ جانتا ہی کہ دو فرشتہ

کہ ان گناہین دونوں کند ہوں پر بیٹھے ہوئے نیکی بدنی کے کام ہر وقت
 گھٹتے رہتے ہیں اور ہر روز کا نامہ اعمال و رگاہ بین باری تعالیٰ کی
 نگاہ آتے ہیں * سر اوہ جو ہمیشہ بے غم و فکر رہتا ہی نہ اسے تکار
 دیتا کی نہ آخر سبکی * اُسکے نزدیک دونوں جہان ناچیز اور تاریک
 ہی تھے اعلیٰ طرح کھاتا پیتا ہی اور اٹھکھدیا بیان مچاتا ہی * ایسے شخص
 سے اللہ تعالیٰ بہت بیزار رہتا ہی * فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے *
 اَتَتْ نِيَا جَيْفَةً وَ طَالِدَهَا كِلَابٌ * ترجمہ * دنیا بد مردار ہی اور
 چاہنے والے اُسکے آتے * پھر فرمایا ﷺ نے * اَلْاٰثِمَا مَلُوْبٌ وَ نَفَّوْ
 مَلْعُوْنَ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ مَا وَالَا * فرمایا ﷺ نے کہ
 دنیا پھٹکار ہی اللہ کی رحمت سے نکالی ہوئی ہی اور جو کچھ اُسمیں
 ہی وہ بھی تکار ذکر اللہ تعالیٰ کا اور جو چیز کہ اللہ تعالیٰ اُسکو دوست رکھتا
 ہی * چاہے اُسکی زندگی اور عبادت اور ست ناسائی اور معرفت *
 اور جو کام کہ اللہ نے اُس میں نیکی مقرر رکھے ہیں یا اُسکی بندگی
 کے لئے ضروری ہوں اُسکے سوا سب ناچیز اور بری ہی * اور فرمایا
 ہی کہ دنیا کی کچھ حقیقت بہت محض بے دنیا و ہی * دنیا کی اور اُسکے
 مالکی وہی خواہش کرے جو بہت نادان اور بے وقوف ہووے *
 اور اُسکی محبت میں وہی دوتا پھرے جو شرم اور عیا اٹھاوے
 اور نہ اور نہ اور عاقبت کو دل سے بھلاوے * اور اُسکا کچھ

در نہ رکھے موت کو بھول جا دے حساب کتاب کا منکر ہو دے * حضرت
 عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یوں فرمایا ہی کہ قیامت کے
 دن دنیا کو ایک ترہیا کہی طرح کا لاشنبہ ملی گی صورت ترے ترے
 وانٹ نکالے ہوئے ہو متوجہ نہ کیجے چھاتی تاک لکے ہوئے نہایت بد صورت
 بنا کر نکالینگے * جو کوئی اُس سے دیکھے گا دُر کے مارے کا پ جاگا * اُس
 وقت یوں آواز آویگی حق تعالیٰ فرمادینگا امی قیامت کے میدان
 کے لوگو تم ۱ سکو پچاٹتے ہو یا یمن * جواب دینگے امی پروردگار ہم پناہ
 چاہتے ہمیں تیری ۱ سکو پچاٹتے * حکم ہو گا خوب خود کر کے دیکھو
 یہ وہی دنیا ہی جس کو تم سمجھتے ہو ۔ تپہر تے تھے * اور اُسکی
 محنت یمن مجھ کو اور قیامت کو بھول گئے تھے * اُسکو پا کر تکبر اور
 فخر اور تراٹی کیا کرتے تھے * مسکینوں غریبوں کو ستاتے تھے * یہ
 وہی دنیا ٹھہری پیاری محبوب ہی * اب ۱ سکو بہار کرو گئے لگاؤ * دے
 لوگ جواب دینگے خداوند اہم تری غفلت یمن ترے تھے جو تیرے
 حکم سے وہاں ماز رہے تھے * پھر اللہ تعالیٰ فرمادینگا کہ ۱ سس دنیا کو
 لیجا کر دوزخ یمن بھر دو * دنیا لو لگی خداوند اجو نو صحت کو اب دوزخ
 یمن بھجنا ہی تو میرے چاہنے واسطے دوست سب کہان یمن اُنکو بھی
 میرے ساتھ کر دے کہ دوزخ جگہ دے میرے پاس رہیں حکم ہو گا
 کہ جن لوگوں نے دنیا کو بہت دوست رکھا تھا نہایت عاتقا تھا انھیں بھی

دنیا کے ساتھ کر دوزخ میں آدا لو * رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے
 اَللّٰهُ نِيَّازٌ وَّرَلَا يَحْمِلُ اِلَّا بَا اَوْ زَوْرًا * ترجمہ * دنیا کر اور ذریعہ سب
 ہی وہ ہمیں حاصل ہوتی ہے بے کرا اور فریب کے * یعنی جسے تک
 ایسے ایمانی مال مردم خوری و غابازی اختیار نہ کر و گئے ہزاروں
 لاکھوں کی دولت نگو حاصل نہو گی * اکثر دینے ۱۔ س طرح دنیا لی
 دولت حاصل کی ایمان اور آخرت کی پونجی لٹا دی * یہاں لوگوں میں چند روز
 کے واسطے عزت اور برائی ملی لیکن وہاں ہمیشہ کے لئے طرح طرح کی ذلت
 اور رسوائی آنکے نصیب ہوئی * بھائیو ۱۔ اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے اسی
 واسطے بنایا اور نگو ہم کو بھیجا کہ انسان ہونے کا کمال حاصل کریں * جس
 سے اُس پاک پروردگار کی رضا مندی کے گھر میں رہنے کے لائق بنیں
 یہاں کا کھانا پینا پہننا ۱۔ اسی قدر چاہئے کہ جس میں زندگی رہے ستر
 پوشی ہو وے * باقی جو جو کام برائی اور بزرگی کے جیسا اچھا گھر
 اچھا لباس اچھا کھانا جاہ و حشم یہ سب کچھ کام نہ آویں گی بلکہ اُنکے حاصل
 کر کے میں سوائے عمر عزیز کی بربادی اور آخرت کی ہشیمانی کے کچھ
 نفع نہاویں گے * دیکھو ۱۔ ہم دولت اور حکم رانی نے فرعون اور شداد
 کو غضب الہی میں گرفتار کیا * اور اپنے مال کی فراوانی نے قارون اور
 حمور کو زمین کا پیوند بنایا جہنم میں داخل کیا * بلکہ ہزاروں ۱۔ اسی
 طرح غارت ہوئے کہ انکا نام و نشان باقی نہ رہا * وہ کہ و فرایک آن

بین خاک بین مل گیا * اب جو کوئی اسے اعمال کر لگا دینا بے مزدوں
 بین بتر لگا اپنے مالک سے غافل رہیگا بے شک اسکا یہی حال ہوگا
 * کیونکہ اس جہان کے نام و نشان کا کچھ اعتبار نہیں * کبھی کسی
 دنیا بین تمھاری زندگی سے پہلے مت جاتا ہی کبھی لب کو ر تمھیں
 لا پہنچاتا ہی * آخر حسرت اور ندامت ہی ہاتھ لگتی ہی * مان اگر
 کسی کو اللہ نے اپنے فضل سے اُسکا ایمان بچا کر بے تردد اور فکر
 دولت ظاہری بخشی اور اُسکو اُسنے اُسکی رضا مند رکھے گا مومنین
 خرچ کیا اور بے مصرف سے بچایا تو البتہ یہ بھی اُسکی کائنات کا
 باعث ہوتا ہی * مگر ایسے لوگ اب بہت کم ہابروں * خصوصاً
 - اس زمانے میں کہ اب صحبت بگاڑ گئی ہے ایسا نوکی کثرت ہوئی * شرع
 کا دور جاتا رہا حاکم کا خطرہ دل سے اُٹھ گیا * فسق و فجور علانیہ ہونے
 لگا حلال و حرام بین کچھ فرق نہ رہا * کوگ اپنے اختیار کے ہو گئے جو چاہا
 کر لے لے * سو ایسے دنیا کی کمائی کے حال کو جس سے خاوند بھول
 جاوے اللہ تعالیٰ فرما دینا ہی * وَمَنْ كَانَ يَرْيُ حَرْثًا لَدُنِّيَا
 نُوتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ جو کوئی چاہتا ہی دنیا کی
 کمائی پہنچانے نہیں ہم اُسکو اور نہیں ہی اُسکو آخرت میں کچھ
 حصہ * یعنی جو شخص دنیا کے حاصل کرنے میں بتری محنت مشقت
 کرتا ہی جیقدر اُسکے نصیب میں کچھ ہی پاتا ہی لیکن وہاں خالی ہاتھ

باتا ہی اور جو شخص اپنی عاقبت کی خبر چاہتا ہی اور ماکہ ی
 ر نامندی کے کام آتی مشہور دل دہتا ہی آہستہ بین تری ، ولت
 گاما لک ہوتا ہی اور یہاں بھی ہستنا اُٹھکی قسمت بین لکھا ہوا ہی
 پاتا ہی * قرق یہی ہوا کہ وہ شخص مرد و تھہرا اور بہ مقبول *

نقل ہی کہ احمد درویش کا بیٹا مسلم ایک روز ہارون رشید پادشاہ ہی
 ملازمت کو گیا * وہاں جا کر دیکھا کہ بادشاہ نے محل و مکانات اپنے
 ستھرے ترے ترے پیمان و یاقوت ہر طرح جواہر لگا کر بنائے

ہیں * یہ دیکھا کہ فرمایا کہ امی پادشاہ تو نے دنیا میں رہنیکے مکان

خوب بلند اور کشادہ عارف ستھرے جواہر لگا کر بنائے ہیں * بعد

مرنے کے اتیری گور بھی ایسی کشادہ اور دل چسپ ہونی تو

کیا خوب ہونا ؟ ہارون رشید یہ کلمہ سنا رہیبت زدہ ہوا اور رو کر

استیون کہا * کہ امی مسلم تو بھی ایسی نصیحت کر کہ جس سے

میری عاقبت بحیر ہووے اور اس جہان میں سرے کام آوے *

اُس نے کہا کہ امی پادشاہ اگر تو ایسے میدان میں ہو کہ وہاں پانی میسر نہ ہو

اور پیاس کے مارے تیرا حال تباہ ہووے * اس وقت کوئی شخص

ایک پہاڑ پانی کی تیرے پاس پہنچنے کو لاوے تو تو کس قیمت

کو لے * پادشاہ نے جواب دیا کہ اپنی دولت سے آدھا دیکر

مچل جان اور اپنی جان چاؤن * پھر اُس نے کہا کہ بعد پانی پینے کے

اگر نبرائید شایب بند ہو جاوے اور جان کنڈنی کی بابت پھینک دیا اس
 سبب سے بچنے کا علاج کتنی قیمت پر لیوے * لولا کہ آدھم دولت
 اور مال دیکر لون اور صحت حاصل کروں * تب مسلم سے کہا
 امی پادشاہ لعنت پترے اس دنیا پر جو ایک پینالے پانی اور پید شایب
 بند ہونے کی دوا کے بدلے تمام بادشاہت اور مال ملک جاتا رہے *
 اب تجھے لازم ہی کہ وہ کام کرے جس سے ہمیشگی کی بے زواں
 پادشاہت حاصل ہووے * پادشاہ یہہ سنکر بہت متفکر اور
 شرمندہ ہو کر بولا * میں نے اب جانا کہ دنیا محض بے قدر ہی اور
 بہت ناپجز آج سے اسکو میں نے چھوڑا اور اسکی محبت اپنے
 دل سے اٹھا دیا * غاونہ کی عبادت اور یاد دین مشغول ہوا * غرض
 اسکے بعد جب تک جیسا سب عہد مستقیم پر اپنے قائم رہا * دوسری
 نقل ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام تین آدمیوں کو اپنے ساتھ
 لئے جاتے تھے راہ میں دیکھا کہ دو اینتین سولے کی برتری ہیں *
 حضرت عیسیٰ نے سنا نہیو نسے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہی تم جانتے ہو *
 انھوں نے کہا اینتین ہیں * حضرت نے فرمایا یا روہی و نیامی
 اسکے گرد بجاؤ * یہہ برتری مکاری اپنے چاہنے والوں کو فریب دین
 داکر ہلاک کرتی ہی * یوں نصیحت کر کے آگے بڑھے گئے * ساتھ ہی
 حضرت کی آنکھ بھا کر اینتین اٹھالیں * آگے ایک گاونے کے نزدیک

جا کر کھد رہی * بھولکے تھے آپس میں سب ایک کو کچھ سو دلائے
 بھیبجا * پیچھے یوں سو چنے لگے کہ آدھم دونوں حصہ کر کے ان ۱ یا تو نکو
 بانٹ لیں * تیسرا جب آدھے کچھ قضیہ چھا کر اُسکو مارا تو اُس *
 پھر ہم دونوں بے لکھتے ہو کر خوب خوشی خرمی کر رہی تھیں
 اُترادیں * ادھر وہ آدمی جو بازار میں گیا تھا اُس نے اپنے دل میں
 اور ہی کچھ سو بہ گنا تھا کہ کھانہ کی چیزیں زہر ملا کر ان دونوں کو کھلاؤں
 جب وہ مر جاویں تو دونوں ۱ بانٹ کا مالک اب ہی بنوں * یہ
 ۱ را دتھیک کر کے کسی چیز میں زہر ملا کر لایا * یہاں وہ دونوں
 قضیے پر دھیان لگا کر بیٹھے تھے اُسکیا آتے ہیں کچھ باتیں لگا کر
 چھگرتا چھا کر اُسکو مار لیا پھر خاطر جمع ہو کر وہ چیز زہر بھری آپ
 کھا گئے وہ یوں موائے دونوں یوں موئے ۱ بانٹ جہان کی تھان پتری رہی *
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہم بات کر تشریف لائے دیکھا کہ تینوں
 مرے پڑے ہیں اور ۱ بانٹ وہیں اپنے تھکائے ہوئے ہیں *
 متاسف ہو کر فرمانے لگے کہ سچ ہی آیا ایسی ہی چیز ہی اپنے
 پیاروں چاہنیوالوں کے ساتھ ایسا ہی ملو ک کیا کرتی ہی * اُسکے
 طالب کو یہاں نہرا لی اور ہلاکی ہی اور وہاں عاقبت میں فضیحتی
 اور برتری سوائی * ایک روایت یوں ہی کہ ایک دن پیغمبر خدا
 نے جمع کے خطبے کے وقت بعد حمد و ثناء پر وردگار کے فرمایا کہ

ای می مونو ایان وار وول نگا کر منو میری نصیحت پر کان رکھو *
 شہساری سھلائی اور زیر خواہی کی راہ سے ایم باقین کہتا ہوں اور
 طریق اللہ کی راہ کا بین ٹھہریں سنا تا ہوں کہ ہر مونو سکود و کار لازم ہی
 ایک تو یہ کہ جس قدر عمر ہو چکی ہی اگر اُصہیں کچھ یک کام لین
 کہے برے کام کرتا رہا تو اُسکی عمر ایکے در سے دن رات آورتا
 رہے اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں ۱ ستغفار کرتا رہے * پھر جتنی
 عمر باقی ہی اُسکو ضایع نہ کرے اور اچھے عمارت کی سعی میں ہمیشہ
 لگا رہے * دوسری یہ کہ آخرت کے سفر کا تو شہ جہ میں ہاتھ
 آوے وہ کرے اور خدا کے حکموں سے ہر گز منہ نہ پھیرے *
 شاید وہ غفور رحیم مہربانی فرماوے پھر سب گناہ معاف کر دے *
 آلے کو اچھی راہ بتاوے بری راہ سے چاوے * ای یار وہی دنیا
 کما لے کی جگہ ہی ۱ سکو اپنی نصیحت سمجھو جتنا ہو سکے یہاں کچھ
 ہو تو دُجکا اچھا پھل و مان کا تو * جو بویگا وہی کا تیگا جو بویگا وہ
 کیا نا تیگا بلکہ بہت رو دینگا * ایسی فرصت پھر نہ پاؤ گے * جو کرنا ہی
 سو لڑ لو لین پھر پچھاؤ گے * وہ قیامت کا میدان ایسا ہی کہ کوئی
 کسی کو نہو، تھیک بھائی انہ دوست آشنا جو روتے کچھ کام نہ دینگے *
 جو نیک عمل ساتھ لیاؤ گے وہی ٹھہرا ہی سختی کے وقت نکو پکاؤ گے
 خدا آپ سے چھڑاؤ گے * یہاں کے عیش و آرام کو خاطر میں نہ لاؤ ایسے دھوکے

کسی تہی پر نہ سجدو نہ * وہاں کی ہمیشگی کی راحت کو ہاتھ سے نہ دو * اپنے
 حقیقی دوست یعنی اللہ و رسول کو رنجیدہ نہ کرو دل سے نہ بھناؤ *
 کہ جس میں غمخوارانہ نفس اور دشمن قوی یعنی شیطان کو خوشی
 حاصل ہووے * ایسے محبوب کو ناخوش کرنا اور ایسے دشمن کو
 خوش رکھنا عقل مندوں کا کام نہیں * یہ باتری ناشکاری ہی کہ لکھائیے
 اور کنا اور کھینے اور کاٹ * زبان بچتا نا اور گزرتا نا کچھ کام نہ آدیا کوئی
 کسی کو بچانے کے گا * سوائے اپنے ہمیں کے اور اپنی کمائی کے کسی
 کا بھروسہ نہ کریں * اگر دل سے اللہ کی محبت رکھا ہی اور اُس کے حکموں
 پر چلائی اس میں کہیں بھولے ہوئے کوئی قصور ہو گیا اور زندگی
 میں مناف کروائے کسی نوبت نہ پہنچی تو امید ہی کہ اُسکی نیک نیتی
 کے سبب سے اللہ کا کرم اُسکو پھادے اور اُسکی ست فحوت کام
 آدے * غرض ہر دم اپنے پروردگار کی یاد میں رہنا اور کبھی اُسکو
 کسی کام میں نہ بھولنا یہی شرط بندگی ہی ہے کعب لاخبار رضی اللہ عنہ
 سے نقل ہی فرمایا اُنھوں نے کہ میں نے توراۃ اور زبور میں کھادیکھا
 ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی * اے فرزند آدم تم مجھکو بھول جاتے ہو
 میں تمکو نہیں بھولتا * ہر روز ستر دفعہ اپنی طرف تھوکتا ہوں اور
 تم ایک دفعہ بھی اخلاص اور محبت کے ساتھ مجھکو نہیں پکارتے
 * فرزند آدم تم اپنی موت بھول جاتے ہو ساتھ اُسکے کہ وہ غمخوار ہی

مگر دن پر ہر دم حواری ہی امی فرزند آدم قیامت کے دن تو لے گئے وقتہ
نیکی نہو تری نظر آویگی اور مدی بہت حوا یسا کرو کہ بدی لکھتے * امی
فرزند آدم ابھئے عمانون پر ہمیشہ سعی کیا کرو اور اعدو لٹ کو پترھاتے رہو *
اور برے عمانون سے دور دور بھاگو اگر پتر تھو تر اہو * امی فرزند
آدم آخر تک تو دھو مدھو اُسکی تلاش یقین رہو کہ وہی بابر ہی اور
بافی * اور دنیا کو چھو تر و بھول جاؤ کہ یہ محض ناپزنی اور خالی * امی
فرزند آدم برابر حق ہی اس راہ یقین حبکو چار ناچار آنا ہوگا اور شربت
مرگ حونا گوار ہی ہر ایک کو پینا ہوگا * امی فرزند آدم اُمید ٹھہارنی
بہت تری اور عمر ٹھہاری نہایت چھوٹی * آج تو باتیں خوب بنا
بنا کر کہتے ہو دل خوش کرتے ہو * یقین جانتے کہ کل کہا ہوگا زمان چلیگی
یا یقین بات کر لے پاؤ گے یا یقین * پھر ایسی زندگی بے بنیاد پر
کیون ضرور ہو رہے ہو اور اپنے نفس اور حواس شوکی پیروی یقین
کس لئے لگ رہے ہو * یہ نہ بتاؤ کہ جس طرح یہاں حو جا ہا کیا کسی نے
تہ پوچھا * وہاں جو حو کا حساب دینا ہوگا گواہی شاہی سے ٹھہار اگناہ
ٹھہرنا ہٹ کیا جاگا * انکار کی جگہ باقی نہ رہیگی * تھو تری بہت چھپسی کی
سب کھل جائیگی * سب سے ترے گواہ اور ہر وقت پاس رہنے
والے اور سب کاموں سے خبردار کرانا کاتبین دو فرشتے ٹھہارے
کنند عمانون پر ہر دم موجود ہیں * جو جو کرتے ہو سب لکھتے جانے ہیں

پہاں تک کہ جس وقت تم زمین پر چلتے ہو اور ٹھہرا ہوا ون کا ہوتا
 ہی اسکو بچھو دے لکھتے ہیں * فرمایا اللہ تعالیٰ سورہ زخرف
 میں * اَمْ يَحْسَبُونَ اَنْنَا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَىٰ وَرَوَّاهُمْ
 لَدَيْهِمْ يَكْتُمُونَ * کیا خیال رکھتے ہیں وے کہ ہم ہنسنے جانتے انکا
 سہید اور مشورہ کیون نہیں اور ہمارے بھینچ ہوئے ہیں انکے پاس
 لکھتے * اور انکی اعضا انپر گواہی دیگے حوا ب جبردار ہو جاؤ * ایسا
 نہو کہ موت آ جاوے اور بچنا نہ پڑے * پھر کچھ بن نہ آوے رونا پیتنا
 قایدہ نکرے خوب غور کرو کہ یہ دنیا جانیوالی ہی نیست ہونے
 والی ہی * یہاںکی دولت یہیں چھوٹے گی * اگر ٹھہارے قبضے میں
 تام دنیا آ جاوے اور اُسکی حکمرانی ٹھہارے ہاتھ لگے * لیکن
 جب وہ موت کے وقت کچھ کام کی نہو * اور اُس دنکی تکلیف سے
 نہ بچاوے تو یہی افسوس آویگلا کہ اگر میں ابک دم سے زیادہ دنیا
 میں نہ رہتا تو کیا خوب ہوتا کہ ایسے دلکھ درد میں نہ پڑتا * جاہکندی کی
 حالت پر پریشانی نہ آتھا تا * حضرت علی عمہ پیغمبر خدا سے روایت
 کرتے ہیں کہ جب موسیٰ مرنا ہی آسمان سے تین آوازیں آئیں
 ہیں * امی فرزند آدم تو نے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھکو چھوڑا
 * تو نے دنیا کو راضی رکھا یا دنیا نے تجھکو راضی رکھا * تو نے دنیا کو
 سہا یا دنیا نے تجھکو سہا * اور جب غسل دلاتے ہیں تین

آواز میں آتی ہیں * امی غافل اس کہان گئی وہ قوت تیری اور
 کس نے تجھ کو یہ زور کیا اور کہان گزین و سے باقیں تیری اور کس نے
 تجھے گونگا بنا یا * اور کہان گئے و سے ساتھی تیرے اور کس نے
 تجھے تنہا کیا * جب کفن پہنانے میں یہ آواز آتی ہے * امی فرزند
 آدم اگر توبہ یک کام کئے ہیں تو یہ غسل کرنا اور کبر پہننا تیرا
 فائدہ کریگا اللہ تعالیٰ تجھ سے خوش ہو گا * اور جو گنہگار مواہی تو یہ
 ستھرائی تیری کچھ کام نہ آویگی اللہ کی مانوش ہو گی * امی بد سے
 تو خوش ہو اگر تجھے پر بہشت کے دروازے سے کٹا وہ کٹے جاوین *
 اور افسوس اور غم کھا اگر دوزخ کے دروازے کھل جاوین * اور جب
 جنازہ اٹھاتے ہیں آسمان پر سے یہ آواز آتی ہے * امی فرزند
 آدم اب تو آیا ایسی منزل میں کہ پھر یہاں سے نکلے گا * اور پہنچا
 ایسے مقام میں کہ دنیا کے مزے کچھ نہاد * لگا * پھر جب قبر پاس
 لاؤنگے یہ آواز آویگی * امی فرزند آدم کہان گئے و سے دوست
 آشا جو تیرے ساتھ دوستی کا دعویٰ کرتے تھے * کہ ہر کئے و سے
 عزیز تیرے کہ ایک دم بھی تجھ سے جدا نہ ہوتے تھے * اب وہی دوست
 اور عزیز تجھ جنگل میں پھینکے لو آئے ہیں اور زمین میں گاتر دینے کے
 لئے اٹھ لائے ہیں * بھنے اپنی بے آرامی اور تہائی کردہ بیان کر کے روتے ہیں *
 بھنے غیر نیک مال کھانے پر غم کھاتے ہیں * بھنے ظاہر میں منہ نہ بناتے ہیں *

بہ دل بین خوش ہوتے ہیں * بھمے اور دکھا حصہ بھم کرنے کو نہ بیر ہیں کرتے
 ہیں * غرض ہر ایک اپنی اپنی فکر و بند و بست میں لگ رہا ہی * تجھ پہر
 کیا گد ریگی اور کیا سامنا یہ پیش آدیکلا سکا کسی کو جمال نہیں * اسی مرنا
 آدم اس وقت جو کھائی تیری ہی وہی آگے آدیگی * دنیا میں حال و
 حرام سے آنکھ اٹھیا کر جنکو پرورش کرتا رہا تھا انکی محبت تجھ دکھ
 سے نہ چا دیگی * پھر جب گور کے اندر اُتارینگے آواز آدیگی اسی
 غافل اس اندھیرے مکانکے واسطے کیا روشنی لایا * اور اس
 تنہائی کے گرتے ہیں کسیکو ساتھ ملا یا * حب مٹی دینگے گور سے آواز
 آدیگی * اسی نادان زندگی میں تو تو میری باتھ پر خوشیاں کرتا
 اٹھ لہلہدیان پھاتا ہر طرح کی باتیں بنا با کرد کو اپنے خوش کرنا تھا *
 اب کیوں غمزدہ رہا ہی یہاں چپکا * برائی اور برائی کی باتیں
 کیوں نہیں بولتا * جب گار کر کوسک چلے جاوینگے یہ آواز آدیگی
 اسی بندے اب تیرا سانس اور غم خوار یار و قادر کوئی نہیں
 رہا تو اکیلا ہو گیا * اب سیرا فصل اور کرم ہی مدد کرتے تو ہو تیرا
 بھٹکا را * اسی غافل نادان کو جب سوائے اس پاک پروردگار
 کے کوئی ٹھہرا یا ر مددگار ایسے کتھن و فہرے حال میں نہیں *
 اور سوائے اپنے عاں کے نہ کوئی پوچھنے والا * تو بھلا پھر کس واسطے
 دنیا میں ایسی خرابیاں نہیں رہتے ہو * بے فائدہ دکھ بھرتے ہو *

ضرورت کی چیزیں بہت تھوڑی ہیں اور بہت تھوڑی محنت سے
 پیدا ہو سکتی ہیں * لازم ہی نگو کہ جس قدر چیز حمایت ضروری ہو
 اسکے حاصل کرنے میں سعی کر کے بالکل فکر عاقبت کی کرو * دیکھو
 گھر کے سنوارنے کی تدبیر میں لگو * کیونکہ اللہ تعالیٰ نگو بہت دوست
 رکھتا ہے * کیسی کیسی نعمتیں اور کیت آرام کے مقام اُسنے اپنے
 فعل سے ٹھہاری خاطر وہاں مقرر کر رکھی ہیں کہ جسکا دھندلنا سے
 باہر ہے * جیسا باب بیتے کے واسطے ہر دم خوشی اور آرام دیتا ہے
 اسی طرح ٹھہاری بھلائی بروہ ہر دم متوجہ رہتا ہے * دعا کے سرکاری
 میں فرمایا جسکا ترجمہ عربی میں یہ ہے * اَنَا لِلْعَبْدِ اَرْحَمُ مِنْ اَخِيهِ
 * دَمِنْ اَبُوَيْهٍ نَاطِلْبِنِي تَجِدُنِي * یعنی میں اپنے بند کے کامیاب
 بھائی بند سے بھی زیادہ دوست ہوں * سو تو تلاش اور سعی عمر پاؤں لگا
 محکو * ف * جانا چاہئے کہ زہد یعنی دنیا سے الگ ہونا کئی طرح پر ہوتا
 ہے * ایک زہد حرام کی چیزوں میں یہ فرض ہے اسے یعنی کا
 یہ پھل ہے کہ خدایا سے آخرت کے بھوٹیگا اور اس بھنے کا
 ثواب بھی وہاں پادیکھا * دو سرازہ مکروہات سے ہے یہ جنت
 کو * ہی * تیسرا زہد شبہات سے ہے * چیز شبہ کی ہو اسے اپنے
 نہیں چکانا * ہیں دین کی حفاظت اور جانکی عزت ہے * پس جو
 کوئی مشہد سے اپنے نہیں نہ پادیکھا غالب ہے کہ حرام میں طہریگا

* جو تھارہ مباح چیزوں میں سے ہو بہت ضرور نہیں اور حاجت شرعی
 اسے ملاقات نہیں رکھتی * غرض مومن کو چاہئے کہ ایسی چیزوں سے
 کنارہ پکارتے مباح سے اس طرح بھاگے جیسا کوئی شیر سے * اور
 گناہوں سے اس قدر دور رہے جیسا کوئی آگ کے شعلے سے کیونکہ
 گناہ سے آدمی قابلِ دوزخ کے ہوتا ہے اور وہاں کی آگ کے لالچ
 بنتا ہے * تو اب اچھا طریقہ مسلمان کا یہی ہے کہ مباح چیزوں میں زہر
 اختیار کرے * سوائے ضرورت کی چیزوں کے کسی چیز پر دل نہ دے اور
 * ایمان داری کی نشانی یہی ہے کہ جو چیز اُسکے کام نہ آوے اگرچہ
 مباح ہو بھڑوڑ دے * پھر خوب یقین کرے کہ قیامت کے دن ہر
 کچلے اور لہنے اور دیکھنے اور سننے سے سوال ہوگا * اور نہ ہوتی
 بہت بھی بدی کا حساب لیا جائیگا * سو جس کا کام جتنا تھوڑا تھوڑا لگاؤ
 ہی اسے اُسکے حساب سے جلد بھڑوڑا لائیگا * اور جس کے کام بہت
 ہیں اُسکے حساب میں اسی قدر توقف پڑے گا * پس ایمان دار
 کو لالچ یہی ہے کہ اپنی اوقات کو بے ضرورت کی چیزوں میں ہرگز
 ضائع نہ کرے * اور اپنے اعصاب کو ایسے بے فائدہ کاموں میں کبھی
 نہ دے جو مباح کرے وہ بھی بہ نیت عبادت کرے کہ ثواب
 مانوے * اور خوب جائے کہ جو لذت دنیا کی ہے حکم شرع کے ہی ہے
 مشابہہ اس میں غریب الہی شامل ہوگا * اور جو خوشی دینے مقام

کے ہی ضرور اس بین رو با پرتی لگا * پس مومن کو چاہئے کہ دنیا کی
لذتوں پر ہرگز حریص ہو جس قدر لے رنج و مشقت موافق شرع کے
ہاں تھ آوے اُس پر راضی رہے * اور مالکی بہتایت اور نفس کا
آرام نہ تھو مدتھے اور اُسکی کار بین لگانا نہ رہے * وہ کیا آرام ہی جو جلد
زایل ہو جاوے اور وبال اُسکا مدت تک قائم رہے * اسی پر
فرمایا رسول ﷺ لے اَللّٰهُ نَبِیًّا مِّنْ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ *
دنیا بندی حاہی مومن کے حق بین اور بہشت ہی کافر کے حق بین * جس
طرح قیدی لوگوں کو قید خانے بین ہر بات کی بے آرامی ہوتی ہے
دلکی آرزو بین پر آتی * اسی طرح مومن کو دنیا بین ہر قسم کی تکلیفات
درپیش ہوتی ہی تاکہ مالک کی رضا مدی کے کام جو دولت آخرت
ہی بخوبی اُجھام ہوں * اور کافر کے حق بین آرام کی جگہ یوں ہی کہ
وہ عاقبت کا خطرہ بین رکھتا * اس لئے اپنی خوشی اور خواہش کے
کام خاطر خواہ ہاں بین لاتا ہی بے فکر جس سے رہتا ہی * باقی رہا یہ
کہ اگر حق تعالیٰ بے مشقت اور محنت دولت دنیا دیوے تو اصل
زہ یہی ہی کہ اپنے دلو دنیا کی عبت ناگاری یزوں سے پاک اور
صاف رکھے * حرام کو چھوڑے حلال بین شکر یا لادے * اور جو
کوئی دولت کو دین کے حامل کرنے بین خرچ کرے البتہ فائدہ
اُسکا دے * یعنی صرف اُسکا اسے مقام بین کرے جس بین اللہ

و رسول کی رعنا مندی حاصل ہو تو بیشک وہ باعث برقی ہی ترقی
 مراتب کی * اور تو نگاری اُسکی اُسے نقصان نہیں پہنچاتی * وَلَا يَضُرُّهُ
 شیطان مانٹا ہی تو نگاری اور مفلسی و دوندگی دیتے سے * تو نگاری کا فتنہ بہہ
 ہی کہ خرچ کر کے بیٹن جا بجا کا اچا طر لکھے اور مال کے سبب دستگیر
 ہو جاوے * لو کہ ن بر ظلم کرے نہیں بیٹے دولت کا شکر بجانہ لاوے
 حق دار و نکاحی او انارے * اور درویشی کا فتنہ بہہ ہی کہ حافی کی
 مرعشی پر راضی نہ رہے و لکھ بیٹن بے حسری کرے حرام اور حلال کا
 کچھ لچا طر لکھے * ایسے الٰہ اعظمین بیٹن کھا ہی کہ موسیٰ سے مرینگے بعد
 چالیس ہائیے اور توفیق طلب کریں گے * چار ہائیے حضرت عزرائیل
 علیہ السلام کے لیے ہیں * دس ہونکو خوش رکھنا و ستون سے
 سنا کرنا * ہر کسی کا حق دے دینا * موت کو یاد رکھنا * چار ہائیے
 نگہ دار کے لیے ہیں * برے کاموں سے بچنا * کرائی جھکڑنے سے دور رہنا *
 حق پر نگہ مایا کچھ جزو سے پکانا * قرآن اور نماز اور وظیفہ رات کو
 نکلیانی ہیں او اکرنا * چار ہائیے سنا کر لکھنے کے لیے ہیں * کسی کے
 حق میں پیشہ پیچھے برانہ کہنا * کسی پر کچھ عیب نہ لگانا * حق بات کو ظاہر
 کر دینا * کسی کو آپسے برا بھلا نہ کہنا * چار ہائیے میزانی کے لیے ہیں * ہمیشہ
 عیب کا موبین مشغول رہنا * اپنے مالک حقیقی کے فرمان کو بجالانا *
 فریاد و شکون پر مہربانی رکھنی * کسی پر اپنے تئیں برتری نہ دینی *

چار ہائیے باعراط کے لیے ہیں * عصبے اور غضب کے وقت آپ کو
 سنبھالنا * بد کاموں سے دور بھاگنا * ناز و جماعت کے ساتھ
 پرہیز رہنا * مسلمان بھائیوں کی مدد کرتے رہنا * چار ہائیے مالک
 کے لیے ہیں * پیغمبروں کو سپاہ جانا * حق تعالیٰ کے عصب سے
 کانپنے رہنا * اپنے گناہوں کو یاد کر کے روکا کرنا * مایا کو ہر طرح سے
 خوش رکھنا * چار ہائیے رفوانکے لیے ہیں * حق تعالیٰ کے ذکر میں
 مصروف رہنا * رکھ میں صبر اور شکر بجالانا * اللہ تعالیٰ کے
 دوستوں کو دوست رکھنا * اس کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھنا *
 چار ہائیے پیغمبر خدا کے لیے ہیں * ان کی جناب پاس سے محبت
 رکھنی * ان کی سونے کی موافق چال چلنی * ان کی آل اور اصحاب
 کی پیروی کرنی * ان سب پر اللہ کی رحمت بھیجی * چار ہائیے روح
 کے لیے ہیں * تھوڑا کھانا * تھوڑا سونا * تھوڑا بولنا * تھوڑا
 ہنسنا * چار ہائیے اس خالق دویدہانکے لیے ہیں * جس کام میں وہ
 غم نہ ہو وہی کرنا * ورنہ نیک کام سکھانا * ارے عہدوں سے ڈرنا *
 اس کے دوستوں سے محبت رکھنی * اس کے دشمنوں سے حدوت کرنی *
 * غم سے * یَوْمَ يَدْخُلُ فِي الصُّورِ فَنَّا تُونَ اَوْ اَجَا * کی تفسیر
 میں یہ ن کھا ہی کہ اصحاب نے حضرت پیغمبر خدا ﷺ سے اس فوج
 کا حال جیسا اس آیت میں ذکر ہے پوچھا تھا * آپ نے فرمایا کہ سب سے

امت و س فوج ہو کر قیامت کے میدان میں آدینی جنہ و نئے ایک
 کی چٹائی دو صریکے پاس کھائی ہی اُنکا گروہ بند روئی صورت ہوگا *
 اور جنہ و نئے رشوتین لی ہیں حرام کھایا ہی اُنکا فرقہ سورون کی
 صورت بنیگا * اور جو شود لیا کرتے تھے اُنکو اُلٹا کر کے سر نیچے
 پاؤں اوپر فرستتے کھینچ لے جاویں گے * اور جو لوگ قاضی اور مفتی
 ہو کر جھوٹے فتویٰ دیتے تھے اندھوں کی صورت بکر اس مقام میں
 آویں گے * اور جو لوگ اپنی عبادت پر غور کرتے تھے اور آپکو سب
 سے اچھا جانتے تھے دے گونگے اور بے ہو کر آویں گے * اور جو عالم
 اور مشایخ لوگوں کو کہتے اور سمجھاتے تھے کچھ پھر آبِ عمل کرتے تھے
 کچھ اُنکا یہ حال ہوگا کہ زبان اپنی اپنی کا آویں گے * اور جنہ سے اُنکے
 پیسے لہو بھیگا ایسا کہ محشر کے لوگ یہ دیکھ کر کراہیت کریں گے * اور
 جو لوگ انبول جانوروں کو لے سبب دکھ دیتے اور ہمساہ کو ایذا
 پہنچاتے تھے اُنکے ہاتھ پاؤں کاٹ کر وہاں لاویں گے * اور جنہ و نئے لوگوں کا
 بھید ظالم حاکموں سے کہہ کر انکو رنج میں تو لاتھا اُنکے آگ کی سولی
 پر چڑھا کر وہاں پہنچاویں گے * اور جو لوگ اپنے نفس کی خواہش
 اور تابعداری میں لگے رہتے تھے اور آسکے سکھ اور آرام پہنچاویں
 گے انکو جہنم میں لے کر تے تھے * اور اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا
 نہ کرنے کے صرف اپنے نام اور نشان کے واسطے خرچہ کیا کرتے تھے

انکو ۱ صطرح سے لا دینگے کہ انکے بدن سے ایسی بد بو نکلا جائے کہ وہ انکے
 لوگوں کو بڑی تکلیف پہنچائیں * اور جو لوگ اکثر کر چلتے اور اپنی
 تکبریکے سبب کسیکے ساتھ ماس حاری نہ رکھتے خلق اخلاق نہ کرتے انکو
 لہذا کرنا گندھاک کا جلنا بلاتا پہنا کر اُس مقام یعنی لا کر حاضر کریں گے *
 یارو پیہ حال بد بخت رو سیاہ گنہگاروں کا اس اُمت کی ہوگا * اور
 جو اپنے خاوند کی تابعداری دل و جان سے دن رات کیا کرتے ہیں
 اور اس پر مستعد رہتے رہیں * اُن میں سے بعضوں کی صورت چودھویں
 راتکے چاند کی سی اور بعضوں کی ستاروں کی طرح چمکتی ہوگی * بعضے نور
 کی منبر پر بعضے سنہری حراؤں کیوں پر بعضے مشک و زعفران کے چبوترے
 پر برقی شان اور شوکت سے بیٹھے ہوں گے * حوامی بھائیو اب وہاں
 کی طیاری کرو برآ سفر کچھن راہ اور پیش ہی * پچاس ہزار برس
 کا ایک دن آؤں گا * برتے برتے و کلمہ اور مصیبت میں ڈالیں گا *
 اس ایک دم کی فرصت میں جو ہو سکے دو تہہ ہو پ کر کے دنیا کے
 کھیت میں اچھے اچھے میوے کے درخت لگاؤ * ریاضت اور محنت سے
 بانی سے جلد اسکو سینچو * پھر وہاں پہنچا لے کھائے یہ شہہ
 طرح طرح کے میوے کھاؤ اور جگہ چاہو بانٹو * خوشی خرمی سے
 کا تو آرام چہن سے اپنی گزران کرو * اپنے خاوند کی دیدار کی لذت
 سے مالا مال ہو جاؤ * کروڑوں برس تک اسی طرح عیش و عشرت

کے ساتھ سرکردہ بلکہ روز بروز چھاری ترقی ہو کر بگی * وہاں کے
موتوں کی بزدلی اور سٹائٹیم کو بلیگی * اور جو ان باتوں کے
برخلاف ہاں میں لاو گے * ہری باتوں کو اختیار لاو گے شرک اور
بدعت کے کاموں پر دوڑو گے جاہلیت کے رسوم بجالا دو گے باپ دادوں
کی رسموں پر جو سنت نبوی کے خلاف کر لے تھے چلو گے شیطان
اور نفوس کے بہکانے سے راہستہ تقسیم کو چھوڑ دو گے تویشک
بڑی شرمندگی اٹھاو گے دکھ پاو گے * بلکہ سیدھے جہنم میں جاو گے
کبھی کسی طرح وہاں نہ لکھنے پناو گے * دن بدن خدایہ کی سختی
برہتی جاوے گی * کسی کی سعی سفارش کام نہ آوے گی * الہی توہم کو
اور سب مسلمانوں کو نیک کر اور نیکی کے کاموں پر چلا اور برائی سے
بچا دنیا کی محبت ہمارے دل سے دور کر * اپنی اور اپنے محبوب
اور انکی آل و اصحاب اور نیک لوگوں کی محبت سے ہمارے دلوں
ممتور کر آمین بحرحہ نبی اکرم و آلہ و اصحابہ اجمعین *

* پانچواں باب قیامت کے بیان میں *

جناب پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس وقت اسرافیاں ہم پہلی دفعہ
مور پھونکیں گے سب لوگ اسی وقت مر جائیں گے * پھر جب دوسری
دفعہ پھونکیں گے تو تمام خلائق گور کے بھینتر سے سر باہر نکالیں گے * گنہگار
لوگ ہانکے پھونکے پیاسے اپنی قبروں سے اُڑ پڑ آئیں گے * تین سو برس

تک قیامت کے میدان میں خدا ب کی گرمی سے جلیجے بھنیجے حیران [
 و بریشان پترے رہینکے * چہرہ اُنکا مارے طیش کے حیاہ بن جایگا
 * آہ و نالہ کر کے ۱ تنار دوینگے جو بدن اُنکا خشک کرتی ہو جایگا *
 آخر کو اکھون سے لہو تپکیگا آفتاب مہر قریب ایک نیزے کے
 آکر کھڑا ہوگا * ہر شخص اپنے اپنے گناہ کے انداز سے پرہینے
 میں قلوب جایگا * کوئی تنخون تک کوئی پھادیون تک کوئی رانو
 تک کوئی کمر تک کوئی سینے تک کوئی گلے تک کوئی ہنہ تک
 کوئی سر تک * اُس مقام میں سب ۱ سان اور جن اور جانور دنیا
 کی ابتدا سے آخر تک جمید ہوئے ہین جمع ہونگے * یک ایک انکے
 اُپر سے ایک آواز نہایت مہیب ایسے زور شور کی آویگی کہ
 اُسکی وہشت اور چیخ سے ہر کوئی بیہوش ہو کر اُوندھے ہنہ گر
 پڑیگا * بعد ۱ سکے حق تعالیٰ کے حکم سے ہلے آسمانکے فرشتے زمین پر
 اترینگے کہ تمام جن وانس و حیوانات کی خلقت کو دف باندھ کر گھیر
 لینگے * پھر دوسرا آسمان پھٹیک اُسپر کے فرشتے بھی اُجھڑ چکے
 سب گر و آکر کھڑے ہو وینگے * یہاں تک کہ عاتون آسمان پھٹ
 جاویگا اور ہر ایک آسمان پر کے فرشتے ایک کے بعد دوسرے گرد
 ماقہ باندھ کر کھڑے ہو جاینگے * تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ دوزخ
 لولا کر حاضر کریں * ہزاروں فرشتے کھینچتے ہوئے اُسکو لا وینگے *

بھروہ تری آواز سے شور و غل بجاتی ہوئی اُس جگہ آدیگی * کہیں گی
 کہ جلد میرے پیت کو بھرو * جو وعدہ مجھ سے کیا ہی اُسے پورا کرو *
 اللہ تعالیٰ فرماویں گا * اَلَمْ اَعْهِدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِي اٰدَمَ اَنْ لَا تَعْبُدُوا
 الشَّيْطَانَ اِنَّهُ لَكُمْ هَدٍ وَمُهِنٌ وَاِنَّ اَعْبُدُوْنِي هَذَا صِرَاطٌ
 مُسْتَقِيْمٌ * ترجمہ * کیا اقرار نہیں لیا تھا میں نے تم سے اسی نبی
 آدم کہ نہ جو شیطان کو کیونکہ وہ تمھارا دشمن ہی ظاہر اور پوشیدہ
 سمجھا وہی ہی راہ سیدھی * گنہگار کو جس اُسدن پتیاں ہونگی
 اپنے کئے پر ستر سندگی اُتھاویں گے تری رو سیاہی و مان اُنکو
 حاصل ہوگی * جبالت کے سبب کچھ جواب دینے کی طاقت
 نہ رہیگی * اُس روز اللہ تعالیٰ آپ کا فیاض ہوگا * انصاف چکانے پر
 لوگوں کے توجہ فرماویں گا * ہر ایک سے حساب لیا جائیگا * سبکدہل کی
 پرورش ہوگی * ہل صراط سے گزرنا ہوگا * نیکی بدی تو لی جاگی *
 چھپی لکھی بات سب آگے آئیگی * مدد حساب کتاب کے جو شخص گنہگار
 تمھریگا دوزخ میں ڈالا جائیگا * حضرت جبرئیل علیہ السلام ہکا کر
 کہیں گے * قُلْنَا قُلْ لَے کَاٰیٰتِنَا تَقْصِرُوْا رَہُوْکَیَا سَہْرَکَیَا ثَابِتْہُوْا *
 اُسکو یہاں سے لیجاؤ جہنم میں داخل کرو * اُحیدم فرستتے لھینچتے
 ہوئے برقی خرابی اور ذلت کے ساتھ لکھیت کر لیجاویں گے دوزخ
 میں گرا دیں گے * ہزاروں طرح کے ہذا چہن گرفتار کرینگے * بدن مارتے

نہ کہ قے ہو جائیگا۔ جل بھن کر کباب بنیگا * اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ
 جسم درست ہوگا * نیا چمڑا بدین بر جمیگا * پھر خدا اب ہوگا * ۱ *
 طرح سے خدا اب ہوگا * یہی لگا بھی بھو ترے بنادینگے * ایک دم کی
 فرصت پناوینگے * فرشتوں سے فریاد کریں گے ہم پر مہمانی کرو تو را
 فرصت دو * فرشتہ یہی جواب دینگے اے بد بخت روحیاد تیرے
 اعمال نے تم کو یہاں پہنچایا خداوند کئی نافرمانی نے یہ مقام دکھایا *
 اگر تو اپنے خالق کی خوشی کے کام کرنا تو آج کے دن بین و آرام
 سے رہنا * یہ دیکھو اور رنج کبھی نہ اٹھاتا * اب یہاں کا حال دیکھ
 کہ غم کھانا اور پھٹنا کچھ کام نہ آدینگا * اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی
 ایسی برتی گرفتاری سے تجھے کوئی نہ بچھڑا دینگا * کسی کی کیا طاقت
 کہ اس کے خدا سے کسی کو بچا دے یا اس کے قہر کے بچھے سے بچھڑا دے
 * ہم تو بعد از بندے ہیں اس کے حکم پر چلتے ہیں * اس کی خوشی
 جانتے ہیں ہم * مہربانی کی توقع نہ رکھنا * اب اپنے گئے کی سزا چکھ
 * سب مومن کی ماحضرت ملی بی عایشہ اللہ راضی ہو ان سے
 کہتی ہیں کہ میں نے ایک دن جناب پیغمبر خدا ﷺ سے پوچھا کہ
 قیامت کے روز دوست و دوست کو یاد کرے یا نہیں * فرمایا کہ تین
 جگہ ہر شخص ایسی معیشت میں گرفتار ہوگا کہ لکھو یاد نہ لکھیں *
 ایک تو جہان تراز و کھڑی ہوگی تیلی پدی قوی جاہلی * دوسرے

جب نامہ اعمال لوگوں کے ہاتھ میں دیا جائیگا * اُس وقت مارے
پشیمانی کے ایسے بے ہوش اور پیدم ہو جائینگے کہ کسیکی خبر کسیکو
نہ ہوگی * تیسرے جب زبانہ یعنی دوزخ کے پیادے نعرہ مار کر
تری خنکی اور جھنجھلاہٹ سے سب لوگوں کی طرف پکارنے کو
دوڑینگے * جن لوگوں نے اللہ کو واحد بنانا تھا اور اُسکی عبادت
اور قدرت اور علم میں دوسروں کو شریک کرتے تھے اور مشکل
کے وقت اور دن کو پکارتے تھے * غریبوں مسکینوں کو دکھ دیتے
تھے غرور اور تکبر سے کسیکو خاطر میں نہ لاتے تھے * اُنکو زنجیروں
میں باندھ کر کھینچتے ہوئے لیجاوینگے * اور بی بی صاحب رض فرماں
ہیں کہ میں نے ﷺ اللہ کی رحمت ہوئی اُنپر پوچھا کہ پل صراط
کا احوال بیان کیجئے * فرمایا کہ وہ ایک پل ہی دوزخ کی راہ پر بندہ
ہزار برس کی راہ اسپر سے سب کو گھرنا ہوگا * ہاں سے باریک
تردار سے تیز * اپنے اپنے عماموں کے موافق کوئی بلی کی طرح کوئی
ہوا کی طرح کوئی دوڑتے کھڑکی طرح کوئی آہستہ آہستہ اسپر سے
چلا جاگا * سبکے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں پار ہو جاؤنگا * پھر
اُس وقت میری امت کے بائیں دہنے دو فرشتے کھڑے ہو کر تری عاجزی
کے پکار کر پہہ دعا مانگیں گے * اَللّٰهُمَّ اَرْحِمْ عَلٰی اُمَّةٍ مَّصْدُ * یعنی اے
پروردگار تو رحم کر حضرت محمد مصطفیٰ کی امت پر * پھر جو گنہگار ہوگا

بار نہ اتر سکیگا پانوں کا۔ پ جائیگے اوندھے منہ سے نیچے دوزخ میں
 گر پڑیگا * اور فرمایا کہ اُس پامرا پر ایسی ادھیر ہوگی کہ ہاتھ کو ہاتھ
 نہ سوچھینگے * جسکو ایسا ہی روشنی ہوگی وہ اُس روشنی میں موزن
 اپنے مرتبے کے آہستہ یاد و تر تا ہوا چلا جاوے گا * گنہگاروں کو بچھ روشنی
 نہ ملے گی * لاچار ہو کر دھڑ دھڑ سے روشنی مانگیں گے * جواب دیا ویسے
 کہ روشنی حاصل کرنے کی جگہ دیا تھی یہاں کہاں ملے گی پھر وہیں
 جاؤ کہا کر لا سکو تو لاؤ * اور فرمایا کہ اُس پل کی راہ بڑی آتھن ہی
 پانچ ہزار برس کی راہ اوپر پھرتھنا ہو گا پانچ ہزار برس تک نہ ابر جانا
 ہو گا پانچ ہزار برس تک نیچے اترنا ہو گا * اور وہاں سات مقام ہیں
 انکا دھوگا * پہلے مقام ایمان سے سوال کریں گے * جسکا ایمان ثابت
 ہو گا وہاں سے رہائی پاوے گا * اور جسکا ایمان شرک اور نفاق اور
 بدعت کے کاموں سے ملا ہوا وہاں سے جتنی نہ پاویگا دوزخ میں
 گرایا جاوے گا * دوسرے مقام میں نماز سے پورا چھینگے جس نے اپنی نماز
 ارکان و آداب کے ساتھ وقت پر ادا کی ہی وہاں سے بچے گا * تیسرے مقام میں زکوٰۃ
 دوزخ میں کریگا * تیسرے مقام میں زکوٰۃ سے پورا چھینگے جس نے زکوٰۃ
 کمال حساب سے نکال کر حق داروں کو دیا ہی وہاں سے بچے گا * چوتھے مقام میں
 ہین تو اُسی دم آگ کے گڑھے میں ڈھکیلا جائیگا * جو تھے مقام میں
 رمضان شریف کے روزوں سے پورا چھینگے * جو کوئی تیسوں روز سے

بدون ضرر و مرجع کے ہمیشہ ادا کرتا رہا ہی وہ صرخ روٹی حاصل کریں گے
 * ہمیں تو سوالی کے ساتھ جہنم میں ڈالا جائیگا * پانچویں مقام میں
 صبح سے پورا چھینگی * اگر اس نے صبح کیا ہی تو خلاصی پاوے گا * اور جو
 مقدمہ درہوئے دنیا کے آرام کو بھوٹ کر ہمیں کیا تو برے سخت
 خدا اب ہمیں پھرنسایا جائیگا * چھٹے مقام میں طہارت کی حقیقت کا سوال
 کریں گے اگر جنابت کی حالت سے غسل کر کے پاک ہو تارہا ہی تو وہاں سے
 روٹی ملائیگی * ہمیں تو اُسکی جان بڑی تکلیف اور نہایت مصیبت اور
 دکھ ہیں پرتیگی * ساتویں مقام میں ہمسایہ کے حق ادا کرنے کا سوال کریں گے
 * اگر دکھ سکھ ہیں انکا شریک ہو اہی اپنے مقدمہ کے موافق انیسے
 ملوک رکھائی تو وہاں سے نجات پاویں گے * ہمیں تو بڑی بھاری اور
 قلت سے دو رخ ہیں گرایا جائیگا * غرض ان ساتوں مقام میں سے جب
 خیر و خوبی کے ساتھ نکلا تو اُس پل سے پار اتر گیا ہمیں تو دو رخ کے
 منہ کا لقمہ بنا * اور فرمایا ~~اللہ~~ نے کہ قیامت کے دن کی گھڑی کا
 خدا اب ستر مرتبہ جان کنڈنی کی سختی سے زیادہ تر ہی * اُس دن
 پیغمبروں اور اولیاء اور شہید و نیکو بھی ایسی فکر ہوگی اور
 مصیبت پہنچگی کہ اپنی پیغمبری اور ولایت اور شہادت کے
 دعوے کو بھولی جائیں گے بڑی گھبراہٹ اور بے قراری سے مجھ سے
 ہمیں کر پرتیگی * اور وہ نکلا حال اسی سے سمجھنا چاہئے کہ اُنکے اوپر کیا گزریگا

سب سے زیادہ کریں گے اور عاجزی سے دعا مانگیں گے * خداوند اور کچھ ہماری آرزو ہیں یہی تاکرم فضل کر کہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے * ہر ایک پیغمبر جاییں القدر اس روز بے قرار اور بے حواس ہو جائیگا * حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس حالت میں اپنے دلکھ پر کچھ خیال نہ کریں گے امت کی مجلسی اور رہائی کے لئے سعی و کوشش میں مضطرب اور بیحال ہو کر ہایت تردد اور فکر میں رہیں گے * انکی شفاعت کے واسطے اس پاک پروردگار کی جناب میں نہایت عاجزا و اندھاری سے سجدے کر کے دعائیں مانگیں گے * حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ اس دن لوگ چار گروہ ہونگے * جو گروہ سب بہشت میں داخل ہونگے و سے فرشتہ ہیں * اور جو گروہ تمام روزخ میں پریں گے و سے شیطان ہیں اور اُنکے تابعدار * اور ایک گروہ میں سے بعضے ثواب حاصل کریں گے اور بعضے عذاب و سزا میں اور جن میں * اور ایک گروہ چار پایہ نکاح کا کہ زندہ ہو کر پھر خاک ہو جائیں گے * غرض جو کچھ وہان کی فضیلتی اور رسوائی ہی سو صرف آدمیوں اور جنوں کے واسطے ہی * چار پائے اس وقت خوش ہو کر شکر الہی بجالا دیں گے کہ خوب ہوا جو ہم آدمی نہ ہوئے اس خدا میں نہ پرے * حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام سے پہچان روایت ہے کہ جب

نیکی بدی آدمی کی تولی جایگی بھر نیکی ۱ اس انداز سے کہ پہچانیگی کہ اگر
 ایک ذرہ بھڑا در ہو تول پوری ہو جاوے * اُس وقت اللہ تعالیٰ
 کی طرف سے حکم ہو گا کہ امی بندے سمجھو تری نیکی دیا تو یہاں کے خدا اب
 سے تو چھوٹ جاوے * بندہ عرض کریگا خداوند ۱۱ اور نیکی تو میرے پاس
 نہیں ہی * اگر مجھ کو ایک لمحے کی فرصت ملے تو ۱ اس حشر کے میدان
 میں جا کر اپنے لوگوں سے جنکے ساتھ دنیا میں نے بہت سی نیکی
 کی تھی اور انکی خاطر ترے ترے دکھ اٹھائے تھے ذرہ بھی نیکی
 مانگ کر آؤں * حکم ہو گا کہ ۱ سکو جانے دینیکی لاوے * وہ دہان
 سے نکل کر بد حال اور صرگردان اُس میدان میں آویگا تو دھونڈتے
 دھونڈتے پہلے باپکو پاویگا * دیکھ کر اُسکے دل میں تر بھروسہ
 بندھیگا کہ اب میرا بھرتا پار لگا سا مٹنے آکر کہیگا امی باپ میں
 نیرا فرزند دل بند جاگوشہ ہوں * دنیا میں سے مجھکو تو زیادہ
 پیار کرتا تھا * ہر ایک چیز کی نسبت بہت دوست رکھتا تھا *
 خوشی اور آرام میرا ہر دم دھونڈتے تھا تھا * ہر طرح کی آفتوں سے
 نگاہبانی کرتا تھا * ۱ سو وقت ایکذرہ بھر نیکی کا محتاج ہو کر تیرے
 پاس آیا ہوں * اگر مہربانی کرے اور ایکذرہ نیکی مجھے بخشے تو میں ۱ اس
 دیانت کی سختی سے اب نجات پاؤں نہیں تو جہنم میں ڈالا جاؤں *
 باپ یہ بات سنکر کہیگا تو کون ہی میں نہیں پہچانتا * میں تیرا

بابا تو جا اور کہیں نہ دھونڈا تھے تب وہ بیچارہ باپ اس
 کو کرنا لہو نہ دھونڈتا پھر لنگہ * جب وہ نظر آویگی اس کے پاس باپ
 کہے گا * امی ما تو بہر سے پیدا ہو نیکی لئے ہمیشہ اے اما نکلتی تھی * پتھر
 میرے پالنے میں بری بری تکلیف اٹھاتی تھی رات دن مہر
 ہی آرام چاہتی تھی * اپنا کھانا پینا میری راحت کے واسطے
 سہول جاتی تھی * اب میں ایکذرا بھرنیکی کا محتاج بن کر مجھہ پاس
 پہنچا ہوں * وہی نظر مہر کی تو مجھہ پر کرگی تو میں آج کی سختی سے
 چھو لنگا * جنم بھر تیرا گن مانو لنگا * نہیں تو دو زرخ بن بھرا جاؤ لنگا * ما
 جواب دیگی کہ میں نے تو مجھ کو نہیں جانا * تو کون ہی میں نے نہیں
 پہچانا * اپنے حال میں خود حیران ہوں کہ بکاد کیا دے سکاؤں *
 اس وقت یہ شخص بابا باب کے کلام سن کر نا امید ہو جایگا * دل
 میں بہت پچنا لنگا کہہ گا * اب کہاں جاؤں کس سے اس مصیبت
 کے وقت نہ مانگوں بابا کے برابر دوسرے کون ہی کہ اسے اپنی
 بہت سناؤں جو وہ اب اس وقت میں کام آوے * مجھہ غریب
 لاچار عاجز کو اس بلا سے بچھڑا دے * بھلا بہن کے پاس تو چلوں
 دیکھوں تو وہ مجھہ سے کیا سادک کرتی ہی * دھونڈتے دھونڈتے بہن
 کہیں مل جاگی * دیکھ کر کہہ گا امی میں دنیا میں تو تو مجھہ بہت چاہتی
 تھی بھائی بھائی کہا کرتی تھی * دکھ کے وقت بھائی سے لگاتی تھی

میری تندرستی اور آرام منایا کرتی تھی * اب یہاں قیامت کے حساب میں پھنسا ہوں ایک ذرہ بھر نیکی ملے تو اس مصیبت سے محاصرے ہاتھ آوے * ہوں کہیں گی اسی آدمی کو کون ہی کیا بکٹائی اس وقت مجھ سے نبول * میں اپنے پریشانی میں آپ پھنس رہی ہوں کیونکہ دوسرے کی مدد کروں * آخر وہاں سے بھی مایوس ہو کر بھائی کو تو دھونڈتھنے لگیں گی * اتنے میں وہ نظر آجایگا کہیں گی اسی میرے پیارے بھائی دنیا میں ہم تم اکتھے رہا کرتے تھے * آپس میں ایک دوسرے کے مددگار رہتے تھے پیار محبت کے ساتھ گزران کرتے تھے * میری خوشی سے مجھے خوشی تھی میری بدیہی سے مجھے بدیہی تھی * اس وقت حساب کی جگہ میں مجھ کو لائے ہیں نیکی تولی جاتی ہے * ایک ذرہ نیکی ہو تو میرا حساب پورا ہوتے * اس دیکھ دو دے نجات ملے * بہشت میں چلا جاؤں ورنہ جسے جہنم بھائی بھی وہاں بھائی گری سے منکر ہو جائیگا * اسکی اتنی منت و زاری پر کچھ خیال نہ کرے گا * پھر جو روکے پاس جائیگا * کہیں گی اسی پیار جانی و امی دوست روحانی میں تیرا خاوند ہوں دنیا میں تیری خوشی سے واسطے اپنے بیگ نوسے لڑتا تھا * تیرے آرام کے لئے کیا کیا دکھ نہیں بھرتا تھا * بابا کو تیری خاطر چھوڑ کر الگ ہو رہا تھا * جس میں تو راضی رہے وہی کیا کرتا تھا * اب نیکی کا حساب ہوتا ہے ایک ذرہ بھر نیکی کم ہوئی ہے * اگر تو اپنے پاس سے

دے تو میں تیرا برا احسان مند ہوں * اور تیرے سبب
 اس خدا سے چھوٹوں * جو روکھبگی دنیا میں بننے تو کسی کو
 ختم نہیں کیا اور کسی جو رو نہیں بنی * تو ترا حو تھا ہی یہاں سے
 چلا جا * ایسے فریب کی باتوں سے مجھے نہ پھسلا * پھر بیتا بیٹی بھی اسی
 طرح منکر ہو کر اپنا پیچھا پھرتا دینگے * غرض جب اُس کی ہر طرف سے
 آس تو جیگی تو نا اُمید ہو شرمندہ بن اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں جانہ صکیگا * کہیگا
 افسوس اب میں کیا صمنہ و کھلاؤں خاوند کے سامنے خالی ہاتھ کیونکر
 جاؤں * جن جن سے اُمید رکھتا تھا کوئی کام نہ آیا * میری اُمید مصیبت
 پر کسی نے تک رحم نہ کیا * ہاں میں اب کہ ہر جاؤں اپنے حلے
 دکھا دو دکھ سے سناؤں * سوائے اُسی خاوند کے جو میرا خالق
 اور مالک ہی کون اُس سختی کی حالت میں مجھ پر نظر کرے * اُس
 غم کے دریا سے مجھ سے دو باتے کو پار لگا دے * یہ کہہ کر تری عاجزی اور
 سکنی سے مرہ۔ تھکا غمگین ہوا تھہ اُٹھا کر اُس پاک پروردگار کی
 جناب میں یوں عرض کریگا * امی میرے خاوند تجھ پر کچھ نہیں چھپا
 * جتنا مجھ سے ہو سکا خوب دوتا * کہیں کسی نے نہ چھاما باپ جو رو
 لڑکا بھائی ہن کوئی کام نہ آیا * سب نے صاف جواب سنایا * اب
 تو ہی فصل کر کہ تو رحیم اور کریم ہی * تب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ امی
 بندے جن جن کی رضا مندی میں اپنی عمر گوائی جس جسکی خاطر تری

تیری تکلیف آسانی * حلال حرام کا کچھ خیال نہ کیا * پہلے برے کاموں کا
 دھیان نہ لکھا * اللہ و رسول کے حکموں کو جنکی خاطر چھوڑ دیا انھیں
 کی خوشی پر دوڑا کیا * خلاف شرع حرام اور بدعت کے کام کرتا
 رہا * اب دے کہان میں کیوں لہیں ایسے برے وقت بن تیرے
 کام آتے * تب وہ پچھارہ خیالت اور شرمندگی میں چپ ہو جایگا *
 اللہ تعالیٰ فرما دیگا * دنیا بن حکم ہو اتھا کہ میری عبادت کیجو تو نے
 اپنے لوگوں کی خوشی چاہی انکے کاموں میں حاضر رہا عبادت سے غفلت
 کی * اگر تو مجھے ایسا غافل نہ دیکھ کریم دل سے جاتا تو ہرگز میرے حکم
 میں مستی نہ کرتا * ہر دم میری ہی خوشی تر ہوتا تھا * وہی خوشی
 اور رضامندی میری آج تیرے کام آتی اس آفت سے تجھے بھڑاتی
 * اب میرا اختیار بھی چاہوں بخشہ چاہوں مرادوں * پہنچا یہ ایسا
 ہی ہوگا جسکو وہ غفور رحیم چاہیگا گناہوں کے ساتھ بھی اپنے فضل
 سے یا کسی کی سفارش سے بخش دیگا * چاہیگا سزا کو پہنچا دیگا الہی
 ہو کو نیکی کرنے کی توفیق دے کہ سب کی محبت دل سے بھلا کر تیری
 ہی محبت میں رہیں * تیرے اور تیرے رسول محبوب کے کہنے کی
 پیروی کیا کریں * اور انکے فرمانے پر جان و دل سے حاضر رہیں *
 تاکہ قیامت کے بعد ان میں خیالت نہ آتھا وہیں دنیا کی سختی اور عذاب
 سے چھوٹیں * آمین یا رب العالمین * محمدنا محمد آلہ و اہل بیتہ

* پتھرا باب دوزخ کے بیان میں *

اللہ صاحب نے فرمایا ہے * وَإِنَّ جَهَنَّمَ أَمْرٌ ذُو عَيْنَيْنِ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ ذُنُوبٌ جَزَاءٌ مَّقْسُومٌ * ترجمہ * اور دوزخ پر وعدہ ہی اُن میکائیل کے ساتھ دروازے ہیں * ہر دروازے کے لئے اُنہیں ایک فرقہ بت رہا ہے * حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ تمہیں خدا تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ جب ہزار برس تک دوزخ دھونکا گیا تو صرخ ہوا پھر ہزار برس تک دھونکا گیا تو صفید ہوا پھر ہزار برس تک دھونکا گیا تو سیاہ ہوا قیامت تک وہ سیاہ رہیگا جیسا کہ ہیری رات * ایک روز رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل عم سے پوچھا کیا سبب ہے جو کبھی میں نے میکائیل کو ہنستے نہیں دیکھا * حضرت جبرئیل نے کہا باریک بینی سے دیکھو وہ ہنسی سے ہی * جس روز سے دوزخ کی آگ پیدا ہوئی ہے اُس روز سے میکائیل کے دل میں اُحکمی ہیبت سما گئی ہے * مارے خوف کے دڑتے رہتے ہیں پھر ہنسی کیونکر انکے منہ سے نکلے * سبحان اللہ جو ایسے مقرر فرشتے ہیں انکے دل میں دوزخ کی وحشت ایسی پیٹھھی ہے کہ ہوش و حواس جاتے رہے * اس کا مین ترے رہتے ہیں کہ انہیں کسکو حکم ہو اُس میں ڈالنے کا * وہ مالک مختار ہی سب کا چھوٹے ترے سب اُسکے بندے ہیں عاجز * جو چاہے جب چاہے کرے * اور یہ آدمی زاد ایسے مغرور و سرکش ہیں * دنیا

ہر ایسے بھولے اللہ کے حکم سے ایسے غافل ہوئے کہ اس مقام کا
 اُنکو کچھ خیال نہیں * دن رات اپنے آرام اور نام کے کام میں
 ہیں لگے رہتے * دوزخ کے عذاب سے کچھ نہیں ڈرتے * وہاں کیا
 حال ہو گا کیسی بلا میں گرفتار ہونگے کہ جس کا کچھ حد و پیمانہ نہیں * اُس دم
 نالہ اور فریاد کچھ کام نہ آویگا * معذرت اور کرتہ گرتا کسی کا کچھ سنا
 نیا لگا کچھ کہتے ہیں کہ جب لوگ اپنے اعمال کی سزا سے دوزخ میں
 بہرے جائیں گے * روتے روتے چلا تے چلا تے حیران ہونگے کوئی اُنکی
 نہ سنیگا * کہیں گے دنیا میں جب ہم پر مصیبت پڑتی تھی منت و
 زاری سے کوئی پکارتا تھا یا صبر کرنے سے کم ہو جاتا تھا * یہہ کیسی
 مصیبت ہی کہ ہزار برس گزرے نہ کوئی بچانے والا نظر آیا نہ یہہ
 دکھ ہمارا کم ہوا * ہاے یہہ دکھ اب ہم کس سے کہیں کہ ہر جاوین
 غرض یہی کہیں گے * سَوَاءَ عَلَيْنَا اَجَزْنَا اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحْصِنٍ
 اب برابر ہی ہمارے حق ہیں ہم نے قراری کرین یا صبر کریں ہمکو
 نہیں خلاصی * جب ہزار برس اور گزر جائیں گے تب ایک سفید ابر پیدا
 ہو گا * یہہ دیکھ کر خوش و محظوظ ہونگے اور قباس کریں گے کہ شاید اللہ
 نے ہم پر رحم کیا جو پانی بھینچا * اب پیاس کے رنج سے بچیں گے * اس
 وقت حضرت جبرئیل سے اللہ تعالیٰ یوں پوچھیں گے کہ کیا کہتے
 ہیں * عرض کریں گے تو خود شنوا اور بینا ہی تجھ پر کچھ پوشیدہ نہیں *

بے پانی جاہتے ہیں حکم ہو گا کہ جو اس ابرین ہی برسے * وہیں اُس
 ابر سے چھو برسیں گے ایک ایک اونٹ کے برابر * ایسے زہر دار کہ
 حکم کا تہ سے ہزار برس تک حلق اور سوزش رہیگی * پھر ہزار
 برس تک غل اور فریا و مچا وینگے پانی مانگیں گے * تب ایک کالی بدلی
 ظاہر ہو گی اُسے سانپ برسیں گے حکم کا تہ سے دو ہزار برس تک
 بے تابی اور بے فراری رہیگی * فرمایا اللہ تعالیٰ نے * زِدْنَا هُمْ
 عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ * بڑھایا ہم نے اُنہیں
 عذاب بدلا اُس کا جو شرارت کرتے تھے * غرض انواع طرح کے عذاب
 ہی و رہی گنہگاروں کے واسطے دو زخ میں موجود ہیں * ایک دم
 کنی فرصت اور تھوڑی تخفیف بھی وہاں نہ ملیگی * اسی بھائیو اگر
 اللہ اور رسول کے کہنے پر ایمان رکھتے ہو تو قیامت کے ایسے برے
 برے دکھ والے عذاب سے دور وہی عمر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور
 بندگی میں کا تو * کی پیروی میں رہو * دنیا کی اُلفت چھوڑو شہوت
 اور طمع کے کاموں سے دور بھاگو * ہر کشی اور گمراہی اختیار نہ کرو
 * اُس منہم حقیقی کے حدل پر خیال رکھو * اُسکی قہاری اور جباری
 کے غضب سے بچو * کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہی خوب یقین
 ہو کہ بدکار و نیکو اور نافرمانوں کو دو زخ میں ڈالے گا و زخ کو اُسے
 بھریگا سچ ہی بدکار و نیکو وہی جگہ ہی * اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی

خوشی چاہتے ہیں اسکی حکم برداری کرتے ہیں دسے لوگ ہشت
 مین داخل ہو گئے * یوں روایہ ہے کہ جب حضرت آدم کا جسم
 بنانے کے واسطے مٹی جمیر کرنے لگے حضرت جبرئیل عم نے ایک
 ذرہ آگ روزخ سے لاکر زمین میں رکھی * سات طبق زمین کو
 اُس نے بھلے دیا جلا مارا * آخر وہ آگ دنیا میں نہرہ سکی * پھر جب
 حضرت جبرئیل عم لائے یہی حال ہوا * غرض سات مرتبہ آگ لائے
 جب یہاں وہ نہ تھہری تب جناب باری تعالیٰ مین عرض کی * خداوند اوزخ
 کی آگ کی طرح دنیا میں قرار نہیں پکارتی * حکم ہوا کہ امی جبرئیل
 آدمی کے واسطے مین نے دوسری آگ بنائی ہی اُسکو لے پتھر
 گاہری مین رکھی ہی اُسے لیکھاؤ حضرت جبرئیل عم موجب فرمانے :
 وہی آگ لائے کہ آدم عم کے جسم مبارک مین لگی تھی * روایت
 ہے کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ نے ایک دن حضرت جبرئیل سے پوچھا
 کہو بھائی دوزخ کی کماصورت ہی ذرا اُسکو بیان کرو حضرت
 جبرئیل نے فرمایا یا ﷺ قسم ہی مجھ کو اُسکی جسم نے ٹکڑے ٹکڑے کیا اگر دوزخ
 کی آگ سولی کے ناکے برابر دنیا میں لاؤں تو تمام آسمان وزمین
 اور جو انکے درمیان ہی سب کا سب جل ہاں کر کہاں ہو جاوے * اور
 اگر ایک قطرہ دوزخ ہو نیک بدن کا عرق یہاں پہنچاؤں تو دنیا کے تمام
 لوگ اُسکی بدبو سے ایسی اذیت پاویں کہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں *

در ایک رنجیر و وزخون کے حاکم نے کی اسی طرح غور
 اُس کے بوجھ سے آدم تو کیا پہاڑ بکری چر خاک ہوا وہ عاقل
 * یا وہ اگر کس دوزخ کے ایک کنارے پر جا کچھ انتہا
 نہیں ہی خدا بکریں تو دوسرے کنارے کے آدمی اُس کی طیش سے
 حل بھن کر کوئلے بن جاویں * اور غار اسکا مستعد رہی کہ اگر کوئی
 ایک پتھر اُٹھائے ہزار برس تک نہ بھیٹا جاوے پھر بھی
 اُسکا اور چھوڑ نہ گئے * کاتے اُسکی لوہا پتھر خوراک اُسکی آدمی
 اور پری * وہاں کے رہنے والے لوگو بانی کی جگہ وہ دوزخ کا پیب لہو اور
 کھانے کو زقوم کا درخت جسکو مسیح کہتے ہیں * اور اُنکا کیرا ہرے گا
 دوزخ کے رنگ سے بھی زیادہ سیاہ * فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف
 میں * اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقْوَمِ طَعَامٌ لِّالَّذِيْنَ كَانَتْ هُمْ يَعْلَمُوْنَ فِي الْاَبْطُوْنِ *
 بیشک دوزخ مسیح کا کھانا ہی گتہ گار کا جب سے لگا تا بنا طو لٹا ہی پیتوں
 میں * اور دوزخ میں سات دروازے مقرر ہیں ایک دروازہ سے
 دوسرے دروازے تک ستر ہزار برس کی راہ ہی ہے قرانی بھی اُسکی
 اُسی قدر * ایک ایک دروازہ ایک ایک گروہ کے لیے مقرر ہی
 اور ہر ایک دوزخ ستر درجہ گرم ہی اپنے اوپر کے دوزخ سے *
 اللہ تعالیٰ کے دشمن اور نافرمان اُس میں تو اُلے جائیگے وہ زخم نکم
 گردنوں میں بھاری بھاری آگ کے طوق اور پتھر ہاتھوں میں لہو

کی ہتھکڑیاں اور بیریان دی جائیگی * ورنہ ہاتھوں کو پیت لی طرف
 سے نکال کر پیچھے کی طرف کھینچیں گے آگ کے کوترے مارینگے *
 یہ حال سن کر جناب پیغمبر ﷺ ہتھ مٹکا رہے ہوئے روئے گئے * پھر پوچھا
 کہ وہ بھائی جبریل کس طبقہ میں دو رخ کے کون قوم رہیں گے * جبریل عم
 نے بیان کیا * یا ﷺ سب کے نیچے سے طبقہ میں مافقون کی جگہ ہی *
 ح ظاہر میں مسلمان کہلانے ہاں اور باطن میں جو کفر اور شرک کے
 کام کرتے رہتے ہیں * اللہ و رسول کی محبت دل میں نہیں رکھتے قیامت
 سے ہرگز نہیں ڈرتے * جنہ میں کچھ دل میں کچھ * جنہ کے سب
 وکے کھوتے * اور فرعون اپنی قوم میں سمیت وہیں رہیں گے اسکا نام ہو یہ
 ہی * اُسکے اوپر سے طبقہ میں مشرک رہیں گے اللہ تعالیٰ کو مانتے تھے پھر
 اور دیکو بھی اپنی مشکل کہ وقت بگاڑتے تھے * انکی منت مانتے تھے
 خدا کے کارخانے میں انکو شریک اور محتا تھہراتے تھے * اور وہ
 عبادت کے آداب جو اللہ کے لئے خاص ہاں انکے ساتھ بجاتے تھے *
 اُسکا نام جہنم ہی * اُسکے اوپر سے طبقہ میں یہود و نصاریٰ آخری
 زمانے کے پیغمبر پر کہ انکی کتابوں سے بھی انکی پیغمبری صاف
 ثابت ہی جسکا حال سنت کے باب سے معلوم کرچکے ایمان نلائے رہیں گے
 اُسکا نام سقر ہی * اُسکے اوپر سے طبقہ میں شیطان اور اُسکی ذریات
 اور جنس اُسکی پیروی کی رہیں گے اُسکا نام لطی ہی * اُسکے اوپر سے

عابقہ میں خود کھانا پکانے رہیں گی اسکا نام حطریہ * ۱۸ چھ طبقہ لگا
 حال بیان کر کے حضرت جرئیل چپ ہو رہے * تب جناب رسالت
 مآب ﷺ نے پوچھا کہ چھ دوزخ کا بیان جو تم نے کیا معلوم ہوا اب
 ساتویں کا حال کہو کہ اُسکے رہنے والے کون ہیں * بولے یا رسول اللہ بس
 یہ نہ پوچھو * حضرت نے فرمایا کون ہیں اُسکی حقیقت بھی سناتے *
 حضرت جرئیل نے جناب پاک کا سراپنی چھاتی سے لگایا جو م کر کہا
 آپ نیچے آنکھیں کر کر دیکھئے * حضرت نے جو دیکھا بڑی کثرت سے
 عورت اور مرد اُصمیں بھرے ہیں * حضرت جرئیل سے پوچھا ہے
 کس کی امت ہیں * حضرت جرئیل نے کہا کہ یہ تمھاری امت کے
 لوگ ہیں * جنھونے دنیا میں بڑے بڑے گناہ کئے تھے اور سرکشی
 تکبر کے ساتھ رہتے تھے اللہ کے دشمنوں سے دوستی کرتے تھے
 انکی موافقت اور مصاحبت کو بہت عزیز جانتے تھے اور بے توبہ
 دنیا سے گزر گئے * حضرت یہ سنکر مارے غم کے بیہوش و بیتاب
 ہو گئے * حضرت جرئیل نے حضرت کے سر مبارک کو چھاتی سے لگا کر
 بوسہ دیا * حضرت واپس ہوش میں آئے فرمائے گئے امی بھائی اب
 سخت مصیبت اور بڑی پریشانی مجھکو حاصل ہوئی * یہ کہہ کر
 روتے روتے اپنے حجرے میں تشریف لے گئے * پھر جانا زہر سر
 رکھ کر آہ و زاری کر لے گئے * اپنے خاوند کہیم و رحیم کی عبادت میں

سب بولے ہوئے * محمد سے پر مسجد سے کرتے رہے و عابد و عاتق گاتے رہے
 * حالت و نیک چہ حال رہا کسی کو ۱ صاحب کی خبر نہ ہوئی کہ حضرت کہاں
 دھر بھٹ غرما ہوئے * آخر کو سب اصحاب مانکر سمجھ کر کے دروازے
 پر آئے حضرت نے پہلے سے بلال رضی اللہ عنہ کو و جان بٹھاما کر فرما
 دیا تھا کہ اگر کوئی آوے تو اُسے بھیتر آئے نہ دیکھ * جب یار و ندیم
 قہقہہ کیا کہ عجم کے چین جاوین بلال نے منع کیا کہ حضرت کا حکم ہی کہ اندر
 کوئی نچاوے * یار سب بیقرار ہوئے نالہ اور فریاد کرتے کرتے آخر
 کو سب اپنے اپنے گھر گئے اور بہرہ گمان ہو ا کہ شاید آپنے رحلت
 فرمائی * بعد اُسکے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جا کر
 یہ خبر گزشت مفصل بیان کی حضرت بی بی کو کئی دسیہ موافق
 معمول کے حضرت نے کہا نے کیوقت نہیں بلایا تھا ۱ سکا غم تو تھا
 ہی یہ حال سننے ہی تری بے تاب ہوئی * نہایت بیقرار اسے روتی
 ہوئیں * عمر کے پاس آئیں * دیکھا کہ بلال بیٹھے ہیں * فرمایا کہ اگر
 دروازہ کھول دو تو میں حضرت کے چہرہ رسارک کو دیکھا کہ سماء و
 عارض گردن و دونوں جہان کی دولت سے فائدہ اٹھاؤں * بلال نے
 کہا کہ حضرت نے منع کیا ہی کہ کوئی اندر نہ آوے * یہ بات سنکر
 انہیں کہ غمگین ہوئیں پاک پروردگار کی جناب میں عرض کرنے لگیں
 * خداوند ارکے تو اپنے کرم سے اس دروازہ کو کھول دے تو میں

اپنے ماپ کا چہرہ دیکھوں زیارت کروں * دین دنیا کی نیک بختی حاصل کروں * وہیمن اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ دور وازہ کھل گیا * حضرت لی لی سھینر جلی گئیں * دیکھتی کیا ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا ﷺ جاننا چھا کر مسجد سے بیٹن پترے ہیں * روتے روتے آنکھیں آبکی سوج گئی ہیں * چہرہ مبارک زرد اور جسم ضریف و بلانا تو ان ہو گباہی * ہاتھ ہاندھہ کر عرض کیا * یا ابوی یا رسول اللہ یہ کیسا غم اور کیا الم ہی * یہ کس طرح کا دکھہ اور ماتم ہی جو آپ نے اختیار کیا ہی * جھکو اور سب جھوتے بترون کو جس مصیبت نے بے چین کر دیا ہی * زبان مبارک سے کچھ فرمائیے اس عاجزہ کو اپنے راز سے تک آگاہ کیجئے * حضرت نے مسجد میں سر اٹھا کر دیکھا کہ لی لی فاطمہ نہایت مضطر لکڑی ہیں عاجزی اور بیقراری سے عرض کر رہی ہیں * فرمایا کیا کہوں امی جان بابا کیا بولوں امی فاطمہ آج سات دن ہوئے ہیں کہ جبرئیل نے آکر ایک خرہوس ربا دی ہی جسکے سننے سے میرے دل پر بے قراری بکھا گئی کلیجے بیٹن تھر تھری لگ گئی * اُس خالق کی جناب بیٹن تراہون کار ساز حقیقی کی حد مت اور منت کر رہا ہوں * جب تک وہی اپنے فضل سے میری عقدہ کشائی نہ کرے کہ نہ میری خبر لے کس سے یہ مصیبت دفع ہو سکے * حضرت لی لی یہ واردات نہ کر باہک ساتھ وعاہن مشغول ہوئیں رور و کر مذاجات کرنے

لگین * ایک ساعت گذری ہوگی کہ وہیں حضرت جبریل تشریف لائے
 * سنتے سنتے آئے فرمائے گئے * یا اللہ حق تعالیٰ نے تمھاری امت
 پر کچھ رحم کیا جس سے ہوا حقہ ر غم ناکہ * حضرت نے یہ خوشخبری
 سنتے ہی سجدہ شکر کا ادا کیا پھر پوچھا کہو میری امت کے
 گنہگار کس صورت سے دور خ میں جاویں گے * حضرت جبریل نے کہا
 مردوں کی تدارت ہی عورتوں کے سر کے بال پکڑ کر داخل کریں گے * مگر
 اور امت کے گنہگاروں کی طرح سے صحنہ انکا حیاہ اور چہرہ الی کی صورت
 نہوگا * طوق زنجیر لگے ہیں تدارت لایا گیا * اتنی بات سن کر حضرت کی
 کچھ تسلی ہوئی * روایہ ہے کہ جس وقت پیغمبر صاعب کی گنہگار
 امت کو دور خ میں لے جایا دیں گے * ناک وہاں کے داروغہ پوچھیں گے *
 یہ کسی امت کو کسی قوم سے ہیں اور گنہگاروں کی طرح انھیں
 زمین لائے فرشتے کہیں گے ہمارے سیطرہ پر حکم ہوا ہے * پھر ناک
 پوچھیں گے امی گنہگار و تم کسی امت ہو سچ بتاؤ * دے بولیں گے *
 ہم انکی امت ہیں جن پر قرآن شریف اور رمضان کا روزہ اترا
 تھا * ناک یہ سن کر کہیں گے کہ یہ دونوں تو محمد ﷺ کے اوپر
 اترا تھا * جب دوزخ میں یہ نام سنیں گے رو کر بیان کریں گے کہ ہم اسی
 محمد ﷺ کی امت ہیں * پھر انکی نظر دوزخ کی طرف پڑے گی
 وہ کہیں گے کہ رہا یہ یعنی دوزخ کے پیادے ہیں بہت ناک بھپانی صورت

سے بچتے ہیں * اور انواع طرح کے خذاب اُس مقام میں دکھائی
 دیتے ہیں * نپت سے حواس اور مضطربد کرنا لگے سے کہیں گے * اگر
 ہمارے حکم ہو تو ہم سب ملکر اپنی اس مصیبت پر خوب روئیں اور فریاد
 و نغان بجا لیں * ماک کہیں گے امی بد بختو آج کار و ناٹھہ را کیا کام آوے گا
 * اگر دنیا میں سمجھ کر چلتے ہیں اور رسول سے محبت رکھتے ہیں انکے فرمان
 خوشی سے بجالاتے اپنی خواہش اور طمع کو کسی کام میں داخل نہ دیتے
 تو آج کا بیکار و بیکہ درد میں پڑتے * ایسے رنج و غم میں نہ مبتلا ہوتے
 آخر ماک ہم دوزخ کو حکم فرما دیں گے * کہ کیا دیکھتی ہی انکو اپنی طرف
 کھینچ * جو ہیں دوزخ منہ اپنا انکی طرف ہمارے دوزخی ابکارگی
 اُن سب کی زبان پر کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ *
 جاری ہوگا * محمد ﷺ کا نام سنتے ہی دوزخ اگ ہو جائیگی * پھر
 ماک غصہ ہو کر کہیں گے کہ ان لوگوں کو پارت * دوزخ جواب دیگی *
 اے لوگ اللہ کے بندے ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور اُسکے محبوب
 محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام لیتے ہیں میں اُسھیں کیونکر پکارتوں * ماک کہیں گے
 اُسی اللہ بادشاہ کا یون حکم ہی ہم نم کیا کریں * تب دوزخ کی آگ
 دوزخ میں ایک کو پارت لیگی * کسی کے گردن تک اور کسی کے کمر تک
 لپٹ جائیگی جیسا گناہ ہی اُسکو اُسی اندازے کے موافق خذاب
 میں پھنسا لیگی * ماک فرما دیں گے امی دوزخ کی آگ خوب خبر داری

کیجئے انکے صنفہ اور حدیثوں کو بخلائیں صنفہ سے قرآن شریف کی تلاوت
 کی ہی * اور صینہ بین دوزے کی بھوکہ پیاس کی تکذیف اُتھائی ہی *
 غرض اسی حال سے جب تک اللہ تعالیٰ چاہیگا دوزخ بین اُنکو رکھیگا *
 جب اُنکا وعدہ برابر ہوگا اور مدت خد اب کی تمام ہو جایگی تب اللہ
 تعالیٰ کا حکم حضرت جبریل کو پہنچیگا * کہ امی جبریل محمدؐ کی اُمت کا
 کیا حال ہی دیکھو ذرہ خبر لو * حضرت جبریل و مان تشریف
 لاوینگے * دوزخ کے وار و غم اُس وقت اپنے تخت پر دوزخ کے
 پیچھے بیٹھے ہونگے * حضرت جبریل کو دیکھ کر تعظیم کو اُتھینگے اور
 کہہینگے فرمائے کہ ہر آئے * کہ کام کو تشریف لائے * حضرت جبریل
 فرماوینگے محمد مصطفیٰ کی گنہگار اُمت کا احوال دریافت کرنے آیا ہوں
 * فرماؤ اُنکا کیا حال ہی کنس حالت بین وے پہنچے ہیں مالک کہہینگے
 گوشت پوست ہستی کو اُنکی دوزخ کی آگ لگا گئی ہی صرف
 جان باقی ہی سو ہزاروں طرح کے خدا بین پھنس رہی ہی * یہ کہہ کر
 دوزخ کے صنفہ پر سے سر ہوش اُتھا دیں گے * دوزخ حضرت جبریل
 کو دیکھ کر کہہینگے * امی مالک سچ فرماؤ یہ صاحب کون ہیں جنکی
 صورت سے ہم کو محبت کی پو آتی ہی اُنکی پیاری وضع ہمارے
 دل کو بہت بھاتی ہی * مالک فرماوینگے امی گنہگار وہیہ حضرت
 جبریل ہیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس سے آتے ہیں * گنہگار

ان دو بونگے نام سنتے ہی شور و غل مچا کر نالہ و آہ کر کر بتری منت و
 عاجزی سے عرض کریں گے * یا حضرت جبرئیل ہمارا اسلام ہمارے پیغمبر
 کو پہنچائے اور ہمارے دلکھ اور مصیبت کی ہجر انکو سنائیے * اور
 کہئے کہ آپ دنیا بین ہماری تسلی یوں فرماتے تھے کہ گنہگاروں کی
 شفاعت میں کرونگا * جہنم کے عذاب سے انشاء اللہ انکو بچھڑاؤنگا
 * مالک حقیقی سے انکے واسطے مغفرت اور معافی چاہوں گا * سو بہت
 دن گزرے کہ ہم اس مصیبت میں گرفتار ہوئے کیا ہم کو آپ بھول
 گئے جلد ہم گنہگاروں کی خبر لیجئے * ہماری نخلائی کی کچھ کار کیجئے * پھر
 حضرت جبرئیل جب اللہ تعالیٰ کی جناب میں حاضر ہوئے * یہ پیغام
 گنہگاروں کا حضرت رسالت پناہ کو پہنچانا بھول جائیگا * اللہ تعالیٰ
 اُنسے پوچھیگا کہو جبرئیل ہمارے حبیب محمد ص کی است کا کیا حال ہی *
 عرض کریں گے خداوند اوسب جانتا ہی تجھ پر خوب ظاہر ہی بین کیا عرض
 کروں * جو دلکھ اُن پر گزرنای تجھ پر بہتر روشن ہی میں کیا بیان
 کروں * تو کریم و رحیم ہی جیسا مناسب ہو حکم فرما * پھر اللہ تعالیٰ
 اپنے فضل سے حضرت جبرئیل کو یاد دلا دیگا * کہ تم نے اُن گنہگاروں کا
 پیغام اُنکے پیغمبر کو نہیں پہنچایا * اب جاؤ اور سنا دو * اور میرے
 حبیب سے کہو کہ اب گنہگاروں کی شفاعت کے مقام میں آؤ انکی
 مغفرت چاہو اپنے و حدیکو و فاکرو * حضرت جبرئیل عم حضرت پیغمبر

خدا کے پاس جہان و سے بتری خوشی اور عزت سے ایک دن
 موتی اور ایک دن یا قوت کے خیمے میں جس میں جا رہا ہے
 ترے موتی لٹکتے ہیں * برآؤ تخت پر نور کا تاج سر پر رکھے اپنی آل اظہار
 اور اصحاب باوقار کے ساتھ بقیہ ہمارے * اور ہزاروں حرمین خدمت
 میں حاضر ہیں خانگی * جب حضرت علیؑ حضرت جبریلؑ کو دیکھینگے
 پوچھینگے کہ وہ بھائی جبریلؑ کہاں سے آتے ہو کہا جبرائیلؑ ہو * حضرت
 جبریلؑ فرماویں گے دوزخ کی طرف سے آنا ہوں تمہاری امت کا پیغام
 لایا ہوں * احوال انکا یہ ہے کہ دوزخ کے آل انکا جسم کھاکئی ہی
 صرف جان باقی رہی * ترے مصیبت سخت اذیت میں گرفتار ہیں
 * بھکو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تمہاری خدمت میں بہت بہت
 سلام عرض کیا ہی اور یہ پیغام دیا * کہ اب ہم کو بچھتا۔ نو انائی
 باقیہ ہمیں رہی * رحم کیجئے ہماری فریاد کو پہنچئے اللہ ہمارے خریدے *
 حضرت پیغمبر ﷺ اس پیغام کو سنتے ہو نہایت تمکین اور مضطر
 ہو کر زار زار روویں گے * نور کا تاج اپنے سر سے اتارینگے * مانگے
 عمر فریادی کی صورت بنا کر حضرت جبریلؑ عم کو ساتھ لیکر عرش
 ملا کے آگے سجدے میں گرینگے * ہزاروں زبان سے حق جل شانہ
 کی حقیقت اور ثناء بیان کر کے دعا میں مانگیں گے * اپنی امت کہی مغفرت
 چاہیں گے اور کہیں گے * خداوند دنیا میں میں نے تیرے حکم کا لائے

پھر بہت کالی تک اٹھائی * اور میرے بال بچوں کے بھی میرے
 پیچھے ہر طرح کی اذیت دینی قتل ہونے مارے گئے * میں نے اس کا
 عوض تجھ سے مان کچھ پہنچا * اب یہاں مجھ پر رحم کر میری امت
 کے گناہوں سے درگزر * تب جناب باری سے حکم ہو گا اسی شفیع
 اللہ نبین محمد سے اپنا سر اٹھاؤ * دعا ٹھہاری قبول ہوئی
 امت ٹھہاری بخشی ہوئی * دوزخ کی طرف جاؤ اپنی امت کو نکال
 لو بہشت میں پہنچاؤ * حضرت ہانیہ مامراؤ دلی دوزخ کے نزدیک
 آکر ماک دوزخ کے داروغہ سے پوچھیں گے * کہئے میری امت
 کہاں بنی ماک جہنم کا منہ لکھو لہینگے حضرت کی صورت جب دوزخ کو
 نظر پہنچی * ایک مرتہ صلیب فریاد واد بلا کر کے عرض کریں گے
 * یا اللہ یا حبیب اللہ یا شفیع اللہ نبین یا رحمہ تعالیٰ میں ہم لوگ
 اس حال کو پہنچ کر کچھ جسم باقی نہیں رہا دوزخ کی آگ نے
 سب کھا لیا ، با بھسم کر ڈالا * صرف جان باقی ہی تھی ہم پر مہربانی
 کیجئے اس دکھ سے نجات دیجئے * حضرت فرمادیں گے کہ میں نے ٹھہاری
 مغفرت جناب باری سے چاہی اب ٹھہاری نجات ہوئی * غم نکھاؤ
 ذرا صبر کرو * پھر ماک کو اس کی خبر دیں گے * اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم
 کا حال بیان فرمادیں گے ماک یہ سنتے ہی فی الثور ان لوگوں کو جہنم
 سے نکالنے کی اجازت دیں گے * حضرت رسول خدا ﷺ دوزخ کے

وروازے پر آکر اُن لوگوں کو جنہوں نے اپنا ایمان شرک کی باتوں سے دیا بیڑا بچایا تھا مگر شیطان اور نفس کی گمراہی سے گناہ کے کام کرتے ہوئے بے توبہ مر گئے تھے * اُنکو وہاں سے جلد نکال اپنے ساتھ لیجا کر بحر الحیوۃ کے دریا میں غسل دلو اور دینگے * بدن اُنکا ہو دینگا صاف ستھرا جیسے ناکے پیت سے ابھی نکلا * چہرہ اُنکا نورانی چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گا لاثانی * پھر ہر ایک کی پیشانی پر داغ آزادگی کا لکھا جائیگا * بعد ۱۰ سکے سبکے سب بہشت میں داخل ہونگے * اور جو لوگ آخری زمانے کے پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان نہیں لائے اور اُنکی شریعت کے مطابق نہیں چلے اور کفر و شرک میں دوڑے رہے وہ لوگ خواہ آدمی ہوں خواہ جن جہنم میں پترے رہیں گے نوع بنوع کا خدا بچھینگے * یا اللہ یا رحیم ہمکو اور سب مسلمانوں کو نیکی کر نیکی تو فیق عنایت کر اور سرے کاموں سے بچا کہ تیرے فضل سے دوزخ کے خدا سے بچیں بہشت میں جگہ پاویں * آمین

بارب العالمین بحرمہ محمد وآلہ الامجاد *

* ساتواں باب بہشت کے اعمال میں *

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں * اِنَّ اللّٰهَ يَدْخُلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَمَمَلُوْا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ يَحْمِلُوْنَ فِيْهَا مِنْ اَمْثَارٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَلَوْ لَوْ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ * اللہ داخل

کر لگا اُنکو جو ایمان لائے اور کہیں سحلابان باغِ نین بہتین جکے نیچے
 نہرین گہنا پہنا دیگے اُنکو وہاں کنگن سونے اور موتی کے اور اُنکی
 پوشاک ہی وہاں ریشم کی * یعنی ایمان اور عمل صالح کے عوض نین
 اللہ تعالیٰ نے بے کچھ نعمتیں اُنکے نصیب کی ہیں جن چیزوں سے
 یہاں دُستمن خوشی کرتے تھے وہاں دوستوں کو ملیگی دشمن محروم
 رہیں گے بلکہ دیکھ دیکھ کر جاہنگ افسوس کریں گے * دوست خوشی سے
 اوقات بسر کریں گے آرام سے رہیں گے * حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
 عنہ پیغمبر خدا ﷺ سے روایت کرتے ہیں * فرمایا ﷺ لے کہ بہشت
 کی دیواریں سونے اور روہے سے بنی ہیں اور صحن مشک سے *
 اور گھاس وہاں کی زعفران اور کنکر پتھر وہاں کے جواہر * رسول خدا
 ﷺ نے فرمایا ہی کہ جب بہشتی بہشت میں داخل ہونگے آواز آدینگی کہ
 امی بہشت کے رہنے والو خوشیاں کرو عیش مناؤ کہ اب یہاں سے
 کسی کو نکالنا نہیں ہمیشہ ہمیشہ اسی آرام کے گھر میں رہا کرو * اللہ تعالیٰ
 کسی نعمت تو نسے نالا مال رہو * اب کوئی یہاں نہ لگا موت کا منہ نہ دیکھ بگا
 * پھر موت کو دو زخیون اور بہشتیوں کے رو برو لا کر ذبح کر دالیں گے
 * جو جس مقام کے لائق ہی وہ وہاں ہمیشہ رہا کریگا * فرمایا اللہ تعالیٰ
 نے سورہ زُحرف میں * وَذَٰلِكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أَدْرَأْتُمْوهَا بِمَا كُنْتُمْ
 تَعْمَلُونَ * اور یہ وہی بہشت ہی جو میراث پائی ہی تم نے بدلے

اُٹھائیں گے جو کرتے تھے * یعنی دنیا میں اللہ کی تابعداری پر جو تکلیفیں
 اُٹھائیں تھیں اُسکے بدلے یہاں اب خوشی کرو سنا چہن میں *
 * اور ثابت ہی قرآن سے کہ بہشت میں ایسی نعمتیں ہشتون کو
 ملے گی کہ ہرگز کسی نے کبھی نہ دیکھا نہ سنا * اللہ ہی جانتا ہی کہ وہ ہی
 کیا * جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہٴ سجدہ میں * فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
 مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ * سو کسی
 جی کو معلوم نہیں جو بھلاؤ ہر اہی اُسکے واسطے وہ تھندہ ٹھک ہی
 آنکھوں کی بدلہ لاؤں گا جو کرتے تھے * اور فرمایا بدیع مبرک ﷺ نے کہ بہشت
 کی ایک کوئٹری کی جگہ سب باتون میں ہر ایک طرح کی خوبیون میں تمام
 دنیا کے اچھے مکانون سے بہتر ہوگی * اور بہشتیوں کا جمال ایسا ہوگا
 تابان اور نور سے چمکتا کہ سبکے وہم فہم میں نہیں آسکتا * اور
 میوے رنگ برنگ کے ایک میوے میں ستر طرح کا مزہ ملے گا * جس
 وقت بہشتی چاہیں گے مائتھے کھڑے لیجئے احمدم وہ میوہ موجود ہو کر نزدیک
 آجائے گا * بہشتیوں کا نہ پیشاب نہ پانی نہ جو کھائیں گے بعد ہضم کے پسینہ نہ کرے
 یہ جائے گا * نہ کسی کو کبھی کچھ آزار دکھ ہوگا * نہ کوئی کسی معیبت
 میں پھنسنے گا * وہاں کی مردوں کی عمر پوری جوانی کی تین تیس تیس
 پر سکی اور عورتوں کی آٹھارہ آٹھارہ برس کی عورت مرد جب آپس میں ایک
 کو دوسرے دیکھیں گے اُسکے حسن کو دیکھ کر حیران رہ جائیں گے * مرد سب

بے توار ہی مردگی صورت ہو گئے حسن اور جمال عورت تو گھا اُٹھا
 جو کوئی صورت ایک آنکھی اپنی ماہر نکالے تو نام دنیا اس کنارے
 اس کنارے تک روشن ہو جائے * اور ہر ایک عورت کے
 پاس ستر قسم کا زیور موجود رہیگا * جس قسم کا جس وقت چاہیں
 پہنیں * وہی زیور انکی خوشی کے موافق رنگ و روپ طرح بدلتا
 جاویگا * پھر کبھی بد رنگ میلہ پرانا ناقص نہ ہوگا * اور جس کا درجہ
 بہشت میں سب سے کم ہو گا وہ بھی پانچ محل کا بالا خانہ پاویگا * ایک
 صوفے ایک روپے کا ایک موتی کا ایک یا قوت کا ایک عرش کے نور
 کا * اور فرمایا ﷺ کہ وہاں کے مرد و نکو صومرد و نکلی قوت ہوگی * اور انکے
 بدن میں سوائے سر اور سینہ اور بھون اور ناک کے کسی جگہ
 بال نہ ہونگے اور کپڑے اُنکے اکثر ستر اجہز رنگ ہوگا * اور ہر شے و نکلی
 خواہش کے موافق جس رنگ کا چاہئے موجود رہیگا * اور جب گوشت
 کھائے کا شوق کسی کو ہوگیگا جانور پرند حاضر ہو کر کہیں گے امی موزعہ
 کے دوستو تحت العرش کے باغ میں ہمارا مقام ہی پانی پیتے ہیں
 ہم دریائے سلسبیل سے * اور وہاں کے درختوں سے میوے کھاتے
 ہیں اچھے اچھے * ہم حاضر ہیں تم ہمیں کھاؤ کہاب نوش کرو *
 بعد اذہم جانور اُن میں سے جو ہوتے ہوئے اور آدھے
 ہوئے موجود ہونگے * بہشتی جب اُنکو کھا کر آسودہ ہو جائیں گے پھر

و سے جانور حیوانیک تینوں ہو کر اتر کر چلے جائینگے * یہ عجیب تا شاید گ
لوگوں کو اچنبھا رہیگا * اور بہشتی مردوں کو زیور ہینگ لنگن اور آنگو تھی
* ایسی ایسی بیش قیمت کہ ہفت اقلیم کی مہکت اُسکے دلے
میں نہیں ہو سکتی * اور حدیث میں آیا ہی کہ جسے مومنوں کو بہشت میں
لیجاویں گے * وہاں کے خادم آدمیوں اور گھوڑوں کو موتیوں اور یاقوتوں کے
حرار میں اور پالان ہاکھر سے کس کر حاضر کریں گے کہ مومن حواری ہو کر
جہ ہر جاہ میں صبر کرتے پھرین * اور بہشتیوں کا سلام آپس میں جس
طرح و نہایت موزنین کہ تہ ہیں، اَلْسَلَامَ عَلَیْکُمْ یہی ہی * اور فرشتے
کہیں گے * سَلَامَ عَلَیْکُمْ طِبَّتُمْ فَإِنْ خَلَوْا خَالِیْنَ اَرْضَ * یعنی سلام پہنچے
تو تم لوگ پاک ہو داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہیں گے * اور جو
فرشتے دنیا میں ہوں گے ان کو اکھنڈے کو آپس میں ملنے والے ہوں گے ان کی رکاب میں
حاضر رہیں گے * ہر ایک تیار اور مکان وہاں کے آنکھوں کا دین * ایک
بالا خانے کی چترائی ایک مہینے کی راہ * اور ہر بالا خانے میں ستر
کو تھہریان جسکی انبائی چترائی تین تین کو س تک * ہر طرح کے نقش
و نگار چمکتے آنکھوں دیواروں میں کہ دیکھتے ہوئے آنکھوں میں چکا چوندھی
لگ جاوے * اور ہر بالا خانے میں ہزار ہزار سے * اور خدمت
کو ہزار غلام باندی ہر وقت مستعد رہیں گے * اور ہر بالا خانے کے
آگے ستر گھوڑے دو دو پر والے کھڑے رہیں گے * چلنے میں ایسے

تیز کہ بہشتی اگر ہزار کوس کے مقام کو جایا پاسہ پاک کی چھپک بین
 ومان پہنچا دیوین * جب بہشتی ایسے مکانین جا پہنچا کہ جسکی ندید
 تھی نہ ستید * کیا دیکھیگا کہ ایک تخت یا قوتکے دانیکا بنا ہوا دھرا
 ہی * جسکی تفریف اللہ جل شانہ فرماتا ہی * فَبَيْنَهُمَا صُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ
 وَآكُوبٌ مَّوْضُوعَةٌ * وہ تخت ماندی پر ہوگا اور اُسمین بہہ خاصیت
 رکھی جاگی کہ جب وہے چاہیں اُتھہ جاوے * بہشتی اسپر
 بیتھینگے * اور خادم اُنکے قطار باندھ کر خدمت کو کھڑے رہینگے *
 اُسدم بہشتی یوں شکر ادا کریں گے * اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهُ
 وَاَوْفَاَنَا الْاَرْضَ نَبْوَعُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ *
 یعنی شکر اللہ کا جسنے صحیح کیا ہم سے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہم کو اس زمین
 کا بسین ہشب یمن جہان چاہیں * سو کیا خوب نیک ہی محنت
 کرنیوالو نکا * اُن بالا خانوںکے آگے ایک جگہ اور ہوگی کہ جہان بہشتی
 بیتھکر آپس یمن دنیاکی باتیں کیا کریں گے * نہایت خوشی اور آرام کی
 صحبت بے لٹکے میسر آویگی * پھر ہر جمعہ کو پال پروردگار کی دیدار
 کی نعمت سے جو بہشت کی سب نعمتوں سے افضل ہی سر فراز ہوا کریں گے *
 یہ تو تھوڑا سا احوال جہان بہشت کا بیان ہوا * اگر ہر ایک اُسکی
 نعمتوںکی حقیقت لکھوں تو برسوں نہیں بھی تمام نہو * اور دفتر و نابین
 بھی نہاوے * بس ای ہو سوا اگر تم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور

اسکی نصرت کی آرزو رکھتے ہو اور بہشت یقین پایا چاہتے ہو اور
 اسکی مہربانی اور لطف سے کئے گھر یقین پایا چاہتے ہو تو وہ بیان کرو اور
 یک کامونہیں مشغول رہو * ہمیشہ اللہ و رسول کی فرمان برداری
 بجالاؤ * گناہ کے کاموں سے خوب اپنے تئیں بچاؤ * ہر سے عموماً
 کنارہ بکارت و بر سے اعتقاد و سے یحیو * برو کی صحبت سے اپنے تئیں
 دور رکھو * ہر دعا یقین بہشت کی تمنا ظاہر کرو * اور دوزخ سے
 نجات مانگو * حضرت پانچمہر صاحب نے فرمایا ہی جو کوئی اخلاص
 سے تین دفعہ کہہ بیگا خداوند سبحان کو بہشت نصیب کر * بہشت بھی اس
 آدم کی خواہش حق تعالیٰ سے گریگی * اور جو کوئی تین مرتبہ دوزخ سے
 اپنی خلاصی چاہیگا دوزخ بھی اسکی حدائی کہ خواہش رکھے گی *
 یا پروردگار ہمکو اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو اپنی طاعت
 اور حکم برداری کی توفیق دے * اور یک کامون پر ثابت قدم
 رکھو اور ہر سے کاموں سے دور * اپنے نبی محمداور انکی اولاد اور
 اصحاب بادقار کی عزت سے یہ دعا میری قرار فرما * آمین ثم آمین *

* آسمان باب ماہاب اور ہمسایک حق کے بیان میں *

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ نسی اسر ایں میں * فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٍ
 وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا * وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلِيلِ
 مِنَ الرَّحْمَةِ * ترجمہ * سو کہہ انکادون اور نہ بھڑک اور کہہ

انکوبات ادب کی اور جسکا انکے آگے کندھے عاجزی کر کے
 نیاز ہے * اور اس آیت سے پہلے فرمایا * وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا
 تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ رَبَّالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا * ترجمہ * اور حکم کیا تیرے
 رب نے کہ نہ ہو جو اس کے سوا کسی کو اور ماباپ سے بھائی کر دے *
 ان آیتوں سے مابا کا درجہ بہت بڑا معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے
 با ادب رہنے کو فرمایا * اور اپنی عبادت کے ساتھ انکی تابعدار ی کا
 حکم کیا * اور بھلائی کرنا ان سے یہ کہ اپنی خوشی پر انکی خوشی کو
 مقدم رکھنا * جس کا م بین دے راضی رہیں وہی کام بجالانا * لیکن
 یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی تابعداری کو اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہی * اُسے
 سمجھ لو کہ اگر مابا کی بات ایسی ہو کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی تابعداری
 اُسے حادسہ تو اُس کو نہ کیا جائیے کہ اللہ کا حق انکے کہنے پر مقدم ہی
 اور مقدم بھرا انکی خدمت کرنے میں قصور نہ کرے * اور بے ادبی
 کے لفظ انکے سامنے زبان سے نہ نکالے * بابر راضی اللہ عنہ روایت
 کرتے ہیں کہ پندرہ خرداد ۱۰۰۰ھ سے کسی نے پوچھا کہ کون کام بہتری *
 فرمایا نازتھیک کر کے پڑھنی وقت ہر اور نیکی کرنی مابا سے اور خوش
 رکھنا ہمسایہ کو جو یہ کام ہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُسے راضی نہیں
 ہوتا * اور اُس کو دوزخ میں ہی جاوے دینا * اور فرمایا کہ جو شخص
 اللہ سے روز نیکی وسعت اور عمر کی ورازی چاہتا ہو اُس کو چاہیے

کہ مابا پسے ساو سک اور اپنونسے مابپ رکھے * نقل ہی کہ ایاب
 بر رگ کہتے ہیں ہیں کہ نے تورات میں . بکھا ہی کہ حق تعالیٰ فرمائی کہ امی
 فرزند آدم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو اور ماباپکی رضامندی
 حاصل کرو کہ تم بہشت میں جگہ پاؤ * اور ہر طرح کی آفتونسے بچو * پیہممبر
 خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ماباپکے دکو رنجیدہ کریگا اُنکے دل کو
 دکھ پہنچاویگا کیسی ہی عبادت کریگا قبول نہوگی * بہشت میں جانے
 نہا دیگا * نقل ہی کہ ایک شخص نے جناب رسالت مآب کی خدمت
 میں عرض کی کہ میری ماہیت بڑھیا اور ضعیف ہو گئی ہے * میں اپنے ہاتھ ونسے
 اُسکو نوالے بنا بنا کر کھلاتا ہوں طہارت کرواتا ہوں غلاظت اُسکی
 دھویا کرتا ہوں فرمائیے کہ ماکا حق مجھسے ادا ہوا یا نہیں آپ نے فرمایا
 اگر تو ۱۰ صی طرح سو برس تک ماکے خدمت کرتا رہے تو بھی اُسکے حق
 سے باہر نہیں ہو سکتا * مناسب ہی کہ جب تک جیتا رہے اُسکی
 خدمت کبار * اللہ تعالیٰ رحم کرے تو تجھکو بخشے * اور فرمایا ﷺ نے
 اللہ تعالیٰ کی رضامندی ماباپ کی رضامندی سے ملی ہوئی ہے *
 جو کوئی ماباپسے نیکی کریگا اللہ اُسے راضی رہیگا * اور فرمایا کہ
 جو کوئی ماباپکے منہ پر محبت سے نظر کرے حج مقبول کا ثواب پاوے *
 اور جو شخص ماباپکی قبر پر زیارت کو جائے ثواب پہنچاوے * اُسکے
 نامہ اعمال میں حج اور عمر لکھا ثواب کھا جاوے * کیا پ میں کھا ہی کہ

ماما پ کے دس حق ہیں * بھوکھے ہوں تو کھانا کھلاؤے * ننگے ہوں
 تو کپڑے پہناؤے * عزت حرمت اُنکی پجارت کیے * جب بلاویں بے حذر
 حاضر ہووے * اُنکے حکم اور دُنکے حکم سے پہلے بجالاؤے * مگر اُنکے
 کہنے سے مدعت اور رسوم جاہلیت کے کام یا کوئی کام جو خلاف حکم
 خدا اور رسول کے ہوں ہرگز نہ کرے * کترتی بات اُنسے نہ کہے * بے شرمی
 کے کلام اُنکے سامنے نہ بولے * اُنکا نام لیکر نہ پکارتے * راہ بین
 چلتے ہوئے اُسے آگے نہ بڑھے اگر کافر اور فاسق ہوں تو بھی نرمی
 سے اُنکو سمجھاؤے شریعت کے احکام بتاؤے زبرد تو بیخ نہ کرے
 اور جو ناپسند تو چپکا ہو کر اُنسے الگ ہو رہے بریکاموں میں اُنکا شریک
 نہ ہووے * اُنکے حق میں بھلائی کسی دعامانگا کرے * اور ماما پ پر ادلاؤ
 کے چار حق ہیں * نام اُنکا اچھا رکھے * احکام شریعت سکھاؤے اور
 قرآن پڑھاؤے * ختم دلاؤے و سعادت ہو تو نیک عورت سے شادی
 کر دلاؤے * اس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں
 کہ حضرت کیوث میں ایک شخص تنہا جگہ کا نام علقمہ تھا پامدھانیک
 کا رمدہ قہرات بہت دیتا * اچانک بیمار ہوا ہلکا کی کو پہنچاؤ سکی
 بی بی حضرت پیتمبر ﷺ کی خدمت میں گئی * بولی یا حضرت میرا خاند
 جان کنہ فی کی حالت کو پہنچا * حضرت نے تین شخصوں کو حضرت علی
 حضرت عثمان حضرت سلمان رضی اللہ عنہم کو علقمہ رض کے پاس

تلقین کے لئے بھیجا کہ کلمہ شہادت سناؤ میں * تینوں بزرگ جب
 وہاں پہنچے دیکھا کہ علقمہ بڑی سختی کی حالت میں گرفتار ہیں
 کلمہ پڑھا **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ***
 دیکھا کہ علقمہ چاہتے ہیں کہ اُس کلمے کو ادا کریں پر زبان انکی یاری
 نہیں دیتی * جب کئی مرتبہ سعی کی اور کچھ فائدہ نہ ہوا تو پھر کر حضرت کی جاناہیں
 گئے اور یہہ احوال بیان کیا حضرت نے منہ مجب ہو کر فرمایا کہ انکی ماجینی ہی
 * کو گونے عرض کیا کہ جیتی ہی * بلا کو حکم کیا کہ تم جاؤ میری طرف سے سلام پہنچاؤ
 اور اُسکا دل اپنے ساتھ یہاں تک لاؤ * حضرت بلال گئے اور یہہ
 پیام پہنچایا اور کہا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہی کہ اگر تم نہ آؤ گی
 تو میں وہاں آؤنگا * یہہ بات سنا علقمہ کی مانہ کہا کہ میرا جان مال سب کچھ
 ﷺ پر صدقے ہی * میری کیا مجال کہ حاضر نہوں * یہہ کہہ کر اُتھیں
 اور عصا ہاتھ سے تکیکتی ہوئی چلے گئے * حضور ﷺ پہنچ کر اسلام علیکم
 کہہ کر بولیں * لو نہ تھی حاضر ہی جو حکم ہو حضرت کی جو ہیں ادھر نظر
 بڑی انکی تعلیم کو اُتھہ کھڑے ہوئے * بہت آؤ جھگڑت سے اپنے
 پاس بٹھلایا پھر پوچھا کہو علقمہ کی ہاتھ مارا بیٹا کیسے کام کیا کرتا ہی *
 اُسھو نے عرض کیا کہ علقمہ بہت نیک اطوار ہی نماز روزہ خوب ادا کرتا ہی *
 صدقہ خیرات بہت دیتا ہی * لیکن میری رضا مندی نہیں جانتا ۱۔ سب سے میں
 آیتے غش نہیں حضرت نے یہہ پوچھا کہ کہا کہ اپنی جو روکی باتیں سنکر

مجھے قصہ کرتا ہی اُسکی خاطر میری خاطر پر غزیر رکھتا ہی * حضرت نے
 خیال کیا کہ یہی سبب ہی علقمہ کے جھنہ سے کلمہ نہیں نکلتا * بلال کو
 حکم فرمایا کہ گارتیان جمع کر و علقہ کو اُسہین توال کر حلا نا ہو گا *
 اُنکی مانے یہ حکم سنگر عرض کیا * یا مَلِکُ یٰمِیْن صد قے شمارے میرے
 بیٹے کی کیا تصویر ہی جو اب احکم آپ دیتے ہیں * فرمایا کہ میں چاہتا
 ہوں کہ دنیا میں اُسکو جلاؤں جو عاقبت کی آگ سے اُسکو تھوڑی
 مخلصی ملے * امی علقمہ کی مائیں قسم کھاتا ہوں اُسکی جسکے قصہ قدرت
 میں میری جان ہی * کہ جب تک تو علقمہ سے راضی نہو گی ناز روزہ
 جزو خیرات اُسکو کچھ فائدہ نہ کریگا * اللہ تعالیٰ کے بہان اُسکا پچاؤ
 نہ ہو گا * یہ سنگر بولی یا مَلِکُ اگرچہ علقمہ نے مجھکو بہت رحیمہ رکھا
 تھا پر اسوقت میرا دل اُسپر جا * اور آپ کے فرمانے سے کلیہ
 کانپ اٹھا * حضرت گواہ رہیں کہ میں نے اُسکی تصویر معاف کی
 اور اُسے راضی ہوئی * پھر حضرت نے اُن تینوں اصحاب کو
 علقمہ کے پاس روانہ کیا * دے تشریف لے گئے * باہر سے سما کہ
 علقمہ کلمہ شہادت کو اچھی طرح سے بہ آواز بلند ادا کرتے ہیں *
 وہی کلمہ پڑھتے پڑھتے جان بحق سلیم ہوئے * حضرت رسالت مآب
 ﷺ کو خبر ہوئی آپ وہاں تشریف لائے ناز جنازہ کی ادا کی * پھر بعد
 دفن کے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا * یا زید جزو دار ہو جو شخص

اپنی جو رو یا کسی اور کی خاطر بابا کو اذیت دیتا ہی وہ خدا کے غضب
 میں گرفتار رہتا ہی * اُسکی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی حضرت نے
 فرمایا ہی کہ بندہ مسلمان نہیں ہو تا جب تک دل اور زبان اُسکی
 یکساں نہ ہو وے اور مسلمان نہیں ہو تا جب تک ہم سے کسی تکلیف یا تمیز
 اپنے میں نہیں ستم یک نہ کرے * سو ہم سے ایک حق بابا یکے برابر جانو *
 ہر گز کسی بات میں مقدمہ نہ بھرنے قصور نہ کرو * اور فرمایا کہ جو کوئی اللہ اور
 رسول پر ایمان لایا ہی اُسکو چاہئے کہ حق ہم سے ایک ادا کرے *
 ایک نے سوال کیا کہ نہ ایسے ہم سے ایک ادا ہی * حضرت نے بیان
 کیا کہ جس قرص ماننے دیوے ہوتے ہوئے نہ چھپا دے * جب ملاوے جاوے *
 جب بیاہا ہو بیاہا پر مٹی کرے * جب سفر کو جاوے اُسکے اصحاب
 اور اہل عیال کی نگہبانی میں رہے جب کسی مصیبت میں گرفتار
 ہو اُسکا شریک ہو وے کہ بطرح اُسکو دکھ نہ دے بھلے کاموں کی
 نصیحت کرے * یہ وہ من ہم سے ایک حق ہی * اگر ہم سے یہ کافر ہو تو اُسکے
 چار حق ہیں اول اُسکے ساتھ بدلتی کرے * دوسرا حق اُسکے
 مال میں کچھ طمع نہ رکھے * تیسرا حق اپنی تکلیف اُس پر نہ آئے * چوتھا
 حق اُس پر زور و ظلم نہ پہنچاوے * خداوند اہم کو اور سب مسلمانوں کو
 ایسی توفیق عطا کرے کہ بابا پر خویش اقربا لگائے بیگانے دینا میں ہم سے
 خوش و خرم رہیں * اور بعد مویکے نیکی سے یاد کریں * آمین یا رب العالمین

* نوان باب سو دکھانے والوں کے بیان ہیں *

فرمانا اللہ تعالیٰ نے پیرے چار کے چھوٹے رابع میں قَائِلُ الْبَيْعِ مِثْلُ الْبُرْبُورِ * وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الزَّيْوَ * قَدَمِ
جَاءَهُ مَوْطِئَةً مِنْ رَبِّهِ فَإِنْ تَوَلَّى فَلَهُ مَآ سَلَفَ * وَأَمْرٌ إِلَى اللَّهِ *
وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ * یہ روایت
کہا سو واکرنا بھی تو ویسا ہی میں جیسا سو دینا * اور اہل حق نے ظالم کیا
سو : اور حرام کیا سو دینے پھر جس کہ پہنچی نصیحت اس کے رہی اور
بار آیا نوا سکائی جو آگے ہو چکا * اور اس کا حکم اللہ کے اختیار عینہ پڑا ہے
پاکرے چاہے بھو ترے اور جو کوئی پھر کرے عینہ حکم کے بعد وہی
ہیں وراخ کے لوگ * دے اسی میں رہا کریگے * اس آیت سے
معلوم ہوا کہ آگے کافر سو داگری اور سو دینے کو ایک جانتے جیسا اب بھی
چھوٹے مسلمان سو دکھانے والے یہ ہیں کہتے ہیں کہ سو دینا بھی تو
تجارت ہی اور اس کا نام بدل کر نفع اور فائدہ دکھائی * سو اللہ تعالیٰ نے
کھول کر فرما دیا کہ سو دھام ہی بہہ جیلہ اور قریب شہر اکلام نہ آویٹھا
بعد اس حکم کے جو کوئی مسلمان ہو کر سو دلیگا وہ مقرر جہنمی ہوگا * دھرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ﷺ نے کہ
جس رات مجھ کو ساتویں آسمان پر لے گئے دیکھا میں نے ایک گروہ
کہ کہہ ان کے نیچے اور پانوں ان کے اوپر ہیں * بیت پھول کر مشاب

کی صورت ہو رہے ہیں سانپ بچھو اُنکے اندر بھر کے نظر آتے ہیں
آنکھوں سے اُنکی پایب بھی جاتی ہی نہایت بد بو چلی آتی ہی یہ حال دیکھ کر
میں نے جڑیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں جو ایسے سخت خدا ب
بڑا پکڑے گئے ہیں * جڑیل نے بتایا کہ یا اللہ بے لوگ دنیا میں نہ تر
ہو کر سو دکھانا کرتے تھے سو ایسے سخت خدا ب میں ڈالے گئے * اذر
نہ میں آیا ہی کہ جو کوئی حرام سے مال جمع کر کے یعنی ظلم کر کے سو و
لیکے زنا کر کے رشوت لیکے چوری وغیرہ کر کے خیر خیرات کرتا ہی اچھے
کاموں پر لگاتا ہی جیسا نہ کھانا کپڑا دینا * پل مسجد مہمان سرا بنانا * اللہ
تعالیٰ ہی درگاہ میں وہ نیک کام اُسکا قبول نہیں ہونا * ہرگز اُسپر کچھ
ثواب نہیں پانا * سچ ہی کہو نہ کہ یہ مال اُسکا نہیں اور اُسکی مالک میں
نہیں آیا * اور جب تک کوئی چر کسی کی مالک میں نہ آوے اُسبیں
تصرف کرنا جائز نہیں * جسکا مال ہی وہ ثواب پاوے گا یا متصرف کا
احمال نیک مالک کو دلا یا جاوے گا اور ایسی کھائی کھا کر جو کوئی نیک
عمل کرتا ہی اُسکا وہ عمل بھی ہرگز منظور نہیں ہوتا * بلکہ اللہ کی نافرمانی
کے سبب اُسکے اوپر اُلٹی لعنت برستی ہی * اور اللہ تعالیٰ نے
موجودین سب سے پہلے کے تیسرے رکوع میں نافرمانوں کے حق میں
ارشاد کیا ہی * اِنَّ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا * اَلَّذِیْنَ ضَلَّ
مَعَهُمْ فِی الْحَیْوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صَدَقًا *

* ترجمہ * تو کہہ ای محمد م ہم بتا دین نگو کہ کئے کام بہت خراب ہوئے
 * جنکی محنت اکارت ہوئی دنیا کی زندگی بین اور وے سمجھتے ہیں
 کہ خوب بناتے ہیں ہم کام * ۱ سے معام ہو اگر جب تک کوئی
 مسلمان نہ بنے یعنی اپنے عقاید دینداری کے تھیک نہ کرے * اور فرقہ
 ناجیہ یعنی سنت و جماعت کے طریق پر نہ چلے اور جن باتوں کا حکم ہو ای
 ا کو اختیار نہ کرے اور جن کاموں سے منع کیا گیا ہی ا کو پھوڑے اور
 برائیاں * اگرچہ لاکھوں ہی روپیئے اپنی دانست بین اللہ تعالیٰ کی
 رضامندی کے کام سمجھ کر خرچ کرے ہرگز وے کام ا سکی جناب پاک بین
 مقبول نہونگے * اور ا سکی محنت اور سعی کچھ قائدہ نکرینگی مذت برباد جایگی *
 سو پہلے جائیں کہ اپنے عقاید درست کرے * اور مقدور بھرنیک عماون پر قائم
 رہے اور برے عمارت سے بھاگے * کیونکہ جو درخت کی جڑ مضبوط ہوئی
 تو شاخ ہری رہیگی پس جس بھی لگینگے * اور جو جڑ تکت گئی یا ناقص ہو گئی
 تو پھل کا ہی کو لگینگے * اگر لگے بھی تو پھر تھرتھرت کر پڑینگے کچھ کام کے لایق
 نہونگے * روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے * لَعَنَ ۞ اٰكِلُ الْوَبْوَا
 ۞ وَصَوَّلُهُ وَكَاتِبُهُ وَشَاهِدُهُ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ * ترجمہ * لعنت کی رسول
 ۞ نے سو دیکھا نیوا مے اور دینے والے اور ا سکے تمسک کھنے
 والے اور ا سکے گواہوں پر * اور فرمایا کہ یہ سب گناہ بین
 برابر ہیں * اور فرمایا سو ماسوئے سے رو پاروئے سے گیارہون

لہو سے جو جو سے نہ مانہ رح سے نکم نکم سے برابر ہے ۱ صہ بن
 جو کوئی ۱ ان چیزوں میں کچھ زیادہ لیکھا سود تہہ لگا * اور جس شہر
 اور گائوں میں وہ خوار بہت ہو گئے وہ شہر اور گائوں البتہ ویران
 ہو گا * ونا کچھ چیزوں میں برکت باقی نہ رہیگی * گا قرض دینا کسی
 کو بے ممانعت اس کا ثواب البتہ بہت ہی * حضرت ﷺ نے
 فرمایا ہے کہ سمر اج کی شب کو بہشت کے دروازے پر میں نے
 کھنکھایا کہ جو کوئی ایک درم اللہ کی راہ میں نیرات کرے اس کو
 دس درم کا ثواب ملے گا * اور جو کوئی اللہ کے واسطے ایک درم
 کسی کو قرض دے اس کو اتنا ہزارہ درم کا ثواب ملے گا * اس ایادی
 کا سبب میں نے حریئل علیہ السلام سے پوچھا انہوں نے کہا کہ
 جب کوئی خدا کی راہ میں کچھ دینا ہی کبھی محتاج اور کبھی غیر محتاج کو
 پہنچتا ہے * اور آدمی قرض نہیں چاہتا مگر احتیاج کے وقت * اس
 واسطے قرض لینے کا ثواب نیرات ہر زیادہ ہوا * وزن اور ناپ
 میں لینے کے وقت زیادہ لینا اور دینے کے وقت کم دینا دونوں بہت
 برا ہی * فرمایا اللہ صاحب نے سورہ مظہرین میں * وَيَلَّ لِلْمُظَفِّفِينَ
 الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْرَثُوهُمْ
 يُضْمِرُونَ * غرابی ہی گتھانے والو بھی جب ناپ لین دے تو بڑھا کر
 لین اور جب ناپ دین انکو یا تو لہ ہیں تو لکھتا کر دین * ایسے لوگ

جس طرح کے گاہ کر کے اپنے کرتے ہالوں کو کھلائے ہیں دنیا کھاتے
 ہیں قیامت کے دن وہ بڑی صحتی ہیں گرفتار ہونگے * بڑی حسرت
 ہی کہ آدمی عاقبت کو جو ہمیشہ کی دولت ہی اُسکو بھیج کر دنا کو جو محض
 ناپزہی مول لیتے ہیں * اور دنیا کی تول کہ کچھ خبر نہیں رکھتے * سو
 حقیقت ہیں یہ لوگ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے * اور دنیا کی باز پرس
 کا خطرہ مطلق نہیں کرتے پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آویگا
 جو سب سو دخور ہونگے * کسی نے پوچھا یا نبی اللہ فرمائیے کیونکہ سب
 لوگ سو دخور بن جائینگے * آپ نے فرمایا اس طرح سے کہ کوئی سو دکا معاملہ
 کریگا کوئی اس کام میں مدد کریگا کوئی درمیان میں وکیل بنے گا کوئی
 گواہ ہوگا کوئی کھنے والا غرض دنیا میں سو دکا کاروبار ایسا بھی یادگار
 کسی کو اس کا کھانا عیب نہ منام ہوگا * بلکہ کوئی منع کریگا تو تعجب
 جائینگا * پھر کسی کے چمکانے سے ہرگز نہ سمجھینگے * اُسکو اپنی اچھی بڑی
 کمائی جان کر دلی میں اُسکی برائی کو آئے نہ دینگے * پھر اس خدا اور
 نافرمانی کی چٹن کے ساتھ اپنے تئیں اچھے معاملوں میں گنتے رہینگے *
 حقیقت میں وہ تو دشمن ہیں خدا اور رسول کے * چنانچہ اللہ
 تعالیٰ نے فرمایا ہی تیسرے سپاہی کے چھتے رکوع میں کہ جو سو
 لینا بعد حکم کے نہیں چھوڑتے ہو تو نروار ہو جاؤ کرتے کو اللہ اور
 اُسکی رسول سے * نہاؤ اس سے زیادہ اور کیا منو گے کہ

سو د کھانے والے جو سو د کھاتے ہیں گو یا اللہ اور رسول سے لڑائی کرتے ہیں * اور جس نے اللہ اور رسول سے لڑائی کی پھر اُسکا حال کیا ہوگا اپنے دلہن خوب سمجھ لو * اور فرمایا ﷺ نے قرض خواہ قرضدار کی سواری پر سوار نہ ہو اور اُسکا پیہ نہ لے * کیونکہ قرضدار سے جس طرح فائدہ قرض خواہ کو پہنچے گا وہ سو دی * مگر جو قرض کے آگے سے یہہ رسم آپس میں جاری ہو * یا اللہ یا کریم ہمکو اور سب مسلمانوں کو حرام کے کہانے اور حرام کے کسب کرنے سے اور حرام مال حاصل کرنے سے بچائیو بلکہ شبہ کی چیزوں سے بھی محفوظ رکھینا صواب کی اور اُنکی آل اصحاب پاک کی عزت و حرمت سے آئین یارس العالمین *

* دسواں باب زکوٰۃ اور عشر یعنی زراعت کا نصاب *

* دینے کے احوال ہیں *

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں جگہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَآتُوا الزَّکٰوۃَ لکھتی رکھو نماز اور دو زکوٰۃ اور اسی طرح کئی سورتوں میں اس کی تاکید فرمائی * ۱۔ یہ معلوم ہوا کہ سب عبادتوں میں اس عبادت کی بڑی تاکید ہے * ۱۔ سکا ترک کرے والا سخت خدا میں گرفتار ہوگا * نقل ہے کہ کسی نے حضرت سے پوچھا تھا کہ حکم ایک بس تھا پھر تین لکھتی جو اللہ تعالیٰ نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرماتا ہے اس میں کیا بھید ہے * فرمایا کہ کوئی جس پر ترک و دست رکھتا ہے ہمیشہ اُسکو یاد کیا کرتا

ہی * سوائے کے نزدیک ان کا سونے کے برابر کوئی عبادت مثید تر
 بندہ کے حق میں نہیں * کیونکہ تا بعد اری کی صورت اس میں خوب
 پائی جاتی ہے اور مال سے * اور دنیا میں یہ دونوں بہت پیارے
 ہیں * ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ جان پر تکلیف ہو اور مال گھر سے باہر
 نکال دے سو وہ غافلان و دونوں سے بندہ کو جانچتا ہے * حضرت عبداللہ
 حضرت عباس کے بچے راضی ہوئے کہ انہیں کہتے ہیں کہ حضرت
 ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی نماز پڑھے اور حکم شرع کے موافق زکوٰۃ
 اور عشرہ دے تو اس کی نماز قبول ہوگی اور
 فرمایا ﷺ * عَنْ أَنَاةِ اللَّهِ مَا لَا فَلَہُ بَوَّ زَكُوَّتُهُ مِثْلُ لَدَ مَا لَدَ
 یَوْمَ الْقِیَمَةِ شَجَاعًا اَقْرَعَ لَہُ زَبَبَتَانِ دُطُوْقُهُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ ثُمَّ
 یَاْخُذُ بِلَہِزِ مَنَیْہِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَا لَکَ اَنَا کُنْتُ لَکَ * ص کو دیتا ہے
 اللہ تعالیٰ مال پھر ادا نہیں کرتا وہ اُسکی زکوٰۃ بنایا جاتا ہے وہ مال
 قیامت کے دن سانپ سرگنجا حسی آنکھوں پر دو نقطے حیاہ ہیں
 لپیتا جاتا ہے وہ سانپ گروں میں طوق کی طرح ہاتھرتا ہے وہ دونوں
 جڑوں سے اپنے مال کو پھر کہتا ہے میں تیرا مال ہوں اور گنچ *
 یعنی وہی مال زہر دار اثر دہا بنکر آدمی کے گلے میں لپٹیگا * اور اپنے
 زہر سے ہر دم اُسکے گلے کو پانی پانی کریگا * اور فرمایا جو کوئی مالکی
 زکوٰۃ دیتا رہتا ہے اُسکا مال پاک و طیب ہوتا ہے بعد زکوٰۃ کے

جعفر باقی رہتا ہی اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیتا ہی * اور اُس کا
 اور اُس کے ماگو آفتونسے پکاتا ہی اور فرمایا کہ جب میری امت
 میں کئی چیزیں ظاہر ہو گئی اُن میں بدی میں سبکے سب پکترے جائیگے *
 ایک یہ کہ جب گناہ علانیہ ظاہر ہوئے گینگے تب کئی طرح کے مرض
 دنیا میں پھیلاینگے * ہزاروں آدمی ایک پر ایک مرے گینگے *
 دوسری یہ کہ جب لوگ سو و آپس میں ظاہر لینے گینگے *
 اُنکے جانوروں پر آفت آدیگی گائے گور و بھیرتی بکریاں ہزاروں
 مرتگی * تیسری یہ کہ جب زکوٰۃ و یناموقوف کریگے بانی برسات
 بند ہوگا قحط سالی تریگی * چوتھی یہ کہ جب نماز پڑھنے میں سستی
 کا ہلی کریگے * مال روزی نائیگی تو انواتد دل پھریگے * پانچویں یہ
 کہ جب آپس میں عہد شکنی کریگے دشمن کے لوگ ہر طرف سے
 اُنکو گھیر لیگی خون ریزی چھیگی * چھٹی یہ کہ جب مالدار فقیر و نیک
 صدقے سے ہاتھ کھینچینگے اور لوگ لینے کے وقت تول میں زیادہ لینگے
 پھر دینے کے وقت کم دیں گے مہنگی پتریگی ظالموں کی حکومت ہوگی * سو یہ
 سب پائش گوئی ہمارے پیغمبر خدا ﷺ کی اب ظاہر ہوئی اور ہوتی جاتی ہی
 اسی بھائیو مسلمانیکادھوا کر نیوالو خوب سوچو اور دھیان کرو اپنے
 گریبان میں صلیبہ تو ال کر و اب تو غشیاں کرتے ہو دولت کمانے
 ہر مہام حلال کچھ نہیں دیکھتے کہنا مینا سمجھنا بھانا ہر گز نہیں مانتے *

جس میں دولت ہاتھ لگے وہی کرتے ہو بلکہ حرام کو تادیل کر کے حلال بناتے ہو جب جانتکندی کسی حالت پہنچے گی اُصوقت اسکا حال بے شبہ معلوم ہو گا ایسی نافرمانی کا مزہ بیشک چکھو گے اور ہمیشہ اُسکی صزا پاتے رہو گے * اور کتاب میں لکھا ہی کہ جو کوئی زکوٰۃ دیتا رہے بگا حشر ادا کرتا رہیگا اُسکو پہلے آسمان میں مٹھی دو صرے میں طیب یعنی پاک تیسرے میں مطیع یعنی کام بردار چوتھے میں بار یعنی یک کار ہا پانچویں میں معطی یعنی دانا تھتھو میں عین مبارک ساتویں میں سفور یعنی بخشا گیا کہہینگے اور جو زکوٰۃ اور عشر ندیگا وہ پہلے آسمان میں بخیل دو صریہ میں دُئیم تیسرے میں لعین چوتھے میں خدا کا دشمن ہا پانچویں میں گنہگار چھتھو میں میں بے برکت ساتویں میں بد نخت کہلاوے گا * اور فرمایا کہ جو کوئی زکوٰۃ نہیں دیا کرتا مسکین فقیر کا حق ادا نہیں کیا کرتا اُن کا دیندار رہنا ہی * قیامت کے دن دے حق دار اُنکی کمر میں پکڑینگے اپنا حق مانگیں گے * جب وہ اُنکو کچھ نہ دے سکیں گے * ابہ تعالیٰ اُسکے عمل ناک حق دار و نکو دلاوے گا * اُسکو مفاسد اُکو مالدار بناوے گا * وہاں تو وہ اُس خدا اب میں گرفتار ہووے گا یہاں وارث اُسکے آپس میں حصہ بخر کر لینگے * اپنی خواہش کے موافق جس طرح جی چاہیگا اُتر اوینگے پھوکیں گے * اسی مسلمانو غافلویہ کیا عقل ہی کہ کیسی کیسی محنتوں سے مال جمع کر دے * کس کس کا گلا کات کے ظلم کر کے دولت مند بنوے * پھر

اُسکا قائد کچھ نہ اُٹھاؤ اُنہی دیکھ بیٹن پترو * دو ہزار چھین کرے مزے
 اُتر اوسے * علاوہ اسکے دوسری کہانی جیسی تمھاری اس نخل کے سبب
 بے تھن بناوے * اور فرمایا ﷺ نے صدقہ دینے والوں کے جسم سے ستر
 بلا دور ہوتی ہی * اور فرمایا جو کوئی ننگے کو کپڑا پہناوے جب تک
 وہ کپڑا اُسکے بدن میں رہے گا ہر روز اتھارہ نیکی دینے والے ایک حق بین
 لکھی جائیگی * اور جو بھوکے کو پیٹ بھر کھاتا ہی دوزخ کی آگ سے
 نجات پاتا ہی * اُسکے اور دوزخ کے درمیان پانسو برس کا فرق
 ہوتا ہی * کسی نے حضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون کام بہتر ہی فرمایا مومن
 کا دل خوش کرنا اور بھوکے کو کھانا * اور فرمایا بخیر اللہ تعالیٰ اور مومنوں
 سے دور ہی اور دوزخ سے نزدیک * اور سنھی اللہ تعالیٰ اور مومنوں
 سے نزدیک ہی اور دوزخ سے دور * نقل ہی کہ ایک روز حضرت
 ملک الموت حضرت داؤدؑ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جوان
 خوبصورت بیک صیرت وہاں آیا حضرت داؤدؑ نے اُسکی تعریف
 کی * ملک الموت نے کہا اُسکی خوبی اب کیا بیان کرتے ہو عمر اُسکی
 ہو چکی * حضرت داؤدؑ نے فرمایا کیونکر جانتے ہو * کہہا کہ اللہ تعالیٰ کا
 حکم مجھ کو یونہی کہ سات دن کے بعد اُسکی جان قبض کران * یہ بات
 سنتے ہی حضرت داؤدؑ بہت غمگین ہوئے * بعد سات روز کے وہی
 جوان حضرت حضرت کے پاس آیا * نہایت متعجب ہو کر دل میں

جہاں کر لئے لگے کہ شاید ملک الموت نے سات مہینہ یا سات برس کہا ہو مگر میں
 بھول گیا * اسمیں حضرت ملک الموت سے پھر ملاقات ہوئی حسب پوچھا نہ نہ
 بیان کیا * سچ ہی اس جو انکی عمر تمام ہو چکی تھی * یوں وہ کہ جسے ان
 وہ مرتا اُسے اللہ کی رضا مندی پر فقیر و نکو بہت کچھ دیا * فقیر و منے
 ملکہ اُسکی درازی عمر کے واسطے مناجات کی * حق تعالیٰ نے اپنے
 کرے قول کرنی * سات و نکو سات برس سے بدل دیا * اُسے
 معاف ہو کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے جو چاہے کرے * و ایسا اُسکی قرآن
 شریف کی آیتیں ہیں * **وَلَكِنَّ اللَّهَ بِفَعْلٍ مَا يَخْتَارُ** اور **اللَّهُ
 يَخْتَارُ مَا يَبُورُ** اور **إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ** * ہفتے ماہ اس
 قدرت سے اللہ تعالیٰ کی منکر ہو کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اب کچھ
 قدرت نہیں کہ کوئی نیا کام کرے * جو کرنا تھا کر چکا * سو ایسے لوگ
 تو اللہ تعالیٰ کے دشمن ہیں اور نادان محض کہ اُسکے کمال ہیں
 جو ہر دم کاماں ہی نقص پہنچاتے ہیں * الہی ہم کو اور سب مومن کو
 بھلے کاموں کی توفیق دے اور برے کاموں سے دور رکھے * ہرست
 سے اپنے رسول مختار اور انکی آل اطہار کی * آمین یا رب العالمین

*** گیارہواں باب شراب وغیرہ نشائیہ والوں کے بیان نہیں ***

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ساتویں سپارے کے دوسرے رکوع میں
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْأَنفُسُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ

رَجَسٌ مِّنْ مَّالٍ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ * ترجمہ *
 امی ایمان والو یہ جو بھی شراب اور جو اور بت اور پاسے گندے
 کام ہمیں شیطانی ہے * سوان سے بچتے رہو شاید تمھارا بھلا ہو *
 تفسیر اور حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا پانی سرتا ایسے کہ نہ
 لانے لگے وہ تھوڑا بہت سب حرام اور نجس ہی * اور جو چیز نشا لا دے
 مگر سرتی نہ ہو وہ نجس نہیں لیکن حرام ہی تھوڑی ہو یا بہت اور جو
 وہ کہ شرط بدنی کسی چیز پر کہ اُس میں جیت اور ناز ہو وے وہ حرام
 ہی * اور ایک طرف کی شرط حرام نہیں * باقی جو لھلیں کہ اُن میں
 شرط بدنی رواج ہی اگر بغیر شرط لھلیے تو جو انہیں لیکن یہ کہ شیطان
 ماس بہانے سے اللہ کی یاد اور ناز سے روکتا ہی * بی بی عائشہ رض
 نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * مَا آتَاكَ مِنَ الْفَرْقِ فَمَلَأَ الْكَفَّ
 مِنْهُ حَرَامٌ * جو چیز نشا لا دے فرق بھر پینے سے ایک چلو بھر بھی
 اس کا حرام ہی * فرق سولہ رطل کا ہوتا ہی اور رطل ہوتا ہی ایک
 حوالہ تھا بھری سا ترھے چھ مانٹے کا اور بھری سا ترھے دس
 مانٹے کی * یہاں فرق سے مراد بہت اور چاد سے مراد تھوڑا
 چناچہ اگلی حدیث سے ثابت ہوا * روایت کی احمد اور ترمذی
 اور ابو داؤد نے * کہا جابر رض نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے *
 مَا أَكَلَ كَثِيرٌ فَقَلِيلَةٌ حَرَامٌ * روایت کیا ابو جابر ترمذی اور ابو

داود اور ابن ماجہ نے * ترجمہ * جس چیز کا ہت نہ لاوے اُس کا
 ٹھوڑا بھی حرام ہی * ایک صحابہ نے پوچھا کہ یا حضرت میں نے
 یتیم کے مال سے شراب مول لی تھی اب یہہ حرام ہوئی اُس کا کیا
 حکم * فرمایا کہ پھینک دو شراب کو اور تو تہ و اُس کے باصنوں کو * ایک
 روایت یوں ہی کہ اُنھوں نے پوچھا کہ میں اُس کا سرکہ بناؤں حضرت
 نے فرمایا یا نہیں * ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ خطبہ پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے مسسور رضی اللہ عنہ
 کی پھر فرمایا کہ نازل ہوئی آیہ شراب کے حرام ہونے کی اور وہ پانچ
 چیزوں سے ہوتی ہی انکا اور کھجور اور گیہون اور جو اور شہد سے
 اور خمر یعنی شراب وہ چیز ہی جو تھپاؤ سے عقل کے یعنی آدمی کو مست بہوش
 بنا دے * روایت کی بخاری نے * م * اور اسی مضمون کی
 حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر
 نعمان بن بشر سے روایت کی ہی * انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب
 حرام ہوئی شراب اندون ہمکو انگوری شراب ملتی نہ تھی مگر تھوڑی
 * اور اکثر ہماری شراب بنتی تھی خمر سے روایت کی بخاری نے
 * کہابی لی عایشہ رضی اللہ عنہا نے حوال کیا کسی نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
 بتیغ یعنی شہد کی شراب کا کیا حکم ہی * فرمایا کُلْ شَرَابٍ مُّسْكِرٍ فَهُوَ
 حَرَامٌ مُّتَّفَقٌ عَلَيْهِ * ترجمہ * یعنی جو پینے کی چیز نشا لاوے وہ حرام ہی *
 کہتے ہیں کہ یسن کی یہی شراب تھی * اور قالوس ہیں جو معتبر لغت

کی کتاب ہی اُصہین لکھا ہی خمر وہ چیز ہی جو مست کرے * وہ انگور
 کے رس سے ہو یا اور کسی چیز سے اور یہی صحیح تر ہی کیونکہ جب
 خمر نہ پینے میں حرام ہوئی اُسوقت وہاں انگور کی شراب نہ تھی بلکہ
 وہاں کے لوگ خمر سے شراب بناتے تھے * اور وجہ تسمیہ خمر کا یوں
 ہی کہ لغت میں خمر کے معنی ہتھپاٹے اور مخلوط ہونے کے ہیں * اور
 خمر ہتھپاتی ہی عقلم کو اور ہراگندہ کرتی ہی اُسکو * اور ابن عمر رضی اللہ
 عنہما کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * کُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ
 حَرَامٌ روایت کی مسلم نے سب نشے کی چیز خمر ہی اور سب نشے
 کی چیز حرام ہی * م * انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سوال کیا کسی نے
 حضور سے کہ صرکہ بنایا جاوے خمر سے فرمایا آپ نے نہیں روایت کی مسلم
 نے * م * انس حدیثوں کی رو سے معلوم ہوا کہ خمر یعنی شراب انگور
 اور لہجور وغیرہ پر موقوف نہیں * جو کھانے پینے کی چیز نشا لاوے
 اور عقلم کو ہتھپاوے وہ خمر ہی * اُسکی تصویری بہت سب حرام
 ہی * چنانچہ امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد ان تینوں اماموں کے
 نزدیک اور امام محمد جو امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید ہیں اور فتویٰ اس مقدمے
 میں کہتے ہیں کہ اُنکی رائے پر دیا گیا ہی رحمۃ اللہ علیہم اور بہت سے
 اگلے پھلے عام دکھائے ہیں مذہب ہی * انس حدیثوں کی اور ان اماموں کے اتفاق
 کی رو سے باتری کی روٹی اور تازی وغیرہ کا صرکہ اور وہ چیز جس

ہیں نشہ کی چیز کچھ ملی ہوئی ہو کھانا بہتر نہیں اگرچہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
 حلیہ کے نزدیک درست ہی * پر اہل ورع محتاط مسلمان کو مناسب ہی
 کہ اسے دور رہیں * اور دیلم رض سے روایت ہی کہ ایک شخص
 حضرت کے پاس آیا اور اسے عرص کی کہ ہم سرد ملک
 میں رہتے ہیں اور سختی اور محنت کے کام کیا کرتے ہیں *
 اور یہ بغیر قوت بدنہ نہیں ہو سکتا * اور شراب پینے سے ہم کو
 قوت ملتی ہی کیا ہم بیٹیں شراب حضرت نے فرمایا جو شراب
 تم پیتے ہو وہ نشہ لاتی ہی * اے معنے کہاں * حضرت نے فرمایا تو دور
 رہو اسے * پھر اس نے عرض کی یا رسول اللہ لوگ وہاں اسے نہیں
 نہیں کہ پینا چھوڑ دیں * حضرت نے فرمایا کہ اگر نہ چھوڑیں تو
 قتل کرو انکو * روایت کی ابو داؤد نے * اور فرمایا ﷺ نے کہ
 حق جل شانہ نے اپنی سو گند یاد کر کے فرمایا ہی کہ جو شخص ایک
 چلو شراب پیئے گا ضرور اُسکو دوزخ کی پیب ہلاؤ لگا اور جو کوئی
 چھوڑ دیگا اُسکو میرے خاصے بے ستارہ اُسکو پلاؤ لگا بہشت
 کی نروں سے جو پاک اور صاف ہی * روایت کی احمد نے *
 اور فرمایا ﷺ نے کہ داخل نہو لگے بہشت میں تین شخص ایک جو
 میا کر تھی شراب * دوسرا جو توتڑ تھی علاقہ رحم کا یعنی نانا
 اپنایت کا * تیسرا جو سچ جانتا ہی جادو کو * روایت کی احمد نے

اور فرمایا کہ اگر شراب پینے والا اُسی حالت میں مر جاوے۔
تو یہ کافر ہے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اُس کا حال بٹ پرست کا سا ہو
روایت کی احمد اور ابن ماجہ نے * اور فرمایا ﷺ نے تین شخص
ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر بہشت حرام کی ہے * ایک وہ جو مد من الخمر
یعنی ہمیشہ پینے شراب دوسرا عاق جو دکھ دے ماباپ کو * تیس
دیوث جو بے غیرتی ردارکھے اپنے گھرانے میں * یعنی اُس
گھروالے حرام کاری کیا کریں اور وہ جائے پھر چپکا ہو رہے
روایت کی احمد اور نسائی نے * اور فرمایا ﷺ نے کہ جو کوئی شراب
پیتا ہے چالیس صبح کی ناز اُسکی اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا * ۱۔ ۲۔ ۳۔
حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چالیس صبح کی ناز حسب عبادت تو نیت
افضل ہی قبول نہیں ہوتی ہے تو دوسری عبادت تو بطریق اولیٰ
قبول نہوگی * روایت کی ترمذی نے * اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ابن عمر سے * اور فرمایا ﷺ نے * مَنْ أَطْعَمَ شَارِبَ الْخَمْرِ لَقُمَةً سَلَّطَ
اللَّهُ مَلِيئَةً حَيَّةً وَمَقْرَبَاتِي قَبْرِهِ وَمَنْ قَضَىٰ حَاجَتَهُ فَقَدْ أَمَانَ عَلَىٰ
هَدَمِ الْإِسْلَامِ وَمَنْ جَالَسَ حَشْرَةَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ آذَىٰ وَلَا حِجَّةَ *
* ترجمہ * جو کوئی ایک اقمہ کسی نشہ پینے والے کے منہ میں رکھیگا
اللہ تعالیٰ اُسکی گور میں مقرر کرے گا حاشیہ اور یہ کہ دے اُسے
دوسرا کریں * اور جو اُسکی حاجت بر لاوے تو گویا وہ مسلمان ہی کی جڑ

اُلھار نے پر لگائی * اور جو اُسکی ساتھیہ بیٹھیا اللہ تعالیٰ اُسکو قہر سے
اندھا اُتھا دینگا * اور حق تعالیٰ کے پاس اُسکی کچھ صحبت بچائے گی *
اور فرمایا کہ جو کوئی نشہ پینے والے سے مصافحہ کرے یا اُسکو سلام
کرے تو اللہ تعالیٰ چالیس برس کی عبادت اُسکی ناپہنچ کر دے * یہ
دونوں حدیثیں ذخیرۃ الاموال کی ہیں * حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عہما سے روایت ہے * ذَہَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ کُلِّ مُسَکِرٍ مَّفْقَرٍ * ترجمہ
منع کیا ﷺ نے ہر ایک نشہ لانے والی اور مست کرنے والی
یہ جز سے * اس حدیث سے اور اگلی حدیثوں سے ثابت ہوا کہ تاقری
اور گانجہ اور مدکت اور بہنگ اور افیون اور جو چیز اس قسم
کی ہو سب حرام ہی روایت کی ابو داؤد نے * م * امی بھائی
مسلمانو ہو شیار ہو جاؤ * ایسی بری چیزوں سے تم دور رہو * کسی
نشہ پانی کے نزدیک نہ جاؤ * اور اگر کوئی تم میں سے کچھ نشہ کھاتا
پیتا ہو چاہئے کہ جلد توبہ کرے * اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں استغفار
بغلا دے پھر اُسکے گرد نہ جاوے اور نشہ پینے والو تکی صحبت سے
برہیز کرے * یا اللہ یا کریم ہمکو اور جمیع مسلمانوں کو ان حرام چیزوں سے
بچا اور دور رکھ بفضلک و کریم آمین بحرۃ النبی وآلہ الامجاد
* بارہواں باب ناز کے بیان میں *

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ہود کے دسویں رکوع میں * وَاَقِمِ الصَّلَاةَ

طَوَّيْنَا إِلَهُهُ رَزَقْنَا مِنْ اللَّيْلِ إِنْ أَلْحَسْنَا بِ يَدَيْهِ مِنَ السَّيِّئَاتِ

* ترجمہ * اور کھڑے کرنا روز و نون سے دن کے اور کچھ ٹکروں میں
راکے اللہ نیکیان و ور رقی ہمیں برائیوں کو * اور ہمارے ہاں صامت
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے * فرمایا ﷺ نے خَمْسَ صَلَاةٍ

إِفْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَحْسَنَ وَضُوءٍ مِنْ صَلَاةٍ بَوَقْتِهِنَّ
وَأَقَمَ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَأَنَّ لَهُ عَلَى اللَّهِ مَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ
مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ مَهْدٌ أَنْ شَاءَ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ
مَهْدٌ * پانچ نمازیں ہیں کہ فرض کیا انکو اللہ تعالیٰ نے جو کوئی

ابھی طرح نہ کرے اُنکے وضو و نماز اور ادا کرے اُنکے وقتوں میں اور
تام کمال بجالاوے اُنکے رکوعوں اور سجدوں کو * اللہ تعالیٰ پر ہی عہد
کہ مہذب کرے اسکو * اور جو کوئی نکرے اساتو حق تعالیٰ پر کچھ عہد
نہیں چاہے بخشنے اسکو یا سبب عذاب نہ کرے * یعنی جو شخص اسطرح

کی نمازیں پڑھیکانقص و عار کدخ اور سجدوں کو نہ کرے یا نہیں بندگی اور
نابعداری کی صورت خوب پائی جانی ہے ابھی طرح ادا کر لیا تو اللہ
تعالیٰ پر عہد ہی یعنی اللہ تعالیٰ نے وعدہ لیا ہی اور اپنے اوپر لازم

کر لیا ہی کہ اسکا بخشد سے * اور ابوداؤد و رضی اللہ عنہ روایت کرتے

ہیں * اَوْ صَاحِبِي خَلِيلِي اَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَاِنْ قُطِعَتْ
وَجَرَتْ لَاتُتْرَكَ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ مُتَعَمِّدَةً اَوْ مِنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ

بِرَبِّكَ مِنْهُ الذِّمَّةَ وَلَا تَشْرِبِ الْخُمُورَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ بَابٍ * صحیح
 کئی مجھ کو میرے دوست جانی یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ نے کہ شریک مت کر
 اللہ کے ساتھ کسی کو اگرچہ تمہارے ہمارے کیا جاوے * اور جلا یا جاوے *
 اور مت چھو تر نماز کو جان بوجھ کر * اور جو کئی چھو تر دے نماز کو
 دیدہ و دانستہ یس میزار ہوا اُسے عہد مسلمان یعنی وہ اسلام کے
 دائرے سے نکل گیا * اور مت پی شراب کیونکہ وہ تمارے ابو کی کنجی
 ہی * یعنی ہر قسم کے گناہوں کے گھر کے دروازے اُسے کھلتے ہیں اور
 آدمی اُسکے پینے سے بے حیا بے بردار ہوتا ہی * اور فرمایا ﷺ نے حکم
 کرو اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا جب وے سات برس کے ہوں اور مارو
 اُنکو جو نہ پڑھیں نماز جب وے دس کو پہنچیں * اور جد املاؤ اُنکو
 بچھو نون برس ہیں * سوال کیا ابن مسعود نے پیغمبر خدا ﷺ سے
 کہ ہمارا کام کون سا ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک * فرمایا کہ نماز ادا کرنی
 وقت پر * بھر پور پڑھا اور کون کام ایسا ہی فرمایا فرمان برداری مانا بکی *
 حول کیا اور کون کام فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں * ابو ذر رض
 سے روا ہے کہ ایک روز ماہر تشریف لے گئے حضرت پیغمبر
 خدا ﷺ کے ایام میں درخت پت تھرتھور رہے تھے حضرت نے
 ایک دال کو پکڑ کر ہلایا بہت سے پتے گر پڑے * فرمایا امی ابو ذر
 جب کوئی بندہ مسلمان نماز پڑھتا ہی اللہ تعالیٰ ہی کی رضا مندی کپڑا صلی

دور ہوتے ہیں، لی اور پائی گناہ اُسکے جسم کے جمطرح لیے پٹے
 بٹھرتے ہیں اس درخت کے * اور عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ
 روایت ہی کہ پیغمبر خدا کے اصحاب کسی کام کو ۱ تاہراہیں جاننے
 تھے کہ وہ کفر کو پہنچاتا ہی مگر نماز کو * اور فرمایا ﷺ نے جب کوئی
 شخص اچھی طرح وضو کر کے نماز کو قیام اور قرأت کے ساتھ جیسا
 حکم ہی تعظیم اور تکریم سے پڑھنا ہی بعد ادا کرنے کے نماز اسکو یہ
 دعا کرتی ہی امی بندے تو خوش رہے جمطرح تو نے مجھے حرمت سے
 ادا کیا اللہ تعالیٰ تمکو بھی ایسی حرمت دے اور قیامت کے دن
 بہشت میں لیجاوے * اور نماز کہتی ہی کہ میں قیامت کے دن تیرے ایمان
 اور تابعداری پر گواہی دوں گی * پھر اس نماز کو فرشتے آسمان پر
 پہنچاتے ہیں قیامت کو وہ اُسکی شفاعت کریں گی * اور جو کوئی وضو
 اور نماز کو اُسکے آداب اور ارکان سے پھینک دے وہاں اُسکی سیاہ تاریک
 ہوتی ہی پھر اُسکے حق میں بد دعا کرتی ہی * کہ امی شخص جیسا تو نے
 مجھکو بے عزت اور خراب کیا اللہ تعالیٰ مجھے بھی بے عزت اور
 خراب کرے * اور وہ کہتی ہی کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک گواہی
 دوں گی کہ تو نہایت بے ادب اور قابیل و زخ کے ہی * پھر
 جب اسکو اوپر لیجاتے ہیں تو آسمان کے دروازے بند ہوتے
 جاتے ہیں * اور ایسی نماز اللہ کی جناب میں مقبول نہیں ہوتی بلکہ

پھر کر اُس پتہ پہنچنے والے کے منہ پر مار تے ہیں * اور فرمایا ﷺ نے
 جو کوئی پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ دل سے متوجہ ہو کر اچھی
 طرح ادا کرتا ہے * اللہ تعالیٰ اُسکو پانچ چیز عنایت فرماتا ہے * ایک
 یہ کہ گور کے غذا ایسے اُسے بخا دے * دوسری یہ کہ رزق کی تنگی
 اتنی نہ ہو کہ جس سے پریشان رہے * تیسری یہ کہ چہرہ اُسکا منور
 ہو گا ایمان کے نور سے * چوتھی یہ کہ نامہ اعمال اُسکے دہنہ ہاتھ میں
 دینگے * اور پانچواں یہ ہے کہ کئی طرح پار ہو جاگا * پانچویں یہ کہ بے حساب
 اور بے غدا بہشت میں داخل ہو گا * اور میں اُس شخص سے
 رخصتی ہو نگا * اور جو شخص نماز میں گاہلی اور مستی کرتا ہے مارہ
 طرح کی سختی میں گرفتار ہوتا ہے * تین و نیا میں * تین مرتبے کے وقت
 * تین گور میں * تین قیامت میں * دنیا کی برائیاں یہ ہیں * حاکم
 کس کر لگا رکھتا اُس میں پناہ لگا چہرہ اُسکا لیے نور ہو گا * نیک لوگوں سے
 صحبت نہ ہوگی * موت کے وقت کی سختیاں یہ ہیں * بیاسا سو کھا
 ہو کر مرے گا * جائگہ فی کی سختی میں پڑے گا * ملک الموت کو بھیا نک
 صورت سے دیکھے گا * گور کی برائیاں یہ ہیں * منہ پر بکیر قبر میں آویں گے
 غضب کی صورت بنے گا * گور کی تنگی اُسکے لئے ظاہر ہوگی * پھنس جاوے گا
 وہ اندھیر میں قسری * قیامت کی برائیاں یہ ہیں حساب کی سختیوں
 میں پڑے گا * اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہو گا * تیری بری گہ

خدا اب کی دو تہین باوینگا * کہتے ہیں جو کوئی نماز جماعت بغیر غار
 ترک کریگا اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے ہزار برس تک اُسکو دوزخ
 میں ڈالے گا * حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا ﷺ سے روایت
 کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے جسے نماز پڑھی حشا کی جماعت کے ساتھ
 گویا اُس نے آدھی رات کا قیام کیا * اور جس نے نماز پڑھی صبح کی جماعت
 سے گویا اُس نے تمام شب کو عبادت میں گزارا * اور فرمایا ﷺ نے کہ
 جماعت کی نماز ستائیس درجہ ثواب میں زیادہ ہی تنہائی کی نماز سے *
 اور بعضی روایت سے پچیس درجہ زیادہ معلوم ہوئی ہے حکم نماز جماعت
 کا بعض علماء کے نزدیک فرض عین ہی * وے کہتے ہیں کہ جو شخص
 اذان سنا حاضر نہ ہو تو اس کی نماز درست نہیں مگر کوئی ضرر شرعی ہو
 * اور بعضوں کے نزدیک فرض کفایہ ہی * اور بعضوں کے نزدیک سنت
 موکدہ ہی * اور بعضوں کے نزدیک واجب * ہر حال اُس کا ترک کرنا
 بغیر ضرر کے بہت برا * اور فرمایا ﷺ نے * وَاللَّهِ دَجَاتِ اِسْمَاءَ
 الْاِسْلَامِ وَالْطَّعَامِ وَالطَّعَامِ وَالْاَصْلُوَّةِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ يَنَامُ * ترجمہ
 جن معاملوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ پڑھتا ہے تین قسم ہیں *
 بھکار کر سلام کرنا * اور کھانا کھانا * اور نماز پڑھنی رات کو جو وقت
 لوگ سوتے ہوں * بیت * شرف مرد بخود است و کرامت بعبود *
 آگاہ ہیں ہر دو نذر و حدش بہ زود * اور فرمایا ﷺ نے سات گروہ

ہمیں کہ اُنکو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں رکھیگا جس دن کسی کو سایہ نہیگا * پہلا امام عادل * دومرا جوان صالح * تیسرا وہ جو مسجد سے نکلا اور دل اُسکا پھروہین نگارنا * چوتھے دے جو آپس میں اللہ کے واسطے دوستی رکھتے ہیں ملتے ہیں یہی سمجھکر اور جدا ہوئے ہیں یہی سمجھکر * پانچواں وہ جو تنائی میں اللہ کے غصب کو یاد کر کے روتا ہی * جھٹھا وہ شخص جس کو ایک عورت دولت مند اور خواہورت بلا دے اور وہ اللہ تعالیٰ کا خوف و لہجہ لا کر اُسکام سے باز رہے * ساتواں وہ جو دیتا ہی نہ اسطرح چھپا کر کہ وہ نہ ہاتھ کی خبر پائیں ہاتھ کو نہ پہنچے * عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ﷺ * اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ * نماز ادا کرنی اول وقت میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی خوشی کا موجب ہی اور آخر میں عفو ہی * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیشک عفو وہیں ہوتا ہی جہاں کسی سے تقصیر ہوتی ہی * اور رضامندی وہیں پائی جاتی ہی جہاں کسی کام میں خوبی پائی جاتی ہی * تقصیر والا خطا رکے اور دھمکی کے مقام میں رہتا ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ ایک دن پیغمبر خدا ﷺ مسجد کے گوشے میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اُسنے نماز پڑھی پھر حضرت کے روبرو آکر سلام علیک کیا * حضرت نے جواب سلام

دیکر فرمایا کہ چاہے نماز پڑھ کر نہ ہو تو غنائے نواز اور ایہین کی پھر گیا وہ اور
 نماز پڑھی پھر روبرو آکر سلام علیک کیا حضرت نے جواب دیا اور فرمایا
 کہ چاہے نماز پڑھ کر نہ ہو تو غنائے نواز ایہین پڑھی * عرض کیا اُٹھنے تیسری
 دفعہ کہ یا اللہ جھکو بتائیے کہ کب نماز پڑھوں * حضرت نے ارکان
 اور آداب نماز کے مسئلہ اُٹھے اور کہا کہ ہر رکن کو نماز کے اطمینان سے
 پڑھ کر جائے نماز * اور فرمایا کہ اگر اس طرح پڑھی تو نماز تو نکالیں ہوئی
 تیسری نماز * اور حضرت نے صلیبیں کھینچ کر لگا دیں اور گھبرا کر جلدی پڑھ گیا
 اتنی ہی وہ ناقص ہو گئی * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے
 اسی سبب سے اُسکو مکرر فرمایا کہ نماز دہراؤ کہ وہ نماز اسکی ناقص
 ہوئی تھی * یہی سبب تھا کہ مسلمانوں پر نماز دین کے گھر کا ستون ہی * اگر
 تم چاہتے ہو کہ یہ گھر قائم اور درست رہے تو ستون کو کھڑا رکھو * جو
 ستون گرا گھر گرا تم دانو اندول ہوئے گھر سے نکلتے * چاہئے کہ اُس
 کبھی بچھوڑو ترک نہ کرو اچھی طرح پاک صاف ہو کر دل لگا کر اس
 کام میں متوجہ رہو * اور اُسکے ہر ایک رکن کو ہر وجہ سے کام لے کے بالاؤ
 * اللہ تمھارا ہے دین اور دنیا کے کام سب پورے کریگا * دنیا میں
 عزت اور حرمت بخشے گا کسی نخواستہ کا محتاج نہ کریگا * عاقبت میں گناہوں سے
 نجات دیکر اپنی رضامندی کے مکان میں ہزاروں طرح کی نعمتوں اور
 کھانے پینے کے سامان سے لایا ہو کر رکھیں گے یا اللہ یا اللہ رحم الراحمین ہمکو اور سب مسلمانوں کو

توفیق اپنی تابعداری اور بندگی، عطا فرما دے و صائے کے ادا کرنے
یقین سستی اور غفلت ہماری طبیعت سے دور کر * اپنے نبی محار
اور انکی آل اطہار اور اصحاب باوقار کے طفیل سے آمین ثم آمین *

تیسرا سوال: ماب قرآن شریف پڑھنے کے بیان میں *

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ واقعہ میں اِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِیْ كِتَابٍ
مَكْنُوْنٍ لَا یَمْسُكُهَا اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ * بیشک قرآن ہی عزت والا کھاپ چھپی
کتاب میں اُسکو وہی چھونے میں جو پاک رہتے ہیں * اور اہل موصی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ﷺ نے * مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رَبُّهَا طَیْمَةٌ وَطَعْمُهَا
طَیْبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرِ لَا رِیْحَ
لِہَا وَطَعْمُهَا حُلُوٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ
الْحَنْظَلَةِ لَیْسَ لِہَا رِیْحٌ وَطَعْمُهَا صُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ
الْقُرْآنَ مَثَلُ الرِّیْحَانَةِ رِیْحُهَا طَیْبٌ وَطَعْمُهَا صُرٌّ * کہادت اور

حقیقت اُس مسلمان کی جو پڑھتا ہی قرآن اور عمل کرتا ہی اُس پر ترجیح کی
سی ہی ہو اُسکی اب بھی اور مرزا اُسکا خوب * اور کہادت اور حقیقت
اُس مسلمان کی جو نہیں پڑھتا قرآن کہادت اور حالت نحر کی سی ہی
کہ جو نہیں پڑھتا مرزا اُسکا بیشک * اور کہادت اور حقیقت اُس منافق
کی جو نہیں پڑھتا قرآن ۱ بند زاین کے پھل کی سی ہی کہ جو نہیں اور مرزا
(۳۳)

کرے گا * اور کہادت اور حقیقہ اس سانق کی چوڑھائی قرآن ریکائی
 مئی ہی کہ خوش اور مزہ کرے گا * فرمایا اللہ نے ابو سعید بن معلی کو
 اَمَّا اَعْلَمَكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ
 فَآخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا ارَادَ اَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَا اَعْلَمَكَ
 اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ
 السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِي اَوْثَقَهُ كِيَاةً سَكَوٰنٍ
 مِّنْ تَجَمُّعِ جَوَّارِيٍّ وَرُكُوِيٍّ كِي سُوْرَتِ الْاِنشَاقِ شَرِيفٍ
 پہلے اس کے کہ مسجد سے نکلنے پر پھر پکارا میرے ہاتھ پر اوجہ ارادہ کیا
 ہمنے کہ با، آوین * عرض کیا میں نے یا اللہ آ پیٹے فرمایا نماز تھما
 جی برزگی لی سورت قرآن سے بناو نکا * فرمایا حضرت کے کہ سورۃ
 الحمد وہ سبع مثنائی ہی اور قرآن عظیم جو دیا گیا جمع * اپنے جکا اشارہ
 حق تعالیٰ نے فرمایا ہی * لَقَدْ اَنۡزَلۡنَا سَبۡعًا مِّنَ الْاَمۡثَانِ وَقُرۡاٰنِ
 الْعَظِيْمِ اے سات آیتیں جنہیں نماز میں پڑھتے ہیں * مد و جہنی
 رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں * کہ فرمایا رسول اللہ نے *
 مِّنْ قُرۡاٰنٍ اَلْقُرۡاٰنِ وَهَمَلٍ يَّمَا فِیۡہِ الْبَسَ وَالۡدَا لَاتَا جَا یَوۡمَ الْقِیۡمَةِ
 ضَوۡدٌ اَحْسَنُ مِّنْ ضَوۡءِ الشَّمۡسِ فِیۡ یَوۡمِ الدِّنِّ اَلُوۡ کَا نَتَّ
 یَبۡرِکُکُمۡ فَمَا ظَنُّکُمۡ یَا اَیُّہَا الَّذِیۡ ہَمَلَ بِہِذَا * جو پڑھے قرآن اور عمل کرے
 اس پر بہار کی آس کے بابا پ کو ایمان تاج قیامت کے روز کہ چمک

اُسکی آفتاب کی چمک سب زیادہ ہو گئی جو قی ہی شمعارے گھروں
 بین دنیا کے پھر کیا خیال کرتے ہو تم اُسکے حق بین جس نے خود عمای کیا
 ہو اُسپر اپنے اُسکے عمارت ماباب کے ساتھ عمارت ایسا ساواک ہوا
 تو اُسکے واسطے کیا کچھ نہ ہوگا * حضرت علیؓ عمر نے روایت کی کہ یہی فرمایا پیغمبر
 ﷺ نے مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَبْرَأَ رَدَّ فَاَحْلَ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ
 حَرَامَهُ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِثْلِ اَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ
 قَدْ وَجِبَتْ لَهُمُ الدَّارُ * جس شخص نے پڑھا قرآن پھر یاد کیا اُسکو

پھر حلال جانا اُسے جو اس میں حلال کھا ہی اور حرام جانا اُسے جو اس میں حرام
 کھا ہی داخل کریگا اُسکو اللہ جنت میں اور قبول کریگا اُسکی شفاعت
 اُسکے دس گھروں کو نیک حق بین ایسے کہ جن پر واجب ہو گئی تھی آگ
 * یعنی نافرمانی اور فسق فجور کے جب دسے لوگ جہنم کے دانے

کے لایق ہوئے تھے * عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں
 کہ فرمایا ﷺ نے * اِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبُ نَصْدَةٌ كَمَا يَصْدَأُ الْاَحْدَبُ
 اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيلَ يَا اَللّٰهُ مَا جِلَاءُ مَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ
 وَتِلَادَةِ الْقُرْآنِ الْبَتَّةِ اِنْ وَلَوْ نَكُوزْ مَكْ لَاجَ جَانَاہِیْ اَوْرَ سِیَہِ ہوتے
 ہیں * جیسا پانی گرنے سے لوہا زنگ پکڑتا ہی * پوچھا لو گوئیے یا ﷺ
 کون سی چیز اُسکو چمکاتی اور روشن کرتی ہی * فرمایا اکثر یاد کرنا
 موت کا اور تلاوت کرنا قرآن کا * اور فرمایا ﷺ نے دوزخ کے درمیان

ایک میدان ہی وہاں ایک کو ان ہی اُسمیں ایک سانپ زہنا ہی
 برآوردار اور از بسکہ سخت آواز کر اُسکی آواز سے دور خ حذاب
 میں گرفتار ہی * جو کوئی قرآنکی عزت نہیں کرتا اور اُسکو پتر ہکا بھول
 گیا اُسکو اُسکے منہ پر لپیٹ کر حد اب کریگا * اور فرمایا ﷺ نے
 جو کوئی سورہ یس پتر ہیگا اللہ کی رضا مندی کے واسطے اللہ تعالیٰ اُسکے
 گناہوں کو جو آگے کر چکا ہی معاف کریگا * اور اگر فقیر ہو تو تو گناہوں کو
 * ہر آفت اور ہر بلا سے نجات دیگا * جو دن کو پتر ہے رات تک
 اللہ تعالیٰ کی آمان میں رہیگا * اور جو رات کو پتر ہے تو دن تک اُسکی
 حفاظت میں رہیگا * اور جان کنہ کی کیوفت پتر ہے تو سہرات موت اُسپر
 آسان ہو دے * اور ایک بار سورہ یس کا پتر ہنادس ختم کے برابر ہی
 * اور یہ سورہ دل ہی قرآنکا * اور فرمایا کہ سورہ طہ ویس کو ہزار
 برس آسمان اور زمین کی خلقت سے آگے اللہ جل شانہ نے پتر ہا جب
 سنا اُن دونوں فرشتوں نے کہا کہ کیا خوشی اور خوبی ہوگی اُس امت
 کے واسطے جسکے حق میں یہ سورہ نازل ہوئے گی * اور کیا خوبی ہوگی
 اُن دلوں کو جو اُتھا دیئے گئے انکو یعنی یاد کریں گے * اور کیا خوشی ہوگی اُن
 زبانوں کو جنہیں نکالیں گے یہ کلام اور پتر ہیں گے انکو * اور فرمایا کہ جب
 صبح ہو دے اور کوئی کہے تین مرتبہ * اھو ذی اللہ اللہ میم العظیم
 من اللہ طاب اللہ جیم * پھر ترہے تین آیت حشر کے آخر کی * اللہ

تعالیٰ بھیجے گا ستر ہزار فرشتوں کو کہ وہ اُس کے واسطے دعا مانگیں
 اور معافی چاہیں شام تک * اور جو مر جاوے اُس دن تو مرے گا
 وہ شہید * اور جو کوئی پتر ہے اُس طرح شام کو یہی مناد کہے گا اللہ
 تعالیٰ اُس کے ساتھ صبح تک * اور فرمایا جو کوئی پتر ہے ہر روز دوسو مرتبہ
 سورہ قل ہو اللہ احد کو پچاس برس کے گناہ اُس کے معاف ہونگے مگر دین
 * یعنی یہ نہ چھوٹے گا بے ادا کئے یا صاف کر دئے * اور فرمایا کہ جو
 کوئی اس سورہ کو با وضو لکھ مرتبہ پتر ہیگا نیز لکھا جب تک وہ ایسی جگہ
 پرست میں نہ لکھیگا * اور فرمایا جو کوئی فقیر ہو جب لکھ یقین جاوے درود
 اور قل ہو اللہ پتر ہا کرے * اللہ تعالیٰ اُس پر فضل کرے نو گناہ جاوے
 * اور اس سورہ کے پندرہ نام ہیں * مبارک * جمال * امان *
 نور * متنفرہ * اساس * احد * شقیقہ * معرفت * صفت * مذکورہ
 * نسبت * نجات * توحید * تقدیر * اخلاص * مبارک * سوا اسطے
 کہتے ہیں کہ تمام برکت اُس میں لکھی ہی * جمال * سوا اسطے کہ
 اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ وَّيُحِبُّ الْجَمَالَ فَمَنْ سَلَّ عَنْهُ مَا ذَلِكَ قَالَ قُلْ هُوَ
 اللّٰهُ اَحَدٌ * امان * سوا اسطے کہ یہ عمر صاحب نے فرمایا کہ اللہ
 تعالیٰ اگر میری اُمت کو خدا اب کرتا تو وہی ضرب میں نہ دیتا ایک رمضان کا
 مہینہ نادوسرا سورہ قل ہو اللہ احد * نور * سوا اسطے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ
 نے ہر چیز کے واسطے ایک نور ہی اور قرآن کا نور قل ہو اللہ احد *

مقررہ اس لئے کہ پانچممبر صاحب نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس صورت
 کو پتر ہیگا اور سمجھ ہیگا گناہوں سے قدرت کرے گا * اساس اس لئے کہ
 آسمان اور زمین کی مضبوطی ہے * اور اس واسطے کہ اللہ
 تعالیٰ کی صفت اہمسمن پائی جاتی ہے * شقیدہ اس واسطے کہ پتر ہیگ
 والا آسمان کفر سے ایک طرف ہو جاتا ہے * قدرت اس واسطے کہ جو
 کوئی اس واسطے کہ پتر ہیگا اللہ تعالیٰ کی معرفت نہ سنا دے گا * ہیگا
 * صفت اس واسطے کہ اللہ جل شانہ کے اوصاف اہمسمین بھرے ہیں
 * نسبت اس واسطے کہ معنی اس کے اللہ تعالیٰ کی ذات سے نسبت
 رکھتے ہیں * مذکورہ اس واسطے کہ مایک اس کا ذکر آپس میں کرتے
 ہیں * نجات اس لئے کہ اس کے معنی پر جو ایمان لاتا ہے دنیا اور آخرت میں
 ہر اسے نجات پاتا ہے * توحید اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کی
 دلیل ہے * تفرید اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی فروانیت کا اہمسمین مذکور
 ہے * اخلاص اس واسطے کہ جو اخلاص کے ساتھ اس کو پتر ہیگا ہر طرح
 سختی اور محنت سے مخصوص پاویگا * اور فرمایا ﷺ نے کہ جب بسم
 اللہ زبان سے کہنا ہے کہ کے ماباب اور استاذ اس کے دو رخ سے
 نجات پاتے ہیں * اور تفسیر میں شیعہ ہارون کی کہ ہے کہ جب استاذ
 کہے کہ بسم اللہ پتر ہوتا ہے چار پشت کے کے اور استاذ کے بخشنے
 جاتے ہیں * اور فرمایا کہ کوئی کھائے کے وقت بسم اللہ پتر ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ اُسکو نقر سے پکانا ہی * اور جو کوئی ہر دوائے بین بسم اللہ
 کہا کرتے وہ کھالے لوہے سے آگے نہ ن بین نور ہو جاوے * اور
 جو کوئی حاکم کے روبرو جادے اور پترھے بسم اللہ الرحمن الرحیم *
 رَبِّیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
 حاکم اسپر غصہ نہ کرے بلکہ رحم فرماوے * اور جو کوئی موٹے وقت
 ایاب مرتد کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ
 العلی العظیم گناہوں سے پا ب ہو جاوے * نفس ہی کہ پیچھے
 صاحب رحمۃ بنے بی بی خدیجہ رض کو بعد مرنے کے جواب بین دیکھا *
 فرمایا تمھارے واسطے میں کیا تحفہ لاؤں جس بین تمھاری روح خوش
 ہو * کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آپ اکثر پترھا لیجئے * نقل ہی
 کہ ایک دن حضرت رحمۃ گورستان بین تشریف لیگئے معلوم ہوا آپکو
 کہ ایک مردے پر خد اب ہو رہا ہی * حضرت کو اس کے حال پر رحم
 آیا جا تا کہ دعا کریں * حضرت جریئل عم تشریف لائے کہا کہ با رحمۃ
 اس مرتد بسم اللہ اس مردے کو واسطے پترھئے * جو ہا بین حضرت
 نے پترھا فی الفور اس مردے پر خد اب موقوف ہوا * اور
 حورین اُسکی خدمت بین حاضر ہوئیں * حورون سے پوچھا کہ تک
 یہاں رہو گی * عرض کیا صور کے پھونکنے اور بحر ال حیوۃ بین غسل
 کر کے بہشت کے اندر داخل ہونے تک * فرمایا رحمۃ نے سورہ

"بارک الذی خذ اب قمر سے بچاتی ہی اپنے پترہنے والے کو جو لوٹی
 صوفے وقت ہمیشہ ور در لکھے * اور حضرت لکھا یہی معمر لکھا * اور
 فرمایا کہ اذالزلزلت الارض برابر ہی نصف قرآن کے * اور سورہ
 اخلاص تین حصے کے برابر * اور سورہ کافرون چوتھائی کے برابر ہی *
 اور فرمایا جو کوئی پترہ آخر سورہ آل عمران کو فی خلق السموات
 والارض سے آخر تک راکھو * اُسکو ثواب ملے گا تام راکھی عباد لکھا
 * اور فرمایا سب چیزوں کے واسطے دلہن ہی اور قرآن کی دلہن
 سورہ رحمن ہی * ایقاع رض روایت کرتے ہیں کہ کسی نے سوال
 کیا حضرت رسالت مآب سے کہ یا رسول اللہ کون سورہ بہت بزرگ ہی
 قرآن میں فرمایا فل ہو اللہ احد * پھر پوچھا اُسنے کون آیت سب
 سے بزرگ ہی فرمایا اپنے آیہ الکرسی * پوچھا پھر کون آیت
 ایسی ہی کہ جسکی خیر اور برکت نکلو اور ٹھہاری اُست کو پہنچتی ہی
 فرمایا آخر سورہ بقرہ کا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا خزانہ ہی
 عرش کے نیچے * اسی اُست کے واسطے بھیجا ہی * اس
 آیت نے دنیا اور آخرت کی کسی چیز کو نہیں بچھوڑا سب کو شامل
 ہی * اور فرمایا کہ آیہ الکرسی کے درمیان پچاس کلمے ہیں ہر ایک
 کلمے میں پچاس برکت ہی جو کوئی فرض نماز کے پہلے ہی آیہ الکرسی پڑھا
 کرے پچاس ہی اللہ تعالیٰ اُسکے نامہ اعمال میں لکھے اور بہشت میں

اُسے داخل کرے * حضرت برمد رشیؒ نے عہدِ رِوایہ کرنے میں
 کہ فرمایا ﷺ نے جو کوئی پڑھے قرآن اور طلب کرے اُسے روزی
 یعنی قرآن کو دنیا حاصل کر نیکو و میلہ بنا دے آویں گاہ و قیامت کے دن گاہ
 خشک یعنی بہت ذلیل اور بے عزت ہو کر * اُسکے چہرہ پر مطلق نور
 نہو گا * اب سمجھ لو کہ قرآن شریف کے پڑھنے کا طریق یہ ہے کہ مادِ وضو
 قبلہ رو ہو کر مَدبِ بدستہ اور قرآن شریف کو اوچے پر رکھے اور تعوذ
 کر کے تدریس اور خضوع اور خشوع سے شروع کرے انظرو کو درست پڑھے
 * جہانِ قصر ہو و ہانِ قصر اور جہانِ مد ہو و ہانِ مد اور جہانِ ادغام ہو
 و ہانِ ادغام اور جہانِ تہرہ او ہو و ہانِ تہرہ او اُسکے برخلاف کرنا ممنوع
 ہے * بعض جہاں اُسد کا ہر کر خیال نہیں رکھتے گنہگار ہوتے ہیں * تدریس کے
 معنی دل لگانا اور خوب دھیان کرنا * اور خضوع اور خضوع کے معنی محبتِ قلبی
 اور عاجزی اور نرمی * یعنی قرآن شریف کو اخلاص و ملی سے پڑھے دنیا کی
 خواہش اُسے نہ رکھے * اور ہنس تھکنا بیہوشی وہ گدائی نالائقی حرکات
 اسوقت نہ کرے * اور اگر معنی قرآن کے وہ سمجھتا ہے تو جہانِ بشارت کی
 آیت ہو خوشی کرے جہانِ وعید ہو تو رنے اور ہوشیار ہو وے * رونا
 قرآن کی تلاوت میں طریقِ صالحہ نہ لکھا ہی کہ وے اپنی تصویر اور گناہوں
 کو اور انجامِ کار کو دھیان کرتے ہیں اور اگلوں پہ چھوٹا حالِ معام کر کے
 کناپ جانتے ہیں اور غمگین ہوتے ہیں * بزرگوں نے فرمایا کہ دل

کی صفائی اور درستی کی پہنچ بہترین ہیں * دھیان لگا کر قرآن پڑھنا *
 شکم خالی رکھنا اپنے اعمال اور خاتمے پر خیال کر کے رونا خاصو صابغ
 کوترکے * نیک کار و نیک صحبت اختیار کرنی * پچھلی رات کو ناز پڑھی
 * اور جو کوئی عادت نیک کام کر کے دنیا کی طمع رکھے بیشک لایق ہذا بلے
 ہووے * اور جو ترتیب آیات قرآنی ہی اُنکے خلاف اسطر حصے کہ
 ماقبل اور مابعد کو (کہ اس آیت سے متعلق ہی) بھوت کر پڑھنا اور
 وظیفہ کرنا بدعت ہی * باقی کس مسئلے کی دلیلیں کو پڑھنا یا کھانا مضائقہ
 نہیں * قرآنکے پڑھنے اور پڑھانے کا بڑا فائدہ اور ثواب ہی قرآنکے ایک
 حرف کا ثواب دوسری امان اور درد کے سو حرفوں کے ثواب سے زیادہ ہی
 * اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ جو کوئی قرآن پڑھنے میں مشغول رہ کر ذکر اور
 سوال سے باز رہیگا * میں اسکو وہ ثواب دوں گا جو دعا کرنے والا لوگوں کو تری
 منت اور غائب سے دیتا ہوں * اللہ تعالیٰ ہمکو اور سب مومنوں کو ابھی
 نعمتوں کے حاصل کرنیکی توفیق دے * خصوصاً قرآن شریف کی تلاوت
 میں اظہار اور محبت سے مصروف رکھے * آمین ثم آمین بحرمۃ
 النبی و آلہ الطہیین *

* جو دھواں یا بیاہ بہار یک رمضان کے احوال میں *
 خدایا اللہ صاحب سورہ بقرہ کے ساتویں رکوع میں * یا ایہا الذین
 آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا الصِّیَامَ کَمَا تَتَّبِعُوا عَلَى الذِّیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ

تَتَقَوْنَ * ای ایمان والو حکم ہو اتم پر روزیکہ جیسا حکم ہوا تھا تم سے
 اگونہ بر شاید تم پر ہیزگار ہو جاؤ * اور فرمایا اس آیت کے نیچے *
 شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ دَرَسًا لِلنَّاسِ * رمضان کا
 مہینہ جس میں اتر اقرآن یہ آیت ہی لوگوں کے واسطے * حضرت ابو ہریرہ
 دس روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا ﷺ كَلَّ عَمَلِ آدَمَ
 يَضَافُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى مَبْعِ مَابَةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ
 فَإِنَّهُ لِي وَآنَا جَزَى بِهِ * ہر ایک عمل آدمی کو کما کر ہاتھائی نیکی کو اس
 طرح کہ ایک نیکی کے بدلے میں دس نیکی کا ثواب دیتے ہیں سات
 سو تک اگر روزہ * فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اس کا ثواب بیسہ اور بے
 اندازہ ہی اگر اخلاص اور صدق نیت سے بجالا دے * کیونکہ وہ میرے
 واسطے ہی * اور میں بدلا دوں گا اس کا جو چاہوں گا اور جتنا چاہوں گا اگرچہ
 سب عبادتیں اللہ ہی کے واسطے ہیں * لیکن حق سبحانہ تعالیٰ نے
 روزیکہ اپنے کرم سے خاص کیا اپنے واسطے اس میں بڑی بزرگی
 اسکی ہوئی بہت اسلئے کہ اس عبادت میں دکھاوا بھیج ہوتا ہی برخلاف
 اور عبادتوں کے * اسی واسطے منع ہی کہ سوائے فرض روزیکہ نفل
 کے روزوں کا حال کسی سے ظاہر نہ کرے * اور فرمایا کہ روزہ دینا کو دو
 خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری
 اپنے پروردگار سے آخرت میں ملاقات کر کے وقت * اور فرمایا کہ

روزہ دار کے منہ کی بوجھ سے بھاری کھانے کی بات سے زیادہ
 خوشبو ہی * اور فرمایا کہ روزہ تو ہال ہی یعنی مومن کو جہنم کی آگ
 سے بچاویگا * اور فرمایا کہ جب کوئی تم میں روزہ دار ہو تو فحش اور
 بری بات اپنے منہ سے نہ نکالے * اور نہ چلاوے نہ جگھڑا چھاوے
 * یہاں تک کہ اگر کوئی کالیان دت نو وہ یہی کہے کہ میں روزہ دار ہوں
 * فرض میں زبان سے کہے اور نسل میں دل سے * اور ابو ہریرہ رض
 وایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * اِذَا كَانَ اَوَّلُ اَيَّامِ
 مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صَدَقَتِ الشَّيَاطِينُ وَصُرَدَتِ الْجِنَّ وَخُلِقَتِ ابْوَابُ
 النَّارِ فَلَمْ يَمْتَصِحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ ابْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يَغْلَقْ مِنْهَا
 بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاخِي الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ ائْصِرْ وَرَبُّهُ
 حَتَّقَاوَمِنَ النَّارِ وَذَلِكُمْ ذَلَّ اَيَّامُ * جب پہلی رات رمضان کے مہینے کی ہوتی ہی
 * جاکرے جاتے ہیں شیاطین اور قید کئے جاتے ہیں بد ذات سرکش
 جن اور بند کئے جاتے ہیں دروازے جہنم کے * پھر کوئی دروازہ
 آتش کا کھلا نہیں رہتا * اور کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے
 پھر کوئی دروازہ آسمان کا بند نہیں رہتا * کھارتا ہی کھانے والا
 یعنی فرشتہ * اسی چاہنے والے بچی کے آگے ترہہ کہ یہ تیری عبادت
 اور ریاضت اور استقامت کا وقت ہی * اسی چاہنے والے بدیکے
 کے لئے ہے گناہوں سے کہ یہ تیرے گناہوں سے بچنے کا وقت

ہی * اور اللہ ہی جہنم سے پکانیکا ماکہ نی * اور یہہ ضاعی جہنم سے
 ہا ر مصانکی ہر رات کو ہوتی شب قدر پر موقوف نہیں * اور فرمایا
 ﷺ نے کہ آیات مضان کہ وہ مہینہ مبارک ہی فرض کیا اللہ نے تم پر
 ۱ سکاروزہ * اور اُس میں ایک رات ای کہ وہ بہتر ہی ہزار مہینے
 سے * جو کوئی ۱ سے محروم رہا وہ بڑی یکسوئی سے محروم رہا * اور
 فرمایا کہ روزے اور قرآن دونوں شفاعت کریں گے لوگوں کی * کہیگا روزہ
 الہی جن نے باز رکھا تھا ۱ اسکو کھانے سے اور ۱ سکی خواہش کی چیزوں سے
 * سو قبول کرے حق بین میری سفارش * اور کہیگا قرآن کہ جن نے
 نیند سے ۱ اسکو باز رکھا تھا * یعنی راتوں کو مجھے پڑھتا تھا اپنے آرام
 کو ترک کرتا تھا سو قبول کر میری شفاعت * پھر قوال ہو گی اُن دونوں کی
 شفاعت * اور فرمایا جو کوئی روزے کے ایام میں روزہ دار کو کھلاوے جسے
 اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو اور روزے کے کھالے * اور اُسکو ثواب دیگا اُس
 روزہ دار کے ثواب کے برابر جس کے ثواب میں کمی نہ ہو * لوگو! نہ عرض کیا
 یا ﷺ ہم سب ایسے مقید و روا لے نہیں ہیں کہ روزہ دار کو کھلا سکیں
 * حضرت نے فرمایا کہ یہی ثواب پاویگا جو روزہ کھلاوے کسی شخص کا
 چلو بھر دو دھنہ یا ایک خرمن سے یا تھوڑے پانی سے * اور جو بیت
 بھر دیگا اُسکا پلاوے گا اللہ تعالیٰ میرے عرض سے کہ کبھی پیاسا نہ ہووے
 بہانہ کہ داخل ہو بہشت میں * اور یہہ ایسا مہینہ ہی کہ پہلے دس

مہینے اُسکے رحمت ہی اور بیچکے دس مہینے منفرت اور پچھلے دس مہینے
 جھڑکار اور زخمی * اور جو کوئی فرصت دے اپنے لونڈی اور غلام
 کو اس مہینے مہینے بخشدے اللہ اُسکے گناہ اور پکاوے اُسے جہنم کی
 آگ سے * اور فرمایا ﷺ نے صواری جاتی ہی بہشت شروع سال سے
 آخر تک * پھر جب آتا ہی ہمارے دن رمضان لکھا جاتی ہی ہوا عرش کے نیچے
 سے اور لگتی ہی حورو و نکو * کہتی ہیں حور بن اس وقت خوش ہو کر *
 امی پروردگار جلد کر دے اپنے بندوں سے ہمارے واسطہ شوہر کہ
 ہماری آنکھیں اُن سے تھنڈھی ہوں اور اُن کی آنکھیں ہم سے * سلمان فارسی
 رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ شعبان کی آخری تاریخ مہینے خطہ پڑھا رسول
 ﷺ نے پھر فرمایا امی مسلمانو! جسے بزرگ مہینے نے تم پر سایہ ڈالا
 * بہرہ برکت کا مہینا ہی * ۱ مہینے ایک رات ہی کہ ہزار مہینے سے
 بہتر * اللہ تعالیٰ نے اُسکے روزے فرض کئے تم پر * اور راتوں کو باگنا
 فیل * جو کوئی بھیے کاموں سے اندن حق تعالیٰ کی نزدیکی چاہیگا یعنی اُس
 مہینے نفیوں کی عبادت کریگا تو اُسکو اور مہینوں کی فرض عبادت کا ثواب
 ملےگا * اور جو کوئی فرض عبادت اُس مہینے ادا کریگا تو وہ اور مہینوں کے
 ستر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب پاویگا * اور بہرہ مہینہ صبر کا ہی یعنی
 اپنے دشمن خواہشوں کی جزو سے بچا دے پھر صبر کی مزدوری بہشت
 ہے مہینہ صبر کا اور مہربانی کا ہی یعنی فقیروں کو کھانے پکانے

مسلو ک کرے * اور اس مہینے میں روزی زیادہ ہوتی ہے * من
سہل رض قال قال ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ

متفق علیہ * م * کہا سہل رض نے کہ فرمایا رسول ﷺ نے
رہینگے لوگ نیکی کے ساتھ جن تک جلدی کرتے رہیں گے افطار میں *
عن عمر رض قال قال ﷺ * إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَهُنَا وَآدَبَرَ

الْهَارِ مِنْ هَهُنَا وَخَرَبَتِ الشَّمْسُ نَقْرًا فَطَرْنَا أَصَابْنَاهُمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ *

* م * جب آگے آئی رات یہاں سے * یعنی مشرق سے سیاہی
رانگی ظاہر ہوئی اور پیچھے ہٹا دن وہاں سے یعنی مغرب سے اور دوب

گیا سورج بس تحقیق روزہ کھولا روزہ دار نے * یعنی غروب ہوتے ہی
آفتاب کے روزہ کھولے دیر نہ لگا و سے * اور علامت غروب ہونے کی

شہر دن میں یہی ہے کہ مشرق کی طرف سیاہی بلند ہووے بیچ آسمان کے
پہنچنا سیاہی کا شرط ہمیں * مسلمان کو یہ ہمیں چاہئے کیونکہ یہود اور نصاریٰ

ویری کرتے ہیں افطار میں یہاں تک کہ سیاہی تمام آسمان میں دوڑ
جاوے اور ماں جاوے آپس میں تارے * سو ان کے خلاف میں بکتر جاتا

ہی اُنکا دستور اور زور پکتر تا ہی دین اسلام * اُسے ظاہر ہوا کہ
دین کی قوت دشمنوں کی مخالفت میں ہوتی ہے * چنانچہ ابی ہریرہ رض

نے کہا کہ فرمایا ﷺ لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَلُ النَّاسِ
الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُوْخِرُونَ * ہمیشہ دین غالب رہیگا

جب تک لوگ شتابی کرینگے روزہ کھولنے میں کیونکہ یہود اور نصاریٰ
توفت کرتے ہیں احمہین * روایت کی ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
* م * اور انس رضی کی روایت سے بھی معلوم ہوا کہ عملِ صبر کا
یہی تھا کہ پہلے افطار کرتے تھے پھر منہ کی ناز پڑھتے تھے * رزگوں نے
کہا ہی کہ روزہ میں قسم پڑی * ایک روزہ عوام کا ہی وہ کیا ہی ترک
کرنا کھانا پینا جماع کا * ایک روزہ خواص کا ہی ہر ایک بدن اور
حواس کو حرام اور مکروہ جزو سے روک رکھنا بلکہ مباح سے بھی
کہ جس سے نفس خوب توتے * اور ایک روزہ خاص ان خواص کا ہی
کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی چیز کی طرف رخ نہ کرے پس اُس کی
طرف وہ بیان لگا رکھے * اور فرمایا رسول ﷺ نے بہت روزہ دار
ایسے ہیں کہ انکو کچھ فائدہ نہیں روزے سے سوائے پیاسے * اور بہت
رات کی جاگنے والے ایسے ہیں کہ انکو اُس وقت کی عبادت سے کچھ حاصل
نہیں سوائے جاگنے کے * یعنی وہ اپنی عبادتوں میں اُسکے ارکان اور
آداب کا لحاظ نہیں رکھتے * اور نالایق نامناسب کام میں ہیں
لاتے کہ جس سے روزہ اور نماز کا قایدہ انکو نہیں ملتا * اور فرمایا ﷺ
تے کہ افضل روزہ بعد از رمضان کے مہینے کا روزہ ہی کہ وہ محرم
اور رمضان نماز بعد از غرض کے تہجد کی نماز ہی * کہ اُممیں تکلیف
اور عبادت میں ہوتا ہے اور یہی ہے کہ جب کوئی روزہ دار ہو گا

دسویں نا حج محرم گزار کھئے تو ایک روزہ پہلے یا پیچھے یا آگے اور
 پیچھے دونوں مالے اور روزہ ذی الحجہ کے عرفے کا بھی بہت ثواب
 رکھتا ہے مگر حج کرنیوالوں میں جسے قوت ہو وہ رکھ * کسی نے سوال
 کیا دو شبہ کے روزے * آپت فرمایا کہ اس دن میں پیدا ہوا اور
 امید ن بچہ پر وحی آئی * یہ شکرانہ ہی حضرت نبی پیدا ہونے کا اور
 شہر بیت کے آیکا * ایوب الصاریس سے روایہ ہے کہ فرمایا ہے
 ے کہ جو کوئی رمضان کے روزے رکھے پھر چھ روزے سوال کے
 عید پھر کر تو اس نے گویا تمام برس کے روزے ادا کئے * اور فرمایا کہ روزہ
 نہ رکھے کوئی بھرتے گا تبہا مگر ایک روز آگے یا پیچھے سے اور مالے * اور

فرمایا جو کوئی ایک روزہ رکھے حق سبحانہ کی رضا مسدیکے واسطے ستر برس
 ان کو دور خستہ بجات مائیگی * بی بی عاتقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں
 کہ دو شبہ اور پچھونہ کو جناب پیغمبر خدا ﷺ روزہ رکھا کرتے تھے
 اور فرمایا کہ دو شبہ اور پچھونہ کے دن اعمال بنی آدم کے جناب
 باری میں گذرانے جاتے ہیں * میں یہاں جانتا ہوں کہ روز کی
 حالت میں میرے اعمال حضور میں پہنچیں * اور فرمایا ﷺ نے ابو ذر
 رضی اللہ عنہ کو کہ اگر چاہتے ہو کہ ہر مہینے میں روزہ رکھو تو تین روزہ تیرہ مہینے
 چھ روزہ مہینہ بند رہو میں کو رکھا کرو * اور بھی حدیث ہے سنائیے سو میں
 اور آٹھائیسویں اور اٹھائیسویں بھی ثابت ہو اہی * مگر اگلی تاریخ میں

بہت حدیثوں سے ثابت ہیں * اور فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھا اور
ایک دن افطار کرنا بھائی داؤد ہم کی سنت ہی * جو کوئی اس
دھپ سے روزہ رکھے بہت ثواب پاوے * اور روایہ ہی
لی لی حفصہ رض سے کہ چار چیزوں کو عصر تک نہ کھائیں کرتے
تھے * ایک روزہ عاشور یکا اور پورے روزے کو بچھ کے اور من
دن ہر مہینے میں * اور دو رات نماز فجر کی فرض نماز کے پہلے * یا اللہ
یا کریم نو ہم کو اور جمیع مسلمان مردوں اور عورتوں کو توفیق اپنی
سدا کی عطا فرما * اور رمضان شریف کے روزہ داروں میں
شمار کر * آمین نم آمین بحرۃ النبوی وآلہ واصحابہ اجمعین *

* پندرہواں باب حج کے بیان میں *

فرمایا اللہ تعالیٰ کے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ
سَبِيْلًا اور اللہ کا حق ہی حج کرنا بیت اللہ کا آدمیوں پر جو کوئی پاوے
اس تک راہ * اور دوسری جگہ فرمایا اَلْحَجُّ اشْهُوُّ مَعْلُوْمَاتٍ
فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِمْ الْحَجَّ فَلَا رَفْثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ
وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمُوْهُ اللّٰهُ تَزِدُّوْا فَاِنْ خَيْرًا زَادَ التَّقْوٰى
وَاتَّقُوْا يٰۤاَهْلَ الْاَلْبَابِ * حج کی مہینے میں معلوم ہمارے

میں کر لیا ان مہینوں میں حج تو سب پر واجب ہے مگر ان مہینوں سے نہ گناہ
کرنا چاہیے اور نہ کچھ تم کرو گے نیک اور اللہ کو معلوم ہوگی

اور خرچ راہ لیا کر وک بہتر خرچ راہ ہی گناہوں سے بچنا * اور مجھ سے
 دور رہنے والی عقیل مند * ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ
 نے ہر آدمی پر حج فرض کیا ہی کہ نام غریبین ایک دفعہ اپنے سین
 بیت اللہ میں پہنچا دے اور حج کے ارکان بالا دے اور مساکر اُسکا
 کافر * لیکن فقہ کی کتابوں میں لکھا ہی کہ جب نو شرطین بائی عادیں تو
 حج فرض ہوتا ہی * عقل * بلوغ * حریت * اسلام * ملاستی مدنیکی
 * راکھی بصر * اہل و عیال کے لھانے پہننے اور رہنیکے گھر کا مقدور
 حج سے پھر آلے تک * اپنے لھائے پینے اور سواری کی قدرت
 * علم حج کا یعنی اتنا جائے کہ حج کر ماسلمان کو فرض ہی اور فرضو نکا جاننا
 ضروری ہی * اور عورتیکے حق میں محرم کا ہونا اس کے ساتھ جو ان ہو
 یا پیر اگر تین دن رات کی راہ سے کے کا سفر زیادہ ہو * اور تین
 شرطوں سے حج کا ادا کرنا صحیح ہوتا ہی * احرام باندھنا اور مکان معین
 اور وقت معین * اور میقات کا مکان جہان سے احرام باندھتے ہیں
 سات مقام ہی * اہل مدینہ اور جو اُدھر سے آدین ذوالکلیفہ ہی *
 اور اہل عراق و خراسان و ماوراءالنہر کے واسطے ذات عرق *
 اور اہل شام و مصر و عرب کے واسطے جحفہ * اور اہل نجد کے
 لئے قرن * اہل یمن کے واسطے یلمامہ نہ و جتانہو نکئی بھی ہیں میقات
 ہی * اور جو لوگ میقاتوں کے درمیان اور کہ سے خارج ہیں انکی

میقات حل ہی * اور مکہ جو نکی میقات ہر مہی * اور رکن یعنی
 فرض حج میں دو مہینہ لکھتا ہوتا عرفات میں اگرچہ ایک ساحت ہو
 اور طواف زیارت * اور واجب اہل بیت پر پانچ مہینہ پھر نصف اور
 مردہ کے درمیان توقف کرنا مزدلفہ میں * کمر بان پھیلانی قربانی
 کے دن اور ایام تسریق میں * سر منڈانا یا کترانا * طواف صدہ
 کرنا جسکو طواف وداع کہتے ہیں میقاتوں سے باہر نہ دالو تکو * اور
 صحت میں اہل بیت طواف قدوم * رمل یعنی دوڑ کر چلنا لندھو تکو ہانے
 انکراے * دوڑنا درمیان دو سبز لکھنوں کے جہذا اور مردہ کے پہنچ
 میں ہی شب بامشی کرنی سنا میں قربانی کی راتو تکو * بانامنا سے عرفات کو
 آفتاب نکالنے کے بعد * بانامزدلفہ — آفتاب نکالنے سے پہلے * رات کو
 رہنا مزدلفہ میں * ترقیب رکھنا میں دفعہ کی کنار یوں میں اس کے سوا سے
 جہیز آداب حج میں * حج فرض ہوا چھتھ برس میں ہجرت کے
 اور پہلے کہتے ہیں نویں برس * غرض جو کوئی اوپر کی شرطوں کے موجود
 ہوتے حج نہ کرے گناہ اگر گار ہوگا * دن ای ہدیہ قدس قال خطبہ
 ﷺ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمْ الْحَجُّ فَحَاجُّوا * م *
 کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ سنایا ہمکو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے
 لوگو! تحقیق حج فرض ہوا تم پر سو حج کرو * وھنہ قال مَبْلُوجٌ ﷺ
 الْمَلِكُ لَيْسَ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَتَوَلُّوْهُ قِيْلَ ثُمَّ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَلْجِهَادُ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلْ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حُجَّجٌ مَرُورٌ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ * م *
 کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ پوچھے گئے رسول اللہ ﷺ کہ کون وہاں بہت بہتر
 ہی فرمایا ایمان لانا اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ * پوچھا پھر کونسا عہد
 فرمایا کہ جہاد کرنا اللہ کی راہ میں * پوچھا پھر کیا فرمایا حُجَّجٌ مَرُورٌ * کہتے
 ہیں کہ حُجَّجٌ مَرُورٌ وہی کہ جس میں گناہ کے کام نہ کرے اور دکھلانے
 سنایا کہ بھی نہ کرے صحیح یہی ہے * باقی صحیح تریہ ہی کہ مراد اُسے
 وحج ہی جو اللہ کے یہاں مقبول ہو اگر قبول ہونیکا سبب وہی ہو جو
 اُس پر کہا * لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل وسیع ہے کبھی بلا سبب قبول
 کرتا ہی اپنے بند کے کاموں کو اور اُس کی تقصیرات کو صاف کرتا ہی *
 بعض نے کہا ہی کہ حُجَّجٌ مَرُورٌ وہی کہ جیسا گناہ اُسے جلد تر پھرے
 یعنی رخصت رکھے عاقبت کی اور نفرت رکھے دنیا سے اور پھر گناہ
 نہ کرے * وَهَذِهِ قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ مَنْ حُجَّجٌ لِّلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ
 رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ * م * کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے حج کیا اللہ کے واسطے پھر نہ کیا رَفُثْ اور
 فسق اور پھر آیا ایسا ہی اُس دن کہ جناح اُس کی مانتے * رَفُثْ
 کہتے ہیں صحبت کرنا اور رَفُثْ سے یا اس مقدمے کی باتیں زبان پر لانی
 اور بے شرمی کی باتیں اور بد باتیں منہ سے نکالنی * اور فسق
 برے کام خلاف شرع کرنے * اور قرآن شریف میں ذکر جہاد کا بھی

۱۔ یہی یعنی اپنے لوگوں سے قضیہ فساد چھانا گالی گلا ج کرنا * سو یہ فسق
 میں آگیا ۱۔ سوا سطح ۱۔ اس حدیث میں ذکر نہیں کیا * ف * ۱۔ اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ۱۔ سطر ح حج کرے وہ گناہ ذخیرہ کبیرہ دو نو نس
 پال ہو جاوے * عبد اللہ ابن عباس رض نے کہا کہ حضرت پیغمبر
 خدا ﷺ کی ملاقات ہوئی کئی سوار و نسے مقام روحا میں جو دینے سے تین
 منزل ہی * پوچھا آپ نے یہ کون قوم ہیں * قافلے کے لوگ نہ کہا
 مسلمان ہیں * پھر سوال کیا انھوں نے تم کون ہو * فرمایا آپ نے
 میں رسول ہوں اللہ کا پھر اٹھا کر دکھایا ایک عورت نے ایک چھوٹی
 رتلی کو اور سوال کیا کیا اسکے واسطے حج ہی * فرمایا ہاں اسکے
 حج کا ثواب تجھ کو ملے گا * سلم نے روایت کی * م * ۱۔ اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ نابالغ لڑکے اور لڑکی کی عبادت کا موٹھا ثواب اسکے
 ما باپ کو ملتا ہی کیونکہ وہ اسکی خدمت اور غر خوار ی اور پر و اش
 کرتے ہیں * اور یہ جب بالغ ہو تو پھر اسکو حج کرنا چاہیے * ۱۔ سی
 طرح سندہ جب آزاد ہو * مگر فقیر اگر حج کرے تو مالدار ہونے سے حج
 کرنا احقر واجب ہیں * عبد اللہ ابن عباس رض نے کہا سوال کیا
 ایک عورت نے پیغمبر ﷺ سے کیا صلہ میرے باپ پر حج واجب
 ہو یا اور وہ بوترہا ہی ضعیف کہ سوار ہونے کی طاقت ہیں رکھتا
 کیا اسکی طرف سے حج کر دینا * فرمایا آپ نے ہاں * م * ۱۔ اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ غیر کی طرف سے حج فرض ادا کرنا اگر اسکو ضعف اور ناتوانی ہو اور دست ہی * اور ایسا ہے پوچھا حضور نے کہ مسری بن نے نذر مانی تھی حج کی اور وہ مرگئی * حضور نے فرمایا کہ اگر وہ کسی کی قرضہ دار ہوئی تو نودا دے اور اس سے کہہ دے کہ * فرمایا کہ اُسکو بھیجے اور اگر یہ فرض ہے اکا ہی پہنہ سب فرضوں پر بھاری ہے * مسئلہ * امام ابو حنیفہ رح کے مذہب میں بنیرو صیب اور راہ خراج دیش کے دوسرے کی طرف سے حج حایر نہیں * اور امام شافعی رح کے نزدیک یون ہی کہ اگر کوئی مر گیا اور اس پر بعد تعالیٰ کا حق نمازیار وزہ یا حج باقی ہی تو واجب ہی لوگوں پر کہ وصیت اور تقسیم میراث کے پہلے اُسکے مال سے ان کاموں کو انجام کریں * مسئلہ * امام ابو حنیفہ اور امام مالک رح کے نزدیک اگر کوئی بنیرو ادا کئے حج فرض کے جو اس پر ہی دو صریکی طرف سے حج ادا کرے تو درست ہی * اور امام شافعی اور امام احمد رح کے نزدیک درست ہیں پہلے اپنا حج ادا کرے پھر دو صریکی طرف سے * من ملى رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من ملك زاداً أو زاحلةً تبليغه إلى بيت الله ولتم يحج فلا عليه أن يموت يهودياً أو نصرانياً * کہنا علی عم تے کہ فرمایا رسول ﷺ نے جو کوئی مقتدر رکھتا ہو کھانے کپڑے وغیرہ لوازم اور سوار رکھا اتنا کہ پہنچا دے اُسکو اللہ تعالیٰ کے کلمہ تک اور حج نماز کے پستان اُسی میں اور یہودی

یا نصرانی ہو کر ملے میں کبھ * ق نہیں * روایت کی نزدیکی کے * م *
 بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہوا کہ زکریا کے سول سال سے جو شخص حرام
 ماند بھی کھنٹا یا عمری تھا سب جہاد قصہ سے بیست لکھ سے بیست لکھ الحرام
 کما بخشد کے اند تھا اب اس کے گناہوں کو جو پہلے کیا اُس نے یا جو پہلے
 کر لگا * اور ابی انامہ رضی اللہ عنہ کے ہوا کہ زکریا کے سول سال سے جو شخص
 کو اُس کو مانع نہ ہوئی ماحضت ظاہری یعنی تو شہ و در را نہ و غیرہ سب
 موجود ہی یا کسی ظالم نے اُس کو نہیں روکا یا لسی بیماری سے وہ عاجز
 نہیں ساتھ اس کے اسنے حج فرض ادا نہیں کیا در مر گیا پس آویا وہ ہوا
 یہودی یا نصرانی ہو کر روایت کی دار میں نے * م * من ابن عباس
 رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ من اراد الحدیثم فلیعجل رداءه ابوداؤد
 والدارمی * جس نے ارادہ کیا حج کا اور ادا پر قدرے رہا تا ہی
 تو چاہیے کہ جلدی کرے اس فرست کو غیبت جانے کیونکہ تاخیر
 کرنے میں بہت سی آفتیں ہیں * اس سبب سے مسلمانوں کو لازم ہی
 کہ جب کوئی نیک کام کر نیکار اوہ کرے تو مقدمہ و رہنما اُس کو جلد تمام
 کو پہنچا دے کیونکہ کل کی خبر کسی شمس کو سلام میں فرست لینے ماننے
 خصوصاً مسلمان ہونے اور توہم کرنے میں ہرگز تو قف نہ کرے من ابن
 ہشام قال قال رسول اللہ اذا لقیتم الحاج فسلموا علیہ وصالیہ
 وقلوا ینستغفر لک قبل ان یدخل بینہ و ینتہی فقلوا ینتہی فقلوا ینتہی

الحمد * م * فرمایا رسول ﷺ نے جب ملاقات کرو تم کسی حاجی سے
سلام کرو اسکو اور رہا تمہ پکڑو اسکا اور کہو اسکو کہ وہ مہمات
مانگے تمہارے واسطے ابہ = بہایہ اُسکے کہ داخل ہو دے اپنے گھر
میں کیونکہ وہ تحقیق بخشا گیا ہی * خلاصہ یہہ ہی کہ کوئی ایہہ کی راہ میں گھر
= نکلا اور جب تک راہ میں ہی گھر کو نہیں پہنچا وہ ایہہ کے دربار
میں معزز اور مقبول ہی * پس ایسے شخص کا مناف مانگنا کسی کے
حق میں اور دعا کرنی کسی کے لئے البتہ مقبول ہی * من ابی ہریرۃ
رض قال قال رسول اللہ ﷺ من خرج حاجاً أو غزاً یا تم مات
فی طبر بقیہ کتب اللہ لہ أجراً لعا ذی وال حاج والمعتیر دوا *
الہیہقی * جو شخص نکلا حج کے ارادے یا عمرے کے یا جہاد کے
بھر مر گیا اُسکی راہ میں * لکھا ہی ایہہ تعالیٰ اُسکے لئے ثواب جہاد
کرنے کا اور حج کرنا اور عمرہ کرنے کا * م * سوای بھائیو جو کوئی
مقتدر در لکھتے حج ادا نہ کرے لگا اسکا حال معلوم کر چکے کہ کیا ہو گا * ہو شیار
ہو جادو ایسا ہو کہ یہاں کی خوشی اور بے پروائی اور حیلہ بار ہی کے
عرض میں تری رسوائی اور بدنامی حاصل ہو یا کہ مافرا مانوں میں شمار
کئے جاوے * یہاں تو مسئلے نکال کر اور حیلہ تبصرہ کر رہتے ہو وہاں سب
حیلہ اور بہانہ لکھ چاہیگا اور کسی طرح بکرو فریب پر گزیر گا نہ آئیگا الہی
ہمکو اور سب مومن کو ایہہ و رسول کی فرمان برداری میں حیلہ باز رہتے

بار رکھ اور اپنے فضل و کرم سے اُسکے ہمیں کی توفیق نیک بخش

آمین بحرۃ سیدنا و شفیعنا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین *

* سولہ وان باب خاندان و جورو کے حق کے بیان میں *

فرمایا اللہ صاحب نے پانچویں سہارے کے تیسرے رکوع میں
 اَلرَّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِنَاؤُضِلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَ
 دِيْمًا اَنْفَقُوا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالْصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَاطَّاتٌ لِلْغَيْبِ
 بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَاللّٰتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُوهُنَّ
 فِي الْمَضَاجِعِ وَاُذِرُوهُنَّ فَإِنْ اطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا

مرد حاکم ہیں عورتوں پر اسوا سطے کہ تراکی ~~سے~~ ایک کو

ایک پر * اور اسوا سطے کہ خرچ کئے انھوں نے اپنے مال * بس

جو نیک بختیں ہیں سو حکم بردار ہیں خرداری کرنا ان میں پانچہ کے
 پہنچے اللہ کی خرداری سے * اور جنگی بد خوئی کا دور ہو سکو تو اُنکو سمجھاؤ

اور پھر اُن سے سوتے ہیں اور مارو اُنکو * پھر اگر تمھارے حکم

میں آویں تو مت تلاش کہہ اُن پر راہ الزام کی * یعنی اللہ تعالیٰ نے

مرد کا درجہ ترا بنایا تو عورت کو تابع داری کرنی چاہئے اگر وہ شرارت

کرسے تو مرد پہلے درجہ سمجھاوے گا لے نوحات سونا ترک کرے گا

میں ایک ہی گھر میں * پھر مالے تو آخر درجہ کو مارے گا البتہ

میں اگر کئی عورت جاوے * اس میں اگر حکم بردار ہیں جاوے تو

اسکی تفصیل دیکھی تھیں کہ * مایا رسول ﷺ نے لَوْ اَمَرْتُ
 اَحَدَ الرَّسُولِ لَاحِدٍ لَّامَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عَظَمِ
 حَقِّهِ عَاطِفًا * ترجمہ * اگر میں حکم دیتا کسی کو کہ سجدہ کرے تو حکم
 دیتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے شوہر کو کیونکہ مرد کا تراحق ہی اُمید
 * یعنی عورتیں مردوں کی بہر صورت تابعہ رہیں * جیسے مادر عالم کی
 مباد آد میں نے واسطی ہی اس طرح خلقت عورتوں کی واسطی
 ہوئی ہے کہ لوگ برہین دیا کا نظام ہووے * پس بے عورتیں
 کلیت میں مردوں کی * نہ نبی کے مایا * بِسَاؤُكُمْ خَرْتُ لَكُمْ *
 جس طرح لوگوں کے حق میں آیا ہے کہ الْجَنَّةُ اَحْتِ افْدَامِ اُمَّهَاتِكُمْ
 * یعنی بہشت تمہاری ماؤں کے قدموں پر ہے * اور غاریوں کے حق میں
 آیا ہے * الْجَنَّةُ دَحَاتِ ظِلَالِ الشَّيْءِ * یعنی بہشت تر واریوں کے سایہ
 تلے ہے * اسی طرح عورتوں کے حق میں وارد ہوا ہے * اَيُّهَا امْرَاةُ
 مَا تَدْرِي زَوْجُهَا عِنْدَ رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ * یعنی جو عورت
 مر جاوے اور شوہر اسکا اُٹھے راضی ہو داخل ہوگی وہ جنت میں *
 پس عورت کو بہر حال تعظیم اور اطاعت اپنے شوہر کی لازم ہے
 اور جن عبادتوں سے نفلوں کی مردوں کو اللہ صاحب کے یہاں نزدیکی حاصل
 ہوتی ہے عورتوں کے حق میں اسکا فائدہ و صورت پر موقوف ہے *
 ایک تو یہ کہ خوش رکھے شوہر کو اپنی اطاعت سے * دوسری یہ کہ

پرورش کرے اپنے لئے کوئی نیکو اللہ کی رضا مندی اور آسکی محبت سے
 * اور فرمایا کہ جس عورت نے پانچ وقت کھن نماز پڑھی ہی رضا نکلا
 روزہ ادا کیا ہی حرام اور بد کاموں سے اپنے تئیں بچا رکھا ہی شوہر
 کی فرمان برداری میں رہی ہی آسکی جگہ بہشت میں ہوگی * جس
 ورواز سے چاہے جاوے * اور فرمایا کہ جب عورت و خصم خوش ہو کر
 ایک جگہ بیٹھتے ہیں اور محبت سے وے آپس میں ملتے ہیں دس
 نیکی انکے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہی اور دس بدی و مانوس دھوئی
 جاتی ہی * اور دس درجہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا برتھتا ہی * اور جب
 وے غسل کرتے ہیں جیسے بال انکے بدن میں اتنی نیکی انکو ملتی
 ہی * اور اسی قدر بدی ان سے دور ہوتی ہی * اور جب عورت کو
 کرتے پیدا ہونے کی وقت پر و ہوتا ہی ہر دفعہ کے بدلے ہزار نیکی اسکو
 دیے اور ہزار بدی اس سے دور کرینگے * کتاب میں لکھا ہی کہ عورتوں نے
 جناب رسالت مآبکی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مرد و نیکو بہت سے
 نیکے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں جیسے نماز جمعہ و جماعت نماز عید و غیرہ و جنازہ
 عیادت بیمار و نیکے حج عمرہ جہاد اور ہم لوگ اس نعمت سے بے نصیب رہے
 ۱۔ اسکا کیا سبب * اپنے فرمایا کہ تم جاؤ اور دوسری عورتوں کو بھلاؤ کہ
 انکو یہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسکو اسطرح کہ تم اپنے شوہروں کے ساتھ اچھی طرح
 رہو گے * ہر کام میں انکی رضا مندی پر چلنا چھڑا دے

حق بین ۱۔ ان عباد تو نیکے برابر ہی ۲۔ ان بانوں سے نکلو و یسا ہی ثواب ملے گا
اور یہ بھی لکھا ہے کہ عورتوں کے حق بین گھر بار کی خدمت جیسے کھانا
پکانا گھر باہر کے لوگوں کو بانٹنا چھاترو بہار و دینی ترکونکی خدمت کرنی
شوہر کی حیرت من حفاظت سے نگاہ رکھنی چھوٹے بڑوں کی خاطر داری
رہنی جہاد کا مرتبہ رکھتی ہے * تاکہ ۱۔ سب سے زیادہ کہو کہ جہاد بین آدمی
افرو سے تر آمار اگیا چھتی ہوئی اور یہ عورت رات دن گھر کی درستی
ن تکلیف اٹھاتی ہے اور انواع طرح کے دکھ برداشت کرتی ہے *
رض اکثر عورتیں بے کام کرتی ہیں لیکن عینیت اُلکی یہ ہو کہ بے
مہم حق سبحانہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے کرتے ہیں تو سب
لی کا مرتبہ پاویں * اور حدیث بین آیا ہے کہ عورت جب حمل سے
تی ہے اُ وقت سے برتے کے دو وہم پلانے تک غازی کھا تو اب
تی ہے اگر اس عرصے میں مر جاوے تو شہادت کا درجہ پاوے * معتبر
ابون بین لکھا ہے * اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ الْغَبْرَةَ عَلَی النَّسَاِ وَاَلْجِهَانِ
اَلْاِثَرِ جَالٍ فَمَنْ صَبَرَ مِنْهُنَّ اِیْمَانًا وَاَحْتِسَابًا کَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ
شَهِیدٍ * جانو کہ غیرت یعنی بھل عورتوں میں ذاتی ایک صفت ہوتی
* جب مرد و عورت کرتا ہی تو دے بھلی کرتی ہیں * سو
کوئی عورت ایسی ہو کہ دیندار کی رو سے خیال کرے کہ مرد و نکو
چیزوں کا حکم ہے * پھر سے سوائیں اور کر سکتا ہی اُسکے سوائے

نہ مذاہیان جتنی ہوں * پس میں اللہ تعالیٰ کے رحم پر گردن جاؤں اور
 شکوہ کروں * پھر اُس پر شوہر سے راضی رہے اور ہر بات میں
 حاضر * گھر دل میں اُس کے لکھ برائی گذرے مگر اُس کو کسی طرح پر ظاہر
 نہ کرے یعنی سو توں سے نہ جھگڑے گا لیاں نہ دے برائیکہ * تو ایسی عورت
 دیندار ہیں کہی ہی * اور حق تعالیٰ اُس کو درجہ شہیدہ کا دینا ہی
 کہو نہ کہ یہ بات ایسی ہی کہ اکثر عورتیں اس بھل سے اپنے نہیں
 ہلاکت میں پہنچاتی ہیں * توجہ عورت ایسے رہے اور غم کو اپنے
 اوپر اللہ تعالیٰ کی خوشی کے واسطے اور اُس کی تابعداری جان کر
 قبول کرے گی کیونکہ ایسا درجہ پاویگی * پھر جو عورت اصبات
 میں قہار اور دھیر نہیں کرتی اور ہمیشہ شوہر اور سونو سے قضیہ جھگڑا
 رکھتی ہی وہ اس نعمت سے محروم ہی اور دینداری میں بھوتہی
 * بلکہ شوہر کی ناراضماندی سے حق تعالیٰ کی خفا میں پڑے گی * کیونکہ
 اُس نے شوہر کے خلاف حکم شرع کے وہ کام نہیں کیا * باقی یہی
 بات کہ اگر وہ مرد موافق حکم شرع کے دینے لے لھانے پینے شب ماشی
 میں برابر ہی نہ لکھیں تو حق سبحانہ تعالیٰ کے دربار میں پکڑا جائے گا * نہ دینے
 کی ایک عورت نے حضرت پوچھا کہ شوہر کا حق مجھ پر کیا ہے * حضرت
 نے فرمایا کہ شوہر کے ہر جمع پیسہ لہو پہناؤ اور اُس کو بے کراہیت
 دینا * ان سے چاق کے صاف کرے تو پھر جمع ہر جمع کا

ہو * کتابو نمین لکھا ہی کہ عورت پر شوہر کے دس حق ہیں پہلا یہ
 کہ جب مرد خواہش کرے حاضر ہو اگر غدر شرعی نہ ہو * دوسرا یہ کہ
 شوہر کے گھر سے بے حکم اُسکے کسی کو کچھ پیر سجدہ نہ دے * اُردیگی
 شوہر خواب پاوے گا اور یہ خدا ب * تیسرا یہ کہ بدون ذن شوہر
 بے نقاب کا روزہ نہ رکھے * چوتھا یہ کہ بدون احازت شوہر کے گھر سے
 باہر نہ جاوے * باپو ان یہ کہ شوہر کا عیب اچھپنے لوگوں باس
 ہر نہ کرے * چھٹھا یہ کہ جو چیز ضروری اُسکے سوا شوہر سے نہ مانگے *
 تو ان یہ کہ شوہر کی خوشی سے خوشی کرے اور اُسکے غم سے غمگین
 ہو * آٹھواں یہ کہ شوہر کو کسی بات میں شرمندہ نہ کرے غیرت
 لوادے * نو ان یہ کہ اپنے تئیں ہمیشہ بناؤ سے رکھے اور جو حرکت
 ہر کو پسند نہ آوے اُسے باز رہے * دسواں یہ کہ اپنے لڑکوں کو
 دغا نہ کرے * پس جو عورت اپنی شرارت اور مکاری سے ان
 کو اپنی خاطر میں نہ لاوے حق تعالیٰ کی لعنت اور غضب میں گرفتار
 رہے * اور فرمایا رحمۃ اللہ علیہ کہ عورت نے قیامت کے دن ناز کے بعد
 رک کے حق کی پر مش ہوگی * نقل ہی کہ جناب پانچمبر رحمۃ اللہ علیہ کی وقت
 ایک عورت اپنی ما اور اپنے شوہر کو چھوڑ کر مر گئی * ایک دن
 ہکی مالے خواب میں دیکھا کہ بیٹی کے صریر آگ جلتی ہی * سخت
 بے چین گرفتار ہوئی ہی نال اور چہرہ سے اُسکے لہو بہہ رہا ہی *

دونوں ہاتھ سر پر بندھے ہیں * پاؤں میں آتش بیڑیاں ہنری ہیں *
 سانپ۔ بھاتی سے لپک رہا ہے * یہ حالت دیکھ کر مانے پر تھکائی
 بیچم تیرا یہ حال کیوں ہوا اُس نے بیان کیا اسی آگ جو میرے سر پر
 جاتی ہے یہ نوا سکا عوض ہے کہ میں اسے خاد کا عیب دوسرے سے
 ظاہر کرتی تھی * اور ہاتھ میرے سر پر جو بندھے ہیں یہ انکا بدلہ لایا
 کہ میں بے اذن شوہر کے گھر کی چیز دوسرے کو دیتی تھی * اور سانپ
 جو بھاتی پر چڑھا کاتا ہے یہ اسکا عوض ہے جو بے حکم خاند کے دوسرے کے
 لڑکوں کو اپنا دودھ پلاتی تھی * اور چٹنہ اور نالیج جو لہو بہاتا ہے یہ
 اسکا بدلہ لایا کہ شوہر کو گالیوں دیتی تھی اور کوستی تھی * اور پاؤں
 میں جو آگ کی بیڑیاں ہنری ہیں یہ اسکا عوض ہے جو بے اجازت
 خاند کے گھر سے باہر پاؤں نکالتی تھی * اسی ماجانی میرے دلہہ پر
 رحم کر لے سوقت میرے کام آ * شاید اللہ تعالیٰ اپنے غضب سے مجھ کو
 مخلص دے * اب تو باور میری طرف سے یہ تبصرہ خدا تعالیٰ کی بنا ہیں سلام
 عرض کر کے یہ حال میرا ظاہر کر کے میرے شوہر کو بلانے سمجھا دینا
 اور میری تفسیر میں اسے صاف کر دینا * جب صبح ہوئی اُسکی
 ناروق گلہج حضرت کہ * خدا مت میں حاضر ہوئی * بہشت عارضی اور
 نے کہ * ساتھ بیچم کی طرف سلام اور دو پیام عرض کیا * حضرت
 نے کہ * شوہر کو بلانا اور فرمایا اسی بلانے والی خاطر ہے

جور ولی تفسیر میں معاف کر * ۱ اس برتھیا کو غم اور الم سے نجات دے *
 اُس نے عرض کیا یا ﷺ میں کیونکر اُس سے راضی ہوؤں اُس نے مجھ کو بہت
 جلا یا ہی اور دکام دیا ہی * حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ زحیم ہی رحم
 کر نبوالونکو دوست رکھتا ہی جو تو اُس پر رحم کر یگا اللہ تعالیٰ تجھ پر
 رحم فرماویگا * عرض کیا بہت بہتر آپکا کہنا میرے سر آنکھوں پر * میں
 نے معاف کیا اُسکی تفسیر دسے درگذرا * راہ کو پیش نے ماکو پھر
 خواب دکھایا * کیا دکھتی ہی کہ بیتی بہشت میں داخل ہوئی ہی وہاں کے
 زیور اور لباس سے سنواری گئی ہی * مالے پوچھا کہ یہ دلاری اب
 یہہ ورجہ مجھ کو کیونکر ملا * اُس نے جواب دیا میرے شوہر نے مجھ کو
 معاف کیا حق تعالیٰ نے خدا سے خلاص فرمایا * امی مامیر سے حال کی
 خبر دنیا کی عورتوں کو دیکھو کہ سمجھتے ہو جھم کر چاہیں * اپنے اپنے خاندانی
 رخصت مندی اور تابعداری میں قصور نہ کریں * تو اللہ تعالیٰ کے خدا سے
 چین * اور کنا بونہیں لکھا ہی کہ عورت کے حق بھی انکے شوہروں پر ہیں *
 پہلا یہہ کہ عورت کو پردے میں رکھے ایسا حکم نہ کرے جس میں اُسکو باہر جانا
 پڑے * دوسرا یہہ کہ شریعت کی راہ بناوے * وضو نماز روزہ حج زکوٰۃ
 حیض و نفاس کے احکام سکھاوے * اور جو باتیں اُسکے دین کے کام
 آئیں انہیں سیکھے تو پہلے نرمی سے سمجھاوے اُس میں بھی
 درست نہ ہو تو ساتھ ساتھ کرے * ۱ میں بھی نہانے تو مارے

اس میں بھی راہ پر نہ آوے تو طلاق دے * تیسرا یہ کہ نال کی
 کھائی اپنے منہ و ر کے موافق اُسے کھلاوے پلاوے پہناوے *
 کیونکہ جو گوشت ہر امی روزی سے بڑھتا ہی دوزخ میں بلا جاتا ہی
 * چوتھا یہ کہ اگر ناموافق ہو تو اسکو خوشی سے چھوڑ دے لفظ
 نہ کہے * پانچواں یہ کہ اسکی رائے سونیکا اکثر مائدہ مقرر کرے * چھٹھا
 یہ کہ جن عور تو اپنے مابا پسے بہت سادہ میز پایا ہی اسکا کچھ ذکر
 نہ کرے اسکا طعنہ نہ دے * ساتواں یہ کہ اگر ایک عور دولت مند ہو
 اور ایک فقیر تو دونوں کی خاطر داری نہ کرے * آٹھواں یہ کہ
 عور کو گالیان نہ دے * نواں یہ کہ عور کے مابا بھائیوں کے ساتھ
 ہو سکے تو احسان کرے * دسواں یہ کہ عور تو کو اکثر اللہ تعالیٰ کی
 عبادت اور اچھی خصلتوں کی نصیحت کرے * گیارہواں یہ کہ جب
 حضرت آوے تو کچھ سوچات اُسکے واسطے لاوے * بیستویں
 آیا ہی کہ حضرت کے وقت میں کسی نے اپنی عور سے کہا کہ جتنا کہ میں
 باہر سے نہ آؤں تو مالانالے سے ہرگز پیسے نہ آئیں * اور باپ اس
 عور تکا پیسے کے مکان میں رہتا تھا بیمار ہوا * اُس نے حضرت سے
 پوچھا کھینچا کہ میں باپ کے دیکھنے کو پیسے ہاؤں * حضرت نے فرمایا کہ اپنے
 خاوند کے حکم پر قائم رہ * جب وہ مر گیا عورت نے بھر پیسے آئے
 کہ لائے حضرت سے اجازت چاہی * آپ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کے حکم کو

بجلا * غرض اسکے باپ کو لوگوں نے دفن کیا پر وہ عورت پہنچ نہ اُتری
 * حضرت ﷺ نے فرمایا * اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ عَفَرَ لَا بَیْہَا بِطَا عَیْہَا
 لَزَوْجِہَا * یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اُس عورت کے باپ کو

اس سبب سے جو اُس نے اپنے شوہر کی تابعداری کی * عن جابر رضی
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَا یُقْبَلُ لَہُمْ صَلَوةٌ وَلَا یُصَدَّقُ لَہُمْ حَسَنَةٌ
 اَلْعَبْدُ اِلَّا بِقِ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْ سَوَالِیْہِ فِیَضَعُ یَدَہُ فِیْ اَیْدِیْہِمْ
 وَالْمَرْأَةُ سَا حَطَّ عَلَیْہِمْ زَوْجُہَا وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَضُورَ وَرَا
 الْبِیْقَہِی * کہا جابر رضی نے کہ فرمایا پیغمبر ﷺ نے تین شخصوں

میں کہ انکی ناز قبول نہیں ہوتی یعنی اُسپر ثواب نام نہیں آتا اگر یہ
 ذمہ بھرتا ہی * اور نہیں بلند ہوتی ہی اُنکے واسطے نہی * چنانچہ
 بھگوتراجبتک کہ پھر آوے اپنے خاوند کی طرف اور رکھے اپنے
 ہاتھ اُنکے ہاتھوں میں یعنی اپنے سینے اُنکے اختیار میں دے * دوسری
 وہ عورت جسپر غصہ ہوا اُسکا شوہر * تیرا تو الایہ و ش جبتک

ہوش میں آوے * جب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسویکی
 ناز کا ثواب کامل نہیں ہوتا تو سمجھا گیا کہ کوئی نیکی اُنکی جبتک اپنے
 قہور سے توبہ نہ کریں مقبول نہیں ہوتی * الہی ہکو اور سب مردوں
 کو اور عورتوں کو ہدایت کر اور توفیق دے جو اللہ اور رسول کے
 حکم کے موافق جال چلیں * شرع کے احکام پر قائم رہیں * حورو میں

خاوند و نکی دوستی اور محبت سے نابعدار ہو کر آپس میں گزاران
 کریں * مرد و عورتوں پر شفقت اور مہربان رہیں * انکی برائی کی تلاش
 نہ کریں * آمین یا رب العالمین بحرمت النبی وآلہ واصحابہ اجمعین *

* ستر ہوان ماب جھوٹھے اور کذب کی برائی کے بیان میں *

فرمایا اللہ صاحب نے جو دھوین سپار یکے پسوین رکوع میں *

لَمَّا يَفْتَرِي الْكَذِبَ اللَّهُ يَنْ لَا يُؤْمِنُونَ بَايَاتِ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ
 الْكَافِرُونَ * ترجمہ جھوٹھے بتائے گئے ہیں جنکو یقین نہیں انہ
 کی باتوں پر اور وہی لوگ ہیں جھوٹھے * عبد اللہ ابن مسعود رض
 روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ﷺ نے * عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ فَإِنَّ
 الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا بَرَّ آلَ
 الرَّجُلِ صَدَقَ وَيُجْرَى الصَّدَقُ حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا
 وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ
 يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا بَرَّ آلَ الرَّجُلِ يَكْذِبَ وَيُجْرَى الْكَذِبُ
 حَتَّى يَكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذِبًا * لازم کر لو اپنے اوپر سچ کہنے کو کہ
 سچ کہنا راہِ ہلاکتی ہے۔ پہنچاتا ہی نکی کی طرف * اور بیشک
 نکی پہنچاتی ہی بہشت کی طرف * اور ہمیشہ آدمی سچ کہنے کہتے
 پہنچ جاتا ہی سچائی کو یہاں تک کہ کھاتا ہی وہ آدمی اللہ تعالیٰ سے
 دربار میں سچا * اور پکا واپس تین جھوٹھے کہنے سے کہ نہ جھوٹھے

کہہ سارا دکھانا ہی یعنی پہنچانا ہی بدکاری کی طرف اور بیشک
 بدکاری پہنچاتی ہی دوزخ کی طرف * اور ہمیشہ آدمی جھوٹہ کہتے
 کہتے پہنچ جاتا ہی جھوٹہ کو یہاں تک کہ کھا جاتا ہی وہ حق تعالیٰ کی درگاہ
 میں جھوٹا * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحیح نیک عمل ہی کہ اُسکی
 خوبی برہتے برہتے آدمی کو دنیا میں عزت دیتی ہی اور آخرت میں بھی
 کام آتی ہی * اور جھوٹہ بہت برا ہی کہ اُسکی رائی برہتے برہتے آدمی
 کو دنیا میں بے اعتبار اور بے عزت کرتی ہی اور آخرت کے وقت
 بھی خدا بے حد میں ڈالتی ہی * اور فرمایا ﷺ نے جھوٹہ کہنا
 تین جگہ مضائقہ جائز ہی * ایک اپنی عورت سے کہو کہ عورتیں کم عقل
 تھوڑی بات میں بدگمان ہو جاتی ہیں انکی تسلی کے واسطے مضائقہ
 نہیں * دوسری رائی میں دانوں گھات کو * تیسرے دو آدمی کے بیچ
 مال بکری دینے کو * اور فرمایا ﷺ نے کہ جب جھوٹہ بولتا ہی بندہ جدا
 ہوتا ہی اس سے فرشتہ ایک کو سانس کے منہ کی بدبو کے سبب
 چھوڑا ہوا جھوٹہ بولنے سے * عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے
 ہیں کہ فرمایا ﷺ نے عہد و پیمان کرو مجھ سے سات چیز کا * اقرار کرنا ہوں
 اور ضامن ہونا ہوں میں تمھارے واسطے ہر شے کا * اول یہ کہ سو
 گہا کرو جب کبھ بات کہو یا کوئی خبر دو * دوسری یہ کہ پورا کرو جب
 کسی سے وعدہ کرو * تیسری یہ کہ امانت میں خیانت نہ کرو جب تمکو

کوئی امین کرے * چوتھی یہ کہ چھبائے رہو اپنے ستر کو کہ کھل
 بجاوے * پانچویں یہ کہ نیچے رکھو اپنی آنکھیں اُن پیروں سے جنکا دیکھا
 ورسٹ نہیں یعنی پرانی حرمت پر نگاہ نہ ڈالو * چھٹی یہ کہ پکار کھو
 اپنے ہاتھ و نگو بد حرکتوں سے یعنی ظلم کرنا یا حرام کھانا * اور فرمایا چھٹے نے
 * جب اٹھنا ہی آدمی صبح کو اُسکے بدن کے ہر ایک جوڑ زبان کی
 منت اور عاجزی کرتے ہیں * پھر کہتے ہیں کہ ای بھائی خدا سے
 ڈرو اور اپنے تئیں پکار کھو کہ تمہارے پادوں سے ہم سب کا پاد
 ہی * ۱۔ سائے کہ ہم تمہارے تابعدار ہیں * اگر تم نیک اور سید ہی
 راہ پر چلو گی تو ہم پیچھے * اور جو تم تبرہ ہی اور بری راہ اختیار کر دے گی
 تو ہم مارے پڑ جائیں گے * عقیدہ بن عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سوال کیا میں نے
 حضرت ﷺ سے کہ دنیا اور آخرت کی بھات کس چیز سے بنتی ہے *
 فرمایا آپ نے اختیار میں رکھو اپنی زبان کو نبول کوئی بات مگر جو تیرے
 حق میں قایدہ کرے * اور بدلتھو اپنے گھر یعنی عبادت کو ۱۔ دھرا دھرا
 بے قایدہ پھر * اور رویا کر اپنے آناؤں پر ہر صاف مانگ اللہ
 سے * حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں * کہ جو آدمی بیہودہ
 بہت باتیں بولتا ہے اُسکی شرم کم ہوتی ہے اور جسکی شرم کم ہوتی
 ہے اُسکے دل میں سیاہی آتی ہے * معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض
 کی مجھے نصیحت کیجئے * آپ نے اشارہ کیا زبان کی طرف کہ اُسکو خوب

سمجھاتے ہو * پھر غرض کیا اور کچھ * فرمایا کہ اس کے برابر بری چیز دو زخ
 عین لیجانو الی کوئی یمن * عن ایبی ذر رض عن النبی ﷺ قَالَ
 فَلْتَنَّةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ
 عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 الْمُسْتَلِّ وَالْمَنَانِ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَةٌ يَأْخُلِفُ الْكَاذِبُ رِوَاةً مُسَلَّمَةً
 فرمایا رسول ﷺ نے تین شخص ہیں کہ کلام یمن نکرینگا اللہ تعالیٰ ان کے
 ساتھ قیامت یمن اور مدیکھے کا نظر رحمت سے انکی طرف اور پاک
 نکرینگا انکو گناہوں سے اور ان کے لئے دکھ کا عذاب ہی * کہا ابو ذر نے
 نامہ ہوئے اور نقصان یمن پر گئے وے پوچھا کون ہیں بے لگ یا رسول
 * فرمایا آپ نے لکنا نوا لے ازار کے یعنی جسے اپنا پایا کار یا اور کوئی
 کپہر آنا ز اور تکبر کی راہ سے شرعی حد سے زیادہ کیا * حد اُسی
 آدھی چھائی ہی اور تنخون کے اوپر تک بھی رخصت ہی اور جو شخص
 کچھ دیکر کسی کو اس پر احسان جتاوے * اور جو شخص کہ برتھاتا
 اور فیستہ کرتا ہی اپنے مال کو جو قسم کھا کے * حد بیٹ یمن آیا
 ہی کہ ایک روز حضرت نے عذر تو نکو جمع دیکھا فرمایا بے لگ اکثر دو زخی
 ہو گئی * کسی نے پوچھا کیا سبب * حضرت نے فرمایا کہ زبان کے
 سبب کیونکہ انکی زبان سے ہمیشہ گالی بد و غاشو ہراور گھراور لوگوں کے
 حق میں نکستی ہی * اس بری عادت کے سبب اللہ تعالیٰ کے غضب یمن

برقی ہیں * اور فرمایا ﷺ نے کہ سحراج کی رانگو ایک قوم او میں
 نے دیکھا کہ صنفہ انگاسور کی طرح اور زبان کو کردن کی طرف کہنچ
 کر نکالای * اوپر سے آگ کے کورے اُنپر مار رہے ہیں * بریاں
 سے میں نے پوچھا ہے کون لوگ ہیں کیا تیر کی ہی جو ایسے
 برے عذاب میں گرفتار ہوئے ہیں * جبریل عم نے کہا ہاں سے
 وے لوگ ہیں جو لوگوں کی حق تلفی اور اپنے فائدے کے واسطے جھوٹی
 گواہی دیتے تھے * دین کھوکھو کیا حاصل کرتے تھے * اور فرمایا ﷺ
 نے کہ منافق کی بنی علامت ہی جس میں ہے باتیں پاؤ اسے پہچان
 لو * اول یہ کہ جب بات کہتا ہی جھوٹہ کہتا ہی * دوسری یہ کہ
 جب کسی سے وعدہ کرتا ہی خلاف کرتا ہی * تیسری یہ کہ جب کوئی
 اس پاس اپنی امانت رکھے مقرر کرے حیانت کرے * غرض
 جھوٹہ بہت بدی کہ اس سے آدمی برقی جراتی میں برتا ہی * اور
 محنت معیبت میں گرفتار ہوتا ہی * الہی ہم کو اور سب مسلمانوں کو ایسی
 بری خصلتوں سے محفوظ رکھو * حضرت نبی صاحب اور انبی آل
 اور اصحاب پاک کی عزت سے * آمین یا رب العالمین *

* آتھار ہوا ان باب غیبت اور دغلی کر یکی برائی کے بیان میں *

فرمایا اللہ صاب نے چھ بیسویں سپارے کے جو دھو بن رکوع میں
 وَلَا تَجَسَّوْا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُم بَعْضًا * أَيُّهَا أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ

لَقَدْ أَخْبَنَ مَيْتًا كَبِيرَةً مَوْتُهُ * اور کسی کے ساتھ لڑائی کا تلاش نہ کرو اور بد کہو
 بہتہ پہنچے ایک دوسرے کو * سچا خوش لگتا ہی تم میں کسی کو کہ لکھا دے
 گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو کھن کر دے * ابو ہریرہ رض
 نے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے * أَتَدْرُونَ مَا الْأَعْيَبَةُ
 قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَهْلَمَ قَالَ ذَكَرْتُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ
 إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ أَضْبَغْتَهُ
 إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ أَهْمْتَهُ * فرمایا لوگو! جسے کہ تم حانتے ہو
 کیا ہی غیبت * لوگو! نے عرض کیا اللہ و رسول زیادہ واقف ہیں *
 فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے جب کا ذکر کرے اور وہ بات
 ایسی ہو کہ اگر وہ شخص جس کا عیب بیان کیا سننے تو نادم ہو * لوگو! نے
 یہ سمجھا کہ اگر وہ عیب فی الحقیقت اس کا ذات حق ہو تو بھی غیبت
 ہی * حضرت نے فرمایا البتہ ایسی کو غیبت کہتے ہیں کہ وہ عیب اُصہب
 ہو * اگر وہ عیب اُصہب ہیں ہی تو تو نے اُس پر اذترا کیا یعنی طوکان
 بنا دیا * یہ دوسرا گناہ ہوا * حذیفہ رض نے عہدِ نصیر خدائے بھید و ندی
 واقف تھے نقل کی کہ میں نے حضرت پیغمبر صاحب سے سنا کہ
 فرماتے تھے کہ داخل ہیں ہوتا ہی بہشت میں لے کر * اچھا! غور * یعنی جو
 کوئی ایک جگہ ہی مات دوسری جگہ پہنچتا ہی اگر چہ وہ بات سچی ہو
 * جب وہ جانتا ہی کہ ایسی بات تو جسے لوگوں کے درمیان فساد ہوگا قصیدہ گا۔

اور پھر وہ کام کرنا ہی تو بڑا گنہگار ہوا اور پکا لہر آبا * البتہ ایسا
 شخص مرد ہو یا عورت بہت مین حاکم کے لایق نہیں * اور فرمایا اللہ
 نے کہ جو کسی کی غیب کر لگا وہ مہربی شفاعت سے محروم ہوگا *
 اور عیبت کرنا لے کی نیکیاں اسکے مارا اور مین جسکی عیبت ہوئی
 گاہی حاکم ہیں * قیامت کے دن وہ نامہ دہنے کا قطعہ مین اسکے دیا جاوے گا
 * وہ دیکھ کر تعجب آئے گا کہ مین نے تو ایسے نیکیاں ہی کی ہیں کہ ہر میر سے
 نامہ ہیں یہ گاہیں * فرشتے کہیں گے جن کو کوئی فیہر احباب دنیا مین
 ظاہر کیا تھا اللہ تعالیٰ نے انکو نیکیاں لیاں یہ نامہ دہنے کا حوالہ مین
 بے کمانے یہ دولت بجاوے گا اسی سے چھین لگی * سب فیضان ہیں عبد
 اللہ تقی روایت کرتے ہیں سوال کیا میں نے پیغمبر صاحب سے
 یا اللہ کوں سہی چیز بہت بدی کہ جس سے مین دور آکر وں * حضرت نے
 اسکے جواب مین پناہ لی اپنی زبان اور فرمایا یہ سب سے بدی اس
 سے انعام کو دور نا لازم ہے * کیونکہ اکثر راہیان کسی سے بدی دوتی
 ہیں * اور فرمایا کہ جو کوئی کسی کی عزت ملو سکے او اس پر طعنہ مارنا
 ہی بد نام کرتا ہے * اور جو کوئی کسی پر اذیت نہتا ہے * بے اسکا
 ایسی مدد عطا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے وہ دور ہووے *
 اور جو کوئی سخت گالیان دیتا ہے بری باتیں سناتا ہے * اور جو کوئی
 بے حیائی اور بیہودگی کے کلام زمان سے نکال دیتا ہے وہ مسلمان

۱۔ کہ ایسی خصالتیں مسلمانوں میں ہوتی ہیں * اور انہیں کہتے
 کوئی کہیں پر لعنت کرتا ہے پھر وہ حاتی ہے وہ آسمان پر پھر بندیاں ہی
 وراز سے اسیکے پھر اترتی ہیں * بد پاتی ہیں وراز سے زمین
 کے * پھر وہی مائیں چلتی ہیں جب انہیں پاتی کہیں ایسی کہیں اور
 رہنے کا مقام پھر لوتی ہے جس پر بھیجی گئی اگر وہ قابل نہ تھا لعنت
 کے تو بھرتی ہی اسی کی طرف حسنہ زمان سے انکالی بھی * پاس
 مسلمان کو چاہئے کہ جب تک کوئی شخص ایسا معلوم ہو کہ وہ لے شہ
 لعنتی ہو * نکار و خامہ اس کا کفر پر ہوا تب تک یہ حرف اس کے حق میں
 نہ نکالے * باقی جائز ہی لعنت کثون پر انکی مکت کے سبب *
 کافروں پر * یہود و نصاریں * شراب پینے والوں پر * ظالموں پر *
 چوروں پر * نصو بر بنانیو والوں پر * سو و لکھانیو والوں اور کلانیو والوں
 اور گواہوں پر اور اس کے تمسک کھنسنے والوں پر * اور جو مرد ہو کر اپنی
 صورت اور وضع رندیاں کی کرے اور عورت ہو کر مردونگی صورت
 اور وضع بناوے * اور جو جوترے میں آدمی کے بال کا چٹلاؤ میں
 اور چٹلاؤ یا چٹا میں تو کسی خانور کی دم و غیرہ کا چٹلاؤ میں * اور
 جو کہ ناد لود میں * اور محلل یعنی حلال کر دینے والا اپنی زوجہ کو پہلے
 زوج کے واسطے * اور محلل لہ وہ کہ سکے واسطے حلال کیا گیا * ایک
 ہو اور بھی میں الہی ہو اور سب مومن کو ایسی بری خصالتوں سے

اپنی بنا، یقین رکھو * آمیز، یارب العالمین *

* انیسواں باب مسد اور دشمنی اور دلدادہ یا دغا دہ کر کے بنان ٹٹن *

فرمایا اللہ تعالیٰ کے سورہ فلق بنی * دَمِیْنٌ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ *

یعنی کہہ دے امی رسول بنا، چاہتا ہوں میں حسد کرے جو اسے ہی میں

سے جب وہ حسد کرے * حسد کرے والا وہی ہے جو کسی کی اچھی چیز پر

دواہ کر کے ہوا دے چاہے کہ یہ چیز اسکی جاتی رہے * ایسا دس

بہت برا * ابورہ رض روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ

* اَيُّكُمْ دَا لِحَسَدٍ فَاِنَّ لِحَسَدٍ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ مِثْلَ مَا نَا كُلُّ

الْمَارِ لِحَطَبٍ * ترجمہ * کب ر لگو اپنے تئیں حسد سے کیونکہ حسد

لھاتا ہے یعنی دور کرنا ہی نیکو کو جو صالحات ہی یعنی جاتی آل کاڑھی کو *

اور مستر کتابوں میں لکھا ہے کہ دس چیزیں ہیں کہ جن سے دس

آدمی اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہوتے ہیں * غل کے سبب

مالدار * طمع کے سبب عالم * لے جھالی کے سبب غواہیں * دنیا

طلبی کے سبب بوترہ * کاہلی کے سبب عاں * ظلم کے سبب

پادشاہ * حسد کے سبب فقیر * نامردی کے سبب عاری * غرور و برائی

لے سبب عابد * دلدادہ کے کام کے سبب بہت سے آدمی *

ابورہ رض روایت کرتے ہیں کہ فرمایا پیغمبر خدا ﷺ

اَيُّكُمْ دَا لِحَسَدٍ فَاِنَّ لِحَسَدٍ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ مِثْلَ مَا نَا كُلُّ

تَحْسَبُوا دَلَّاتًا حَشَوُا وَلَا حَصَابِينَ زَاوَاتٍ بَايَاضًا وَلَا قَدَائِرًا وَادْبَا
تَسَاسُوا وَكُونُوا مِثْلَ اللَّهِ إِخْوَانًا دُونَ رُكُوعٍ بِطَنِي تَنْبِيهِ بَدُكُمَا
سے کیونکہ بدنامی کرنی کسی پر عیب کی بات ہی * اور رکوع زمین
نہر * دھوکا نہ لگو * غم سے مول مبر تھا دیکھی لہو نہ ہو * اور
یرائی بگاڑو * اور دشمنی نہ کرو * اور پائنتیم یہ سمجھو کہ ہم زیادہ سستی سے
باتسمہ نہ اٹھاؤ * اور دنیا کی طمع میں بہت گئے رہو * ہو انہ کے
نہ سے آپس میں بھائی بن کر نہ عدی بن جائیں * اس سے دل اللہ سے ہوا و بہت
کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ فلاں قوم لہو نہت
میں بگاڑو * جب فرشتے اُنکو لیا بہشت کے نزدیک پہنچیں گے بھہا دیں
بہشت کی بولنے لگیں اور محل و مکان وہاں کے نظریہ کریں گے * اس دم
آواز آویگی کہ ان لوگو کو ووزخ میں داخل کرو * لکھا کچھ علاقہ بہشت
میں ہیں * یہ خبر سنکر اُن لوگوں پر عجب طرح کی حالت گذریگی کہ
مارے غم اور غم کے قریب ہلاکت کے پہنچیں گے آفریاد کریں گے
و ادبیدہ ادبچاویں گے * پھر عرض کریں گے * نہ اذنا اگر ہم کو ووزخ ہی میں
والا تھا تو پہلے بہشت کو کیوں دکھلایا اسکی نعمتوں سے کیوں آگاہ فرمایا
* دکھانا بھہ اور دینا بھہ اور یہ کیا معاملہ ہی * حق سبحانہ تعالیٰ جواب
دے گا کہ اُسہ نکو یاد کرو کہ دنیا میں لوگوں کی خاطر سے دکھائے کو عبادت
کرتے تھے * میرے خوف سے جو تمھارا خالق تھا کبھی نہ کیا * لوگوں کی

خاطر ہر کام میں منظور رکھتے تھے ہمارا حکم خاطر میں ہرگز ملاتے * لوگو! اس
 مہر مار کر بضع نام ترک کرتے سری قہاری اور جبار یک دور سے ہرگز
 بچھو آتے * غلوت میں بھی غایب جانکار اور طرح کے کام کرنے والے دور
 باہر لوگوں کے درو اور طرح کے کام میں ملنے لگتے * اس میں سب کی
 یہی مہر تھی کہ نگاہیں فریب دیا گیا * جس میں دکھ پر دکھ تم پر زیادہ
 ہو * اور فرمایا تھے لے کر جو کوئی کچھ عبادت و اور دے اور کرتا ہی وہ
 عبادت اس کی حق تعالیٰ کے دربار میں قبول نہیں ہوتی * مثل اس کی
 ایسی ہی جیسی بھگت جگنی کبر آذر اور روشن ہوا اور پھر وہ ہیں جو
 گیا * روشنی اس کی قائم نہیں رہتی اور فرار ہوتی پکارتی * ایک تاشا
 ہی کہ نہ آنے آتے اپنا جی خوش لیتے ہیں * اور فرمایا بہت لوگوں کی
 نماز انکو کچھ فائدہ نہ لگی جو دکھالے کو پڑھتے ہیں اور وہ ہیں کچھ شوق
 میں رکھتے * وہ نماز کیسی ہی جس طرح کوئی کتا بٹھراہنی گو دین بھر کر
 بازار جاوے لوگ بانیں کر مال ہی * ہر آتے سودا بول نہیں
 لے سکتا کچھ فائدہ نہیں آتا رکھتا * صرف اتنا فائدہ ہوا کہ لوگوں کی
 نظر وہیں مالدار تھراہن حقیقت میں کچھ نہیں * اور فرمایا کہ بچھالے والے
 میں لوگ ہونگے کہ اپنے دین کو دنیا کے واسطے بیچینگے * زبان انکی
 شکر سے بھی بہت مینہ * وہ ہیں انکے اندھیری راتیں بھی زیادہ
 تارو کی * نماز روزہ حج مناسک و عظیم کریں گے اس واسطے کہ لوگ

مازی روز و دار حاجی منجی عالم و اعظ کھیں * بزرگ سمجھیں فضیلت
تواضع خدمت بجا وین کھائے پہننے کی خزلین * جیسا اس زمانہ میں
بغضے کو اونٹن یہی طریق احتیار کیا ہی * انکی عبادت کو جو وقت فرشتے
آسمان پر لیجائے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ ایسی عبادت جنس میں
خلاص اور محبت نہو ہمکو پسند ہیں * اس دکھا دیکھی عبادت کو یہاں سے
نگھا لو دور کرو فرشتے اُسکو لا کر اس شخص کے مہر مالتے ہیں پھر
اُسکو دوزخ بنکے دفتر خانے میں جسکا نام سجین ہی داخل کرتے
ہیں * اور جو کوئی تھوڑی عبادت اخلاص اور محبت سے اچھی
طرح تھبک کر کے دھیان لگا کر ادا کرتا ہی فرشتے اسے آسمان پر لیجاتے
ہیں * اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اُسکو اور زیادہ کرو بڑھاؤ کہ سیرے بندینے
بڑے اخلاص سے اُسکو ادا کیا ہی * دلیل اُسکی آیت قرآن مجید
ہی * وَاِنْ تَكَ حَسَنَةً فِضًا مِّمَّا دَيُّوْتِمْ مِنْ لَدُنْهُ اجْرًا مَعْلُومًا *
اور اگر نیکی ہو تو اُسکو دو مارے اور دیوے اپنے پاس سے بڑا
ثواب * عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنْ اَوَّلَ النَّاسِ
يَقْضَىٰ عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْغِيَاةِ رَجُلٌ اسْتَشْهَدَ فَاَتَىٰ بِهِ نَعْرَةً نَعِمَةً نَعْرَهَا
فَقَالَ نِمًا مَمْلُوتٌ فِيْهَا قَالَ قَاتِلْتُ قَبْلَ اَحْتَى اسْتَشْهَدْتُ قَالَ كَذَّابٌ
وَلَكِنَّكَ قَاتِلْتُ لَانِ يَتَالِ جَرِي فَقَدْ قَبِلْتُ ثُمَّ اَمَرَ بِهِ فَنَسَحَ عَلَيْهِ وَجْهَهُ
حَتَّى اَلْقَىٰ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ نَعْلَمُ الْعَامَ مَعْلُومًا وَقَرَأَ الْقُرْآنَ اَتَىٰ بِهِ

نَعْرَفَهُ نَعْمَةً نَعْرِفُهَا قَالَ فَمَا مَهِلَتْ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ وَتَعَلَّمْتَهُ
 وَقَرَأْتَ فِيهَا الْقُرْآنَ قَالَ وَكَذَلِكَ بَيَّنَّا لَكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيَقَالَ
 إِنَّكَ مَا أَمَرْتُ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيَقَالَ هُوَ قَارِيٌّ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ
 بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أَتَى فِي النَّارِ رَجُلًا رَمَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْأَمْوَالِ كُلِّهَا قِيلَ لَهُ فَمَرَّةً نَعْمَةً نَعْرِفُهَا قَالَ
 قَدْ أَعْمَلْتُ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتَ مِنْ مِهْمِلٍ قَعِثَ أَنْ يَنْفَقَ فِيهَا إِلَّا
 أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ ضَعَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِمَقَالٍ هُوَ جَوَادٌ
 فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أَتَى فِي النَّارِ رَجُلًا
 مَحْلُومٌ * تحقیق کہ بغیر اخلاص نے جو وہ نئے میں کہا تھا اس میں کاپہا
 آدمی جس پر کام جاری ہو گا قیامت کے دن وہ دشمن ہی کہہ مارا گیا
 اللہ کی راہ میں پس لاویجئے اُسکو حساب نے دیا سطحہ و بار میں اللہ
 تعالیٰ کے پھر بتلایا کہ اللہ تعالیٰ اُسکو اپنی نعمتوں کو جو اُسے دی تھیں
 سو وہ سمجھ جاویگا اس نعمت کو بیٹے نے فرار کر لیا اُس پر * پس کہو گا
 اللہ تعالیٰ کہہ کیا میں کیا تو نے اس نعمت کے سبب یعنی اس نعمت
 کا شکر کیونکر کیا لایا * بولیا وہ شخص کہ میں کانروانہ تیری راہ میں
 جان تاکہ کہ شہید ہوا * فرمایا اللہ تعالیٰ جو تیرے کہتا ہے تو بیٹے ہیں
 تو محض میری رعایت سے ہی پرہیز کرتا تھا کہ کہ میں سمجھ لو کہ
 کہ تو نے کہا وہ سو تو کہا گیا * یعنی دنیا میں لو کہ سمجھو کہہ چکے اس کی

مزدوری مجھ کو ملی تیرے دل کو خوشی حاصل ہو چکی * پھر حکم ہوا کہ گھسیٹیں اُسکو اوندھے منہ پہیمان تک کہ آلاجاو یگا جہنم میں + دوسرا شخص وہ کہ جس نے سبکھا علم اور سکھایا اُسکو اور پڑھا قرآن پس لاوینگے اُسکو دربار میں پھر بتا دیگا اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نعمتوں کو سو اقرار کریگا وہ اُسکا * فرمایگا اللہ تعالیٰ کیا کام کیا تو نے اُس سے یعنی کیونکہ اُن نعمتوں کی شکر گزاری کی * کہیگا وہ شخص سبکھا میں علم اور سکھایا میں نے اور دیکھا اور پڑھا میں قرآن تیری راہ میں * پس فرما دیگا اللہ تعالیٰ جھوٹا ہی تو یعنی یہ کام تو نے اخلاص کے ساتھ میری خوشی کو نہیں کیا + لیکن سکھایا تو نے علم اُسی واسطے کہ لوگ تجھ کو عالم کہیں اور پڑھا یا تو نے قرآن اُسی لئے کہ تو لوگوں میں قاری مشہور ہو دے * یعنی اُنکا مونکے سبب دنیا میں تجھ کو عزت اور برتری ملے اور فائدہ حاصل ہو سوا۔ باہوا * یعنی تو گوئی تیری برائی کی تجھ کو فائدہ پہنچا یا تیری مزدوری تجھ کو ملی + پھر حکم ہو گا کہ منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے لیجاؤ * فرشتے اُسی طرح جہنم میں لے جا کر آلا دیں گے تیسرا وہ شخص جس پر کشادہ سی تھی اللہ تعالیٰ نے روزی یعنی اُسکو مالدار کیا تھا اور بخشا تھا اُسکو ہر طرح کا مال * پس لاوینگے اُسکو پھر بتا دیگا اللہ تعالیٰ اُسے اپنی نعمتوں کو پھر جان لیگا وہ اُنکو * تب فرمایگا اللہ تعالیٰ کیا کیا تو نے اُن نعمتوں سے یعنی کس طرح اُنکا شکر ادا

* یا کہیگا وہ شخص جس راہ میں تو راضی ہو تا ہی اُسی راہ میں
 نے خرچ کیا تیری رضامندی کے واسطے * فرمایگا اللہ تعالیٰ جہم تجہا
 ہی تو لیکن کیئے تو نے بے کام اس واسطے کہ لوگ تجھے سخی کہیں
 تیری برائی گا دیں سو کہہ چکے دنیا میں اُسکا بدلہ لا تو پا چکا * پھر حکم ہو گا کہ
 اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ فرشتے اُسی طرح جہنم میں داخل
 کرینگے * اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دکھنا دیکھا کوئی کام بغیر محبت
 اور اخلاص کے اُس جناب پاک میں ہرگز منظور نہیں * اس میں اگر
 ہزاروں طرح سے کوئی نیک کام کرے لوگوں کو فائدہ پہنچا دے دیکھ
 اتھادے کبھی قبول نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہی عمل کو نہیں
 معاذ میں جہاں رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسالت مآب
 نے + یَكُونُ فِي الْآخِرِ الزَّمَانِ اقْوَامٌ اخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ اَعْدَاءُ
 السِّرِّيَةِ فَقِيلَ يَا مُحَمَّدُ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكِ بِرَضِيَةِ بَعْضِهِمْ اِلَى
 بَعْضٍ وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ * ہو گئے آخری زمانے میں لوگ کہ ظاہر
 میں بھائی اور دوست کہنا دینگے اور باطن میں بیگانہ اور دشمن + پوچھا
 تو گوئیے یا رسول اللہ کیونکر ہو گئے ایسے * فرمایا کہ یہ ہو گا بھونکے رغبت
 کرنے سے بھونکی طرف اور بھونکے خوف اور کراہیت کرنے سے
 بھونکی طرف * بینہ دنیا کی غرض سے جب کوئی غرض کسی سے رکھتے
 ہو گئے تو مانگے اور دوستی محبت ظاہر کرینگے * اور جب کچھ دنیا کی غرض

اور میان نہوگی الگ رہینگے * سو یہ خبر ہمارے پیغمبر آخرا زمانہ
 خبر صادق ﷺ کی دی ہوئی اب اس زمانے میں خوب ظاہر ہوئی +
 یا کہ ہم مجھ کو اور سب مومنوں کو ایسے برے کاموں اور برخصاتوں سے
 دور رکھنا اپنے فضل و کرم سے بحرمت الہی و آلہ و اصحابہ اجمعین

+ یسوان باب تکبر اور غضب کے بیان میں *

فرمایا اللہ صاحب نے جو سون سپا رکھے گیا رہو بن رکوع میں *
 اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْ جُلُوْنَ جَهَنَّمَ ذَاخِرِیْنَ
 جو لوگ سرکشی کرتے ہیں میری بندگی سے جلد آلائے جا دیں گے دوزخ
 میں ذلیل ہو کر * یعنی جو کوئی اللہ تعالیٰ کے احکام سے شرم پھراوے
 اور غرور کرے + اور اُسکے کلام پر ایمان نہ دے اور لوگوں میں
 اپنی برائی ظاہر کرے وہ شخص بیشک جہنمی ہوگا حضرت ابوہریرہ
 رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * قُلْتُمْ لَا یُکَلِّمُ
 اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَ اَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
 شیخ زان مالک کذاب عمائد متکبر * تین شخص ہیں کہ بات نہ کرے گا
 اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن اور نہ سزا دے گا اُنکو اور نہ دیکھے گا اُنکم
 طرف * اور اُنکے لئے ہر آئے دکھ کا عذاب ہے * ایک بو تر ہارنا
 کر پچوالا * دو سر اباد شاہ چھوٹھا * تیسرا درویش برائی کرنا والا *
 اور چارٹھ بن و مہربان روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے *

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مِّنْضَعِيفٍ اَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ
 لَا يَرَهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلِّ عَتَلٍ جَوَاطِلٍ مُّسْتَكْبِرٍ * کیا نہ
 بتاؤں میں تم کو بہشتیوں سے * ہر ایک لاچار کہ ذلیل جانتے ہیں لوگ
 اُسکو * اگر قسم کھادے وہ اللہ کی شہادت نامی وہ اُسکو * کیا نہ بتاؤں نہیں
 تم کو دوزخوں سے * ہر ایک جھگڑا آلو سخت زبان خلیل مغرور * یعنی
 جسکو لوگ دنیا میں بیعت اور فقیر جانتے ہیں اللہ تعالیٰ اُسکا دوست
 اور مددگار ہوتا ہی * جس بانی وہ خواہش کرے اُسکی عزت بڑھائے
 کہ وہ انجام کر دے * اور جو لوگ دنیا میں بد زبانی اور سخت گوئی کرتے
 ہیں اور شوم بد بخت ہوتے ہیں اور برائی اور تکبری کرتے ہیں
 اُنکو ذلیل کرے پھر جہنم میں بھر دے * اور فرمایا ﷺ نے کہ داخل
 نوگاد و زخ میں یعنی ہمیشہ نہ رہیگا اُس میں جسکے دل میں ایک سوسون
 برابر بھی ایمان ہوگا * اور داخل نوگاد و زخ میں جسکے دل میں ایک
 سوسونکے برابر بھی کبر ہوگی یعنی فخر کر نہ رہی گئی * اور فرمایا ﷺ نے تین
 قسم کے لوگ سبکے آگے دوزخ میں جاؤ گئے * پہلا بادشاہ ظالم دوسرا
 نہ دینے والا زکوٰۃ کا * تیسرا اور دیشتم تکبر کر نیوالا * اور تین
 گروہ سبکے آگے بہشت میں داخل ہو گئے * پہلے شہید جس نے اپنی جان اللہ
 کے راستے میں قربانی سے دی دوسرا جس نے اخلاص اور محبت سے حق
 تعالیٰ کی عبادت کی اور عبادت کی تیسرا وہ غریب لاچار جو محنت

کر کے حق حلال سے اپنے جو رو لرت کو نکو کھاتا ہی * پھر اپنے پروردگار
 کی بندگی میں دل سے حاضر رہتا ہی * اور فرمایا ﷺ کہ قیامت کے دن برائی
 اور بزرگی کرنیوالوں کو جو نئیو کی طرح اُتھا دینگے یعنی صورت آدمیو کی
 مگر بدن جو نئیو کا + ہمال ہو گئے قدمو کے نیچے اور رسوا اور ذلیل ہو گئے
 دے ہر طرح سے * اور فرمایا ﷺ نے کہ جو کوئی پھتا پرا نا پیوندی کپڑا
 پہنتا ہی مگر اللہ تعالیٰ کی حکم برداری نہیں بحال نادہ تکبر سے خالی نہیں +
 اور جو نہی بشمیں کپڑے پہنتا ہی اور شال دوشالے اُورہتا ہی مگر
 دیندار غریبون فقیروں سے ملکر چلتا ہی وہ حقیقت میں منکبر نہیں *
 اور فرمایا ﷺ نے جس وقت ایک نے اُسے نصیحت طلب کی لاغضب
 پھر اُس نے سوال کیا فرمایا لاغضب غرض مکر فرمایا اپنے غضب سنکر
 غصہ مت ہو اس سے یوں معلوم ہوا کہ اکثر بلا اور فساد اس غضب
 اور غصے سے پیدا ہوتی ہی * اور آدسیو نکو بھی آفت ہما کتے مقام میں
 پہنچاتی ہی + اور فرمایا ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ کسی پر نظر رحمت کی کرتا
 ہی تو اور وہ اُس کا عیب ظاہر کرتا ہی اور جب نظر غضب کی
 کرتا ہی تو اُس سے اور دیکے عیب کو ظاہر کرتا ہی + پس مسلمانو
 چاہئے کہ کسی کی عیب جوئی نکر بن خیال کریں کہ ہم سب بندے اللہ کے
 ایک مابا سے پیدا ہوئے کسی طرح کی برائی نہیں رکھتے پھر دوسرو کا عیب
 کیوں دھندلھیں + لازم ہی کہ سب سے اپنے تئیں چھو تا ہو چھین

اور ناچیز سمجھیں مان ساری کریں + اپنے بیگانے سے لہ محبت رکھیں
 برقی دولت اور برقی عزتی چیز ہر ہی * اللہ تعالیٰ بہت پسند
 ہی ہزاروں اس صف کے سب سے نجات پاویں گے اور درجہ عالم میں
 پہنچ جائیں گے کہ بہت نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے اس
 مرتبہ کی آرزو کریں گے * چنانچہ فرمایا ﷺ * اِنَّ يَوْمَ لَا اُمَّتٍ لَمْ
 يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِصَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ وَاٰكِنْ دَخَلُوْهَا يَسْتَبَا۟ءُ اِلَّا نَفْسٍ
 وَمَلَا۟مَةٍ الصَّدُوْرُ وَالنَّصِيْحَةُ لِّلْمُسْلِمِيْنَ * بے شبہ اس آیت کے
 بزرگ لوگ بہت نماز اور روزے بہت میں داخل نہیں ہونگے
 لیکن داخل ہونگے اخلاق نیک اور دل کی صفائی اور اچھے کام سنا کر لوگوں
 کے سامنے سے + اور فرمایا ﷺ نے کہ ہمارے پیچھے ایک لوگ ایسے
 ہونگے کہ قرآن پڑھیں گے اور قرآن نہ پہنچیں گے ان کے طاق تک * یعنی اُس پر
 عمل نہیں کرتے ادا کرتے ہیں صرف ترغیب کو اپنی زبان سے * دے
 کہیں گے ہم پڑھتے ہیں قرآن ہم سے کون پڑھتا ہے والا ہی * اور
 کہیں گے ہم عالم رکھتے ہیں ہم سے کون زیادہ عالم ہی + سو دے لوگ
 لکھتے ہیں دوزخی * اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ
 فرمایا ﷺ نے * يٰۤاَيُّهَا الْعَبْدُ عَبْدُ تَخِيْلٍ وَاَخْتَالٍ وَنَيْسِي الْكِبِيْرِ
 اَلْكُمْتَعَالِ يٰۤاَيُّهَا الْعَبْدُ عَبْدُ تَجَبُّرٍ وَاَعْتَدِي وَنَيْسِي الْجَبَّارِ اَلْاَعْلٰى
 يٰۤاَيُّهَا الْعَبْدُ عَبْدُ مَوٰى وَلَهٰى وَنَيْسِي الْمَقَابِرِ اَلْبَلَا يٰۤاَيُّهَا الْعَبْدُ عَبْدُ

خُفِّي وَطَفِّي وَبَسِي الْمَبْتَدَاةَ وَالْمُسْتَهْيِي بِئْسَ الْعَبْدُ عَمْدُ يُخْتَلِ
 الدُّنْيَا بِالْإِيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَمْدُ يُخْتَلِ الْإِيْنِ بِالشَّهَوَاتِ بِئْسَ
 الْعَبْدُ عَمْدُ طَمَعٌ يَعُودُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَمْدُ هَوِي يُضِلُّهُ بِئْسَ الْعَبْدُ
 عَمْدُ رَغْبٍ يَذِلُّهُ * بد بندہ ہی وہ بندہ جو اچھا گمان کرنا ہی اپنے تئیں
 اور رانی کرنا ہی اپنی * اور بھول گیا اُسکو جو سب سے برآ اور سب
 سے بزرگ ہی * بد بندہ ہی وہ بندہ جس نے سمر اُتھایا اور ظلم اور
 قساد کیا اور بھول گیا اُسکو جو سب پر غالب اور قادر ہی * بد بندہ
 ہی وہ جو بھولا دین کے کاٹونکو اور کھیل بیٹن لگا اور بھولا قبر و نکو اور
 خاک مین ماں جانیکو * بد بندہ ہی وہ بندہ جس نے سمر کشی کی اور سب سے برتھا
 اور بھول گیا اپنے پہلے دن اور پچھلے دنکو * بد بندہ ہی وہ بندہ جو قریب
 دیتا ہی دنیا کو دین سے * یعنی عبادت کے کام دکھانا کردینا کی عزت چاہتا
 ہی * بد بندہ ہی وہ بندہ جو فریب دیتا ہی دین کو شبہ کی چیزوں سے
 یعنی حرام سے اپنے تئیں بچاتا ہی کہ دیندار و زمین پکڑا نجاوے
 اور اگر کر لے تو پھر پھار کر کے نکال جاوے * اور شبہ کی چیز و نکو عمل
 بیٹن لانا ہی کہ لوگوں کے دل مین دین کے کام پر دہا ہا ڈالے * بد بندہ
 ہی وہ بندہ جو طمع اور حرص اُسکی و دترانی بھرتی ہی دروازوں پر
 آسے * بد بندہ ہی وہ بندہ کہ نفس کی خواہش اُسکی گمراہ کرتی ہی اُسکو
 کہ ہرکادے اُسے شہید ہی براہ سے * بد بندہ ہی وہ بندہ جو دنیا کی دولت

کمالے پر لالچ کرتا ہی اور اپنی زندگی پر بھروسہ رکھتا ہی * بھرا اُصیب
 ذلیل اور رسوا ہوتا جاتا ہی * ایک علامت کبرا اور بزرگی جتنا نیکی
 بہر بھی ہی کہ آدمی جو کام اپنے گھر کے اُسکا کرنے خیر و بہین
 اُنسے شرم کرے * اور لڑکے بالوں کی پرورش اور گھر بار کی خدمت سے
 گناہ پکڑے * سو ای بھائیو اب نہ کو چاہئے کہ ہر طرح کے برے کاموں سے
 اور بری خصلتوں سے اپنے تئیں بچاؤ جس میں احد اور رسول کی رضا مندی
 حاصل ہو و کام کرے * سب آدمیوں کو یعنی مرد و عورتوں کو اپنے بھائی
 بہن سمجھ کر جو نیک بات ہو جس میں اُنکی عاقبت بخیر ہو اور جو تم
 جانتے ہو فی الفور بتا دو اصل کام دیندار و نیکار ہی ہی خواہ کوئی سننے
 یا نہ سننے مقدور بھرا اچھی بات کہنے میں اچھے کام سکھانے میں قصور نہ کر و
 کہو کہ ہر کوئی اس بات سے قیامت میں پوچھا جائیگا + خصوصاً جو عالم
 اور لائق ہیں دین کے احکام سے واقف ہیں * پھر اس بتانے
 اور سکھانے سے جو لوگ راہ پر آدینگے اور نیکی کریں گے اس نیکی کا جتنا
 ثواب اُنکو مایکا آتا ہی تا نیوالے کو * اور کرنیوالے کے ثواب سے
 کچھ کم نہوگا * لا میں طرح کے کہنے سننے سے لوگ بری راہ اختیار
 کرینگے کرنیوالے حقدار عذاب میں گرفتار ہونگے اُس قدر وہ بنائے اور
 سکھائیے والا اور اُس بدکار کے عذاب سے بھی کچھ کم نہوگا * اور یہ
 قاید بھائی کا اور برائی کا دنیا جتنا کہ قائم ہی جاری رہے گا تو نہیں بدست

میں آیا ہی * معافی کہ بعض جاہل دنیا کے کتے اپنے نائین پیر زادہ
 مولوی یا ملا یا قاضی یا سردار مسطور کرتے ہیں اور بہت سے جاہلوں
 ان پر ہڈوں میں اپنے باپ دادا کے نام پر کولتے ہیں * اور ان میں
 اپنی برائی جتنا قے ہیں کہ ہم قلا کے مولوی یا ملا یا دبیر یا قاضی یا سردار
 کی اولاد میں ہیں تم سب ہماری راہ پر چلو ہمارے بزرگوں کا یہی طریق تھا
 جو ہم تکو بتاتے ہیں * اور کوئی مولوی یا قاضی یا دعا کی طرح کام نہ
 یا کوئی سبیلہ بنا دے تو ہرگز اُس کو نہ مانو * اگر مانو گئے تو اپنے باپ دادا
 کے گرد سے الگ ہو جاؤ گے * اور ہمارے بزرگوں کا تمہاری ننھی
 چال سے بیزار ہو گئے اور تمہاری شفاعت سے قیامت کے دن ہاتھ
 اُٹھا لینگے + سچ ہی کہ ایسے مولوی اور پیر زادے اور قاضی اور
 ملا وغیرہ تو اپنی بھلائی اور بزرگی اسی میں سمجھتے ہیں کہ ان کے تابعدار
 لوگ ہرگز ان کے کہنے سے باہر نہ جائیں اور ان کے خاندان کے طریقے میں
 اپنے نائین داخل نہ کھیں + جسے اُن کا روزگار بنا رہے دنیا حاصل ہو دے
 اور اُن کا مرید معتقد برسنی اور نشس ماہی کے روز کا یہ روپیہ
 کھانا کھرتا دیا کرے جو دے فراغت سے عیش و آرام کے ہاتھ گذران
 کریں * بلکہ بہت سے ایسے دغا باز اور دکت اور سرکار دین کے چوتھے
 ہیں کہ اپنے مرید و نگو اُن کی خواہش کے موافق اپنے دنیا کے بقیع کو
 لحاظ کر کے حرام اور بدعت کے کاموں کی پروا نہ کرنا کرتے ہیں
 اور اپنی صورت ریشاخ اور عامی بنا کر ہزاروں غریب سب دھتے

مسلمانوں کو گمراہ بنا کر ایسی حرام کمائی سے بہت سے روپیہ حاصل کر کے
 سود بیتے۔ اسے اپنی دولت بڑھاتے ہیں بلکہ ملک معاشرہ کے مالک بنے
 ہیں * اور جو ابھی ایمانہ اور سچے دین کی ہکی باتیں شرع کے موافق اُسے
 ظاہر کریں اور اللہ اور رسول کی سجدہ ہی راہ پر لانے کو زور ماریں تو سب
 شیطانی انس اپنے بھلائی اُنکی گمراہی اور جہالت میں سمجھ کر اُنکو اس
 بری چال کے نکل کر ہدایت کی راہ میں آنے نہیں دیتے * اور کفر
 کی رسموں اور بدعت کی چالوں سے بچ رہنے کے روادار نہیں ہوتے *
 جیسا اُنکے زمانے میں دنیا دار مولوی مشائخ یہی شبوہ اختیار کر کے سری
 چالیں چلا کر لوگوں کو آدھم لے گئے اور ہزاروں اُس میں گمراہ ہوئے
 اللہ تعالیٰ نے اُنکے اس طریق اور عذر کو مردود اور ناپسند کیا چنانچہ
 فرمایا ہے * وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَنزَلَ
 عَلَيْهِ آبَاؤُنَا وَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ + واہ حسب
 کھاجادے اُنکو اختیار کر دے اس حکم کو جو اللہ نے اتارا کہ میں ہم چاہیے
 اُس چال پر حسب ہمارے باپ دادا چلے اگرچہ اُنکے باپ دادا نہ
 سمجھتے ہوں اچھی بات اور نہ پائی ہو اچھی راہ * یہ آیت تو مشرکوں
 کی شان میں وارد ہوئی تھی مسلمانوں کو ایسا کلام زبانے کو لانا مناسب
 نہیں * پھر اگر کوئی نکالے تو وہ بیشک اُنہیں گناہیگا کبھی وہ مسلمان
 نہ رہیں گے + پھر اُس طرح بری رسموں کو برائی کو اللہ تعالیٰ نے دوسری
 حکم سے منع فرمایا ہے + فَحُكِّمَ الْجَاهِلِيَّةُ يَبْغُونَ وَمِنْ أَحْسَنِ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا

کیا کفر کی رسدوں کی خواہش رکھتے ہیں * اور کون ہی اچھا اللہ سے حکم کرنے میں + بننے اسی مسلمانوں جاہلیت اور کفر کے وقت کی رسدوں کو بچاؤ اور اُنہر بنو۔ * اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں جو حکم کیا وہی بہتر ہی اُسکو اختیار کرو * باپ دادا کی ریت چھوڑ دو * کیونکہ اسی ہی سری چالوں اور نارضا مندی کے کاموں اور ناپسندیدہ رسدوں سے اللہ تعالیٰ کا کچھ غضب یہاں لوگوں نہر رہتا ہے کہ جسے دبا اور قحط انواع بیماری کی سختیوں میں گرفتار ہوتے ہیں اور طوفان کی شدت اور دریا کی سیلابی اور کشتیوں کی غرقی سے تباہی اُتھاتے ہیں + اور دینکے مقدمے میں لے دینوں کے قابو میں پر کمر زلت اور رسوائی حاصل کرتے ہیں + پھر آخرت میں تو بہت سی تکلیف اور سخت عذاب میں پر تینگے * چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ روم میں فرمایا ہے *
ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا اَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ * ظاہر ہوئی خرابی خشکی اور تری میں آدمیوں کی کرنی سے ناپکا دے اللہ تعالیٰ اُن کو تھوڑی سی سزا اُنکے دہریوں کی شاید دے اس تھوڑی سزا کے سبب برے کاموں سے باز آدیں * سو اگر تھوڑا بھی ایمان اور اللہ و رسول کا ذرا بے شخصوں کے دل میں ہو تو اُن باتوں کو کہ ایمان دار لوگ نہاتے ہیں ماس کتاب میں تھوڑی بہت اُکھی گئی ہے * کسی قاضی یا مفتی یا مولوی سے جنگ و بنداری کی دولت سے اللہ تعالیٰ

نے پہرہ یا ہی اور لوگوں میں اُن کا نام اس بات میں مشہور
 ہوا ہی اسے رسولِ تود در میان دیگر پو پوچھیں اور دریافت
 کریں کہ تھیک ہی یا ہیں * اگر تھیک ہی تو اپنے اعمال اور کام
 سے توبہ کر کے سچے مسلمان ہو جاویں * اور باب و ادویہ
 و اہ کو چھوڑ کر اولیٰ پیر و نزدیک کی سفارش کی طمع دل سے
 بھلا کہ اپنے ہادی حقیقی محمد ﷺ اور انہی آل اور اصحاب کہم
 چہرہ ہی اختیار کر لیں * اور جو لوگ اُنکے کہنے سے اس نعمت
 کے حاصل کرنے میں اتک رہے ہیں انہیں بھی سمجھاؤ کہ
 اسے رسول اُن سے راضی ہو دیں * اور دین کے احکام اور
 نیک طریقے اسلام کے تمام ملک میں پھیل جائیں * اور کفر
 و بدعت کی رخصتیں لوگوں سے چھوٹ جاویں * اور چنا و اسے
 قتالی نے اس زمانے میں کورست کا بایہ بخشا ہی خواہ مسلمان
 ہوں خواہ اور قوم اُنکو بھی لازم ہی کہ جب اسامندہ دینداری
 کا جس سے شرع کی بات قاجم رہے اور کفر اور بدعت کی
 رسم دور ہو دے اُنکے پاس میں یہ دینوں اور خود پسندوں
 کے ظلم سے رجوع ہو * اور اسے ظالم لوگ غریب مسلمان
 کو کفر اور بدعت کی رسموں کے دفع کرنے میں دکھ دینے پر
 مستعد ہوں تو شرع شریف کے حکم کے بموجب کسی بداد
 مولوی سے اسکا فتویٰ لیکر خوب تحقیق کر کے کام دین کہ لوگ اپنے

دین پر قابض رہیں * کسی مفسد کا فساد کام نہ آدے * اس میں اللہ
 و رسول کے اگے عاقبت میں انکی سرخ روئی ہوگی اور ملک میں
 امن چین رہیگا * کیونکہ جب ہر شخص اپنے دین کے احکام سے
 واقف ہوا اور اس پر چلا دوسرے مذہب کا میل اُسکے دل سے
 جاتا تو دین رات اپنے اللہ و رسول ہی کی رضا مندی کی تلاش میں رہیگا
 اور جتنے کام برائی اور نا انصافی کے ہیں چوری دکنی مال مردم خوری
 و عبادی مردم ازاری فسق فہرستہ ایٹانی و غیرہ اللہ و رسول اور
 حاکم کے در سے اُس سے ہرگز نہو شکینگے + ابھی تک بات کی پیروی
 لیا کرے گا پھر اللہ چاہے تو تھوڑے دنوں میں اُس کا ظاہر و باطن پاک
 اور صاف ہو جاوے گا * اور اپنی استعداد ازلی کے موافق دنیا اور
 آخرت میں رحمت الہی کا سرا دار بنیگا + اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
 * وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
 وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ * ایماں دار مرد اور عورتیں آپس میں ایک کے
 ایک کام سوار بنو الیہ میں حکم کرتے ہیں نیکی کا اور منع کرتے
 ہیں برائی سے * اور فرمایا ﷺ اِنَّ مِنْ رَاٰ مِنْكُمْ مِّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ
 يَبْدُوهُ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَيُؤَسِّسْ لَهُ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَيُغَيِّرْهُ وَذَلِكَ أَوْفَى الْأَعْيَانِ
 جو کوئی دیکھے تم میں سے خلافت شرع بری بات چاہئے کہ دفع کرے اُسے
 اپنے ہاتھ سے اگر نہ سکے تو منع کرے زبان سے اگر بہرہ بھی
 سکے تو دل سے برا جانے اور اُس کا مخالفت رہے یہ شخص

اور جسے گایا نہ اور ہی اور فرمایا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب غمناک ہیں
 اچھا عمل حکم کرنا اچھی باتوں کا اور باز رکھنا برے کاموں سے اور
 فنا و درض سے روایت کیا سعد نے کہ سنا میں نے ایک شخص
 آیا یہ ممبر خدائے پاک کے پاس جس وقت دے مکے میں تھے کہا تم جانتے
 ہو اپنے نبی کہ میں رسول ہوں اللہ کا فرمایا حضرت نے ان پوچھا
 بھلا کون عمل بہت بیا راہی اللہ کے پاس فرمایا ایمان لانا اللہ
 پر کہا پھر کون عمل فرمایا نیکی کرنی اپنوں سے کہا پھر کیا فرمایا
 بتانا نہ نیک کام اور جھڑانا نہ برے کام کو کون سے بھر سوال
 کیا کون عمل بہت برا ہی اللہ کے پاس فرمایا شرک کرنا اللہ
 کے ساتھ پوچھا پھر کیا فرمایا تو رشتہ اپنا بیت کا پوچھا پھر کیا
 فرمایا ترک کرنا اچھی باتوں کے بتانا نہ کو اور بری باتوں سے بھڑکانا
 کو اور فرمایا رسول اللہ نے ایک قوم ہی کہ اُس میں ایک شخص
 برے عمل کرنا ہی اور دے اُس کو اُس برائی سے باز رکھ
 سکتے ہیں اور باز نہیں رکھتے تو اُنکی موت کے پہلے اس سبب سب
 بر اللہ تعالیٰ عذاب بھیجتا ہی اور فرمایا اُتھائے جاویں گے لوگ
 قیامت کے دن مہری اُست سے اللہ کی طرف اپنی قبروں سے
 بند را اور سول کی موت پر اس سبب سے کہ نرمی کی انھوں نے
 بدکاروں سے اور چپکے رہے اُنکی بری چالوں پر باوجود قدرت کے
 عبد الرحمن سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ نے اُتھائے جاویں گے

لوگ میری اُمت میں کے اپنی قبروں سے بندہ اور سوار گہ
 صورت پر اسلئے کہ نرمی کی اُکھونے آدموں سے یعنی برے
 کاموں پر اُنکے کچھ نہو اے اور کھاتے پیتے رہے اُنکے ساتھ اور بیٹھا کئے
 اُنکے پاس * روایت ہی اس عباس رض سے کہ پوچھا میں نے
 یا ﷺ لیا اُلٹی جاتی ہی زمین جس میں نیک لوگ ہوں * فرمایا
 ان سے کہنے سے اور چپ رہنے سے بدکاروں کی چال پر *
 ف * ان کاموں اور روایتوں سے معلوم ہوا کہ اچھے مسلمانوں کا
 کام ہی ہی کہ مقدمہ در بھر لوگوں کو نیک باتوں کے سکھانے اور
 بری باتوں سے بچانے میں کوشش کرنے رہیں اور جو برے
 لوگ اپنی سرانی سے باز نہ آدین تو ہرگز اُن سے میل نہ کہیں الگ
 رہیں کہ کہیں اُنکے سبب سے عذاب الہی میں گرفتار نہو جادین *
 حطہ ح ہندوستان کے مسلمان جب سے اُنہوں نے امر معروف اور
 نہی منکر کو ترک کیا اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے بہت دور جا
 پڑے * انواع طرح کے بے عزتی اور سوائی اُنکے نصیب ہوئی + اقسام
 صورتیں شامت اور ذلت اُن پر چھا گئی + برکات آسمانی نے اُنکی
 طرف سے ہتھ کھینچا * دنیا میں معاش کی تنگی اور آخرت میں عذاب کی
 سختی نے اُنہیں خوب پہنچا بنا یا + عقداں ہی تو سمجھو آنکھ ہی تو
 دیکھو * عیان را پہ بیان * سچ ہی ایسا بھائیو جب تم اللہ کی
 نافرمانی پر کمر باندھو گے اور خوف و خطر اُس مالک دو جہان کا

دن سے اُتھا دو گئے * اپنی خواہش نفسانی پر دوڑو گئے ہر کام میں
 اپنے اور اپنے لوگوں کی خوشی چاہو گئے * اللہ و رسول کے سکھوان
 سے منہ موڑ دو گئے * جس یقین اُس خاندانِ حقیقہ کی نارضامندی
 ویسے کام کرنے رہو گئے تو بھلا اُس غیور نے پروا کو تمہاری
 عزت و آبرو کب منظور ہو سکی * اور تمہارے امور دنیاوی اور
 دنیوی کی درستی پر کون اُسکی عنایت اور شفقت توجہ کر سکی *
 ہن اب بھی اکہ اپنا طریقہ درست کر دو اور بری باتوں سے توجہ
 کھینچو + اور گزری باتوں پر ندامت اُتھاؤ تو یقین ہی کہ اللہ جل
 شانہ کا کرم اور فضل نود پکارتے * تمہارے دونوں جہان کی
 مشکلاتیں وہی اللہ آسان کر دے * دشمنوں کے ہاتھ سے نکل
 نجات دے * اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُس امت کے حق یقین نہ
 تم اچھی جماعت ہو رہے ہو نے ہو لوگوں کے واسطے کہ سکھاؤ
 * تم اُن کو اچھی چال اور باز رکھو اُنہیں سری چال سے * اور
 بعض کہتے ہیں کہ تم اچھے جماعت ہو البتہ کہ لگے کیئے و ادواج محفوظ
 ہیں اچھی جماعت * رہا ہو نے ہو لوگوں کے واسطے کیا معنی
 کہ پیدا کیا اللہ نے تم و لوگوں کے لئے تاکہ سکھاؤ تم نیکی کے
 کام یعنی بندگی کے کام اور منع کرو برے کاموں سے یعنی گناہ سے
 کاموں سے * اور نیکی کے کام دے جو موافق ہی کتاب اللہ
 اور سنت رسول اللہ ﷺ اور سید ہی عقلی و الہی کے *

اور برے کام وے جو اس سے باہر ہیں * اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 چاہئے کہ تم میں سے ایک گروہ بنا رہے ہو گو کو نیکی کی طرف اور
 حکم کرے اچھے کاموں کا اور منع کرے برے کاموں سے + اور براہان
 اللہ نے اُن لوگوں کو جو باز رہے ری باتوں کے منع کرنے سے *
 اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہوں نہیں منع کرتے علماء ربانی اور
 درویش رحمانی اُن کو ری باتوں سے اور حرام کے کھانے سے
 یعنی رشوت اور سود لینے سے * اور اگر عابد العزیز نے عذاب
 نہیں کئے جاتے عام خاص کے سبب ایکن جب کھلے ہونے لگتے ہیں
 گناہ اور منع نہیں کئے جاتے تو مستحق ہو جاتے ہیں سبب
 عذاب کے * اور روایت ہی ابو درادریس سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
 چاہئے کہ حکم کرد تم اچھے کاموں کا اور باز رکھو بریکاموں سے نہیں تو غالب
 کریگا اللہ تم پر ظالم حاکم کو کہ عزت نکر یگا وہ تمہارے برائیوں کی اور رحم
 نکر یگا تمہارے چھوٹوں پر * اور نیک کاروں کی دعا قبول فرما یگا اللہ
 اور مدد چاہینگے تو مدد نکرے گا اُنکی اللہ * اور مغفرت مانگیں گے تو مغفرت
 نکرے گا اللہ اور اسی طرح کی حدیث خدیفہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے جو
 ہندوستان کے سامانوں پر بھی معاملہ گذرا پھر بھی غافل ہیں
 کچھ بھی حیا اور غیرت نہیں کرتے + اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
 ہو تم آج کے دن بینہ پر اپنے رب کے یعنی بیان پر کہ بیان کیا
 اللہ نے تمہارے واسطے تمہارے طریق کو کہ ظاہر نہیں

ہو دے اُس میں دو نشہ ایک نشہ اسودگی کا اور دوسرا نشہ الی
 کا * سو ہر تم آج حکم کرتے اچھے کاموں کا اور منع کرنے برے کاموں
 سے اور جماد کرتے ہوا اللہ کی راہ میں * اور قریب ہی کہ پھر
 جادو کے تم اس طریق سے * جب چھٹا جاگی تم میں محبت دنیا کی
 پس نہ تباہ دے لوگوں کو اچھی باتیں اور نہ ماز رکھو گے انہیں بری
 باتوں سے اور سچی کر دے اللہ کی نافرمانی کے کاموں میں * پس
 قائم ہو تم آج کے دن اللہ کی کتاب پر چھوئے اور ظاہر میں جیسا فایم
 نہیں اگلے مباحث اور انصار * سوائی بھائیو دیندار و شریعت کے
 احکام تھیک تھیک سنا لیا ہے میں کسی مخالفت سے مذکورہ * اخلاص
 اور محبت دلی سے خالصانہ صافہ و دل کی طمع کے ہمہ طریقہ
 نصیحت کا ہر ایک چھوٹے بڑے کے ساتھ جاری رکھو + بیشک
 اللہ تعالیٰ تمہاری عزت اور آبرو کا نگہبان ہو گا اور دشمنوں کے
 پیچھے سے تم کو بچا دیگا اور اگر دنیا میں دین کی دولت اور خاندان
 حقیقی کی رضامندی حاصل کرنے کے سبب سے کچھ ذلت ہوئی تو
 وہ عین عزت ہی * اب ہدف دنیا کے کتوں نے کہ رات دن اس
 اپنی دنیا داری کو عیش جادو دانی جانتے ہیں اور لوگوں کے گمراہ
 کرنے اور طریق نیک سے ہکا دینے کو اپنی ماموری سمجھتے ہیں دہریہ
 اذیت دہریہ نامی اس گمراہ محمد کے ہو کر کفر مخالفت کی آنکلی ذلت پر ماندھی
 ہی + سو اس گمراہ کے لوگ تو ہی نماز روزہ حج زکوٰۃ قرآن کی تلاوت اور

جمیع احکام شریعت اور دین کا ستون خانہ ہمیں اور اُسکو عمل میں لانے ہمیں اور مقدور بھرا اور مسلمان بھائیوں کو سکھاتے ہیں * اور ہری باتیں جیسی دغا بازی رشوت خوری سود خوری حرام کی کہانی و فقرہ سے باز رہتے ہیں جس میں مومنین کی عزت اور شوکت برآئے اور منافقین کی با عزتی اور ذات نمود پکڑے * اور دوسروں کو بھی ایسی باتوں سے منع کرتے ہیں * اور اللہ جل شانہ کی اطاعت اور محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی متابعت میں جان و دل سے سرفرازی کرتے ہیں * پس وے سعادت بن اگر حد اور عداوت سے اس طریقہ محمدی کو جس سے لاکھوں آدمی سنوڑے اور اچھی راہ پر آئے اور بری چال سے بچے برا کہیں اور لوگوں کو بہکادین تو اللہ و رسول کو قیامت میں کیا سزا دے گا دیکھو * ان شاء اللہ تعالیٰ وہی مالک دو جہان اس جہان میں اور اُس جہان اُنکی جزا دے گا * اور اس عداوت اور حسد کی سزا بخوبی اُنکو پہنچا دے گا * سچ فریاد ہی کہ انبیاء و اولیاء اچھے بندوں کو ایسی تکالیفات ہمیشہ ہوتی آئیں ہمیں اُس کا مطلق اندیشہ نہیں * غرض اپنا کام کرتے رہیں اور اُس مالک دو جہان کے سوا کسی سے مذت نہیں * اور یوں سمجھ لینا کہ موسیٰ بدین خود و عیسیٰ بدین خود یہ طریقہ ہم مسلمانوں کے دین کا نہیں * کیونکہ ہمارے پیغمبر اور اُنکی امت کو جو ایمان دار ہیں اللہ جل شانہ نے ہر ایک آدمی پر بصیحت اور غیر خواہی اور کواہی کا عہد دیا ہے اور ہمہ اعظم

ہر سہ آنکھیں بخشا ہی کہ سدا کو اچھم باتیں سکھاویں اور نیک راہ
 پر لاویں * پھر جو کوئی مومن ہو کر اس شہود سے اپنے تئیں باز رکھ لگا
 بالضرور اس کو قیامت کے دن اللہ عظیم و خبیر و بصیر کو جواب دینا
 پڑے گا * باقی رہا اپنی ذاتی مقدمات میں تسکو چاہئے کہ خلق محمدی کے طریق پہ چلو
 اگر کوئی تمہارے حق کو ناحق کرے یا اور کسی طرح کا رنج نقصان
 پہنچا دے تو صبر اختیار کر چیکے ہو رہو * وہی مستقدم حقیقی تمہارے
 صبر کی جزا نکو دے گا اور راضی کرے گا * فردنی اور انسااری کی راہ
 چلو کسی بات میں غرور اور ہر گئی نکرہ * لڑنے کو جب دیکھو تو سمجھو
 کہ یہ مجھ سے اچھا ہی اس لئے کہ اب تک گناہ سے بٹا ہی * اور
 بول رہے ہو جب دیکھو تو یہ سمجھو کہ اللہ مجھ سے اُس نے اللہ کی عبادت
 زیادہ کی ہوگی * اور جاہل کو جب دیکھو تو سمجھو کہ جو اُس نے کیا ہوگا
 نادانی سے کیا ہوگا اور میں تو جانتا ہوں بھکرے کام کرنا ہوتا * ہر
 صورت میں سب سے بد آہر اسیری کیا سزا ہوگی میں کو ناکارہ است
 یاد نگا دکھ کیے عند اسے کس طرح بھو تو لگا * اپنی فکر چن لگے رہو
 اور دوسرے مسلمانوں کو اپنی نسبت پرانہ ہو * لیونکہ غائب
 کا حال کیا و معاوم نہیں کس سے کیسا کوک ہوگا * کون بھو تھکا
 کوئی بکر آجائیکا * یا اللہ یا مالک الملک تو اپنے فضل اور کرم سے
 سب پر کی باتوں کو میرے دل سے دور کر * اسلام کی
 اچھی راہ پر اس شہادت دے * اور سب مومنوں کو

ہا ایت کی نعمت سے سرفرازی بخش اور بریکانویسے جسمین تیری
 رضامندی نہو ددر رکھ * اور حاسدین کے حسد اور معاندین
 کے عناد سے ہم غریب مسلمانوں کو پناہ اور اچھے لوگوں کے طفیل
 سے بہرہ رتبہ نصحت کا مجھہ ناکار کیا بھی عنایت فرما * اور
 جہالت اور نفسانیت اور تکبر اور طمع اور حسد اور جمیع
 بد اخلاق کی زحالت سے بجا آمین یا رب العالمین بحرمت
 ثاتم النبیین وآلہ واصحابہ المہتدین + اکیو ان باب خلق نیک
 اور غصہ کھانے کے بیان میں * فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ قلم
 میں اِنَّکَ لَعَلٰی خُلِقَ عَظِیْمٌ * اسی پیغمبر پیدا ہوا ہی تو برے
 خلق پر یعنی جتنی خوبیاں ہیں سب کا کمال تیری ذات میں ہی +
 اور فرمایا سورہ اعراف میں * حٰدِی الْعَفْوَ وَامْرٌ بِالْعُرْفِ *
 خوبتر معاف کرنیکی اور کہہ نیک کام کو * یعنی جو کوئی قصور وار
 ہو کر تیرے پاس آدے تو اُسکے قصور معاف کرو اور اچھے کام
 اُسے بنا * اور فرمایا جو تھے سپارے کے پانچو میں رکوع میں +
 وَالْکَا ظِہِیْنَ الْغِیْظَ وَالْعَلَفِیْنَ مِنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْحَسِنِیْنَ
 اور اپنی جاتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو + اور اللہ دوست
 رکھتا ہی نیکی کرنیو لوگوں کو + یعنی نیک لوگ برائی کے عوض میں برائی
 نہیں کرتے بلکہ اپنے نقصان میں دوسرے نیکی راحت ہی میں دھونڈتے
 * تو اس رض سے روایت ہی کہ جو جہا میں رہے پیغمبر خدا ﷺ سے

کہ نیکم کیا ہی اور بد کیا ہی، فرمایا آپ نے • اَلَمْ رَحْسُنُ الْخَافِی د
 لَا نَمَّ مَا جَاءَکَ فِی صَدْرِکَ • یعنی اچھم خصلت برتنی نیکم ہی
 اور بد وہ ہی جو کام نمرے داسین لہتکے • یعنی تکام یثن ماما کا
 قول نخت لفت پاوے تو ہوسن اپنے دل سے فتوی طلب کرے • ہوسوسن
 کے دامن ایمانکی روشنی سے سوا ہوسے، آسیکی طرفت طبیعت
 رجوع کرے اور وہی کام عمل یثن لاوے • اور فرمایا ﷺ نے •
 اِنْ مِّنْ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا • تحقیق وہ شخص زیادہ تر
 محبوب ہی تم یثن سے مبرے پاس جو زیادہ نیک ہی تم یثن
 اچھم خصلتوں سے • اور فرمایا ﷺ نے جبکہ دیا گیا حصہ نرمی اور
 مہربانی کا اُس نے پایا حصہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کا • اور جو شخص محروم ہوا
 اِس حصے سے وہ محروم ہوا دوجہا نیکم خوبی سے • اور فرمایا ﷺ نے کہ سب
 سے بھاری چیز قیامت کے روز تر ازو یثن رکھی جاوے گی غلبہ نیک
 ہی اور اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہی اُس شخص کو جو حد ادب سے باہر
 جاوے اور بدیہو وہ باتیں بکے • اور فرمایا کہ جس کا غلبہ نیک
 ہی اُس کو ثواب ملے گا را تو کئے جاگئے والوں اور روز سے
 رکھنے والوں کے برابر • اور فرمایا ﷺ نے کہ جو کوئی دوسلمانوں
 کے درمیان پرکھ صلیح کر دے • اللہ تعالیٰ اُس کو نماز پڑھنے
 والوں اور صدقہ دینے والوں اور روز سے رکھنے والوں سے برتر کرے
 عنایت فرماوے • اور فرمایا کہ غضب کرنا ایسا خراب کرتا ہی

اما نگو جسے صاحبِ شہد کو * پس ان آیتوں اور حدیثوں سے معلوم
 ہو اگر ابھی خصوصیتیں حیثیتِ معاف کرنا + رحم کرنا + سلوک کرنا *
 حاکم کرنا + عاجزی کرنی + حیا کرنی + صبر کرنا + عدل کرنا + سخاوت
 کرنی + ہر سب صفتیں نیک ہیں * جو کوئی انہیں اختیار کرے
 اللہ تعالیٰ اُس سے راضی ہو تاہی اور اُسکے درجے آخرت میں برآہنا
 ہی + دنیا میں عزت اور حرمت بخشتا ہی اور ایسے حفظ و آمان
 میں رکھتا ہی + اور ظلم نکل کبر حرص غیبت عداوت غصب
 بہاول حسد ماجسا مان پہلے سن چکے ہست مد * جو کوئی انہیں
 باتوں کو اختیار کریگا، یا اور آخرت میں خراب اور پشیمان ہوگا
 لیکن اتنا سمجھا جائے کہ بعضی صفت اور خصلت ایسی ہی کہ
 جب اپنی ذات سے عاقلہ رکھتے تو اُسکا عمل میں لانا بہتر ہی + اور
 جب دین کے کام میں ہو تو وہ ان ایسا عمل نہ کرے شرع کا حکم مقدم رکھے
 جیسا ایک شخص نے اُسکو رنج پہنچایا یا کوئی بر اکام کیا ایسا کہ وہ
 رنج اُسکی ذات یا مال سے عاقلہ رکھتا ہی تو درگزر کرنا سفایقہ نہیں *
 لیکن جب وہ رنج یا کام ایسا ہو کہ اگر یہ اُس سے درگزر کرے تو
 دین میں تا لگتا ہی اور شرع میں سستی ہوتی ہی تو وہ ان معاف
 کرنا مناسب نہیں * بلکہ غصہ کرے اور کر نیوالیہ کو سزا دے * کہ تہ
 ہیں کہ جسکی بد فہم ہووے تو وہ اللہ کی جناب میں عاجزی اور زاری
 کرے اور بادِ خود سو مرتبہ اس آیت کو پڑھا کرے * اللہ چاہے تو

اُسکو اس طرح کے عبودیت سے پاک کر دے * حَسْبِيَ اللّٰهُ نِعْمَتُ
 الْوَكِيلُ نِعْمَ الْوَالِي وَنِعْمَ النَّصِيرُ * اور فرمایا ~~تھیں~~ نے کہ تم
 آنا ہی محض کو اُس سے کہ جو کوئی غیر اور پریشانی میں پڑے اور یہ اس
 آیت کو اپنا اور دنگرے لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ
 الظَّالِمِينَ * اور جو شخص مدد و نصرت سے لاجوار ہو اور کوئی اُس کا مددگار نہ ہو
 تو یہ آیت ہمیت پر تھاکرے انشاء اللہ تعالیٰ اُس پر اللہ کا کرم
 اور فضل ہوے * رَاقُوضٌ آمُرُ بِهَا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَمِّنْ ذَلِيلٌ مُّذْنَبٌ *
 نقل ہے کہ اسی نے حسن قدس کے بیٹے سے پوچھا کہ تجھے خوش
 ظنی کہنے سکھائی * اُس نے کہا میں نے اپنے باپ سے سیکھی اس طرح
 سے کہ ایک روز میں باپ پاس بیٹھا تھا اور سیرا چھوٹا بھائی جاکر
 باپ پرست پہنچا کر تانھا دیاں سو جوتا تھا * ایک لونڈی کھڑی آئی
 اُس کے ہاتھ میں لڑہے کی سیخ گرم تھی * اتفاقاً وہ سیخ لونڈی کی ہاتھ سے
 چھوٹی چھوٹے بھائی کے بدن پر گر گئی * ایسا زخم ہوا کہ وہ تڑپنے
 نہ پتے مر گیا * لونڈی گھرائی کہ دیکھئے میرے نصیب میں ہی کیا *
 باپ نے جب اُسکی طرف دیکھا کانپ اٹھی کرتا کہ آگ * باپ نے کچھ
 ناکہ ماحیر و شکر اللہ تعالیٰ کا بجا لاکر لونڈی کو آزاد کیا * نقل ہے کہ
 ایک بزرگ بکریاں پالنے تھے ایک دن اُنکے غلام نے ایک بکر بچی
 کو لے کر توڑ دے الی بزرگ نے پوچھا یہ کیا کیا * غلام نے جواب دیا
 کہ ایک لوگ مسافر کہتے ہیں سو آج میں نے آزما لے دیا * کام

کیا نہ کہ یہ نقصان پہنچا با + دیکھو ان کے تم غصہ کرتے ہو یہ نہیں + بزرگ
 نے کہا کہ جو ایسے کام میں غصہ کرتا ہی وہ اللہ کا دشمن ہوتا ہی *
 غلام نے کہا تو عبرت کجئے چپ ہو رہئے + بزرگ نے اپنے نقصان
 پر کچھ خیال نہ کیا بلکہ اُس غلام کو آزاد فرمایا * کہتے ہیں کہ خالق
 نیک اُسی کو کہئے کہ جب کوئی ظلم کرے نقصان پہنچا دے آزار
 دیوے اگر دینکے مقدمے میں نہ ہو تو وہ بر کرے شکر بحال دے بد لالینے ہر
 گم نہ باندھے * حضرت ﷺ نے فرمایا ہی کہ جو کوئی جاہل کہ اللہ تعالیٰ
 کے پاس برآدرجہ حاصل کرے * تو ہر کام میں اللہ سے ڈرے اور
 اپنے ناپسندیدہ کار کا قصور معاف کر دے غضب غصے سے اُسکو کچھ
 نہ پہنچا دے * اور فرمایا ﷺ نے کہ سب سے بدتر وہ شخص ہی کہ
 اللہ تعالیٰ کی جناب سے ہتر کی اُسیہ نہیں رکھتا اور اُسکے غضب سے
 خوف نہیں کرتا * اور فرمایا ﷺ نے کہ ایمانکے دو حصے ہیں ایک کا نام
 شکر اور دوسرے کا نام صبر اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اُس آدمی سے
 مجھ کو حیا آتی ہی کہ کیونکر اُسکو نہ بچھوون * جو خوشی میں شکر بجالاتا
 ہی اور مصیبت میں صبر اختیار کرتا ہی * ایک شخص نے حضرت
 رسول خدا ﷺ کی خدمت میں آکر عرض کیا * یا رسول اللہ سرے مال میں ہش
 نقصان آیا اور میں برائی مصیبت میں گرفتار ہوا * آپ نے فرمایا کہ
 جس مومن کا مال نقصان نہیں ہوتا اور کبھی کسی دکھ میں نہیں پرتا
 وہ خیر نہیں دیکھتا * اللہ تعالیٰ جسکو دوست رکھتا ہی اُسکی دوستی

آزمائش کے مال میں نقصان پہنچاتا ہے۔ ہمدن میں آزاد دیتا ہے *
 ہر ایک نوحہ کی تکذیب ہیں اسی سے ڈالتا ہے * جس میں سچا اور
 جھوٹا پہچانا جاوے * مومن اور منکر معلوم ہووے + نابعداری
 اور زفرمانی کھال خادے * حدیث میں آتا ہے کہ بنا کے وقت صبر کرنے
 میں عبادت سے زیادہ تر ثواب ملتا ہے۔ فرمایا ﷺ نے جو کوئی تین وقت
 میں تن کام کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو دس بار آخرت میں نیک نام فرما دیگا
 برآوردہ بخوشیگا * پہلا کام جو حکم اللہ کا اُس کے حق میں جاری ہو اُس پر
 راضی رہے * دوسرا کام جب کسی طرح کے در معصیت میں
 پرے صبر اختیار کرے * تیسرا کام جب کچھ دولت امت
 اُس کے ہاتھ آوے شکر بجالا دے * معاذ من جہل رس کہتے ہیں کہ
 حب میں کے ملک میں میرا بیٹا مر گیا * یہ خبر رسول ﷺ کو پہنچی *
 حضرت نے خط لکھا اُس کا مضمون یہ تھا + اے عباد اللہ تعالیٰ کا
 سلام تمہارے جو * چاہئے کہ اس معصیت میں صبر اور شکر بجالاؤ *
 اپنی جان اور مال اور اولاد کو حق سبحانہ تعالیٰ کا ہدیہ سمجھو * تمہاری
 خوشی کو چند روز تمہارے پاس رکھا ہے پھر اُس پاس
 یاد دے گا * اس میں اگر تم صبر کرو گے تو برآں ثواب پاؤ گے *
 درجہ شکوہ زبان پر نہ آوے کچھ قایدہ نکرے گا اور ثواب سے محروم رہے
 یاد دے * ہم سب کو اپنے خاندانی دشمنوں میں ہر آن میں درکار ہے * اُس کے
 احسان میں ہمارا کل کاروبار ہے * دونے اپنے سے مراد قبر سے نہیں

بھر نہی * بلکہ اپنی موت یاد کرنے سے دیکھ دو دگم بہ نہی *
 نقل ہی کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو ہمیشہ اپنے ساتھ پیغمبر
 صاحب کی خدمت میں لے جایا کرتا تھا * حضرت اُس پر نظر کرم کی رائے
 تھی * اتفاقاً وہ لڑکا مر گیا پھر اُس کے برآغم ہوا * کئی دن اندر گئے
 حضرت کی جناب میں حاضر ہوا آپ نے لوگوں سے پوچھا فلانا شخص کیوں
 نہیں آتا * لوگوں نے عرض کیا کہ اُس کا بیٹا مر گیا اُس کے ماتم میں لگا ہی *
 حضرت کئی اصحابوں کو ساتھ لے کر اُس کے گھر ماتم پر سی کو گئے * فرمایا
 اے سفید رکیون غم کھاتے ہو بیٹے کی مصیبت میں اے تاد کہہ کس
 لئے اُٹھاتے ہو * چاہئے کہ خوشہ کر و آخرت کی بھلائی کو دیکھو *
 جس وقت اللہ تعالیٰ قیامت میں حکم کرے گا کہ فرشتے تمہارے لڑکے
 کو بہشت میں لے جاؤ گے بغیر تمہارے وہ نجا دیگا * پھر حق تعالیٰ
 اُس کی خاطر تو بھی بخشے گا گناہوں سے نجات دیگا * ۱ سب بات کی سننے ہی وہ
 شخص خوش ہوا اس مصیبت پر راضی رہا * ۲ پٹ میں آیا
 ہی کہ جب اللہ تعالیٰ کسم بند کیا دوست کیا چاہتا ہی اُس پر ملا
 اور آفت نازل کرتا ہی * کہ ۱ سمین اُس کا امتحان لے اور
 گناہوں سے پاک کرے * چہ قدر وہ دیکھ میں صبر اور شکر بحال دیگا
 یا تا ہی اللہ تعالیٰ کے پاس اُس کی رضا مندی کا درجہ ہوگا * ۳
 نیک بندوں پر جب کوئی آفت برتی ہی دے یہی کہتے ہیں * ۴
 بقصا ایک اوقات فرشتے اس آدمی کو سن کر خوش ہوتے ہیں * اُس کی

تعب و اذیت اور تو صیغہ کرتے ہیں * پھر جب دوسری دفعہ وہی کہتا ہے حق تعالیٰ اپنے فضل سے اُس پر نگاہ کرتا ہے اور اُس کے جواب میں فرماتا ہے لَبَّيْكَ وَ سَعْدَ يَك * یعنی میں موجود ہوں نہری آرزو بر لانے کو جو تیرا مقصد ہے بیان کر میں، پورا کروں * جب صبر کرنے والا لوگ مرتبہ فرشتے دیکھیں گے کہینگے کہ اگر دنیا میں اللہ تعالیٰ ہمارے بد کو تکرار سے تکرار کرتا اور دکھ پر دکھ دیتا اور ہم اُس پر صبر کرنے تو آج کے دن ان صبر کرنے والوں کا مرتبہ ہائے * اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو خوشی کو فرماتا ہے * وَيَبْشِّرُ الصَّابِرِينَ أَكْبَارُ إِذَا صَبَرْتُمْ مَصِيبَةً قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ * اُوَ اِيْكَ عَلَيْهِمْ سَلَوَاتٌ مِّنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ * خوش خبری سننا ثابت رہنے والوں کو کہ جب اُن کو پہنچے کچھ مصیبت کہیں ہم اللہ کے مال میں اور اُن کو اُس کی طرف پھر جاتا ہے * ایسے لوگ اُنہیں پر شامائیں میں اُن کے رکن اور مہربانی * اور کتاب میں لکھا ہے کہ جنک دنیا کی بہت طمع ہوتی ہے اُن کے دل سے خوف اللہ تعالیٰ کا جاتا رہتا ہے * ہندو اُن کے سامنے کی طرح ۱ دھرم ۲ دھرم منہ ۳ اللہ پھر لے ہیں عوام حال کا مطابق پروا نہیں کرتے * کسی نوع کی رسوائی بلکہ مار پیٹ کا بھی ہرگز اندیشہ نہیں رکھتے * عزت کہوتے ہیں بیت پھر تے ہیں دین کہوتے ہیں دنیا سے تے ہیں * سوامی بھائیو نیک جان اختیار کرو * اچھی خدمتوں سے آپس میں ملے جاؤ * دکھ سکھ میں اپنی بھائیو نسے مال پ رکھو

اور حق سبحانہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو * دنیا کی محبت چھوڑ دو (دوسرا) اور
دولت حاصل کرو * جب کہم طرح کی مصیبت میں ہر آد صبر اور شکر بجالاؤ
گلہ شکوہ منہ سے نہ نکالو کیونکہ دکھ دینے والا وہی ہی جو سکھ دیتا
ہی * اُس کے سوا نہ کوئی دکھ دے سکے نہ سکھ * الہی ہمارے اور
سب مومنوں کا اچھا نیک خواہشات عنایت کر اور مصیبت اور
تکلیف میں صبر کر نبیکم تو فیتق دے بفضلہ و کرم بحرمت سیدنا

و مولانا محمد وآلہ الامجاد *

* بائیسواں باب نیک لوگوں کے قصوں کے بیان میں *

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا کہ آپ! سقندر کیون تکلیف اُٹھاتے
ہیں اور دکھ میں پرے رہتے ہیں نہ تیری راحت فرمائے جسم کو
آرام دیجئے * حضرت نے جواب دیا کہ اگر دن کو آرام کروں تو رعیت کی
خرداری اور اُن کے مطالب کا قیصلہ کون کرے + اور جو رات کو آرام
میں رہوں قیامت میں اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھاؤں اور وہ ان کا کام
میرا کس طرح مانے * نقل ہی کہ ایک شخص اصحابو نسب جب نماز میں
کھڑے ہوئے انا تو نیت کرتے کہ دونوں پاؤں اُنکے سوج جاتے +
پس تکلیف دیکھ کر جو رو اُنکی پیچھے بیٹھ کر رو پا کرتی + ایک دن اُنکی
ماتہ کہاںسی بیتا! سقندر اپنے بدن پر رنج کیوں اُٹھاتے ہو ذرا
رحم کرو آرام سے رہو اُنھوں نے جواب دیا ایسا منہ آفاکی خدمت
کے واسطے مقدر ہی اُسکے حق میں یہی بہتر ہی کہ ہر دم اپنے کام میں

رہے۔ جو اس سے غفلت کرے گا بندگی کے دائرہ سے خارج ہو جاوے گا۔
 اسی مابین حضرت ہی کریم اور ایک اسیما بونہیہ ہنس نہیں ہوں۔ اُن کا
 حال قیامت کے دن سے ایسا ہوتا تھا کہ کیا بیان کروں؟ ہمیشہ اسی
 فکر میں کا نیتے تھے کہ اُس دن کدے نصیب میں کیا ہوگا؟ وہ چھوٹے بچے کو
 پکڑا جاوے گا۔ اسی مابین اندر شدہ بچے لگ رہے ہیں کہ ایسا ہو کہ
 قیامت کے دن شہر بندگی اُٹھاؤں نہ امت کھینچوں اپنے اوپر ملامت
 کروں۔ جس نے اب کا ہلی کی دن پچھاؤں گا وہت حسرت اُٹھاؤں گا
 اسی مابین سے سخت مقام دریش میں کیونکر دے بھلاؤں اور
 عیش آرام میں کس طرح دل کھاؤں؟ آخرت میں جب بوجھیں گے
 کہ دنیا سے تو کیا لایا؟ اگر خالی ہاتھ گیتا کیا جو اب دوں گا؟ پھر ماگ
 انوت کو کیا سہہ دکھاؤں گا؟ گور میں ملے نکیر کو کیا جو اب دوں گا؟
 نیکی بدی تو نے کے وقت کیا کہوں گا؟ ہر صراط سے کو نکیر ہار
 اُتروں گا؟ اسی باتیں کرتے کرتے جو خوف اُن پر غالب ہوا
 اسی وقت جان جان آفرین کو سہی۔ جو روا اور ماغم اور
 اقدس کر کر رہ گئیں۔ نقل ہی کہ ایک بی بی جنکا نام راہبہ
 وہ دیکھا جب نماز عشا کی ادا کر چکتی تب اپنے جسم کی طرف
 توجہ ہو کر کہتیں۔ اسی راہبہ تیری یہ آخری رات ہی جو کرنا
 سی تو کر لے کل فجر کو مرے گی پھر برسی پشمانی اُٹھاؤں گی۔ یہ کہہ کر تمام
 رات عبادت میں مشغول رہتیں۔ جب فجر ہوئی پھر بونہیہ

اسی رات یہ تیرا آخری دن ہی جو کما نا ہی کما لے شام کو مرگئی پھر
 افسوس لہ جادو لگا * یہ لہنگہ تمام روز اسہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف
 رہیں * غرض رات دن اُنکا سب سے بڑا حصہ کتنا تھا * حق تعالیٰ کے
 ہونے ایک اعظم آرام تھا * ایک دم اُسکی یاد سے غافل نہ ہوتیں کسی
 غفلت سے نہیں جب غائب ہوا لگا ہوتا دھڑا دھڑا تھکتے تھکتے اُسکا
 دور کرتیں * کہتیں اسی رات یہ مقام سونیکا نہیں ہی صبر کر دل لگا
 محنت پر * گورنر دیکھ ہی ایسا سو دہائی کہ خبر نہ ہوگی * سب سے بڑا
 بچا سب سے کات دے * زمین میں پیچھے نہ لگائی تھائی ہر سہ ماہی
 ایک جہ اور ایک موندہ شہنشاہی اُنکا پہرا دانتا تمام صبر ہی
 کپڑا آتا * جب دے مرین تو اُنہیں کپڑوں میں گارتی گئیں بعد
 موت کے کسی نے اُنہیں خواب میں دیکھا کہ بہشت کے لباس سے
 سواری گئی ہیں * پوچھا اسی رات وہ جہ اور موندہ تھا اکیا
 ہوا + فرمایا اللہ تعالیٰ نے پسند کیا وہ لے لیا اُسکے عوض تجھے بہت
 کچھ دیا * پوچھا اسی رات کس چیز سے اللہ تعالیٰ نے بیکو اپنا عزت اور
 مقرب کرنا ہی * فرمایا اُسکا ذکر اور یاد سب سے زیادہ کام آتا ہی +
 فاقہ ہی کہ سفیان سلیمان کے بیٹے نے ہم کیا تھا کہ جب تک زندہ رہا لگا
 پیتھہ زمرہ سے نہ لگا دہنگا + اسنے اپنی سہائی پر چالیس برس کات
 دے * جب نیند بہت غار کرتی ایک دم زانو سے سر لگا کر رہ
 جاتے + پھر اُٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوتے * چسوت

انکی عمر آخر کو پہنچی سخت بیمار ہوئے * کسی نے کہا اب کمزور قوت مانگی
 نہیں رہی : رالیتوز میں پرپہنچہ آباد فرمایا کہ اگر اس وقت میری موت
 ہو اور مر جاؤں تو میرا عہد تو آتا چہرہ عہد کے ساتھ خالق کو منہ
 دکھانا ہوتا * آخر دوار سے بیتابہ نیک کر اپنی جان جان آفرین کو سپرد
 کی * بب غسل دلانے لگے لوگوں نے دیکھا کہ سفیدیا نکھر رہی * مشافی ہر ایمان کا
 نور جھکتا ہی آفتاب کی طرح : نکلتا ہی * کہتے ہیں کہ دنیا میں نشان
 نیک بخت کا یہ کہ بندگی اور طاعت کی کوتاہی سے اسیر آسمان اور
 مخالفت اور گناہ و کبیر راہ اسیر نہ کرتے ہیں * اور جب کو بد بخت
 کیا ہی اسکا نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاعت اور بندگی کی طرف
 وہ متوجہ نہیں ہوتا * مری با تو مکی طرف خوب رغبت کرتا ہی *
 سلطان اور نفس کے کہنے پر ہر دم پلٹتا ہی * آخر کو چلتے چلتے اسی راہ
 سے جہنم کے گہرے میں گرنا ہی * نقال ہی کہ بھی بیتابہ عم امتیاز
 دیا کرتے تھے کہ انکے دونوں رخساروں میں آنسو دھیسے کہ تھے پر آئے تھے
 اسقدر کے اسطرح سے دانت نظر آتے تھے * ایک روز
 انکے باپ حضرت زکریا عم نے فرمایا کہ اے جان بابا میں نے
 حق تعالیٰ کی جناب میں بہت آرزو کر کے دعا مانگی تھی کہ ایک
 لڑکا میرے ہووے جس سے میری آنکھیں روشن
 ہوں * تم جو ہوئے سوا بارونا تم نے اختیار کیا کہ دنیا مجھ پر
 تار یک ہو گئی * حضرت بخیر نے جواب دیا اے بابا جہنم میں عم نے

مجھ کو خبر دی ہی کہ رات اور روزِ خ کے درمیان ایک کتبہ
 لکھا تھا ہی جو کوئی اسے نہ سمجھتا تو اسے دن رات دہراتا رہتا تھا *
 وہی آس سے بارہا دیکھتا ہی + حضرت زکریا نے فرمایا کہ اگر بولتا ہی
 تو رویا کرو دیکھتا ہو سکا اُس دن کے آئینے آگے کہ جہاں روزِ پھر فائدہ
 نکرے * اور فرمایا ہر چہر کا ایک نشان ہی خدا سے دیکھنا نشان
 ہی روزِ نامہ اور بہشت کے اشتقاق کا نشان ہی بندگی کے کام میں
 چالاک اور صبر کرنا * ابو ہبیدہ جراح رضی اللہ عنہ اور کہتے کیا خوب
 ہوتا جو بین بھرتی بکری ہو تا کہ کوئی ذبح کر لیتا اور کھا جاتا کہ قبر کے
 عند اس سے اور قیامت کی گم فتنہ سے نجات پاتا * ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت
 کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے قیامت تک دن ترازو کے
 ہالے میں اچھی خصلت اور سخاوت رکھنی چاہیگی * کہتے ہیں کہ جو وقت
 حق سبحانہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا ایمان سے کہا خداوند مجھ کو قوی کر *
 اللہ تعالیٰ نے اُس کو خالق بنک اور سخاوت سے زور دیا * پھر
 جب کفر کو پیدا کیا اُس نے کہا خدا یا تجھے قوت دے + اللہ تعالیٰ نے
 بد خلقی اور بغل سے اُس کو قوت دی * حضرت پشیرؓ نے فرمایا ہی جو
 مومن ہی وہ پانچ طرح کی سختیوں میں ہمیشہ گزر رہتا ہی + پہلی
 سختی یہ کہ دوسرا مومن اُس پر حسد رکھتا ہی * دوسری یہ کہ
 منافقوں کی عداوت میں پھنسا رہتا ہی + تیسری یہ کہ کافروں سے
 ہمیشہ لڑائی کیا کرتا ہی * چوتھی یہ کہ شیطان ہمارا ہی کہ اُس کو ہر گاہ

'اسکی فحش لغت سے اپنے تئیں بہانے میں مشغول رہتا سعی کرتا ہی
 یا بیجو بن یہ کہ نفس سرکش اُسکا چاہتا ہی کہ اُسکو آرام میں رکھے
 اپنی خواہش کے موافق اُس سے کام لیوے اور وہ زبردستی سے
 اُسکو روک رکھتا ہی اور اللہ تعالیٰ کی تابعدار کی طرف اُسکو
 کھینچ لاتا ہی بہکنے نہیں دیتا * حضرت علی رضی سے روایت ہی کہ
 ہر مایا رسوا اللہ تعالیٰ کے نہیں شخص ہمیں جو پہلے ہفت میں داخل ہو گئے *
 ایک شہید جس نے اپنی جان کو اللہ کی راہ میں دی * دوسرے غلام یا
 لونڈی جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں اور اپنے خاندن کی تابعداری
 بھی کیا کرتے ہیں * تیسرا وہ فقیر جو ہر ہیزگاری کے ساتھ حال
 کسب سے اپنے لڑکے بالوں کا حق ادا کرتا ہی + اور تین شخص
 ہیں جو پہلے دو زخم میں داخل ہو گئے * ایک وہ حاکم جو اپنے ظلم اور
 زور سے مسلمانوں پر حکومت چلاتا ہی * دوسرا وہ شخص جو اپنے
 نفس کی پیروی میں اللہ اور رسول کے حکموں کو بھول جاتا ہی * تیسرا
 وہ جو مال دار ہو کر فقیر اور مسکین کا حق نہیں پہنچاتا ہی + نقل ہی
 کہ جب وقت نماز کا آتا حضرت امیر المومنین علی رضی بہت مفطر
 ہوتے اور چہرہ مبارک آپکا زرد ہو جاتا * لوگ پوچھتے کہ اس وقت
 کیا حال ہی * فرماتے کہ ایسی بھاری امانت کے ادا کرنا بیکار
 وقت پہنچا کہ زمین اور آسمان نے جس کے اُٹھانے سے عاجز ہو کر
 ہٹا رکھا * نقل ہی کہ مالک دنیا و رحمت اسم علیہ ایک دن

گود سنا نکم طرف گزرا دے دیکھا کہ لوگ کسی شخص کو گارتے
 رہیں + اُن کو اسوقت اپنی موت یاد آئی غش کھا کر وہیں گر پڑے
 لوگوں نے اُٹھ کر گھر پہنچا دیا جب ہوش میں آئے کہہ رہے بھار کر
 کفن کی بہنی خاک مٹی منہ پر مل کر دیو انویں کی سہی صورت سنائی * گئی
 کو چون میں پھر نے لگے اور چلا چلا کر کہتے * لوگو! درد موت بیشک
 آپکی تنکو پکڑ لیں گی * اب ایسی کہانی کر دو کہ گو رہیں کام آدے
 پھر قیامت میں دوزخ سے بچا دے + جب قریب مرگ کے پہنچے
 شاگردوں سے وصیت کی کہ جب میں مرن میری پستانی پر ہر لکھ
 و بخو * یہ مالک دینار ہی جو خاوند سے اپنے بھاگ پھرنا تھا اب پکڑ آ
 ہوا آیا * یہ کہہ کر زار زار روتے اور کہتے اگر مہری ما بخکو نہ جنتی
 تو کیا اچھا ہوتا * گو راور قیامت کے عند اُنکی گم فٹاری میں نہ پرتا *
 جنہم میں تو اسے طاقت نہیں رکھتا ہے دیکھو کہ کیونکر اُٹھانگا
 بھی کہتے کہتے شام ہوئی روح نکلتے لگئی * آسمان کی طرف سے یہ
 آواز آئی کہ سن رکھو مالک دینار نے نجات پائی یہ آواز سننے ہی
 کلمہ اشہادت زبان سے ادا کر کے اس جہان فانی سے عالم باقی کو
 تشریف لیگئے + نفال ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جلیس
 ہر مسک آسمان کی طرف نہ دیکھا * سر نیچے کر کے رو یا کرتے
 ایک دم بھی آرام سے نہ رہتے * کبھی اُٹھتے کبھی بیٹھتے بیقرار رہتے
 اوقات کا بتیہ * اور یہی کہا کرتے کہ جتنی بلا اور آفت دنیا میں

نازل ہوتی ہے۔ یہاں میرے ہی گناہوں کی شامت سے ہی * اور
 اپنے بدن کو یوں کہتے * اسی بدن تو بدلتا دن محنت میں گزار ہو *
 اسی آنکھوں میں ہم دیکھا کیجئے * موت چلی آتی ہی مرنا ہو گا * ایک دن
 بلکہ اس سے گزرنا ہو گا * باب کذاب سمجھنا ہر رنگا * اللہ تعالیٰ
 جل شانہ کے رد ہر دجانا ہو گا * گناہوں کی سزا آسمانی ہو گی * عند الہم
 سختی برداشت کرنی پڑے گی * اُس روز اللہ تعالیٰ آپ تیار فرما دینا
 انصاف عدالت ہو رہی کرے گا * کسی کی مدھی سفار میں نہ بٹلے گی *
 رشتہ گھر سے کسی کی کھنڈوں کوئی * تمام رات یوں کہتے اور دریا
 کرتے * بعد مرنے کسی شخص نے آنکھوں میں دیکھا * پوچھا
 اسی حبیب حق سبحانہ تعالیٰ نے تم سے کیا ساوک کیا * جواب
 دیا میں نے تو دنیا میں بہت سی عبادت کی تھی لیکن کوئی عبادت
 یہاں منظور نہ ہوئی * ایک شب اللہ تعالیٰ کے در سے رو یا تھا اُسکی
 جناب میں بہت کرتے گئے * امانت دہی یہاں اب میرے کام آیا اسی
 نے مجھ کو جہنم کے عذاب سے بچھڑایا * نقلاں ہی کہہ رہے ہیں ایک
 عورت تھی اُسکا نام سعدیہ * گانے بجانے میں برقی شوق
 نو بصورتی میں شہرہ آفاق خوش الحانی میں سب سے ملاق * شادی
 رہا * چن لوگوں کے گھر جا کر تھی * بد اطوار جو انوکھے دلوں کو لبھایا کرتی *
 زور زور سے اور لباس دیو شاہ سے آراستہ * فتن و فحشوں کے
 نسب و کمال سے پرستہ * اپنے کام کی؟ سناؤ ہم * سوتوں سے

بامراد + ایکدن اپنی جمعیۃ کے ساتھ کسی مسجد کے قریب
 پہنچی * وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ صالح نام مسلمانوں کو
 دھڑکھڑاتا رہے ہیں * نیک کار و نکی بھلائی بدکار و نکی رسوائی سناتا رہے
 ہیں * لوگ انکی نصیحت سنکر اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈر کر
 توبہ استغفار کرتے ہیں + اپنے کیئے پر مادم اور پشیمان ہوتے ہیں
 شعبان نے ہر بھیر بھارت دیکھ کر ایک لونڈی سے کہا کہ دیکھ تو مسجد
 میں اصدقہ دار لوگ کیوں جمع ہو رہے ہیں * لونڈی گئی خبر لائی کہ
 ایک بزرگ اصحاب صورت بیٹھے ہیں * اور سیکر دن خلعت گروڑ
 انکے حلقہ باندھے ہوئے اندر سوکے کلام سن رہی ہیں * قیامت کے خوف سے
 اور دھانکی سختیوں اور عذاب کے ڈر سے نالہ اور فریاد کر رہی ہیں * ایسا ہی
 صنتے ہی شعبان کے کان کھل گئے ہوش حواس جاتے رہے * ایک شاعت
 بے خود ہو کر جہان کی نہان سرکینے کے عالم میں کھڑی رہ گئی + کلیہا کانپ
 اُتھاد میں دھڑکا تھک گیا + جب ذرا افاقہ ہوا مسجد میں طالعہ ہوئی *
 بولی امی مسلمانوں کے امام کوئی بد نصیب اور گنہگار تمام زانیہ کے ارگوں سے
 پر کردار اگر اپنے برے افعالوں سے توبہ کرے اور بد چالوں سے باز آوے
 تو حق تعالیٰ اُسکو معاف کرتا ہے * دے بزرگ بولے وہ غفور رحیم
 ایسا ہی ہے کہ اگر کوئی شخص ہزاروں طرح کے گناہ کرے پھر دل سے رجوع
 دے اور عاجز رہے اُسکے دربار میں سر جھکا دے تو فی الفور بخشا
 جائے * اور تو کو کیا اگر شبہاں حوایسی بد اطوار مشہور ہے وہ بھی توبہ

کرے تو بڑی جادو ہے ۔ اُمید عرش کیا کہ اسی امام بنی وہی شعبان ہوگا
 اے ، جسے رجوع لائی * اور اپنے معبود برحق کی تابعداری کو
 مستعد ہوئی ۔ اُس بزرگ نے اُس سے توبہ کر دیا + شعبان نے
 وہ توبہ کر کے جو بکرمال اور اسباب اُس کے لباس وہاں موجود تھا
 بالکل اللہ کی راہ پر لٹا کر فقیر ہو گئی پھر گھر میں آکر لونڈی باندیوں
 کو آزاد کیا ۔ لباس درویشانہ اختیار کر کر اُس پاک پروردگار کی
 عبادت میں مشغول ہوئی ۔ بعد اُس کے چالیس برس جیتی وہی پر
 کھنے نے اُس کو نہ دیکھا * گوشت نہ تنہائی میں رہتی اپنے گناہوں
 کو یاد کر کے رو یا کرتی ۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے اُس کے جان پر رحم کیا
 سبکو تو بی بی یون سے اُس کا درجہ بڑھا یا + نقال ہی کہ ایک
 درویش برتے ہاں سائیک کار تھے لیکن نہایت مفاسد اور لاچار *
 بی بی انکی ہمیشہ گھر کے خرچ اخراجات کے واسطے قرضہ کرتی *
 بے بیچارے اس سبب سے اکثر پریشان خاطر رہتے اور اپنی
 تکالیفات پر صبر کرتے * ایک روز اس ارادے سے نکلے کہ کسی
 مزدوری محنت کر کے کچھ لادوں تو بی بی کے بھکے پیسے رائی ہاؤن *
 بازار میں جا کر جہاں مزدور اکٹھے ہو کر کھرتے رہتے تھے اُن میں چلے *
 لو کہ آئے اُن مزدور کو اپنی اپنی احتیاج کے موافق خاتہ کر کر
 لیگئے * انکو کہنے پوچھا * ایک ہرجب اسی انتظار میں کھڑ
 گیا اور کوئی انکی طرف نہ آیا * بازار پر کہ یہاں کو چلے گئے وہاں حاکم

ایک گوشے میں بیٹھے * اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوئے۔
 جب دن آخر ہوا گھر میں آئے * بی بی نے مزدوری کے پس
 طلب کئے + جواب دیا کہ جس کے یہاں میں نے محنت کی ہے اُس نے
 وعدہ کیا ہے کہ آج اور کل کی مزدوری اکٹھا دو لگا * لاچار ہو کر میں
 لاؤں گا * کل دونوں دن کے پیسے انشاء اللہ تعالیٰ لاؤں گا * بی بی اور
 لڑکے کے اور خود قاذو کھینچ کر رہ گئے * صبح کو اُتھتے ہی نماز فجر کی اذان
 کے بازار کو گئے * ایسا اتفاق ہوا کہ اُس دن بھی کسی نے انکو
 نہ بلایا بہت دیر تک مزدور بنے مقام میں کھڑے رہے + جب
 نماز پڑھ کر لاچار ہو کر اُسی مکان میں جہاں اگلے دن عبادت کی تھی
 گئے + اور حق سبحانہ کی عبادت میں مصروف ہوئے پھر شام کو گھر
 آئے * بی بی نے اُنہیں پوچھا کہ پیسے کہاں * جواب دیا کہ جس شخص کے
 گھر مزدوری کرتا ہوں وہ شخص برادار اور بستی ہی اُسکی
 خویو کو دیکھ کر مزدوری مانگا اور پھر اُسکے واسطے اُس سے
 خدمہ کرنی میں نے مناسب نجانا حیا کو کام فرمایا + امی بی بی آج کے
 دن بھی مجھے معاف کر رہی تھیں نہ سناؤ * کل تینوں دن کی مزدوری
 اسے چاہیے تو مانگی * بی بی دل ہی دلیں ماؤ لا کھا کر چکی ہو رہی * لڑکے
 سبنا لوں سمیت سب بھوکھے سو رہے * جب صبح ہوئی نماز ادا
 کر کے پھر دسے بازار کو گئے * اور وہی میں سوچنے لگے اور بہت
 غم اور غصہ کھانے کہ اگر آج کچھ نہوا اور مزدوری نہ لی تو شام کو بی بی سے

کیا غز ر کر دنگا • اور کیونکر اُسی کے طعن فتنے سے بچو دنگا • اُس دن
 بی بی نے تینوں روز کی مزدوری کے پیسے کے واسطے ایک تھیلی
 اپنے بیان کے حوالے کی تھی • وہے پیسے کے لئے • اُنہی تین تھیلی
 لئے مزدور دن کے مقام میں منتظر کھڑے رہے • لیکن رات کے تو
 جاؤں • وقت پر نہ گئے • آئے اور دن کو لئے لئے وہیں کے
 وہیں کو رہے نہ گئے • کوئی دن کی طرف متوجہ نہ ہوا
 آخر چارہو کر دل میں کہنے لگے کہ آج تیرا دن ہی کسی
 نئے مجھے مزدوری کو نہ بلایا • اب — قایدہ کیون بیان اپنی
 اوقات کو دُن • بہتر یہی کہ چل کر اُسی مکان میں اپنے مذہب و حقیقی
 سگی جناب میں سر جھکاؤں اور اُسی سے اپنا مطالبہ لیج اور راز نہانی
 عرض کروں • یہ سوچ سمجھ کر دُن سے اُسی مقام پر آئے اور عبادت
 میں مشغول ہوئے • جب شام ہوئی تو دل میں خیال کیا کہ آج ایک حیلہ
 کیا جاوے کہ جس سے بی بی کے طعنے سے بچاؤں • غرض اُس تھیلی کو
 بالو سے بھر کر ہاتھ میں لے لیا کہ جب گھر میں بی بی کہہ دیا کہ یہی کہو دنگا
 کہ اُس شخص نے جس کے بیان میں کام کرنا ہوں راز دغا کیا جو سیری
 تھیلی کو بالو سے بھر دیا • آج تم میرے دکان میں اُس سے سمجھو دنگا
 اور کئی دن کے پیسے کھڑے کھڑے بھر دنگا • اُس میں آج کا روز بھی
 گئی جا دنگا کو اللہ کریم ہی • یہی مفاد یہ کہہ کے تھیلی بالو سے بھر لی
 اور گھر میں آئے • جون ہی گھر میں داخل ہوئے کہاد بکھتے ہیں کہ بی بی

بہت خوش بیٹھی ہی لڑکے با لے کھا، بی کر آسودہ ہو کر گھریں رہنے
 ہیں * ہو چھا کہو، بی بی یہ کیا ہی آج تکو بہت خوش پاتا ہوں * کہنے
 لگی کہ تم سچ کہتے تھے کہ وہ شخص جس کے یہاں بیٹن کام کرنا ہوں برآستی
 اور بامروت ہی کئی کھڑی گزاری ہوگی کہ اُسے ایک پورے تھہ کے
 تھہ ایک تھیلی بھیج دی، پورے تھہ نے دروازے پر آکر دستک
 دی بیٹن نے پوچھا کون ہو * کہا کہ تمہارا شوہر جس کے یہاں کام کرنا ہی
 اُسے اُنکی مزدور دیکھ، بسے تھیلی میں بھ کر بھیجے ہیں، سکاوے لو +
 یہ کہہ کر تھیلی میرے حوالے کی اور آپ چاں کھڑا ہوا * بیٹن نے جو
 تھیلی گھر بیٹن لاکر کھولی دیکھتی کیا ہوں کہ اُس میں چھ سو اشرفیاں
 بھری ہیں * ایک اشرفی خوردہ کر کے کھایا سبب بازار
 سے لائی * یہ بات سنتے ہی وہ مرد بزرگ رو پڑا + اور ہزاروں
 زبان سے اُس مالک دو جہان اور خالق کون و مکان کی حمد و ثنا کرنے لگا *
 بی بی نے ہو چھا سچ کہو یہ کیا ماجرا ہی * بزرگ نے عام حقیقت
 اُن تینوں دونوں کی بیانی اور کہا کہ تمہاری خفگی کے خوف سے بیٹن نے
 آج ایک جیادہ تھہرا کر اُس تھیلی کو بالو سے بھرا تھا + اُس خاوند
 بے ہمتا نے مجھ کو سہرا فرما دیا * اپنے خزانہ غیب سے اس مالک
 کو مالدار بنایا * ایسا خاوند اُس کے سوا اور کون ہی کہ تھوڑی مزدوری
 میں بہت سا انعام دے * بی بی نے تھیلی کو جو گھر میں جا کر کھولا جو اہر
 بیش قیمتی سے بھرا پایا + دو چند خوشی انھیں ہوئی شکر گزاری

اُس خالق کی دل و جان سے ادا کی • نشان ہی کہ نبی اسراہیل میں ہیں
 بھائی تھے باپ اُنکا بہت پور تھا • برتے بھائی نے دونوں بھائیوں سے
 کہا کہ باپ کی خدمت میں مجھے رہنے دو • تم دونوں گھر بنا رہے ہو کچھ
 لھانے کپڑے کے کپڑے جو ضرور ہو مجھ کو دیا کرو • جب باپ
 مر جاوے اُس کا ترکہ بھی تمہیں دونوں بانٹ لیتے ہو • یہ بات سن کر
 دونوں خوش ہوئے عیش و عشرت کرنے لگے • وہ باپ کی خدمت میں
 مشغول ہوا • بعد چند روز کے اُس کا باپ مر گیا • جو مال اسباب
 تھا دونوں بھائیوں نے بانٹ لیا • برتے نے کہا جس طرح باپکے جیتے
 ہمارے اور ہمارے کرتے یا لوٹکی خریدتے تھے لیا کر دے • اُنھوں نے سنا
 ناخوش ہو کر اُسے جواب دیا • یہ بیچارہ برسی جراتی ہیں پر آ • رات
 کو سوتے ہوئے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص اُس کو کہتا ہے
 کہ فلاں مقام میں سو دینا سو نے کے کرتے ہیں کال لے • خواب
 خیال سمجھ کر خاطر میں نہ لایا پھر دو رات یہی ہم اُس نے ہی خواب
 دیکھا • تیسرے دن صبح تر کے اُٹھ کر جو اُس مقام کو
 کہو داگر اخزانہ تھہر گا • اپنی جو رو کے حوالے کیا جو روئے بازار
 سے ایک مچھلی منگوائی پیت چیرا تو جواہر کی تھیلی نکلی • پھر
 اُس کو خواب میں کسی نے کہا • اسی بار یہ دولت دنیا کی تو تجھ کو
 ملی آخرت میں اس سے بھی بہتر اور زیادہ پاویگا • یہ سب عوض
 اُس کا ہیں • تو نے باپ کی خدمت میں دیکھا تھا بانٹا • اسی بھائی

یقین خانو کہ وہ ایسا ہی خاوند ہی کہ کبھی کسی محنت کو ہرگز برباد نہیں کرتا * اور جو کوئی اُسکی خدمت اور عبادت اخلاص سے بجالاتا ہی اور سب طرف سے آس تو رہتا کہ اُسکی طرف دل سے رجوع ہوتا ہی۔ یا اُسکی رضامندی کے کام کرتا ہی بل مارنے وہ صاحب اُسکو ہر طرف سے بے نیاز کرتا ہی * دین اور دنیا کی مرادین اُسکی بربادتا ہی + پس اب تم کو لازم ہی کہ اپنے جان اور مال سے اُسکی تابعداری میں حاضر رہو * سوائے اُسکے دوسرے دنیا کی طرف دل نہ لگاؤ * اُسی کے قبضہ قدرت میں ہم سب جہین مجبور بلکہ فرش سے عرش تک بالکل جہین مقہور * بھلا جو خود لاپچار ہو وہ دوسری کی لپچاری میں کیا کام آوے * اور جو خود بے بس ہو وہ اور ونگو کو بکنہ بچاؤے گراہو اکہین گردن کو اُسھاتا ہی + سوتاہو اکہین سو تو نکو جگاتا ہی * سوچ کر دھیان لگاؤ بشرک چھوڑ دو بدعت سے باز آؤ * نقل ہی کہ ایک دن کئی مسلمان دیندار ایک مقام میں بیٹھے ہوئے دنیا کی ناپایداری اور دنیا داروں کی غفلت اور لالچ اور اُنکی عقل کی نارسائی ذکر کر رہے تھے * اُن میں سے ایک نے کہا کہ میں نے کسی کتاب میں لکھا دیکھا ہی کہ اگلے زمانے میں ایک پادشاہ بے دین تھا اُسنے بہر قصد کیا کہ نبی اسرائیل کی قوم کو جو دعوا اسلام کا کرتے تھے اور اُسکو کافر کہتے تھے تباہ کرے * اُسکی مصالحت و زیر سے ہو چھی کہ ایسی

تہ پیر تھہر اؤ کہ پھر لوگ خود بندہ بن ہو کر ہمارے بحر خواہ و مددگار نہ
 بنیں اور ہمارے ارادہ کے شریک ہو جاویں۔ زہر نے بعد غور و تامل
 کے عرض کی کہ ایسا صورت سیری خاطر پیش گذرانی ہی اغلب کر وہ
 ہمارے مطالب کو مفید پرتے بادشاہ نے کہا جلد بیان کرو۔ اُس نے عرض
 کی کہ اس قوم کے علما اور سردار و کناہ طمع کے پھندے میں لاکر اُن سے
 ایسا کام لیا جاتا ہے + اور اُن کو ایسا ناسیب بنا کر اُن سے اپنے دین
 و ایمان کی ترغیب دلوایا جاتا ہے * بادشاہ کو یہ صلاح بہت پسند آئی *
 اُس نے حکم کیا کہ جو لوگ لائق اور قابل ہیں وہ ہمارے سرکار پیش
 برتے برتے مشاہرے باورینگے * اور سرکاری خدمات
 پیش منقرہ کیلئے جادینگے * اچھے اچھے حسب سبب والے برتے
 ہر عالم فاضل و درے اُن کی خوشامد اور تہہ بہت میں مشغول
 ہونے جس میں ۶۰ عید و عہدہ اُن کو ملے دنیا کی دولت ہاتھ لگے غریب
 دیندار دینے جب یہ حال دیکھا کہ عالم اور سردار ہمارے طمع
 دنیاوی کے سبب آخرت کو بھولے قریب ہی کر آئے سبب سے
 ہزاروں دیندار خراب ہووین اور اُن کی راہ اختیار کر کے یہ دین
 بنیں + اسوقت کے پیغمبر کو یہ خبر پہنچائی * حضرت نے اُن علما و
 اور سرداروں کو بلا کر دنیا کی بے ثباتی کی حقیقت اور دنیا داروں کے
 دل کی کیفیت ہر طرح سے کھول کر سنائی اور آخرت کی ذات
 پرستی کی حقیقت بھی سنائی لیکن اُن سنگین دلوں کے دلوں

مین جو محبت دنیا کی چھا گئی تھی کچھ اثر نہ گیا * بلکہ بعض اُنہیں سے
 اُس بادشاہ بید بنکی بید بنی کو اُتھانے کی تقریر لانے لگے * بعض
 اُسکے عدل اور انصاف کی تعریف بیان کرنے لگے * بعض اپنے اگلے
 بادشاہ اور رئیسوں کی انتظامی اور بے انصافی پر اسکی
 دانائی اور عقل کی رہائی اور ملک کے بند و بست کی خوبی کو
 ترجیح دینے لگے * غرض ہر نوکری کے ہر طرح سے اُسکی خبر خواہی اُنکے
 دلوں میں آگئی اچھے منافق بلکہ خاصے مرتد اور اُسکے دوستہ اور مددگار
 بن گئے * بعد چند روز کے اُنہیں جالموں اور سرداروں کا اُس بادشاہ
 کے حکم کیا کہ تم لوگ ہماری سرکار سے بہت روپے کھاتے ہو
 عیش و آرام سے کاتے ہو * اب تم کو لازم ہے کہ جس میں ہماری
 سلطنت قائم رہے اور جس طرح تم ہمارے خبر خواہ بنے مددگار ہوئے
 ہو سب چھوٹے برائے بھی اسے ہی ہو جاؤ میں اُسکی تدبیر کرو *
 یاد رہے تو اُنکا استعداد ہو رہا تھا ہزاروں روپے کھا کر دو تہہ نہ ہو گئے
 تھے خوشی اور خوشی سے چین کرتے تھے کیونکہ اب اپنے خداوند
 نعمت کی بات نہ سنیں اور جس طرح اس عیش و نقد کو آخر کی نعمتوں
 پر جو اُنکے اعتقاد میں مومن ہو چکی تھیں چھوڑ دیں * دل سے مستعد
 ہو لئے غریب دیندار دینے لگا کر لے کر بھانے صرف ہو گئے *
 اللہ و رسول کے کلام پر عقلمند و لیلین لگا لکر جاہلوں کو درپردہ
 چھتلائے لگے بلکہ اُن بید بنوں کی دلیاؤں کو ثابت اور شرعی دلیاؤں کو

نقص کرنے لگے نیک راہ سے ہٹا کر ہری راہ پر لائے جتنا بچہ
 تھو آسے عرصے میں انکی ترغیب اور تحریکوں و تسلیم اور
 قریب کی باتوں سے ہزاروں دیندار لے دیں ہو گئے + اور اُس
 پادشاہ کے طریق اور راہ اور رسم پر صاف صاف چلنے لگے +
 اللہ کے دوستوں کی ہستی اُجڑ گئی اور اُسکے نافرمانوں اور
 دشمنوں کی جمعیت رتھ گئی • یہ قصہ سنکر ایک مسلمان نے
 انہیں سے سوال کیا کہ بھلا جن لوگوں نے بے دین سردار
 کی موافقت کی اور اُسکے مددگار ہوئے اور اُسکی قوت
 صحت اور موافقت پر فخر کرنے لگے اور اُسکی قوت
 اور مدد سے دینداروں کی ذلت پر کمر باندھیں انکے دینکو خراب
 کیا اللہ و رسول کے حکم سے پھر گئے قیامت کا دور لے اُتھا دیا اللہ جل شانہ
 کے نزدیک اُنکا کیا حال ہو گا • دوسرے دیندار نے جواب دیا کہ جو
 اللہ اور رسول کی بات نہ سنیگا اور اُسپر اعتقاد نہ رکھیگا اور دنیا کی
 طمع کر کے مخالفوں سے محبت اور میل کرے گا اور انکی باتوں اور دلیاؤں کو
 سچ مانے گا البتہ وہ جہنمی ہو گا اور مقرر اُسکا حشر اُسکے شانہ کیا جائے گا + پھر
 اُسنے سوال کیا کہ یہ حکم عام ہی یا انہیں لوگوں کے حق میں تھا + جواب دیا
 کہ عام ہی جب کوئی ایسا کرے گا اسے عذاب اور فوجی کا سزاوار
 ہو گا + پھر سوال کیا کہ بھلا نماز اور روزہ اور خیرات اُنکا کچھ اُنکے کام
 آئے گا • جواب دیا ہرگز کام نہ آئے گا کیونکہ خدا کے در سے نہیں کیا

اپنے نام و نشان دنیا کی عزت برتھانے لوگوں کے فریب دینے کو
 کیا * اگر خدا کا درہونا تو کیونکر اُسکی مخالفت کرتے نفس کے تابع اور
 بندے دنیا کمانے عاقبت کہہ دے * بہتری آیتیں قرآن شریف کی
 اور حدیثیں رسول کریم کی اُسپر دلالت کرتی ہیں * چنانچہ آنھو میں
 پارہ کے پانچویں رکوع میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے • وَلَا تَتَّبِعْ هَوَا
 الْاَذْنِ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ
 يَعْبُدُونَ • اور نہ چل انکی خواہشوں پر جو جھٹھلانے میں ہمارے
 حکموں کا اور جو یقین نہیں رکھتے آخرت پر اور اپنے پروں دگار کے
 ساتھ دوسروں کو برابر کرتے ہیں • جیسا انھو نے کیا • اگر اللہ کے
 حکموں کو سچ مانتے اور آخرت پر یقین رکھتے تو اللہ سے ڈر کر دوسروں
 کی تابعداری کر کے اپنا دین نکھو دے * اور اگر اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے
 اور اُسکا رازق جانتے تو اُسکے دشمنوں کی طرح اور شکرت کرنے انکی
 خوشامد میں لگے نہ ہتے • سو انھو نے تو اور دیکھو رزق دولت حشمت
 دینے میں اللہ کے برابر کیا • اور اُسی پارہ کے خیر ہدین رکوع میں
 آیا ہے • الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا دِيْنَهُمْ هَوَاۤءَ وَاَنْغِيَاۤءَ غُرَّتْهُمْ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
 فَالْيَوْمَ يَنْتَسِبُوْنَ اِلَيْهَا • يَوْمَهُمْ هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُوْنَ
 جنھو نے تھرایا اپنا دین کھیل اور تماشا اور فریب دیا اُنکو دنیا
 کی زندگی نے سو آج بھلا دینکے ہم اُنکو جیسا بھلایا تھا انھو نے اپنے
 اُس دنکے ملنے کو اور جیسا دے تھے ہماری دلیلوں پر لٹکار

کرتے ہیں جو باتیں ہم نے اپنی کتابوں میں کیہ و لکھ دیاتھیں
 کہ نافرمانوں کو اگرچہ وہ دنیا میں عیش و آرام سے کاتبین
 و دوزخ میں بھیج دیں گے • اور فرمان برداروں کو اگرچہ دنیا میں دے
 تکلیف سے رہیں ہمیشگی کے گھر میں بہت آرام سے انہیں
 رکھیں گے • اور نافرمان کی کمائی اکارت جادہ گی اور ان کی شان و شوکت
 کچھ کام نہ آدہ گی • اور فرمان برداروں کی فرمان برداری انہیں بہت میں
 پیما دہ گی • یہاں کی تکلیف کے بدلے وہاں برسی راحت انہیں ملے گی
 اسی طرحی اور اور باتیں جس میں اللہ تعالیٰ کی برائی ہائی
 جادے اور قدرت اور دوسروں کی بے قدری اور ذلت
 اور جھٹہ بارہ کے بارہوں کو کوع میں * **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا**
لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَةَ أَوْلِيَاءَ مَبْعُثَهُمُ آوْلِيَاءُ بَعْضُ
وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ هُنَّ فَيَا قَوْمُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ *
 اسی ایمان والوں کو دوست مت بناؤ جو داور نصاریٰ کو دے
 آپس میں ایک دوسرے کے دوسب ہیں • **لَا تَتَّبِعُوا** کہ تم سے
 مخالفت کریں اور جو کوئی تم میں سے انکا رفیق ہو دے خیر
 خواہ بنے • بیشک وہ انہیں گناہوں کا تحقیق اللہ راہ پر نہیں لانا
 چاہو • جو دشمنوں سے اللہ کے دوستی کر کے اپنے نفس پر ظلم
 کرتے ہیں جہنم کے کدے پاتے ہیں اور فرما با رسول ﷺ +
لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَكُونُوا مَوَدَّةَ مَوَدَّةٍ وَلَا مَدَقَّةَ وَلَا حِجَا

وَلَا عُمَرَةَ وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا بَدَّحَ
الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجَبِينَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ نَهَيْنَ قَوْلُ كَرْنَا اَللّٰہُ بِرِ عَتٰی
کے روزے اور نہ خیرات نہ حج نہ عمرہ نہ ہمدانہ نفل نہ فرض نہ گناہی
وہ اسلام سے جیسے نکالنا ہی بال گونہ ہے آتے سے • سو ان لوگوں نے
تو ظالموں اور کافروں سے رفاقت کی اور انکی درخواست پر کمر باندھ ہی
اُنکا حال تو بدعت کرنیوالوں سے مفارقات ہو گا • ابن اوس بن
شرحبیل اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَشَىٰ مَعَ ظَالِمٍ لِّيُقَيِّدْ بِهِ ز
هُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ • تحقیق سنا
رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہو کوئی ظالم کے ساتھ کہ تقویت دے اُسکو
اُسکی خوشی کے کانون میں اور وہ جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی
پس خارج ہوا وہ اسلام سے بدعت کافر ہوا کیونکہ اسنے ظالم کی مدد
کی • اور دین اسلام کے سوا سب کافر ظالم ہیں اور کفر اصل
نظم ہی • وعن ابراهيم بن ميسرة قال قال رسول الله ﷺ من وفر
صاحب بدعة فقد آفان على هدم الاسلام • فرمایا رسول اللہ ﷺ نے
جسے عزت اور تنظیم کی بدعت کرنیوالے ایسی ہی تحقیق مدد کی اُسنے
اسلام کے کھود ڈالنے پر • ان لوگوں نے تو کافروں کی تنظیم کی اُنکے
سامنے سر بھکا باؤ اور نہ کہا دام افبالہ کیا دنیا حاصل کرنیکا واسطہ کی
حسرت کھوئی اپنے قبیل ذلیل کیا اُن کا حال یہ ہے اب ان سے بد
ہو گا • اور شکوہ کے باب حفظ اللسان میں امام بیہقی سے روایت

عہد میں نہیں * سب اب جو کوئی اُن سے محبت رکھے اور اُنکی خوشامد
 کرے اور اُنکی ترقی میں اپنی ترقی اور اُنکی تکلیف میں اپنی
 تکلیف اور اُنکی عزت میں اپنی عزت اور اُنکی ذلت میں اپنی
 ذلت جانے اور جو دے کہیں اور کہیں اچھا سمجھے وہ اس کے
 نزدیک ہے شہ مرد وہی * عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 كُنْ مِمَّنْ يَنْتَظِرُ عَذَابَ اللَّهِ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ سِتًّا
 كَتَمَ هَمِّينَ بِالْعَنَتِ كَتَمَ كُفْرًا هُوَ جَوْنٌ مِّنْ شَرِّ جَوْنِ
 رُؤُوسِ الْبُحَارِ يَعْنِي جَوْنُ الْكُفْرِ وَالْعَنَتِ هِيَ الْحَالُ حَرَامٌ
 نَّهَى عَنْهُ لِحَاطِ الْبُحَارِ نَهَى عَنْهُ لِحَاطِ الْبُحَارِ نَهَى عَنْهُ
 نَهَى عَنْهُ لِحَاطِ الْبُحَارِ نَهَى عَنْهُ لِحَاطِ الْبُحَارِ
 اللہ کی رحمت سے دور * جو تمہارے کے سرے کو جو میں
 ہوں * يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْمُرُكُمْ
 خِبْرًا وَلَا دُنَا مَعَانِيَتُمْ قَدْ بَدَأَ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تَخْفَى صُدُورُهُمْ
 أَكْثَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنْتُمْ تُعْقِلُونَ هَٰئُلًا لَا يُؤْمِنُونَ
 وَلَا يَحْسِبُونَكُمْ دُونَهُمْ يُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ * اٰمِي اٰمَانِ وَا لُو جھپٹ
 دوستی نہ کرو ان سے فرسے دے کسی نہیں کرے تمہاری رسوائی اور
 خرابی میں یعنی حسن میں تمہارا دین بگڑے اور دنیا میں ذلیل ہو *
 حلاوت میں چاہتے ہیں کہ تم ہر طرح سے دکھ میں برتو ظاہر ہو گئی اُنکی
 دشمنی اُنکی زبان سے کہ تمہاری عیب جوئی میں لگے ہیں * دین و
 دنیا کے بگاڑنے میں مصروف ہو رہے ہیں * اور جو چھپا رہی اُنکی

جہی بین سو وہ اس سے بھم زبنا دہی * ہمنے اتنا دے تم کو
 بتے * اکہ تم کو عقلا ہی تو سمجھو کہ دے کیسے تمہارے دشمن طانی
 ہمیں * مانتے ہو تم اسے نا انہی کہ اُنکی دوستی بخر خواہی بین
 لگے ہو اور دے تمہارے دوست اور بخر خواہ نہیں * اور تم ایمان
 رکھو ہو اللہ کی سب کتابوں پر اور دے اپنے کتاب سے یعنی قرآن
 سے سکر ہمیں * یہ ہوا کہ اس زمانے میں تھے مسلمانوں کا
 کافر نسبت اور کافر کا ایمان دار و نسب خوب ظاہر ہی آنکھ ہو
 تو بلکہ عقلا ہو تو سمجھو * دنیا کی طرح بین دنیا کو کیوں کہہ دے ہو
 ہو شیار ہو جاو * ست دشمن یہاں تو دشمنوں سے پرہیز کرو عاقبت
 سنو اردو * اس زمانے میں مخالف و مانع جس جس طرحی بے عزتی
 ہمارے رسول ﷺ کی کہ اُنکی بے عزتی عین اللہ تعالیٰ کی بے عزتی
 اور اس سے انکار ہی کو ہے، بازار میں مان کیا اور نادان لوگوں کو سنا
 سنا کہ گراہنا یا اور مسلمانوں کو ایسی باتوں سے رنج اور دکھ بین دے آلا
 کہاں تک، مان کر * اللہ جل شانہ اپنے دوستوں کا ہلالے اور اُنکے
 دوستوں سے ایمانی اور حسد اور کینہ اور نا اتفاق اور بغض اور
 عداوت اور نا انصافی اور طبع دنیا کو جلد دور کر کے ایمان اور
 محبت الہی اور محبت اور اتفاق اور انصاف اور دنیا کی بے پروائی
 کی دولت سے اُنکے دلوں کا مہر و مکر سے کہ بھی اُنکے فضل اور کرم کا
 ہر لمحہ بین ہر لمحہ بین کہہ کر کہ جب ہی مسلمانوں کو گونجے وہ آہیں

اور بھلائی جن میں اللہ و رسول راضی ہوں اخذ یا گین وہ میں اُسے
پاک پروردگار کی طرے سے کرم اور فضل اور مدد ہر طرح کی اُنکے
حال پر بنا شہدہ متوجہ ہوگی * اور تمام لوگ بیک اور اچھے ہوں
جادو نیکی * کسی نوع کی عداوت اور نفسانیت آپس میں
باقی نہ رہے گی * نقل ہی کہ نبی اسرار میں ایک شخص تھا جب
وہ مر گیا * بہت دنوں تک نہ بابکے نہ کے کو آپس میں بانٹ لیا * ایک جو بلی
وہ گئی اُس میں جھگڑا ہوا * اُس جو بلی سے آواز آئی * اس
نکا کے واسطے بے قابو و فحشہ کرتے ہو ناخوشی در میان میں لانے
ہو * مبرا احوال بہانے میں لہجہ تو کچھ جانو سو کیسو * اگلے زمانے میں
میں ایک آدمی تھا تین سو ریکی میری عمر ہوئی * بعد میں نیکے متین
سورس قبر میں رہا * پھر ایک شخص نے سری رتی سے لہجہ میں
جلیا کر کے یہ جو بلی بنائی * سورس گزرے کہ میں اسی جو بلی
کی دیوار میں ہوں * اب تک بھی جان کہ نہ کی سختی میں ہوا
ہوں * گور کے عند اسے خلاصی نہیں ہوئی * یہاں کی مصیبت
اور بیقرار اسے چھٹی نہیں ملی * اب اس احوال کو میرے
دیکھو اور گوش دل سے سنو * اگر کچھ خوف الہی دیکھتے ہو تو اس
جھگڑے سے باز آؤ * وہ کام کرو کہ جس سے دین کی مشکل آسان
ہو گور اور قیامت کی تکلیف سے بچو * یہ آواز سنئے ہی اُنکی ہوش
گئی فحشہ بھولے دل دیکھتے اللہ تعالیٰ کی تائیداری میں لگے * اہل

معرفت کہتے ہیں کہ عوام کے بہت تین ہیں * محبت پائت کی
 خواہش ہوئی * محبت فرنگی خواہش ہوئی * محبت زن اور فرزند کی * اور خواہش کی
 بہت تین ہیں * مال کی محبت * جان کی محبت * ظاہر کی آراہش کی
 محبت * ساتھ میں بت جو سب کا سر دال ہو وہ نفس کا فرہی کہ نفس
 ۵، لضم الا کبراسیو اسطی قریا ہی جہاد کرنا نفس کا فرہی جہاد
 اکبرہی + حضرت علی مرتضیٰ عہ سے قول مشہور ہے +
 رجعت من جہاد الا ضغر الی الجہاد الا کبر * کافر ظاہر کو تلو اور مار
 سکتے ہیں نفس کا فر کہ چھپا دشمن ہی آسکا مارنا دشوار جانتے
 ہیں * بے توفیق ایزدی مارا نہیں جاتا * اس کلام سے معلوم
 ہوا کہ کافر ظاہر بہت ہرست ہیں اور ہم لوگ باطن ہیں *
 آنکاہت ظاہر ہی ہمارا چھپا * تو اب ہم بھی لائق ہیں بتخانہ
 و زمار کے نہ قابل ہیں جیسے دوسٹار کے مرد وہی کہ ان
 بتوں کو چھوڑے اور اس زمار کو اور بتخانہ کو توڑے * تب
 مسلمان کے دعویٰ میں ہوا دے اور محبت کی راہ پر استقامت
 پاوے + الہی ہم کو اور سب کو اپنی فرمان برداری کی توفیق
 دے اور ہر یک کو ایسے بچائے کہ نفس اور شیطاں کے وسوسے
 سے نجات پاویں * شرع کی اچھی سیدھی راہ پر چلے جاویں کہ یہی
 خواہش ہے اور خلافت دینداری کے کاموں کرنے سے بچ رہیں *
 آمین

۱۔ جمعین * تبیسوان باب ابو شحمر کے اوائلی بیان میں کہتے ہیں
 کہ حضرت عمر رض کا ایک بیٹا تھا جس کا نام عبد اللہ عرف ابو شحمر
 نہایت خوب صورت اور نیک سیرت * ہر سے خوش آواز اپنے
 ہم جو یونین ممتاز * قرآن شریف کو اس قرات سے پڑھتے
 تھے کہ بعد حضرت ﷺ کے اصحابوں کو جب قرآن مجید کے سننے کا شوق
 ہوتا آنسے سنتے اور سنکر نہایت محظوظ ہوتے * اتفاقاً وہ بیلہ
 ہوئے * حضرت عمر رض نے اُنکی شفا کے واسطے شافعی حنفی
 کی نذر مائی * کہ اگر میرا لڑکا اس دکھ سے مخلصی پادے تو اللہ تعالیٰ
 کے واسطے روزے رکھوں ایک مہینے کے * حق سبحانہ تعالیٰ نے
 مہر کی اُس بیماری سے اُنکو شفا دی * حضرت عمر نے نذر ادا کی *
 جب عبد اللہ صحیح اور تندرست ہوئے حضرت پیغمبر خدا کے
 روضہ مبارک پر تشریف لیگئے * شہر یمن جردی کہ جو
 قرآن شریف کے سننے کا شوق ہو آدے * بہت سے آدمی جمع
 ہو گئے * ابو شحمر نے تلاوت شروع کی ہر طرف سے شاباش ورجاء
 کی صد آواز لگی + اُنکی قرات نے لوگوں کی دل میں اثر کیا کہ اللہ
 تعالیٰ کا خوف دلوں پر چھا گیا + اُنکو بے آنسو نکل پڑے اپنے
 گناہوں کے دُور سے رونے لگے * بعد فراغت کے اصحابوں سے رخصت ہو کر
 گھم کی طرف چلے * راہ میں ایک یہود سے ملاقات ہوئی * وہ پڑا
 طیب رہا اور تھا کہنے لگا + اے ابو شحمر تم ابھی بیمار سے اُتے

ہو رنگ تمہارا زہور راہی آج حضرت کے روضہ پر تم نے قرآن شریف
 پڑھا لوگو کو اپنی قرائت سے خوب دلایا۔ اگر اسی طرح محنت کیا کرے گے
 تو پھر اُلٹے بیمار پڑ گئے * تمہارے حق میں ایک اصلاح میں نے اصرار کیا
 ہے اگر سنو تو تمہارے کام آدے * ابو شحیدہ نے کہا بیان کرو
 کیا کہتے ہو + اُس نے کہا کہ میرے گھر چلو ایک دو چالے شہر اب
 پیو + بیمار کی افسردگی جادو سے طبیعت کو سرور حاصل ہو دے *
 بڑا حق تو مزاج میں فرحت آدے * پھر یہ بیماری کبھی
 ہو نہ کرے رنگ روپ برقاو دے * ابو شحیدہ یہ سن کر کہنے لگے *
 نعم ذبا عنہ منہا میں حضرت عمر کا بیٹا ہوں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیونکر
 کروں + اگر یہ حال تیرے ہیکل کے اپنے پاس کہہ دوں تو اسی
 وقت تجھ پر آفت آدے کہ جان بچنی تیری مشکلیں پڑے + شب
 اُس نے بہت عاجزی اور انکساری سے کہا ادویوں سمجھانے لگا *
 کہ میں تمہارے بھائی کو کہتا ہوں دوستی کی راہ سے یہ دوا بنا تا
 ہوں * طیب ہوں جو تمہارے حق میں بہتر ہو اور تم کو فائدہ کرے
 وہی مجھ پر کرنا ہوں + اگر نشے کا خیال ہی تو دوا اسی
 اُس میں ملا دنگا جس سے سطلق نشا نہ ہو فائدہ دے * غرض اسی
 طرح کی باتوں سے بھلا باادرو شیطانی نفس دل میں دسوا سوا دوا کر
 اُن کے دل میں رغبت ہوئی اُس کے ساتھ اُس کے گھر گئے اُس نے
 کسی بیمار سے نہ کہا کہ * جب نیشا پڑھا گھر سے

باہر کر، یا + وہیں شیطاں آ، مہم کی صورت یکہ کر گراہ کر لئے کر
 حاضر ہوا ۱۰۱۔ ابو شحمر سے کہا + اسی حالت میں گھر جانا مناسب
 نہیں * جلو میدان کی طرف سیر کرد + جب دشمن آئے تب خانہ *
 نبی نجا رکھا ایک باغ مشہور رہی انھیں دانا لیگیا اُس باغ میں ایک
 * تصویرت عورت سوتی تھی ابو شحمر کو مستی کی حالت میں
 شہوت کا جوش آبا لبت کر بوسہ لیا + عورت کی جو آنکھیں کھلیں مکان
 خاوت کا اور جوان حسین پا کر چپکے ہو رہی * ابو شحمر نے اُس سے
 فعل بر کیا * شیطاں مرو و نہایت خوش ہوا * بعد اُسکے جب ابو شحمر
 کو ہوش آیا نہا جا تا رہا ۱۰۲۔ اپنی اس نالایق حرکت پر بہت سے پناہ
 ہوئے توبہ استغفار کرنے لگے + عورت سے کہا ای عورت شیطاں
 کہے دسو اس سے یہ حرکت نہ مجھ سے ہوئی لیکن تجھ سے یہ اُمید
 رکھتا ہوں کہ اس بار کاو کسی سے نہ کہے مجھے ذلیل اور سوانکر سے *
 بہت مدت اور معذرت کر کے گھر گئے * رات بھر نیند نہ آئی نالہ
 و زاری میں کاتی * خدا کی جناب میں توبہ اور استغفار کرتے رہے *
 اپنی اس حرکت پر خجالت اُٹھائے رہے * ایسا اتفاق ہوا کہ
 اُس عورت کو حمل رہ گیا بعد مدتی کرتے کا پیدا ہوا * اپنے بیکانے
 کے طعنے تشنیے سے دوسری فکر مند ہوئی کہ اب کیا کر دے کیونکہ
 بچاؤن * آخر یہ سوچھی کہ جس کا نطفہ ہی اُسکے باپ پاس
 ظاہر کر دے + جو وقت حقارت عمر راض سجد میں بیٹھے و عطف

کر رہے تھے وہ عورت لڑکے کو گود میں لے ہوئے آئی اور کہنے لگی
 اسی ظیفہ برحق بہ لڑکا تھا ارے بدیقے کا لطفہ ہی • حضرت نے پوچھا
 حرام کے باغیاں سے + اُس نے کہا حرام سے • اور میری اُمید تیریں
 بہتہ نقیر نہیں • یہ کام سننے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کا
 رنگ اُڑ گیا • پوچھا اسی عورت تو اُمیدات پر قسم کر سکتی ہی
 اُس نے کہا البتہ سچ بات میں کیا دتا ہی • اُسی دم حضرت عمر اُتھ
 کھڑے ہوئے گھر میں گئے + ابو شحمہ کھانا کھاتے تھے باپ کو
 عصے میں دیکھ کر کانپ اُٹھے • کہا اسی باپا جان نہ تو ہی اس قدر
 غضب ناگ چہرہ آیا کا کیوں بنا ہی • حضرت نے فرمایا جلد کھالے
 قیامت کا سفر سمجھو اور ہشش ہی • پوچھا کیا سب فرمایا تو
 قالی تار بج جناب حضرت رسالت مآب کے رونہ مبارک میں
 قرآن شریف کی تلاوت کر مکے کدھر گیا تھا سچ بیان کر •
 انہوں نے کہا کہ جب میں قرآن شریف کی تلاوت سے فراغت
 کر چکا گھر کی طرف روانہ ہوا • راہ میں قالے جو دیسے ملاقات ہوئی
 بہکا کر وہ اپنے گھر لگیا + پھسا کر اُس نے شراب پلائی اُسی مہوشی کی
 حالت سے ایک باغ میں پہنچا • وہاں ایک عورت سوتی تھی
 شیطان اور نفس کے درغلانی سے فعل بد اُس کے ساتھ مجھ سے
 ہوا پھر توبہ اور استغفار کرتا گھر میں آیا • اسی مذمت
 اور نصیحت میں وہ قیام کیا اور اُس غمزدار جسم کے معاف اور مغفرت

جاہتاہوں * رات دن آذاری کرتا ہوں * حضرت عمرؓ نے بے
 باتیں سسکر سر کے بال پکڑ لئے اور خونی کی طرح گلہ پیتے ہوئے انکو
 گھر سے باہر لے * فرمایا تو نے تابعداری نفس اور شیطانی چاہی
 اُس منہم حقیقی کی صفت قرار سے چشم پوشی کی * اور اُسکی حکومت
 اور جروتکی حقیقت دے بھلائی * اس مقدمے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
 کہ جو کوئی بگانی عورت سے عوام کاری کرے وہ سودے کھاوے * قولہ
 تعالیٰ اَلْزَّانِيَةُ فَاجِلَةٌ وَمُخَلَّ وَاجِدٌ مِنْهُمْ مِائَةٌ جَلَدٌ ابوشحمر
 نے کہا ای بابا جان یقیناً اللہ تعالیٰ کے تابع ہوں جو چاہو سو کر د *
 مگر لوگوں کے سامنے لیجا کر ذلیل اور رسوا نہ بناؤ * فرمایا ای بیتہ
 تو نے اللہ تعالیٰ سے شرم بدیا قیامت کی رسوائی سے کچھ نہ ترا * اب یہاں ہی
 رسوائی سے کیوں دترتا ہی + اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہی سزا چاہئے زانیہ کو
 مسلمانوں کے سامنے * ابوشحمر چپ ہو رہے * حضرت عمرؓ انکو مسجد کے
 دروازے پر لائے شہر میں قل پر آسب نے اس ماجریکو سنا * ہر ایک
 انکو ابوشحمر کے ساتھ محبت دلی تھی روٹا پیتا دانا حاضر ہوا حضرات
 عمرؓ کی خدمت میں ہر منہم عرض کر لے گا * ابھی تھوڑے دن گزرے
 جو حضرت رسالت مآبؐ کی چوائی سے ہمارے دلوں پر ایک
 صدمہ ہو چکا ہی اُس بھرم سے نجات نہیں پائی اب یہ غم تازہ کیونکر
 برداشت کریں گے * بہتر یہ نہی کہ ابوشحمر کے واسطے جو سزا تھوڑی
 تھوڑی ہو مگر لوگوں کو تھوڑا تھوڑا دیکھئے اور انکو اس مصیبت سے

کی اُنکے پاس دھیری زمین * بہکو دیکھ کر سلام طلب کیا اور کہا کہ
 اللہ تعالیٰ کی رحمت تم پر ہو جیو کہ مجھے قیامت کی رسوائی اور یہاں کے
 عذاب سے آپنے پادیا + اب میرا یہ مرتہ ہوا کہ جناب پیغمبر
 خدا ﷺ کی خدمت میں ہمیشہ آرام رہتا ہوں * کسی طرح کا
 خم نہیں بہتی خوشی اور نہایت چین سے گزارا کرتا ہوں + آپ
 میری طرف سے ماکی خدمت میں بہت بہت سلام کہہ دینا * اور
 میری راحت اور مغفرت کے احوال سے اُنکو خوب آگاہ
 کر دینا * اسی بھائیو سمجھو ہو شہار ہو جاو گناہوں کے کفار یکی فکر اسی
 جگہ کر لو + بہانہ کی تکلیف برداشت کرو دینے عذاب سے بچو * دینا
 میں برائی اور بدی نہ ہو سکیگی آخرت میں سوائے سزا
 اور رسوائی کے تم سے کچھ نہ بن پڑیگی * بہانہ کی بجائے برائی
 مصیبت دینے پر بھڑکی تکلیف سے بہت نہیں رکھتی + ہو تو
 کسی صورت سے گذر جاتی ہی وہ ہمیشہ قابم رہتی ہی بلکہ برکت
 جاتی ہی * اسی بھائیو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت کا بیان
 تم نے سنا * دل میں سوچو اور یقین جانو کہ حضرت عمر اُسے ہی
 عادل تھے کہ دین کے مقدمے میں کسی کی خاطر ہرگز تکرار نہ
 بہانہ کی اپنے محبوب بیمار سے بیتے کو سزا دی تھو شرعی
 ان پر جاری کی * بھڑکو کوئی ظالمت شرع کچھ کام کرے لازم ہی
 اُسکو کہ دینا ہی میں اپنے تئیں اُس گناہ سے پاک کرے جس طرح سے

ہو سکے * پہلے دعوہ ارتداد نہ کرے نہ توبہ اور استغفار
 کر کے جان بچا دے + خواہ شرعیہ اپنے اوپر جاری کر دے
 کہ آغوش رسوائی اور ذلت سے بچے + اور وہاں شہرہ گی اور
 عذاب نجات پاوے * اور جبکہ عدالت کا مرتبہ حاصل ہو
 چاہے کہ وہ کام شرعی کے جاری کرنے میں کسی کی سعی سفارش
 ہرگز نہ مانے اور خاطر نہ کرے + اپنے پیگانے کو ایک نظر سے دیکھے +
 تب حضرت عمر کی نبابت کا درجہ پاوے * یا نہ ہم کو اور سب مومنوں کو
 بد باتوں سے دور رکھو اور نیک کاموں کو توفیق دیجیو بخدا و کرم *
 * جو یہ بیان باب ماتم اور نوحہ کی برائی کے بیان میں *

ابو مالک اشعر بن رضی کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے +
 آفِيَا حَةً مِّنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ الْذَّائِعَةُ إِذَا لَمْ تَتَّبِ قَبْلَ مَوْتِهَا
 قَقَامَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطْرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ * اور
 نوحہ کرنا یعنی بین کر کے رد نامہ دے ہر کفر کی رسموں سے ہی + اور
 فرمایا کہ اگر نوحہ کر نیوالی اپنے مرتبہ پہلے توبہ نہ کرے اٹھانی جاگی
 قیامت کے دن پہن ہوئی از ار قطران کی اور ہمارا ہن خارش کا * بدینہ اسکے
 بدن میں کھجائی پیدا ہوگی بھر ملا جائگا اس پر قطران * وہ ایک قسم
 کا مٹل ہوتا ہے جس سے ہزاغ جلاتے ہیں + اس واسطے کہ اس سے
 مٹاؤں اور جان بدن میں زیادہ ہو دے * اور جس طرح دنیا میں *
 اپنے ساتھ لے جاتی ہیں اور کبر سے چھایہ آتی تھی وہاں بھی

اسی ہی مصیبت میں گرفتار ہوگی کہ اپنے فعل کے مناسب سزا
 پاوے * ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں * لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَافَّةَ
 وَالْمُسْتَمِعَةَ * لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے ہرہ کر نیوالی اور سنانے والی
 بر * یعنی جو نوحہ کرے اور وہ جو اُس کو خوشی سے سننے اور اُس سر راضی
 رہے * اور اکثر یہ فعل عورتوں سے صادر ہوتا ہے اس واسطے اُنکو
 فرمایا * اور حدیث میں آیا ہے کہ جس میت کے گھر میں عین کرناوالہ
 عورت ہو اُس کے یہاں موت کے دن کھانا ہی بخانا درست نہیں *
 جس نے کھانا دیا گویا اُس نے اسے کام میں مدد کی * مگر بنی مریم کے کسی کا
 غم داسے کرنا آئو بہانہ خابزہنی * اور حدیث میں آیا ہے کہ مالک الموت
 مرینکے بعد ماتم کر نیوالوں یعنی چھاتی منہ پستانے والوں اور کبر سے
 پھار نیوالوں اور مال کھولنے اور نوچنے والوں سے پوچھینگے * اس قدر
 غضب اور غصہ تمہارا کہے اوپر تھا * اگر اللہ تعالیٰ کی فضا اور حکم
 سے ناراض تھے تو تم کافر ہو سکتے * اور اگر مجھ پر خفا ہو تو بیجا ہے
 کہ یقیناً بعد از ہوں * مالک کے حکم سے آنا ہوں * اور اُس کے
 مالک پر نصرت کرنا ہوں * جب تک دنیا قائم ہے یہی حال رہیگا *
 کسی کار و ناپیتنا غم کرنا کام نہ آویگا * عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے *
 عَصِيْبُ بْنُ مَرْثَدَةَ قَالَ لَمَّا مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَرَّبَ الْخُدَّ وَدَوَّ هَقَّ
 الْيُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ * نہیں ہی ہم سے ہے ہمارے طریقے
 سے خارج ہیں جس نے بیتا رخسار نوکھو اور ہمارا کربانوں کو اور

پکارا یعنی نوہ کیا کفر کے دھرم پر * اور بنی بنی عایشہ رضی اللہ عنہا
 کہ جب خبر پہنچی پیغمبر خدا ﷺ کو زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب
 اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے جنازہ میں شہید ہو چکی * حضرت سید
 میں غزدہ ہو کر بیٹھے * بیٹن دیکھتی تھیں دروازہ دیکھی دروازے ایک
 شخص آ یا اس نے حضرت سے عرض کی کہ عورتیں جعفر کی چاکر روتی
 ہیں * فرمایا اُس کو حضرت نے کہ منع کرو + وہ شخص گیا اور پھر
 آیا کہ دے عورتیں کہا نہیں مان تیں * حضرت نے پھر فرمایا کہ جا اور
 باز رکھو اُن کو ایسی بیجا حرکت سے + وہ جا کر پھر آیا اور عرض کی کہ
 دے نہیں سنتیں اور مہری بات کو خیال میں نہیں لاتیں + فرمایا
 حضرت نے کہ جادو الہ نے آئی تنہوں میں خاک * مان نہ ہو اسے
 یوں معلوم ہوا کہ مصیبت برتنے میں یا کسی کے مرنے میں نوہ
 کرنا اور سر منہ پیتنا اور کہہ کرے بھارتے اور بال نوچنے اور جو
 دھرم کفار کے ہیں ان کا دھرم میں لانے مناسب نہیں * سب
 کاو اسے آدمی گنہگار ہوتا ہے * اور بزرگوں نے لکھا ہے کہ کھانا
 بھی حنا مسیت کے گھر فروش اقربا اور ہمدعا پر کو پہلے دن مگر وہ نہیں
 * ہی بلکہ مستحب ہی اگر دان بین کر نیوالی عورت نہو * دوسرے دن
 کر وہ ہی * اور وہ کھانا کھانا اہل مصیبت کے سوا دوسروں کے
 * پس مصیبت برتنے میں مسلمانوں کو جائز ہے کہ ہر
 اختیار کریں مگر کوئی کام نہ کرے کا زمانہ سے نہ نکالیں وہ

ہر دست اور غم کی گاہ۔۔۔ ہر ماوارِ ایشیہ یا بیگانے کا۔
 اور ان کاموں میں ہندوستان کی عوام اور تہذیب خاصہ متاثر
 اور لے پروا ہوتی ہیں + مصیبت کے وقت ایسے کام منہ
 سے نکالتی ہیں اور ایسی حرکتیں عمل میں لاتی ہیں مدحتِ حنیفہ
 اور کافر ہو جاتی ہیں + اسی سہائیو خرد دار ہو کر اسی باتیں
 منہ سے نہ نکالو اور ایسے کام نہ کرو کہ جس سے اللہ تعالیٰ کے
 نزدیک مردود نہ ہو اور سوائے اس بات کے کہ طرح کا فائدہ
 دین کا یا دنیا کا اس عمل میں حاصل نہیں + بلکہ حدیث کی رو سے
 معادوم ہوا کہ مردہ بھی عذاب میں تمہارا شریک ہو جاتا ہے
 اُس کے اور اپنے حال پر رحم کرو خلاف شرع کے کاموں سے
 باز آؤ + الہی ہم کو اور سب مسلمانوں کو ایسے رے کاموں سے
 جو خلاف شرع ہیں دور رکھو اور مصیبت کے وقت صبر +
 سکونت عطا فرما + آمین رب العالمین حرمت سیدنا محمد
 مصطفیٰ و آلہ و اصحابہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین *

بجیسو ان باب میں کئی قصائد ہیں * اول فصل توہر کی
 چانا چاہیے کہ جب طرح اور بیماری کا علاج مقرر ہے اسی طرح گناہ
 کی بیماری کا علاج توہر ہے * جب طرح بدن اور بیمار ہونے سے ناقص
 ہوتا ہے اسی طرح ایمان بھی گناہ کی بیماری سے ضعیف اور
 ناکارہ بن جاتا ہے * مومن کو چاہیے کہ جب یہ بیماری لگ جاوے

تو فوراً اس کو توبہ سے دود کرے + اسے تعالیٰ نے فرمایا
 ہی جو نہ سپارہ میں * اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ الْمَذْذِنِينَ يَعْمَلُونَ
 السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ * یعنی توبہ کا قبول کرنا اس پر ہی
 واسطے اُن کے جو کرتے ہیں برے کام نادانی سے پھر پھر
 آتے ہیں تھوڑی دیر میں * یعنی اسے تعالیٰ اپنے وعدے کے
 موافق مسلمانوں کے برے اعمال سے جو دے نادانی سے کرتے
 ہیں اور بھرم معاف پاتا ہے میں قبل موت کے تو معاف فرماتا ہی
 اور اُس کے گناہوں سے درگزر کرتا ہی + سو مومن کو چاہیے کہ ہر دم
 کو اس پیشہ دم داپسین سمجھ کر جلد بہ کام کرے ہر گز دیر ہی نہ لگا دے
 اور غافل نہ رہے + اور جو سامان ہی وہ ہر کام نادانی ہی سے
 کرتا ہی * یعنی نفس اور شیطان کے دسواس سے نہ شک
 اور انگار اور عداوت سے * جیسا منافق اور انکار کرتے ہیں
 تو حادثہ حقیقی بھی اُس کے برے اعمال کو جب ہی وہ دل سے رجوع
 لایا نام ہوا فوراً اگر ہزاروں طرح کی اُس نے برائی کی ہو معاف
 فرماتا ہی * کیونکہ اُس دربار میں اخلاص سے گھر گرا نا اور
 اپنے بریکاموں پر افسوس کھانا اور اُن کاموں سے باز آنا اپنے
 حادثہ کے دتر سے بہت پسند ہی * اور شارع نے ہر گناہ سے
 پاک ہو کے واسطے علیحدہ علاج مقرر کیا ہی * مثلاً اگر کوئی بھو قہ
 قسم کا گناہ کرتے تو اُس کو چاہیے کہ گناہہ قسم کا موافق حکم شارع کے

دیوے * اگر اُس کے بدلے کوئی ہزار رکعت نماز پڑھے یا مسجد
 بنادے تو قسم کا کفارہ ادا نہ ہوگا * اور گناہ صغیرہ کا ہمیشہ کرنا بھی
 دلوں سیاہ کرتا ہے کیونکہ صغیرہ گناہ اصرار سے کبیرہ ہو جاتا ہے *
 سو جو کوئی ایمان کا نور رکھتا ہے وہ خوب جانے کہ جو گناہ کرنے
 یا دیکھنے یا سننے یا خیال کرنے سے اُس سے صادر ہوتا ہے اُس
 میں اُس کا مرتبہ ناقص ہو جاتا ہے * اور اللہ کے دشمن سے اور
 اُس کے برے مکان سے نزدیکی کا سبب سمجھ جاتا ہے * اور دشمن
 اُس کا شیطان ہے اور برا مکان دوزخ * اور واسطہ
 دورے کا ہوتا ہے اُس کے دوست سے اور اُس کی رضا مندی
 کے مکان سے * دوست اُس کا پیغمبر ﷺ اور رضا مندی کا مکان
 بہشت * اور جانو کہ توبہ کہتے ہیں اُس کو کہ باز آدے آئندہ کے
 گناہوں سے اور اُس سے چھوٹنے کی تہ پیر کرے اور پشیمانی کھینچے
 گزیرے گناہوں پر * اور حالت اُس کی ہمیشہ غم اور اندوہ میں
 بکتا اور اپنے احوال پر گریہ اور زاری کرتے رہنا * ای بھائیو اگر
 تمہارا لڑکا بیمار ہو اور ایک کافر طبیب تم سے کہے کہ یہ بیماری
 بہت سخت ہے اندیشہ ہلاک ہو چکا ہے تو کس قدر
 تمہاری جان میں بقراری اور فکر لاحق ہوگی کہ خواب و خودش
 تم کو حرام ہو جائیگی + پھر معلوم ہے کہ اپنا نفس زیادہ عزیز ہے
 فرزند سے اور اللہ و رسول زیادہ اپنی جہین طبیب کافر سے +

اور عاقبت کی فراہمی کا وقت زیادہ ہی فرزند کی موت سے ۱۰ اور
 اسے تعالیٰ کا غضب بے فائدہ مانی گئے۔ سبب زیادہ ہی موت کے
 در سے بیماری کے باعث ۵۔ سدان باتوں کو تو اس کا ٹکڑے
 اور گناہوں سے باز نہ آوے۔ تو بے بن جانو کہ اُس کے ایمان نے
 گناہ کی بیماری سے نبات نہیں پانی برتنا گناہوں کی آگ بھڑکے
 کسی انسان پر اُس کا ایمان کے جانے میں زیادہ ہو گا ۵ پھر جانو کہ
 گناہ و وقسم ہیں ۵ ایک حق اللہ تعالیٰ کا مثلاً ناز نہ پر یعنی زکوٰۃ ادا
 نہ کی وہ معاف ہو تا ہی اس طریق سے جو اوپر بیان کیا گیا ۵
 ۱۰۔ سداق عباد ہیں۔ یہ سانس کا مال جو دہی سے لے کر یا غضب
 سے ۵ غضب کہتے ہیں ظاہر میں لینا یا بیزاری کے ۵ یا کسی پر ظلم
 کرنا دیکھ دیا قتل کرنا وغیرہ ان گناہوں سے بددین ادا کئے ۱۰ اس
 مان کے باوجود ۵ لے لیا پھر راضی کئے ۵ وہی کے مخصوص ہر گز نہیں ۵
 طریق تو ۵ کالمی سادات میں یوں لکھا ہے کہ اُس میں آتھ
 کام کرنا چاہئے ۵ ہمارا دل سے علاقہ رکھنا ہے ۵ تو یہ کرنا دل کی منہ و طبی
 سے ۵ اور آئندہ کو ہرگز اُس کام کا قصد نہ کرنا ۵ اُس کے باز پرس
 سے ہمیشہ دہاتے رہنا ۵ اللہ تعالیٰ کی جہاں سے ۵ معاف کی امید رکھنی
 ۵ ہمارا کام جسم سے علاقہ رکھنا ہے ۵ پہلے دھوکہ کے دو رکعت نواز
 ہو کر ادا کرنی ۵ پھر سنہ مرتبہ استغفار کرنی پھر دوسو مرتبہ سبحان
 اللہ کہنا ۵ اور اپنے منہ پر در کے موافق کچھ صبر

دینا اور ایک روز روزہ رکھنا * اُسی کتاب میں لکھا ہے کہ گناہوں
 پر ہمت رکھنے اور توبہ نہ کرنے کی سبب ہمیں * پہلے یہ سبب ہی
 کہ لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے یا اُس مقدمے میں شک کرتے ہیں
 دوسرا سبب شہوتِ انہرا ایسی غالب ہے کہ اُسکو چھوڑ نہیں سکتے *
 اور اُسکی لذت میں ایسے مصروف ہو رہتے ہیں کہ عاقبت کا درد
 بالکل اُنکے دل سے جاتا رہا * اکثر آدمی اسی شہوت کے پھندے میں پرتے ہیں *
 اور شہوت کے معنی ہیں خواہشِ نفسانی سودہ کنی طرح کی ہوتی ہے * فرج کی
 دولت کی یہ کابھی لباس کی * تیسرا سبب آخرت کے معاملے کو وعدے
 پر اور دنیا کی لذت کو نقدِ سر و دست سمجھتے ہیں اور آدمی کی طبعِ نقد پر
 مایل ہوتی ہے * چوتھا سبب جو موسن ہے قصہ توبہ کا رکھنا ہی * مگر
 توقف میں برتا ہی ہر روز یہی کہتا ہی کہ آج یہ کام کر لوں توکل تو نہ
 ضرور کروں گا * پانچواں سبب سمجھتا ہی کچھ واجب نہیں کہ گناہ جہنم
 میں پہنچادے شاید معاف ہو جاوے * سو لوگ بعضے ایک سبب
 کے باعث بعضے زیادہ سببوں سے توبہ نہیں کرتے عاقبت اپنی نہیں سنوارتے +
 اب یہاں سے حدیثیں جو اس باب میں شروع ہوئیں + فرمایا رسول اللہ
 ﷺ نے * يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةً مَرَّةً
 رواہ مسلم + اسی آدمی کو توبہ کر دوں جو لاؤ تم اس کی طرف تحقیق
 میں توبہ کرتا ہوں اللہ کی طرف ہر روز سو بار + بعضے علمائے اہلِ حضرت
 کا توبہ کرنا اُس کے غم اور اندوہ سے تھا کیونکہ اُنکے اول اور آخر

لے کر مال سے نرا کر۔ نئے ہونے کے حق میں اسانفسار اور آزمائش کیا ہوئی
 جانتے تھے * بعضے کہتے ہیں حضرت کا مرنے والی ہو نہ اُست کی صلاحیت
 لے کر بارہیں تیس سالہ سیست اور وعظ اور تعلیم اذکام شرع اور اپنے
 کھانے پینے اور اسپان متعاف و بیکے ساتھ معروفت رہنے اور اعدائے دین
 سے لڑائی کے بند و بست کرنے میں وہ قدر اوقات آپکی صرف ہوتی
 تھی تو انکا مہنگو اس مقام اعلیٰ سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تفرہ ہو تا
 تھا اور قلب اذکام ہی اللہ سے خالی ہو جاتا تھا کناہ سمجھ کر اسنفار
 فرماتے تھے + اگر پتہ دے کام بھی فرمان بردار ہی کے تھے * مگر
 وہ جمعیت اور حضور جو اعظم عبادت ہی اس میں کہاں * اور صوفیہ
 کہتے ہیں کہ یہ عبادت ترقی انوار کہہ ہی کہ آپکے قابض مبارک میں
 ہر ساعت اس نور کی ترقی ہو کر تھی * اور مرتبہ قرب کا برتھا جاتا
 تھا تو پچھلے مرتبہ ہر اسے شتاب سمجھ کر اسنفار فرمایا کرتے تھے +
 اور اگلے مرتبہ پر شکر بحال تھے * اسبطرح درجہ برتھتے چلے جاتے تھے
 اور وائے درجے بے شمار ہیں * سے باہر * من ابی ذررض قال
 قال رسول اللہ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا عَبْدَايْ كُنْتُمْ ضَالِّا۟لَ الرِّمَاقِ وَدَيْتُ
 مَسَآلُوْنِي الْهَدَى الْهَدَى وَكُنْتُمْ تَقْرَءُ الْاَمِّنَ اَهْنَيْتُ فَسَآلُوْنِي
 اَرَزْتُكُمْ وَكُنْتُمْ مُذْلِبُ الْاَمِّنَ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَبِي ذُو
 قَدَارَةَ عَلَي مَغْفِرَةٍ فَاَسْتَغْفِرْنِي غُفِرَتْ لَهٗ وَلَا اَبَايَ وَلَوْ اَنْ
 اَوْ اَلَمْ رَاجِعْ كَمْ رَحِمَكُمْ وَمَنْ يَكُنْ رَظِيْبَكُمْ وَيَايَسَكُمْ اجْتَمِعُوا

هَآئِ اَتَّقِ قَلْبَ عِبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زِلَ دُلِكَ فِي مِلْكِي جَنَاحَ بَعُوَصَةٍ
وَلَوْ اَنْ اُولَكُمْ وَاخِرَكُمْ وَحَبِيبَكُمْ وَمِنْكُمْ وَرَطَبَكُمْ وَيَا بِسْكُمْ اِجْتَمِعُوا

مَلَى اَشَقَى قَلْبَ عِبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ دَلِكَ مِنْ مِلْكِي جَنَاحَ بَعُوَصَةٍ
وَلَوْ اَنْ اُولَكُمْ وَاخِرَكُمْ وَحَبِيبَكُمْ وَمِنْكُمْ وَرَطَبَكُمْ وَيَا بِسْكُمْ اِجْتَمِعُوا فِي

سَعْبِي وَاَحَدٍ نَسَّالَ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا يَلْفَتُ اَمْنِيْنَهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَاوِلٍ

مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مِلْكِي اَلَا كَمَا لَوْ اَنْ اَحَدَكُمْ مَرَّ فِي الْبَحْرِ فَنَسَّ

فِيْهِ اَبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذَلِكُ يَا بَنِي جَوَادٍ مَا جَدَّ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَايَ

كَلَامٍ وَعَذَابِيْ كَلَامٍ اِقْصَا اَمْرِيْ لَشَيْءٍ اِذَا ارَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهُ كُنْ

فَيَكُوْنُ رُوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَه * فَرِيَا رَسُوْلٍ ﷺ نَے كَ اَرشَاد

كِيَا اَللّٰه تَعَالٰی نَے اِي سِيْرے بِنْد و تَم سب كَرَامَتِ هُو مَكْرَجُ كُو مِيْن

هَدَايَت كَرْدَن * سَوَا مَنگُو مَحْمَد سے هَدَايَت هَدَايَت كَرْدَن مِيْن نَهَارِي

* اَدَر تَم سَب فَقِيْر هُو مَكْرَجُ كُو مِيْن غَنِي كَرْدَن * پَس چَاهُو تَم

مَحْمَد سے دُون مِيْن نَمَكُور رَزَق * اَدَر تَم سَب كُنْهَسْكَار هُو مَكْرَجُ كُو

مِيْن مَعَاث كَرْدَن بَحَار كَهُون * سَو جَو كُوْنِي جَاتَا هِي كَ مِيْن

قَاوِد هُون گَنَاهُون كَ بَخْشَنے بِر چَاهِيْئے كَ سَعَاثَت مَآگِيْ دَه مَحْمَد سے

مِيْن بَخْش دُونگَا اُسكو * اَدَر اَس مِيْرَه كُچھ سِيْرَا نَهِيْن بَكْرَتَا *

اَدَر اَكْر اَوَّل تَمَاهَرے اَوْر اَخِر تَمَاهَرے اَوْر زَنَدے تَمَاهَرے

اَوْر مَرْدے تَمَاهَرے اَوْر غَشَك تَمَاهَرے اَوْر تَر تَمَاهَرے

جَمْعِ هُو چَاوِيْن سَب سِيْرے بِنْدُون سے كَسِيْ بَرْتے بِر هِيْزْكَار

بندے کے دل پر • یعنی سب کا دل دوسرے اپنے اندر کے دل کے
 موافق ہو خادے یہ ہونا کچھ زیادہ نمارے سیر سے ملک سے ایسا
 مجھ کے بر کے برابر • اور اگر اول تمہارے اور آخر تمہارے اور مذ
 تمہارے اور مرے تمہارے اور نشک تمہارے اور تر تمہارے
 جمع ہو جائیں سب مرے بندہ ہوں • کسی ہرے مد کا بندے کے
 قاب پر یہ ہونا نام کرے • مجھ کے بر کے برابر کچھ سیر سے ملک میں
 سے • اور اگر اول اور آخر اور مذ مرے اور مرے اور نشک
 اور تر تمہارے سب کے سب جمع ہو جائیں ایک قطع ان میں ہر
 اور سوال کرے ہر ایک انسان تم میں سے جو اُسکی آرزو ہے •
 بس عطا کروں میں ہر ایک شخص کو تمہارے ہو وہ مانگے اور
 کچھ کم نہ ہو جائیں اُس کے سب سیر سے ملک سے • نمارے
 جیسا کہ کوئی تم میں کانا نہ دے • دیا پر اور دتا • ایک سون
 اُس میں بھر اُتھالے اُسے • یہ اس واسطے ہے کہ میں سخی
 ہوں اور بزرگ ہوں میری سخاوت اور بخشش اور بزرگی
 سے تمام عالم پر ہے • میں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں • دنیا
 میری ایک بات ہے اور عذاب میرا بھی ایک بات ہے
 یعنی ایک بات میں یہ سب انجام کر دیتا ہوں کسی جزا و
 عذاب کا محتاج نہیں رہتا • حکم میرا یہی ہے کہ جب چاہتا ہوں
 کسی کو زندہ رکھوں • کسی کو مار دوں • کسی کو غلام رکھوں • کسی کو
 آزاد رکھوں • کسی کو غلام رکھوں • کسی کو غلام رکھوں • کسی کو غلام رکھوں •

سے مراد پتھر اور گھاس * یعنی یہ سب اگر آدمی ہو کر سوال کریں یا جن اور انہیں کہ انہیں پیدائش اور خلقت پانی سے ہی اور انہیں آگ سے * یا اس سے مراد جمیع چیزیں جو زمین پر موجود ہیں *
 * من ابی بکن الصدیق رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ ﷺ مَا أَصْرَمَنِ اسْتَعْفَرَ

وَأَنَّ عَادَ فِي الْيَوْمِ مَبْعُوثِينَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ *

کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہفت نہیں کیا آیتیں جس نے استغفار کیا اللہ کے پاس اگرچہ پھر جاوے وہ گناہ کی طرف اکہدن میں ستر مرتبہ * یعنی جب آدمی نے دل سے رجوع ہو کر اخلاص کے ساتھ معاہدہ مانگا اللہ سے تو وہ گناہ پر ہت کرنے سے بھر ا اگرچہ دن میں ستر دفعہ یہ حال سبائی سے اُس پر گذرے کہ وہ توبہ کرے صدق نیت سے اور نہ کسی شامت سے گناہ میں جا پڑے * اور اگر معاہدہ مانگا تو گو باہت بر قائم رہے اور ہت کرتے سے یعنی اُس پر قائم رہنے سے یا ہمیشہ کرنے سے چھوٹا گناہ بھی برآ ہو جاتا ہے اور وہی دلوں کو سیاہ کرتا ہے + اور حاکم دل سیاہ ہو اور نا فرمانی کی حد کو پہنچا + فرمایا ﷺ اَلْهَمَّ لَكَ مَوَسِّنٌ حَقِّقْتَ گناہ کرتا ہے پس وہ ہو جاتا ہے اسکے دل میں ایک نقطہ سیاہ پس اگر توبہ کیا اُس نے اور معاہدہ مانگا تو برت جاتا ہے وہ اور اگر زیادہ کرے یعنی گناہ تو وہ زیادہ ہوتا ہے بہانہ کہ گھیر لیتا ہے وہ اُس کے دلوں کو * پس وہ وہی سوچتا ہے جب کا ذکر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اَلْهَمَّ لَكَ مَوَسِّنٌ

مَلَى قُلُوبَهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ * یوں نہیں بلکہ رنگ لگا ہی
 اُنکے دلوں پر اُن چیزوں سے کہ وہ کماتے تھے * روایت کی احمد
 اور ترمذی نے * اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہی تو یہ
 اپنے بندے غریبے وقت تک + یعنی جب روح طاق میں پہنچے *
 ظاہر حدیث سے معلوم ہوا کہ مرنے دم تک کفر اور معصیت سے
 توبہ قبول ہوتا ہی لیکن بعضے ظاہر کہتے ہیں کہ توبہ معصیت سے اسوقت
 قبول ہی مگر کفر سے مقبول نہیں اور یہی مفتی بہ ہی * اور فرمایا
 ﷺ نے کہ کہا شیطان نے کہ قسم ہی مجھ کو ای پروردگار میرے
 تیری عزتی ہمیشہ گمراہ کردیگا میں تیرے بندہ نکو جتنا اُنکے
 جسم میں جان ہی * فرمایا اُس تو اب رحیم نے اُسکے جواب
 میں اپنی فضیلت و کرم سے * قسم ہی مجھ کو اپنی عزت اور
 بزرگی کی کہ ہمیشہ معاف کرتا ہو نگا میں جتنا کوئی معاف چاہتا
 رہیگا مجھ سے * روایت کی ترمذی نے * اور فرمایا رسول
 ﷺ نے کہ تھا ایک شخص نبی اسیر میں کہ قتل کیا اُسنے
 تا نوے آدمیوں کو پھر آیا ایک راہب کے پاس پوچھنے کو کہ
 آیا اُسکا توبہ قبول ہو گیا نہیں * پھر پوچھا * جو اب دیا راہب نے
 کہ نہیں * پھر قتل کیا اُسنے اُسکو بھی اور منتظر کہتا رہا کہ اور کسی
 سے پوچھ * کہا ایک شخص نے کہ قتل کرنے کا تو میں ایسا ایک
 آدمی ہوں کہ میری مشکل آسان کرے * پس مر گیا وہ شخص اُس حال

میں کہ برتھا یا تھا چھاتی کو اُسکی طرف * سو چھکرا آپر ۱۱ اس مقدمے
 میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان * یعنی رحمت
 کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ شخص ناجی ہوا کیونکہ اُس نے قصد کیا تھا
 اُس گانوں کی طرف اور عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ وہ مغضوب ہوا کیونکہ
 بے توبہ ہوا + بعدہ حکم کیا اللہ تعالیٰ نے اُس گانوں کو جسکی طرف
 وہ شخص متوجہ ہوا تھا کہ نزدیک ہو جا تو میت سے * اور حکم کیا
 اُس گانوں کو کہ جس میں اُس نے قتل کیا تھا کہ دور ہو جا تو اُس سے + پھر
 یوں فرمایا اُس تو اب رحیم نے فرشتوں کو کہ اب پناہ پس کرو
 دونوں گانوں کی مسافت کو مدیکے پاس سے * پایا فرشتوں نے اس
 گانوں کو جس میں وہ جایا جا رہا تھا ایک بالشت دوسرے لگا تو نرسے
 نزدیک * پھر بخش دیا اللہ تعالیٰ نے اسے بہانے سے اُسکے
 سب گناہوں کو * اس حدیث سے کہاں وسعت اُسکی رحمت
 اور بخشش کی بندوبست حال پر پانی گئی کہ اُس شخص کو ایسے
 گناہوں کے ساتھ صرف توبہ کی نیت کے سبب معاف فرمایا
 * من ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ ﷺ وَالَّذِي بَغَىٰ بِيَدِهِ لَوْ اَنَّمْ
 بَذَلْتُ نَبُوًا لَّذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ يَقُومُ يَذْنُبُوْنَهٗ فَيَسْتَغْفِرُ مِنْ اللّٰهِ فَيَغْفِرُ لِيْكُمْ
 رواہ مسلم * فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہی اُس پر درگاہی جسکے قبضہ
 قدرت میں میری جان ہی اگر گناہ نکرے گا تم تو بیشک دور کرے گا
 اللہ کو اور لا لگا دوسری قوم کو جو گناہ کرے گی پھر معاف چاہے گی پس

معاف کر دیا اللہ انکو * اس حدیث میں اُس غفور رحیم کے
 عفو اور مغفرتی وسعت کا اظہار ہے کہ لوگ توبہ اور استغفار
 پر رغبت کریں یہ کہ گناہ کرنے پر کمر باندھیں اور کیا کریں + کیونکہ
 اللہ تعالیٰ کے گناہوں سے منع فرمایا ہے * اور پندرہ دن کو
 بھیجا ہے! سب لئے کہ اسے ہرے کا خون سے لوگوں کو بار دکھیں *
 اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گھر گھر آئے اور ساجزی سے بےش
 آئے میں صفت تو اب دور دُش و رحیم و عفوی خوب ظاہر ہوتی
 ہے + اور یہ وضع بندے کی اُس مالک سے پر والی بنا ہے
 نہایت پسند آتی ہے * سوائے جہانِ توبہ کہ قبل اُسکے کہ طاقت
 نہ رہے توبہ کرنے کی * اور وہ حال کسی شخص کو معلوم نہیں * شاید
 ایسے میں ہو ازیادہ باتیں * پھر جسکا حال اپنی ذات سے
 باہر ہو اُس پر اعتماد کرنا اور نیک کام سے غافل رہنا مناسب
 نہیں * یہاں حدیث میں آیا ہے + کہ جلدی کرو نیکی سے کاؤں میں *
 * یہ فصل اُن الفاظ کے بیان میں ہے کہ نیکیوں کو

سے آدمی کافر ہو جاتا ہے *

عمر بن ذر قال قال رسول الله ﷺ لا يؤمن رجلٌ زجلٌ زجلٌ بالقسوق ولا
 يترحمه ولا يغفر له الا رندٌ ثاقبٌ ان لم يكن صاحباً كذا لك
 رواه البخاري * روایت کی گئی ہے ابی ذر سے کہ کہا اُنہوں نے کہ
 فرمایا ہے میں نے نہیں گالی دینا ہے کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق کہے

اور نہیں گالی دیتا ہی کسی کو کافر کہیے مگر رجوع کرتی ہی گالی دیتے
 ۱۰۱۱ پر جب کہ نہوئے صاحب اسکا قابل اسکے نکالا اسکو بخاری
 نے وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ آيَمَارُ جُلِيلٌ قَالَ لَا خَبْرَهُ يَأْ
 كَافِرٌ فَقَدْ يَأْ يَمَّا أَحَدُهُمَا مَتَّقٌ عَلَيْهِ * اور روایت کی گئی ہے
 عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا اُنھوں نے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے *
 جو شخص کہ کہے بھائی کو اپنے جو مسلمان ہی ای کافر بس مقرر
 رجوع کریگا یہ کلمہ ایسا ہے پر اُن دو نوئے نکالا اسکو بخاری اور
 مسلم نے اگر کوئی مسلم کسی مسلم کو کافر کہے * اور وہ حقیقت
 میں کافر نہیں ہی * یا مومن کہے اور وہ اُسکے لایق نہیں تو وہ خود
 کافر اور مومن ہوتا ہی * اور جس نے اعتقاد کی رو سے حرام کو
 حلال جانایا علیل کو حرام تو وہ کافر ہی * اور جو شخص گناہ کا کام کرتا ہی
 اور اسکو کسی نے دَرایا اُس نے کہا کہ ہم نہیں دَر تے ہیں * سو وہ کافر
 ہوگا مگر کوئی لسیب کو کہے کہ اگر تو خدا ہوے تو بھی حق اپنا سمجھے لو نگا
 تو وہ کافر ہو جائیگا + ایسا شخص نے دوسرے سے کہا کہ خدا کو تو نے
 ایسا اختیار میں کر رکھا ہی کہ جو تو کہتا ہی سو وہ کرتا ہی * تو وہ شخص
 کافر ہوگا * اگر کہے کوئی کسی کو کہ خدا تم پر ظلم کرتا ہی یا کہے کہ کوئی مکان
 خدا سے خالی نہیں اور خدا تعالیٰ اوپر کھڑا ہی یا بیجا ہی تو وہ کافر ہو
 جائیگا * اور اگر کوئی کہے کہ ہم یہ کہ ہیں ثواب اور عذاب سے تو وہ کافر
 ہی یک شخص نے نکاح کیا در اُس مقام میں کوئی گداہ حاضر نہ تھے تب

کہا اُسے خدا اور سو بیکو گواہ کیا یا فرشتے کو تو وہ کافر ہی + اور کافر
 ہو گا۔ ب۔ بیان کرے گا اللہ کی شان پر ایسی چیز کہ جو اُس کی
 شان کے لائق نہیں ہیں یا تھتھا کرے اللہ تعالیٰ کے کسی اسماء
 اور صفات پر یا اُس کے احکام پر یا اللہ کے کسی وعدہ اور وعید کا انکار
 کرے یا شریک تھہرے اللہ کا کسی کو + یا مقرر کرے اللہ کے واسطے
 کسی کو لڑکا یا چور دیا نسبت کرے اللہ کو نادانی یا عاجزی یا نقصان
 کی طرف تو انصورتوں میں آمی کافر ہو جاتا ہی + اور اگر کوئی کہے کہ
 اگر مجھے حکم کرے اللہ اس کام پر تو نکرہں تو بیشک کافر ہوے +
 اگر کسی کو کہے کہ خدا تیری زبان سے ساتھ ہر نہیں آتا ہی میں کو نکر
 برآون کافر ہو گا * اگر کہے کوئی اپنی جود سے کہ تو بیماری زیادہ
 ہی مبرے باس اللہ سے وہ کافر ہی * اور اگر کوئی کہے کہ میرے
 لئے ابراہیم اور یحییٰ تم ہو تو وہ کافر ہو گا + اگر کوئی کہے کہ میں
 دیکھتا ہوں اللہ کو بہشت میں تو یہ کفر کا لفظ ہی * اور اگر کہے کہ
 اگر اللہ قیامت کے روز حق کے ساتھ حکم کرے تو میں اہل حق
 ٹھہرے لو دگا تو یہ کفر کا لفظ ہی * اور اگر کوئی کہے کہ اسی پروردگار
 مجھ پر اپنی رحمت کرنے سے قصور مٹ کر تو یہ لفظ لہر کا ہی *
 جس وقت ظالم کرے کوئی ظالم کسی پر اور وہ کہے کہ اسی پروردگار پہرہ
 ظلم اس ظالم سے محصرت ردا رکھ اگر تو ردا رکھتا ہی تو میں ردا
 نہیں رکھتا میں کافر ہو گا * اور کسی شخص نے کہا کہ اسی خدا ردا ہی مجھ پر

کشادہ کر یا۔ مجھ پر ظلم مت کر * یا کہ تجارت میری برتھا یا مجھ پر ظلم کر *
 کہا ابو نصر دہلوی نے اس صورت میں کار ہو گا + اگر
 کسی کو کہتے کہ جھوٹے ست کہو تب وہ کہے کہ حصو تھ کہو اسطے ہی
 اسلئے کہ لوگ اُسکو کہیں تو کافر ہو گا * اگر کہا جاوے کہ سبکو کہ
 طلب کر رضا سند ہی خدا کی وہ کہے گا تجھے نہ جائے یا کہا تجھے خدا بہشت
 میں داخل کرے تو میں عبادت کروں * یا کہا جاوے کہ سبکو ست
 نافرمانی کر اللہ کی اگر کریگا تو بیشک اللہ تعالیٰ تجھے جہنم میں داخل
 کریگا + تب اُسنے کہا میں جہنم سے اندیشہ نہیں کرتا ہوں یا اہل
 جاوے اُسکو کہ بہت ست کھا پھر بیشک اللہ نہ دست رکھے گا
 تجھکو + پس کہا اُسنے میں زیادہ کھاتا ہوں خواہ اللہ دست رکھے خواہ
 دشمن + پس اس نے صورتوں میں کافر ہو گا * اسے طغیاء اگر کہے
 کہا جاوے کہ بہت ست کھا دیا بہت ست سو دیا بہت ست ہنسو د
 * پس کہا اُسنے انا کھاؤں اور انا سوؤں اور انا ہنسوں گا کہ جتنا میں
 چاہوں پس کافر ہو گا * اور ایک نے دوسرے سے کہا کہ گناہ ست کر +
 کیونکہ عذاب خدا کا بہت ہی * تب اُسے کہا کہ عذاب خدا کا میں
 ایک ہاتھ سے اٹھا لوں گا کافر ہو گا + اور اگر کوئی کہے کہ اے ابلیس
 کام میرا انجام کر دے * تو جو ہاتھ کہ تو کہیںکا میں کر دنگا باب کو
 دکھ دینگا * اور جو تو نہیں کہیںکا نہر دنگا پس کافر ہو گا * اگر کوئی
 کہے کہ اگر چاہے اللہ تو یہ کام تو کر دنگا اُسنے کہا میں لے چاہیے اللہ کے

گردن کا تو کا فر ہو گا * اگر دیکھا کسی نے اس شخص کو کہ لٹا کر رہا ہے *
 اور کہا اُسکو کہ کیا تو نہیں دتر تا اند سے اُس نے کہا میں خود کا فر ہو گا
 • اور اگر کہے کوئی کہ جب تک میں بہت برا رہتا ہوں خدا بھی ہمارے
 ساتھ بہت برا رہتا ہے • اور جب تک میں بہت یک ہو تا ہوں خدا
 بھی ہمارے ساتھ بہت یک ہو تا ہے • اس وہ کا فر ہو گا * اگر کوئی
 کہے خدا تعالیٰ نے میرے حق میں سب کچھ کیا اسی میں مجھے ہے
 بس کا فر ہو گا * اگر کسی کو کہے اپنی جو دے کے ساتھ تو رہتا آتا
 اُس نے کہا کہ خدا عز و جل کے ساتھ نہیں آتا میں نہیں کہو مگر ہر
 آدمی تو کا فر ہو گا * اگر کوئی شخص اپنی جو دے سے کہے کہ مجھے
 خاطر داری ہمسایہ کی نہ پتا ہے وہ کہے کہ نہیں پتا ہے کہ مجھ پر حق شہر کا
 ہیں ہی وہ کہے کہ نہیں • پتا ہے کہ مجھ پر حق خدا کا نہیں ہے وہ کہے
 نہیں تو وہ عورت کا فر ہو گی + اور جب انکار کرے کوئی قرآن
 ستر بھنکی آیت کا یا ہنسی سے کسی آیت پر یا عیب کرے بس
 ان عورتوں میں کا فر ہو جاوے گا • اور جب رہے کوئی قرآن کو دلت اور
 بانسی بجا کے کا فر ہو گا • اگر کوئی شخص قرآن پڑھے اور دوسرا شخص
 سنکر کہے یہ کیا آواز طوفان ہے بس تو یہ کہہ ہی • اور اگر کوئی شخص
 قدح پھر کر کوئی پیتے کی جزا دے اور اُسکو دیکھ کر کوئی کہے گا سنا
 دھوا یا کہے خدا تعالیٰ بطور خوش طبعی کے کہے تو انہی اور ان
 کرنے کے وقت • ادا کا لوہم دو ذلوہم بطرون • بطریق

مزاج کے • یا کہ جس موضع میں لومک ایک جگہ پر جمع ہوں •
 جمعنا ہم جمعایا کہے و حشر ناہم فلم نغادر منهم احد • تو
 آنہور تون میں کافر ہوگا + خلاصہ اُسکا یہ ہی جو مقام ایسا ہو کہ وہاں
 کلام اللہ پر تھنا ضرور نہیں * اُس مقام میں اگر کوئی آیت کلام
 اللہ کی بطور مزاج و کلام الناس کے پڑھے تو کافر ہو جائیگا + اسلئے
 کہ اس میں ایک نوع کی حقارت پائی جاتی ہے • اور جو الفاظ اور
 کلمات کہ جنکے بولنے سے آدمی مرتد اور کافر ہو جاتا ہے العیاذ باللہ منہ
 ان الفاظ کے سبب سے جو وہ بھی اُن لوگوں کی مطافہ ہو جاتی ہے
 یعنی نکاح اُسکا محبت جاتا ہے • بعد اُسکے اگر اُسکے ساتھ بنیر دہرائے
 نکاح کے صحت کرے گا تو زنا ہوگا + پس مسلمانوں کو چاہئے کہ
 ایسی ایسی باتوں سے کہ جسکے سبب سے ایمان اور کافر
 اور جور و مطلقہ ہو جاوے • بہت پرہیز کرے بلکہ ہرگز اُسکے پاس
 نہ جاوے • اور الفاظ کفر کا بہت ہی اس مقام میں نہور تے
 کلمات کہ جنکو عوام الناس اسبب جہالت کے اکثر بولتے
 ہیں لکھ دینا کہ معلوم کریں + اور ایسے کلمات نہ لے سہجین
 یا اللہ یا کریم ہر کو اور سب بھائی مسلمان کو توفیق ایمان کی دے
 اور کلمات کفر اور فحشہ سے بچا رکھ • آمین رب العالمین بحرست

سید المرسلین و آلہ الطیبین الطاہرین

• فصل اسمین دغا ماز پیروں کا حال اور •

* دوبارہ بیعت کرنا کی حقیقت اچھی سمجھیں

اندنوں بہت لوگ صرف بزرگوں کے نام پر آنکلی ادا کیا اُنکے
 خلافو نسبہ بیعت کرتے ہیں + یعنی سر یکا موکلی تو بہ اور اچھے
 کاموں سر قائم رہنے کا عہد مانڈتے ہیں * لیکن وہ دے ادا یا خلافو سواے
 اسکے کہ اُس بیچارے مرید کو اپنا بنا دے اُس سے معاشرتی
 صورت تھہرا دین کچھ ظاہر اور باطن کی حد اُس پر نہیں کرتے بنے
 اُس کو اچھی باتیں نہیں سکھا تے اور حرام اور بدعت کی
 باتوں سے مار نہیں رکھتے * ایسے مطالب کے یار ہیں سر دست کچھ
 لے لیا اور جہشت کی جاگیر تھہرایا * اگر وہ بیچارہ مقدمہ نہیں
 رکھتا تو محض ہو کر لے عزت کر کر رہا کر یکہ دہشت دکھا کر قرض
 وام مانگا اگر جہنم کی نہ دھک دے کہ اگر اپنا معمول لینے
 ہیں ہر گز نہیں چھوڑتے * آنکلی سئل منہو رہیں کہ مرد دہشت میں
 جائے یا دلش میں ہوگا چلو امانڈ تیرے کام * سواسی مارو غار بہرہ نسبہ
 کنڈ کر چیتے رہو + جس وقت کو لی ششیں ایسا ملے کہ کسی عالم خانہ ان
 اور سلسلے سے نسبت رکھنا ہو اور احکام شرعی نہ مانڈ سکے دے اور
 حرام اور بدعت کے کاموں سے یاد دے * اور بنا دیکھ راہ
 بنا دے * اور اللہ ور سو اکی اطاعت کے امور سمجھا دے * اگر چہ
 ہر گز عالم اور فاضل نہ ہو * جیسا اس زمانے میں ایسی باتوں میں اس
 گروہ محمدی کو پہنچے جن لوگوں نے جناب پیر مرشد سید احمد مجدد

دین محمدی دام برکاتہ سے انخاص دلی کے ساتھ بیعت حاصل
 کی ہی تھو ہر شرف اور بزرگی جناب اقدس الہی نے عطا فرمائی
 فی الفور اُسکے ہاتھ پر بیعت کر دے * یعنی برے کا بوسہ نہ دے چھوئے اور
 نیک کا بوسہ نہ لے * کہنے کا قول عہد مضبوط باندھو * اور پچھلی بری
 باتوں سے جو جہالت سے تم کرتے تھے اُنسب سے تو بہ کر دے
 * اللہ تعالیٰ اپنے نفع و کرم سے تمہارے دین دنیا کے کام
 آسان کریگا * اس جہان اور اُس جہان میں عزت آبرو و جھشکا * اور
 اگر پہلے کسی سے بیعت کی تھی اور اُس سے تمہارا مطلب
 حاصل ہوا اور وہ بیعت تمہاری راہوں اور بد چالیوں کے
 دفع کرنے کو موثر اور مفید نہ رہی تو پھر بیعت کر لو * اور مکرار
 بیعت کا کچھ مضائقہ نہیں + چنانچہ فاضل کامل عارف باللہ حضرت
 شاہ ولی اللہ محدث دہاوی نے تو باب مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز
 قدس اللہ سرہما اللہ بزرگ کے حوالے میں لکھا ہے
 وَأَمَّا مَسْئَلَةُ السَّادِسَةِ فَأَعْلَمُ أَنَّ تَكَرُّرَ الرِّبْعَةِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 مَا تُورِكُنْ لِكَ عَنِ الصَّوْقِيَةِ أَمَّا مِنْ شَخْصَيْنِ فَإِنْ كَانَ قَدَرًا مِنْ
 حَلِيلٍ فَيَمْنُ بَابِعَهُ فَلَا بَأْسَ وَكَذَلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ أَوْ غِيَبَتِهِ الْمَقْطَعَةِ *
 چھوئے مکرر بیعت کرنی رسول اللہ ﷺ سے نابت ہی اسطرح
 مستحب و محمود بھی امور اربعہ متعديہ * یعنی گناہوں سے
 تو بہ کرنے کی بیعت * اچھے بزرگوں کے ساتھ میں دیا خل

ہر نے کی بدعت * اللہ تعالیٰ کے حکم و نکر، بجا آوری پر مغبوطی سے قاجم رہنے اور عمل کرنے کی بدعت + مگر وہ شخص خود اس سے سو و تب ہی کہ جب دیکھے کہ اُس کو اُس کی اگلی بدعت سے کچھ فائدہ نہ ہوا اگلی پھر کے مرنے کے بعد یا اب اسے الگ ہو گیا کہ اُس سے مقصد حاصل نہیں ہو سکتا تو ان صورتوں میں اللہ جائز ہی *
 نک. ۱۔ سر زمانے میں تو لازم ہی کہو کہ پہلے پیر کا مرتب نام تھا اور اس پیر سے کام + تو جس سے اس کا نام بنے اللہ و رسول کی متابعت اُس کے مستند سے ہاتھ آئے رہی نہ ہے اور اچھی مرشد *
 نہ وہ کہ آپ گمراہ ہی شراب اور بدعت سے کام کرتا رہتا ہی اور اور دیکھو گمراہی سے باز نہیں رکھتا اور اچھی راہ نہیں نہانا *
 اللہ تعالیٰ ۱۔ سے پیروں کو ہدایت کرے اور دنیا کی طرح اُن کے دل سے کہہ دے کہ ہزاروں سیدھے مسلمانوں کی جان و ایمان بچے •

+ فصل اس میں اور قسم کی حدیثیں ہیں •

فرمایا ﷺ نے تحقیق اللہ جل شانہ اللہ باندہ کریگا درجہ نیک مرد کا جنت میں • پوچھو گیاد کہ خداوند اکیو نکر ملاجہ کو یہ درجہ * فرمادیک اللہ تعالیٰ کہ میرے فرزند کے استفادہ کرنے سے تم کو یہ درجہ ملا دے ایسے کی احمد نے • یار و یہ قاید ہی نکاح کرنا یا اور فرزند صالح ہونے کا + اور فرمایا ﷺ نے کہ مرد اپنی قبر میں دفن ہونے والے کی طرح فرما دے

کرتا ہے کہ کوئی اُس کو بچا دے * اور وہ مُیدر لکھتا ہے دعا کی اپنے
 ماباپ لڑکے بالے دوست آشنا سے * پھر جب کوئی اُس کے
 واسطے دعا کرتا ہے تو ہوتی ہے وہ دعا اُس کے حق میں دنیا اور جو
 جز دنیا میں ہے اُس سے زیادہ * اور اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے مرد و عورت
 قبروں کے اندر دنیا کے لوگوں کی دعا کے سبب بہارِ قون کے برابر
 ثواب * اور یہ یہی زند و عورت کے مرد و عورت کے واسطے
 استغفار مانگنے اور دعا کرنے کے سبب + روایت کی
 ترمذی اور بیہقی نے * فرمایا ﷺ لے جب دین اسلام میں آیا
 ہے کوئی بندہ اور نیک ہوتا ہے اسلام لانا اُس کا اپنے اپنے یقین
 اور اخلاص سے بلا شک و رفاق مسلمان ہوتا ہے پہچانتا ہے اللہ
 تعالیٰ اُس کے تمام گناہوں کو جو پہلے کر چکا تھا + اور دیتا ہے اُسے بعد
 اُس کے ایک نیکی لے بدلے دس نیکیوں کا ثواب سب سے سو تک تاکہ اُس سے
 بھی زیادہ * اور ایک بد نیکی لے ایک بدی اور چاہے تو یہ بھی
 نہ دے * یہ اُس کا فضل اور کرم ہے روایت کی بخاری نے *
 ہن جابر رضی قال قال رسول اللہ ﷺ * لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَالِ الْجَنَّةِ
 وَلَا يُحْمَرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا آتَانَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ * فرمایا
 ﷺ نے داخل نہ کرے کسی کو اُس کا عمل جنت میں اور نہ بچا دے دوزخ
 سے اور نہ میں * یعنی نہ داخل ہو نہ گناہ چھو تو نہ گناہ میں مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت
 سے اور فرمایا کہ کسی کو نجات نہ دے گا اُس کا عمل * ہو چھا لوگوں نے اور

نمک و یار رسول اللہ * فرمایا مجھ کو بھی نہیں * مگر یہ کہ چھپا دے اللہ تعالیٰ
 اپنی طرف سے اپنی رحمت کے ساتھ * پس تھکیا اور درست کرو
 اپنے نعل * اور نزدیکی حاصل کرو اپنی طاعت کے موافق * اور محنت
 اُتھاؤ صبح اور شام کو اور نحو تری رات رہتے * اور بیچ کی چٹاں
 اختیار کرنا پہنچو تم منزل مقصود کو * بتے اُن نایون وقوف ہی عبادت
 میں اخرا ط و تنفر لطف ناز * روایت کی بخاری اور مسلم نے *
 ان دو حدیثوں سے یوں معاموم ہو اگر کسی کو پچاہے کہ اپنی عبادت
 اور نیک عمالوں پر غرہ کرے یا بھروسہ رکھے کہ اُس دربار کا معاملہ
 عقل سے باہر ہی + کبھی ہزار برس کے عائد کو ایک دم میں
 مردود کرتے ہیں * اور کبھی ہزار برس کے فاسق کو ایک لحظہ
 میں مغرب درگاہ * نالتے ہیں * مگر انسان کو بھی لازم ہی کہ
 عاجزی اور انکساری کے ساتھ ہر دم اُس کی یاد میں رہے * اور اپنے
 مقدمہ پر بھر فرمان برداری کے کام بجالایا کرے * اور نافرمانی کی
 باتوں کے گرد نجاوے اور شہوات جسمانی اور دسادس شیطانی
 سے اپنے تئیں بچا دے * کیونکہ ازل ہی عہد کی وفاداری اور
 شریعت کے احکام کی بجا آوری ظاہر الہی میں پائی جاتی ہی *
 باقی اختیار بدست مختار چاہے معذور ہے چاہے پکارتے چاہے مقبول کرے
 چاہے مردود دینا دے * اور اسی اندیشہ نے ازل یاد دیکھے دلوں کو تترے
 بکترے کیا ہی * اور اسی کھٹکے نے صد بقول کے گلیچوں کو بارہ بارہ

کر رکھا ہی * فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس قے کو کہ ایک شخص نے
 نے عمل خیر کبھی نہیں کیا تھا * کہا اُس نے اپنے گھر والوں سے کہ جب
 وہ مر جاوے جاؤ اُس کو پھر آدھی خاک اُسکی دریا میں دیاؤ اور
 آدھی مبدان میں اُڑاؤ * سو قسم ہی اُس خدا کی اگر مقد رکیا ہی
 اللہ نے کہ عذاب کرے اُسے ہر تو ایسا عذاب کرے گا کہ کسی پر
 نہیں کیا * پھر جب مر گیا کہا لوگوں نے حیا اُس نے کہا تھا * پس حکم کیا
 اُس قادر مطلق نے دریا کو جمع کیا اُس نے جو اُس میں گرا تھا + اور
 حکم کیا میداؤ جمع کیا اُس نے جو اُس میں اُڑا تھا + پھر پوچھا خاوند نے
 اُسے زندہ کر کے ابی وصیت کیوں کی تھی تو نے عرض کیا اُس نے
 گم کر آکر تیرے در سے اسی میرے خاوند * اور تو خوب جانتا ہی
 میرے احوال کو پس بخش دیا اللہ تعالیٰ نے اُس کو * مطلب
 اس حدیث کا یہ معلوم ہوا کہ بندہ اپنے تئیں بندہ اور اللہ تعالیٰ
 کو خاوند اور مالک بدل جائے اور اس بات کو اخلاص سے کہے
 اور دے کر اُسکی جناب میں بنا لے * اگرچہ نفس و شیطان
 کے در خانہ سے بہت کچھ بریکام کیا ہو وہ خاوند اپنے فضل اور
 کرم سے الہیہ معاف کرے * اور اُسکی قصور و نگو بخش دے * کہا انس
 رض نے فرمایا ﷺ نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اسی فرزند آدم جتنا کہ
 تو دعا مانگا تا رہیگا اور اُسید رکھ بیگا مجھ سے خوشبو لگا بیٹن ٹھکے جس عمل کے
 ساتھ تو ہوگا + اور اُسکا کچھ پروا بیٹن نہیں رکھتا یعنی کوئی کہے کہ ایسے

گناہگار کو کیوں بخشا + اسی فرزند آدم اگر پہنچ جادین میرے گناہ
کناروں تک آسماں تک بھر سعات مانگے تو مجھ سے سعات کروں گا میں تجھ کو
اور کچھ پروا نہیں رکھتا * اسی فرزند آدم اگر آدے تو میرے
باس گناہوں سے ہزارین کے برابر پھر آدے تو اُس حال میں کہ
میرے ساتھ کسی نوشہریک نہیں بنا یا * آدہ لگا میں تیرے پاس اتنی
ہی مغفرت کے ساتھ * یعنی اگر شرک نہیں کیا تو نے اور طرح کے
گناہ ہزاروں کیے ہیں تو البتہ بخشو گا + بشرطیکہ توبہ نہایت اخلاص
و محبت سے طرف رجوع کرے گا * رویت کی ترمذی اور احمد
اور دارمی نے * فرمایا ﷺ نے تنہا یہ عزیمت کہ ہر گناہوں سے جہنم
پہنچا لیا سر پر شہین درویشوں کا اور دنیا لمانہ * دھوا کر نابز کوں
کی محبت کا اور اُن کے افعال اور عادات کو چھوڑ دینا * برا کہنا
دولت مندوں کو پھر اُن سے مانگ کر لینا * کچھ نہ سمجھنا ٹھانی کو
اور لوگوں کی ایمانی سے لبرک کھانا * ابی ذر رضی سے کہا شداد
ابن اوس نے کہ تامل یا رسول ﷺ نے سید الاستغفار کہتے تو *
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا مَلِیْ
عَبْدُکَ وَوَعْدُکَ مَا سَطَعْتُ اَمْوَالِیْ مِنْ شَیْءٍ مَا صَنَعْتُ اَوْ دَوَّلْتُ
بِعَبْتِیْکَ مَلِیْ وَاَوْفِیْ بِذَنْبِیْ فَاَغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ * اور
فرمانہ کہ جو کوئی پڑھے اس کا اعتقاد کی رو سے دنیا رہتے پھر مر جادے اُسیدین
راست ہوئے اور اہل جنت سے ہو گا * اور جو کوئی پڑھے اس کا بطرح

رات کو پھر مرجا دے اُس رات کو صبح نہوتے تو وہ اہل جنت سے ہو گا روایت کی بخاری نے * اور فرمایا ﷺ نے جو کوئی ہمیشہ استغفار کیا کرنا ہی اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تنگی سے اُس کو نجات دیتا ہی اور ہر طرح کے غم سے رہائی بخشنا ہی * اور روزی دیتا ہی اُس کو ایسے مقام سے کہ شان گمان میں نہیں آتا * روایت کی احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ نے * کما علی عجم نے کہ فرمایا رسول ﷺ نے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَئِ النَّوَابِ + یعنی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی بند سے مؤمن کو جو آزمایا گیا ہی اور بلا میں دُلا گیا ہی گناہوں کی اور پھر توبہ کر کے رجو لایا + اس سبب سے بعضوں نے تائب کو فضیلت دی ہی صالح کے اوپر کہ اُس نے سب طرح کی لذتوں کا مزہ پا کر اپنے تائبین الگ کیا ہی برخلاف صالح کے کہ وہ اُن مزدوں سے واقف ہی نہیں + اور فرمایا رسول ﷺ نے کہ جب یہ اکیلا اللہ تعالیٰ نے خلق کو پھر حکم جاری کیا لکھی کتاب میں جو وہ اُس کے پاس عرش پر ہی * اِنَّ رَحْمَتِيْ مَبْقِيَّتٌ عَلٰی غَضَبِيْ * تحقیق میرے رحمت سبقت لے گئی ہی میرے غضب پر * صحیح ہی کہ اللہ تعالیٰ کے جوہر اور فضل اور مہر اور رحمت نے تمام مخلوقات کو گھیر رکھا ہی چنانچہ فرمایا ہی * رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ * اور فرمایا وعدہ ہی مَبْقِيَّتٌ بِهٖ مِنْ شَاْءٍ * رحمت میری سب پر چھا گئی اور عذاب اسی رحمت سے بچتا ہی * یہ شان اُسکی دنیا میں تھوڑی سی اور

و ماست میں بہت ظاہر ہوگی * منتر رحم کہتا ہے کہ ان حدیثوں سے کوئی
 بہت سمجھے کہ اللہ تعالیٰ ہر دکانوں سے راضی ہے * یا بد کانوں کو بد نہیں
 جاتا * یا گناہ گاروں کو بد لاندیگا * منتر ورا اور سرکشوں کو نہ پکارتیگا +
 جیسی اُسکی صفت غفور رحیم تو اب ہی اسی ہی منتقم اور
 شدید العقاب قہار بھی ہے + پس طریق مسلمان کا یہی ہے کہ
 زندگی میں اپنی طاقت اور قدرت کے موافق اُسکی فرمانبرداری
 کے کام کرتا رہے اور مسوغات سے اپنے تئیں خوب بچا دے *
 اور دُر کو اپنے حال پر غالب رکھے اور ہرگز اپنی عبادت کا کچھ بھروسہ
 نہ کرے اللہ پتا ہے تو سب کام اُسکے دست ہو جائیں گے * پھر
 جب سوچے نزدیک پہنچے تو امید اُسکی مغفرت کی زیادہ رکھے
 اور اُسکے فضل اور کرم کا امیدوار رہے کہ وہ ان کی سب مشکلیں
 اُسکی رحمت اور عنایت سے آسان ہو جائیں گی + یا اللہ یا کریم
 یا غفور تو مجھ نہ عاجز نا لائق کو اپنے فضل و کرم سے توبہ کی توفیق
 دے * کہ پھر کسی برے کام کو نہ کی لذت میرے دل میں نہ آوے *
 اور دنیا کی مانگی نہ بیاہش اور خوبی میرے خاطر سے بھو جاوے
 + اور دم واپسین میرا تھیری اور تیرے رسول محبوب کی یاد میں جسم
 سے باہر آوے * آمین ثم آمین اور سب نوسن کی یہ آرزو ہر بار اور
 انھیں اس نعمت سے اپنی سہ فراز فرما بغضہ و کرمہ بخرمت
 آمین * یہ نادر و مفید نامہ ذکر و آداب اجمعین *

* فضائل منفرقات حدیثوں کی +

سعد ابن زید رضی اللہ عنہ روایت ہی فرمایا رضی اللہ عنہ نے + مَنْ أَخَذَ شَيْئًا
 مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا بَطَوَّقَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ مَسْفُوقٍ عَلَيْهِ *
 جو کوئی لے لیوے ایک بالشت زمین کی کسی ظلم نے بیشک
 دیا ایگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ویسے ہی سات تکرے زمین
 کے اُسکی گردن میں + سرہ رضی اللہ عنہ روایت ہی کہ فرمایا
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے * مَن وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ حَقٌّ بِهِ وَيَبِيعُ
 الْبَيْعَ مِّنْ بَاعِهِ * ترجمہ جس نے پایا مال اپنا ایک شخص کے
 پاس پس وہ اُس کا حق ہی * اور دھونڈھ لے خریدار اُسے جمنے
 اُسکے پاس بیچا * یعنی اگر کسی نے کسی کا مال غصب کر کے
 لیا یا چرایا یا گم ہوا اور دوسرے کو مانا اور اُس نے بیچ دیا تو مالک
 مال جسکے پاس اپنا مال پادے لیوے + خریدار دعا کرے
 اُسپر جس سے مال اُسکا مانا روایت کی بخیر نے * رضی اللہ عنہ بن
 علی علیہما السلام قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ذُلُّ حَقٍّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى
 قَرْيَةٍ رَّاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ * سوال کر نیوالے کا حق ہی اگرچہ
 گھوڑے پر سوار آوے * یعنی اُسکی شان پر لحاظ کر کے
 محروم نہ کیا جائے جو مقدمہ ہو اور موجود ہو دیوے * فرمایا رضی اللہ عنہ نے جو
 کوئی نیکی کرے کسیکے ساتھ چاہئے وہ نیکی کر نیوالے کو کہتے جزاک اللہ
 خیر * یعنی بدلا دے اللہ تجھ کو نیک اگر وہ صالح ہو اور اگر وہ فاسق ہو

تو بھی یہی کہہ نہ ایسے لفظ کہتے کہ جس میں راہ حق سے دور ہوتے
 * یعنی صالح اور دلی نہ کہتے باقی کو صلاح نہ جانے * اور جو کسی
 نیک کار سے آزار پادے تو اُسکی نیک کاری سے انکار نہ کرے ،

اور گالی نہ دے اور ہر اندہ کہتے بلکہ یہی کہتے * غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلَنَا + اہل
 استقامت کا یہی طرزِ فقہ ہی * بی بی عاتشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہمیں کہ

فرمایا ﷺ نے * تَصَادُّوا فَإِنَّ الْهَدَىٰ تَذَهَّبُ الْاضْغَابِ * یہ یہ
 جھینچو آپس میں کہ یہ دور کرتا ہے دشمنی اور دلکے کیونکو * عن

ابنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 مَا أَمْرًا مُحْتَسِبًا مَقِيلًا غَيْرَ مُدْبِرًا يَكْفُرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَا فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ فَأَمَّا ذَهَبَ نَادَا فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا الَّذِينَ سَكَنُوا إِلَيْكَ
 قَالَ جِبْرِئِيلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ * کہا ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے ہو بھائی ایک

شخص نے یا رسول اللہ آیا بتاؤ مجھ کو اگر مارا جاؤں میں اللہ کی راہ
 میں صابر ہو کر اور نیکی چاہ کر مقابلہ کر کر نہ آلتے بھاس کر * دور

کہہ لگا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو اور بخشے گا مجھے + فرمایا حضرت
 نے ہاں + پھر جب وہ شخص جلا پکار کر فرمایا آپ نے کہ ہاں مگر دین *

یعنی سب گناہوں کو اللہ بخشتیگا مگر دین جو نہیں بخردی جبریل نے *
 اس حدیث سے ہندوؤں کے حق کی برائی سختی اور تاکید معلوم

ہوئی کہ یہ بخیر ادا کیا صفات کے نہیں چھوڑتا * اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی
 روایت سے معلوم ہوا جب کسی اقرضہ اور دیو کو حضرت تکیہ پاس

لائے تھے تو حضرت پوچھتے تھے کہ اُس نے ادا سے دین کو کچھ چھوڑا
 ہی پھر اگر خبر ہوتی تھی کہ اُس نے چھوڑا ہی تو اُس کی نماز پڑھتے تھے *
 اور نہیں تو اور مسلمانوں کو فرما دیتے تھے کہ تم ہر گھو اُس کی نماز * پھر جب
 اللہ تعالیٰ نے ملکوں پر اسلام کی فتح دی تو حضرت نے خطبے میں فرمایا کہ میں
 زیادہ دوست اور خیر خواہ ہوں مومنوں کی ذات سے اُن کے حق میں + سو جو کوئی
 مر جاوے اب مسلمانوں سے اور رجاوے اُس پر دین تو ادا کرنا اُس کا
 مجھ پر لازم ہی اور جو کچھ چھوڑ دے ترکہ سو اُس کے وارثوں کا حق ہی
 * متفق علیہ * اور فرمایا مسلمانوں کی روح ادھر میں رہتی ہی جتنا
 دین دار رہتا ہی * یعنی بہشت میں نہیں جاتی نیک کاروں کے گروہ
 میں نہیں ملتی * اور فرمایا بعد کی سرگاہوں کے برے گناہوں سے ہی
 کہ آدمی بنیر ادا کئے دین کے مر جاوے اور کچھ بچھوڑ جاوے کہ
 اُس سے دین ادا ہو سکے * اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے کہ تین شخص ہیں کہ قیامت کے دن اُن سے میں چھگڑ دنگا
 یعنی ناراض ہو گا * ایک وہ جس نے قول قرار کیا میرے نام سے
 پھر پھر گیا اُس قول سے + دوسرا وہ جس نے بیجا آزار کو پھر
 کھایا اُس کا مال * تیسرا وہ جس نے مزدور سے محنت کروائی
 اور اُس کی مزدوری مڈی * روایت کی بخاری نے * ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 میں دیکھا میں نے کہ جب لاتے تھے نیا کوئی پھاں پیغمبر خدا ﷺ کے
 پاس دیکھتے تھے آپ اُس کو اپنی آنکھوں اور لبوں پر اللہ کی نئی نعمت

کی تعظیم کے لئے کہ تازہ آیا ہی وہ اُس بار بار علی سے اور فرماتے *
 اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتُنَا اَوَّلَهُ قَارِئًا اٰخِرُهُ ۝ بار خدایا جیسا دکھلایا پہنچایا
 تو نے اُس کے اول کو دکھلایا اور پہنچایا مجھ کو اُس کے آخر کو دینے میں۔
 آخر تک اس نعمت سے مجھے قائدہ زندہ کر * پھر بابت دینے لڑگو کو
 جو دین سوچا دوتے اُن دونوں کی مناسب کے سبب * اور

اس میں اُن کی خوشی چاہئے + عبد اللہ بن یزید السوطی نے پیغمبر خدا
 ﷺ سے نقل کیا ۝ اِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَاۃِہٖ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حَبِیْبًا
 وَحَبِیْبًا یَنْفَعْنِیْ حَبِیْبہٗ عِنْدَکَ اَللّٰهُمَّ مَا ارْزُقْنِیْ مِنْہَا اَحَبُّ وَاَجْعَلْہٗ
 قَرِیْنًا لِّیْ فِیْہِ۔ فَحَبِیْب اَللّٰهُمَّ مَا ارْزُوْتَ عَنْیْ مِنْہَا اَحَبُّ وَاَجْعَلْہٗ فِرَاقًا رَاحَہٗ
 فِیْمَا اَحَبُّ رواہ ترمذی ۝ فرماتے تھے حضرت اپنی دعا میں ۝

ایہی روزی کر دینے دے مجھ کو اپنی محبت اور محبت اُس
 شخص کی کہ قایدہ کرے مجھ کو اُس کی محبت میرے پاس
 * یا الہی جو جزا کہ تو نے مجھے روزی کی ہی اُس جزا کے کہ میں
 چاہتا ہوں اُسے پس کر اُس کو میری قوت کا سبب اُس جزا میں جسے تو
 دوست رکھنا ہی خداوند اسیری چاہت کی جزا سے جس کو کہ
 تو نے مجھ سے الگ رکھا ہی سو کہ تو اُس کو فراغت کا
 سبب میرے واسطے اُس جزا میں کہ جسے تو دوست رکھنا ہی *
 حامل ہر کہ اگر کوئی جزا بنا سے دینا ہی تو اُس کے شکر کی توفیق دے کہ شاکر
 دوست اپنے سے میں چاہوں اور اگر نہ ہے تو میرے دل کو اُس سے

الگ رکھ کر صابر فقیروں سے کہلاؤں * ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
 کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے * صِنْفَانِ مِنَ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ
 مَعَهُمْ شَيْطَانٌ كَاذِبَابٍ الْبَقَرُ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَالنَّسَاءُ
 كَالْهِيَائِ عَارِبَاتٍ مُّسْبَلَاتٍ وَمَا ثَلَاثُ رُفٍّ مِّمَّنْ تَكْسِمُ بِكُتُبِ
 السَّائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رَيْحَهَا وَإِنَّ رَيْحَهَا لَتُوجَدُ
 مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ * فرمایا حضرت نے دو قسم کے
 لوگ ہیں جہنمیوں سے کہ ہیں نے انھیں نہیں دیکھا * یعنی اُس
 زمانہ پر کت نشان پاک و مطہر میں اُنکا جو دنہ تھا ایک و اگر وہ
 ہی کہ اُنکے پاس چٹا پاک ہی گلو دم مارتے ہیں اُس سے آدمیوں کو
 اور دو * اگر وہ اُنکا عورتیں ہیں کپڑا توہینے ہیں مگر رنگی ہیں
 * یعنی ایسا کپڑا پہنتی ہیں جس میں ستر نہیں دکھائی دے یا
 کپڑا باز یک کہ اُس سے بدن ہی نظر آتا * کھینچتی ہیں مردوں
 کے دلوں کو اپنی طرف اور خواہش دکھاتی ہیں دست مرد و نکی
 طرف اسنے دلوں سے * یا سہ سے کپڑا کرا کر لوگوں کو سہ
 دکھا دین اور چلتی ہیں و سے اس انداز سے کہ مرد و نکی دل لبھا دین
 مردان عورتوں کے جو راہ نہ دینے سے ادنیوں کے کو انکے طرح دھسک
 رہے ہیں ستارے سے * داخل ہو گئے و سے جنت میں اور نہ ملیگی اُنکو
 جنت کی بو * باد جو کہ جنت کی بولتی تھی اتنی دور سے پہنچے بہت دور سے
 پائی جاتی ہی * بھائیو اس حدیث سے بھی ہمارے پیغمبر آخرا الزمان

علیہ الرضوانکم بیش گھوئی ثابت ہوئی چونکہ ایسے لوگ اس
 زمانے میں بہت نظر آتے ہیں کہ نگہ بردار و تبخیر کے چابک ہاتھ
 میں لٹے پڑے ہیں اور دفعہ اپنی خلاف اسلام کے بنا کر کوچہ
 و بازار میں بجا رہے غریبوں مفلسوں کو مارنے دڑاتے دکھ دیتے
 رہتے ہیں * اور عورتوں جھوٹی مسلمان کہ بیان تو ہمیں ہمیں
 کھڑا لیاں بھی خصوصاً شہر وں کم رہنے والیاں جنہوں نے اسلام
 کی محبت اور چال بھول دی اور کفار بیچیاؤں کی وضع اختیار کی *
 تھیک تھیک جی لباس اور دھنچ آٹائی ہی نہ سرنگے جو رہا ہندھے
 بہری کرے پھالی اور پھکھو لے باریک پوشاک جس میں ہرگز
 ستر نہیں چھپتا ہونے ہوئے نہ خوف اللہ کا نہ رسوگاہ اپنے شوہر بیچیاؤں
 مرید کا کھلے بندوں انتہائی اکثریتی بھرتی ہیں + اور دوسروں کو بھی چال
 بہن سکھاتی ہیں اپنا سبائی نہیں * اور خاتم صاحب اور بیگم صاحب جو
 اگلے زمانے کے مشرفا و لمس القبا کا عیب تھا وہی لقب اپنا مشہور کرتی ہیں *
 خود مذاق اپنے قضایاں دکر م تے ایسے برے وقت میں مسلمان مردوں اور
 نیک بی بیوں کو ایسی مدچاں عورتوں اور مردانہی صحبت سے محفوظ رکھ *
 اور انکو توفیق نیک بخشنی اور نیک اطواری اور ایماندار کی عنایت فرما
 اور فرمایا کہ لے جو کوئی اپنے نہیں طیب بنادے اور وہ مشہور ہیں
 عنایت میں اور بیسی چاہئے انکو عنایت نہیں اُس میں + پھر
 مردانہ کے علاج سے کوئی بیمار تو دوا مان ہوگا * بدینہ واجب ہوتا

ہی، اُس پر دیت اگرچہ قصاص نہیں ہی بسبب اذن مریض کے + ابو
 ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب نازل ہوئی آہ ناماعہ •
 اَيُّهَا مَرْأَةُ دَخَلْتَ عَلَى قَوْمٍ مِنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنْ اَقْبِهِ فِي شَيْ
 وَلَنْ يَدْخُلَهُ اللهُ لَحْنَهُ وَاَيُّهَا رَحْلُ جَدِّ وَلَدَةٍ وَهُوَ يَطْرُقُ لَيْلَهُ
 اخْتِطَبَ اللهُ مِنْهُ وَفُضِّحَتْ عَلَى رُؤُسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
 رواہ بوداؤد والنسائی * جو عورت داخل ہوئی ایک قوم
 میں کہ اُس میں سے وہ ہیں بننے دنا کیا اُسے • پس نہیں
 وہ عورت کسی چھتر میں اللہ کی * بننے اللہ کے دیں اور رحمت
 سے خارج ہوئی • اور ہرگز داخل نہ کرے گا اللہ اُسکو بہشت میں •
 اور جو مرد منکر ہو اپنے لڑکے سے حالانکہ دیکھتا ہی وہ اُسکی
 طرف • بننے جانتا ہی کہ وہ اُسکا نطفہ ہی • نصیب نہ کرے گا اللہ
 تعالیٰ دیدار اُسکو اور فضیحت کرے گا اُسے تمام خلائق کے درپردہ
 اگلے اور پچھلے * بننے قیامت کو سبکے سامنے اُسکو ذلیل فرما دے گا +
 روایت کیا ابو داؤد اور نسائی نے نقل کیا مکرر نے ابن
 عباس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق منع فرمایا رسول ﷺ نے مینا دیونے کھانے
 سے * بننے جو لوگ اپنی برائی اور بزرگی کے واسطے اور
 دوسروں پر فوقیت لیجانے کو خدا سے کھانا پکاتے ہیں اور دوسروں کو
 مغلوب کیا جاتے ہیں + اُنکا کھانا کھا دے اور دعوت اُنکی قبول
 نہ کیے + کھا کر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول ﷺ نے کہ فاسق کی دعوت

قول نکر • یعنی اُسکے بہاؤ نجاؤ کھانا کھاؤ * کہو نہ وہ اپنے لئے
میں حرام ہے احتیاط نہیں کرتا • اور کبھی ایسا ہم وہ ظالم بھی ہوتا
ہی تو باغبات اُس کا کھانا درست نہیں • کیونکہ وہ اذ کو دکا مال ظالم
سے لیتا ہی • حسانہ کم کے دفتر کے عملے اور اُسکے نوکر کہ مسلمانوں
کا مال فریب اور ظلم سے لیتے ہیں * اگر مسلمان اُنکی عورت
فوں کر بیگ تو اُنکی حرمت اور عزت برتھگی اور عوام کو کالینے
کی • سناؤ بڑھو کی • فصل *

۱۔ مذہب عوام میں ہلکا • بدھنے خواص میں شفاعت کا راجہ گڑا
پر آہی نہ دفت لڑتے ہیں کہ ہمارے آدھے لوگ شفاعت
سے سنا رہیں • ۲۔ ہمیں سوچئے کہ ہم تو ہرگز اس شفاعت سے
جسکا بیان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسول مقبول نے احادیث
میں فرمایا ہی اور طائے تفسیر کی کتابوں میں لکھا ہی • نہ کہ نہیں • وہ
شفاعت بالذات ہی کسی کے اپنے اختیار پر نہیں • سو کئی دلیلین
لوگوں کے جو جہنم کو اس کتاب میں لکھی گئیں کہ ذافعت اپنی ہرزہ در آئے
سے باز رہیں اور ہم پر بیجا تہمت نہ لگا دیں اور دے نہمت
لگا دینے کے عذاب سے بچیں • فرمایا اللہ تعالیٰ نے آیت الکرسی میں •
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ • جسے کوئی ایسا ہی کہ شفاعت
کرے اللہ کے پاس مگر اُسکے حکم سے • اور سورہ یونس کے پہلے رکوع
میں • مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَ اللَّهِ شَفَعٌ إِلَّا مَنْ أَذِنَ • یعنی نہیں ہی کوئی شفاعت کہ نبی

مگر اللہ تعالیٰ کے حکم کر لے کے پاس ہے اور سرور انبیاء کے دوسرے
 رکوع میں * لَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْزَقْنَاهُمْ مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفَعُونَ *
 یعنی شفاعت نہیں کرتے فرشتے اور مقرب بندے مگر اُسکی
 جس سے راضی ہو اللہ اور شفاعت کرنیوالے اُسکی ہیبت
 سے داتے ہیں کہ ہماری شفاعت کہیں سے ہر قسم
 نجات دے * اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شفاعت کرنیوالے
 بعد حکم کے بھی ہر کسی کے حق میں شفاعت نہیں کریں گے
 مگر جس کے حق میں مرضی اللہ کی بات کیے * اور اگر حکم کے بعد جسکے
 حق میں حکم نہیں ہوا شفاعت کریں گے تو مقبول نہ ہوگی * چنانچہ
 اسی کا اشارہ فرمایا ہے * وَلَنْ نَنْفَعَهُ اللَّهُ عَذَابًا إِلَّا مِنْ آذِنَ لَهُ
 فایده نکریگی شفاعت کسی کی اللہ کے پاس مگر جسکے حق میں حکم دیا گیا
 * اور وہاں ب لہ نہ میں دوسری فصل کے پانچویں مقصد میں اس
 طرح لکھا ہے * أَمَّا مَنْ يَغْتُرِبُ الْجَهْلُ مِنْ أَنَّهُ لَا يَرْضَىٰ أَنْ يَدْخُلَ
 أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِهِ النَّارَ فَهُوَ مِنْ غُرُورِ الشَّيْطَانِ لَهُمْ وَلَعِبُهُ بِهِمْ
 فَإِنَّهُ يَرْضَىٰ بِمَا يَرْضَىٰ بِهِ رَبُّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ وَهُوَ شَهِيدٌ أَنَّهُ
 يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ يَسْتَعِظُهَا مِنَ الْكَفَرِ وَالْعَصَاةِ كَرِيحًا لِيَسْأَلَ
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَشْفَعُ فِيهِمْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَرَفَ بِهِ وَبِحَقِّهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ
 لَا أَرْضَىٰ أَنْ يَدْخُلَ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِي النَّارَ أَبَدًا وَهُوَ هَذَا
 رَبُّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَبَازَنَ لَهُ فِي الشَّفَاعَةِ فَيُشْفَعُ فِيهِمْ شَاءَ اللَّهُ

اَنْ يَشْفَعَ فِيْهِ وَلَا يَشْفَعُ فِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَنْزِلَ عَلَيْهِ سَخِرٌ مِّنْ رَّبِّهِ
 ہو ناچار ہوں گا کہ سب سے بہتر یہ ہے کہ اسے راضی ہو جائے کہ داخل ہو کر کوئی
 انکی امت میں سے جہنم میں شیطانی فریب سے ہی اور کھینچنے
 میں دے اسے لیکر • اصل یوں ہی ہے کہ یہ سب راضی ہو جائے
 اس سے جس سے اُن کا رعب راضی ہوا • اور وہ پال پر دو کار
 داخل کرے گا جہنم میں جو اس کے لائق ہیں کافر دے اور لہذا کاروں
 سے • ہم اس کے ہر مقرر کرے گا اللہ رسول محمد کے واسطے ایک
 ہر شفاعت کرے دے اس سے ہر اور دے • شفاعت کرے میں
 اس سے نہ اور اس کے حق • اس سے کہ کہیں نہ راضی ہوا
 میں نہ داخل کرے • اس سے کہ کسی کو جہنم میں یا کہ جہنم سے
 اس کو اس میں • بلکہ اللہ تعالیٰ حکم کرے گا انکی شفاعت کے
 مقدمے میں • پس شفاعت کرے دے اس کے جسے اللہ چاہے گا کہ
 شفاعت کی حادے اس کے • اور شفاعت کرے دے کسی
 کی کہ جہنم کا اور نہیں ہوا اور اس سے اللہ راضی نہیں ہوا • اور
 باب نہ و بل سعادۃ النازلین میں جو مشہور ہے تفسیر خازن شیخ
 طبرانی الدفن بعد اویس • فرمایا اس نے لی • مَنْ ذَا الَّذِي
 يَشْفَعُ عِنْدَ اِلٰهِيْذِهِ اَمْ يَأْتِيْهِ وَهَذَا اِسْتِغْثَامٌ لِّكَارِ وَالْمَعْنَى
 لَا يَشْفَعُ مِثْلُ اَحَدٍ اِلَّا بِاَمْرِهٖ وَاِذَا دَعِيَ وَذَلِكَ اَنَّ الْمَشْرُوكِيْنَ
 لَا يَسْتَعِيْنُ اِلَّا مَنْ يَشْفَعُ لَهُمْ فَاَخْبَرَاَنَّهُ لَا هَافَاةَ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ

اَلَا مَا سَمِعْتُمْ يَقُولُهُ ۚ اَلَا بِذِيهِ يُرَبُّدُ بِذَلِكَ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ ﷺ
 وَشَفَاعَةُ اَلَا نَسِيْدُ وَاَلَا تَكُنْ وَشَفَاعَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
 مَا وَرَتَنَسْبِرْ كَبْرِيْن هِي * لَا يَشَاكُ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَيْئًا فَلَا يَقْدِرُ
 أَحَدٌ عَلَى الشَّفَعَةِ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى فَيَكُونُ الدَّفْعُ فِي الْحَقِيقَةِ
 الَّذِي يَأْذُنُ فِي ذَلِكَ الشَّفَاعَةِ فَكَانَ لَا شَغَالٍ بَعْدَ ذَلِكَ أَوَّلِي مِنْ
 إِلَّا شَغَالٍ بَعْدَ ذَلِكَ هِيَ رَتَنَسْبِرْ كَبْرِيْن هِي * بِنْتِ كَوْنِي مَا كُنْ نَهِي قِيَامَتِ
 كے دن کسی چیز کا جس قدر تہہ رکتا کوئی شفاعت
 پر مگر اللہ کے حکم سے * بس حقیقت میں وہی شافع ہو جو
 حکم کرتا ہے اس شفاعت کا پس مشغول رہنا اللہ کی عبادت
 اور تائبہ ای میں اولی ہی دوسروں کی عبادت اور تائبہ ای
 سے نکلے * تفسیر خازن میں یہ بھی ہے * قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ فِيهِ
 الشَّفَاعَةُ حَمْدًا أَمْ لَا يَشْفَعُ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَكَانَ إِلَّا شَغَالٍ بَعْدَ ذَلِكَ
 أَوَّلِي لِأَنَّهُ هُوَ الشَّافِعُ فِي الْحَقِيقَةِ وَهُوَ يَأْذُنُ فِي الشَّفَاعَةِ لِمَنْ يَشَاءُ
 مِنْ عِبَادِهِ * بِنْتِ كَوْنِي مَا كُنْ نَهِي قِيَامَتِ
 اختیار میں ہی شفاعت ہے * یعنی کوئی شافع نہ ہوگا مگر اللہ
 کے اذن کے بعد * پس مشغول رہنا اُس ہی کی عبادت اور
 فرمان برداری میں بہتر ہے کیونکہ حقیقت میں وہی اللہ شفاعت
 مقرر کیا ہے * اور وہ حکم کریگا شفاعت کرنے کے لئے جسکے
 حق میں جاہلگا اپنے بندوں سے * اور شفاعت عطسی کی مرث میں

آپ ہی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے + فَاَسْتَفْذَنُ عَلَى رَبِّي فَيَا ذَنْ لِي +

یعنی پس اذن طلب کرو دنیا کی بنیاد پر اپنے رب سے سو ذن دیگا وہ مجھ کو اور شہینچ ابن ادریس بن علی النعمانی شہینچ بن جبھر کہی ہے شاگرد کے ہر شاگرد کا ہے۔ یہ لکھا ہے * وَاَعْلَمُ أَنَّهُ ﷺ لَا يَشْفَعُ لِمَنْ يَدْعُو اللَّهَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ فِي شَفَاعَتِهِ + یعنی جانو کہ پیغمبر خدا ﷺ شفاعت نہ کرے گا۔ سب لوگوں کا حق میں رکھنا شفاعت کرنا۔

اُس کی جس کے حق میں اذن دیا اللہ تعالیٰ ہے * اور بخاری میں غلول کے ذکر میں ہر شہینچ بن جبھر لکھا ہے ان رسول اللہ ﷺ لَا يَشْفَعُ لِمَنْ يَدْعُو اللَّهَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَفِي شَفَاعَتِهِ فَيَا ذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

اَهْتَنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ نَفْسًا لَّيْسَ لِي شَيْءٌ قَدَّ اَزَاغْتُكَ + ما علی قاری نے مشکوٰۃ شریف کی تفسیر میں اس پر بیٹ لے بیٹھے لکھا ہے میں * قَدْ قَالَتْ كَذِبًا اَلَّذِي اَنْ اَغْلُو اِيَّاهُ وَالْبِقَاعَ وَالْخِثَالَةَ مَعَهُ اَلَّذِي اَبَا فَاَمَّ لِنَابِلِ قَوْلِي فَالْيَوْمَ لَا اَمْلِكُ كَذِبًا اَنْ اَذْفَعَ حَتَّى يَرِنَ هَذَا اَبَا اَللَّهُ شَيْئًا + یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ

آدینا تم میں سے قیامت کے دن ایک شخص میرے پاس اس حالت میں کہ اُس کی گردن پر سونا دھوا ہو گا کہ لقمے ہاں سے جو رہی کیا تھا * پس ابھی کہنا اس اللہ میرے ذمہ کو پہنچو * پس کہو اے اللہ میرے جواب میں اُس کے مانگ نہیں ہو میں میرے لئے اس کے پاس کسی جو کلام اور تحقیق کہنا تھا میں نے تم کو دنیا میں کہ غلول اور خیانت

اور حوری کرنے سے قیامت میں ہذا ہو گا۔ پھر مادہ کہا
 تو نے میرے کہنے کو * سو آج کے دن اختیار نہیں رکھتا بن تیرے
 لئے کہ دور کروں تجھ سے * کچھ عذاب خدا کا نقطہ ۱۰۱ آیت
 اور احادیث اور اقوال سے علما کے ہندو کے معاوم ہوا کہ
 مختار کامل اور تصرف علی الاطلاق اللہ جل شانہ کے کار خا۔ میں
 کوئی نہیں کہ جو چاہتے کرے * نہ دنیا میں نہ آخرت میں والا عتاب
 ہونا بد کے فید یوں کے مقدمے میں اور اُم کا دوسرا دنیا کے مقدمے
 میں جس کا حال قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کیا ہوتا *
 اور آہ ایسے لکے میں امر شبی اور آیت امنتعہ اولم تستغفر کہوں
 نازل ہوتا * اور آیت انک لا تہدای من احببت و لیکن اللہ یهدی
 من یشاء کا کیا مطلب سی * مگر جو فعل بدوں عاقلہ کسی سب کے
 انبیاء اور اولیاء سے بطریق فرق عادت کے ظاہر ہوا ہی جیسا
 فرزند ہونا با تمھہ عورت کا اور شفا ینا مرض کا سودہ محض اللہ
 تعالیٰ کی جناب میں النجا کرنے سے ہوا ہی * اور سوہ لوگ ابسی
 باتوں کو بزرگوں کی دعا کی تاثیر سے سمجھتے نہیں * اور کرنے والا اور
 ہر لے والا وہی مختار حقیقی ہے ۱۰۱ سو اسطے انکے ایمان میں خلل
 نہیں آتا * اور شراب اور عوام مسلمان خصوصاً عورتوں ۱۰۱
 باتوں کو بزرگوں کی ارواح سے باتوں سے عاقلہ طاق کر اُنہی
 مذہب یا مانتے ہیں * اللہ بنا میں رکھے ہر کو اور سب مسلمانوں کو

آئینہ ہم آہن *

ایسی ہی تحریر اور تقریر ہے جسے مولانا محمد اسعد علی رح محمد ث
 دہلوی کی تقویت ایمان میں * جس سے مسلمانانِ دین محمدی اور
 مخالفین طرہ و تہہ احمدیہ منکر ہو کر اپنے نورِ مومنین اور صالحین
 کے حق میں طعن آشوب کر کے آگے * اور کلمات نابالغ و سبایہ
 کی شان سے بعید ہی زبان پر بلکہ تحریر میں لائے * سو بلاشبہ دے
 لوگ دنیا کی بدنامی اور عاقبت کی دوسا ہی کی دولت یہاں دنیا
 میں عامے دیندار صنعتِ مراج کے نزہت اور دامنِ قیام
 کے میدان میں اُس شہنشاہِ عظیم لُٹانِ ستارِ نقیہ اور اُس نئی
 مطیع و شفیق کے حضور میں اپنی عداوت اور بغض کے سبب
 حاصل کر چکے * الہی ہمسکو اور ہمارے بھائیوں کو اُس ہی عقیدہ
 نیک پر کہ اہل سنت و جماعت کا ہم عقیدہ ہی قائم رکھ
 اور دشمنوں کی عداوت اور مخالفتوں کی ضیافت سے ہمارے
 عزت اور ارادے کی حفاظت کر * آجین مار ب العالمین بفضاءِ کرم
 اور صدمت سے سرورِ عالم شفیق امم حضرت محمد مصطفیٰ احمد
 مجتبیٰ و جمیع انبیاء مرسلین و مالکِ مقربین و مومنین و صالحین
 کے * اور مخالفین نادان کہتے ہیں کہ تقویت ایمان میں نیکو کلمہ
 شان کی ہمتاں لکھی ہیں * لیکن دے اُسے کے اندھے نہیں سمجھتے کہ کس
 کی عظمت اور شوکت اور کبریاؤ اور بزرگی اور مختاری کے

روبرو یوں بیان کیا ہے • حقیقت یقین تو سچ بات بھی ہے کہ اُس شاہنشاہ
 جلیل القدر عظیم الشان کے روبرو کس کی برائی نہیں اور کہ فی
 دم نہیں ہمارا سکنا اور سب جہان اور متحیہ زمین اور لاچار اور عاجز •
 اور جس مقام میں اُس مالک حقیقی کی عظمت اور مالکیت کا بیان
 جسے کیا ہے تو اُس کو ضرور ہوا ہے کہ سب کی چھٹائی خود ما اُن
 کو گوئیں گے اختیار ہی اور عاجزی کا بیان کرے حکم برائی عوام کی
 نظر وہ میں چھائی ہوئی ہے • اور اُنکو اُس کے کارخانے میں شریک
 اور مختار جانتے ہیں • اور اسہم خیال فاسد ہر اُن کو نذر نیاز مانتے
 ہیں اور مشکل کشا کار داسمجھتے ہیں • چنانچہ بشرح بعدی کہتے
 ہیں کستان یقین • اگر تیغ فہر بر کشد نبی و دلیہ سرور کشد " ایضا •
 گریہ بخش خطاب فہر کند + انبیار انہ طای مغفرت است + اور بوستان
 میں ہی + دران روز کز فعل بر سند قول • الوالعزم دانہ بلرز
 زہول • شیع فرید الدین عطار کا قول ہے • دل اندر عہد باید ای
 دوست بست • کہ عاجز تر است از صنم ہر کہ ہست •
 اس کتاب کے پڑھنے والو کو معلوم ہو کہ اکثر حدیثیں اس کتاب
 میں مشکوٰۃ شریف کی ہیں اور بعضے احیاء الہوم اور ذخیرۃ الیہوک
 کی تصحیح کر کے لکھی گئی • جو مسلمان اُن پر عمل کریں گے • انہ
 جو رسول کی رضا مند کی دولت سے دو فوجہاں یقین مالا مال ہوں گے •

+ فہرست تفسیر الفاظین

صفحہ

تفصیل

۵

پہلا باب ایمان کے بیان میں

۲۶

فصلیہ شرک اور کبرہ گناہوں کے بیان میں

۴۰

فصلیہ زنا، بر کے بیان میں

۵۸

دوسرا باب سنت کے بیان میں

لڑکا بچہ ہونے میں اور بعد اُس کے کیا کیا کام کرنے میں

۱۰۸

اُس کا سامان

۱۱۱

نکاح کا قاعدہ

۱۵

سنت کے موافق طریق مسلمانوں کا مرنے کے وقت

۱۲۵

جن میں نکاح نکاح نانی ہوا اُس کا بیان

۱۲۸

نحر کے مہینے میں جو کرنا چاہئے اُس کا بیان

۱۳۱

تیسرا باب عالم کے بیان میں

۱۵۰

چوتھا باب دنیا کی دوستی کے بیان میں

۱۸۴

پانچواں باب قیامت کے بیان میں

۱۹۷

چھٹا باب دوزخ کے بیان میں

۲۱۲

ساتواں باب بہشت کے احوال میں

صفحہ

تفہیم

آتش و ان باء مان ماب اور ہمہ سایہ کے حق کے بیان میں ۲۱۸

نوران باء اور دکھانے والوں کے بیان میں ۲۲۵

دسواں باب رکوتہ اور عشر یعنی زراعت کا خزانہ دینے کے

احوال میں ۲۳۰

اکیارہواں باب شراب و غبرہ نشہ پانے والوں کے بیان میں ۲۲۵

بارہواں باب ناز کے بیان میں ۲۴۱

تیرہواں باب قرآن شریف پر تھمنے کے بیان میں ۲۴۹

چودھواں باب ماہ مبارک رمضان کے احوال میں ۲۵۸

پندرہواں باب حج کے بیان میں ۲۶۶

سولہواں باب عائد اور چورو کے حق کے بیان میں ۲۷۴

سترہواں باب جھوٹے اور کذب کی مرانی کے بیان میں ۲۸۴

اٹھارہواں باب غصہ اور جفا کرنے کی برائی کے بیان میں ۲۸۸

اُبسواں باب حسد اور دشمنی اور دکھانے کو عبادت

کرنے کے بیان میں ۲۹۲

یسواں باب تکبر اور غصہ کے بیان میں ۲۹۹

اکیسواں باب خلق نیک اور غصہ کھانے کے بیان میں ۳۱۷

بائیسواں باب نیک لوگوں کے قصوں کے بیان میں ۳۲۵

تفصیل

مغنی

- ۳۵۱ تہسوان باب انوشحر کے احوال کے بیان میں
- ۳۵۸ چویدان باب ماتم اور نوہ کی برائی کے بیان میں
- ۳۶۱ چچیسوان باب اسمیں ائم فصلیں ہیں اول فعل توہ کی
- فصل اس میں اُن الفاظ کے بیان ہیں جن کے لئے سے
- ۳۶۲ آدمی کافر ہو جائے
- فصل اس میں دغا باز پیروں کا حال اور دوبارہ بدعت کرنے کی
- ۳۶۸ حقائق لکھی گئی
- ۳۸۰ فصل اس میں اور قسم کی ہر باتیں ہیں
- ۳۸۷ فصل تغیرات ہانوں کے بیان میں
- ۳۱۲ فصل شفاعت کی تحقیقات میں
- + حاشیہ الطبع +

* الحمد للہ دارالسنہ کے اس کتاب سعادت انتساب کو خادم الطبع *

• محمد محسن نے محسنی موقوفی امیر اندین صاحب دخیل دی

• مولوی غلام نبی خان صاحب کی شہادت سے

• ۲۹ جمادی الاول ۱۲۶۸ ہجری کو

* مطبع نوی و مطبع محمد بنی برہنہ محمد پور ایما *